

U32168

Title - Kulliyat-e-Momin  
Creator - Momin Khan Momin  
Publisher - Not Available  
Date - Not Available  
Pages - 376  
Subjects - Urdu Shayeri - Kulliyat-e-Dawar-een

# کلیاتِ مؤمن

کلیاتِ مؤمن

۱۱۹۳

09/05/10  
10/05/10  
(10/05)

هر جنس سخن می از شعر برین تکیه است شکر بر مای لفاظ غلط که باستانی شعر آنرا معلن گوهر را بر سر  
 یا غیره در دراماتی هموارش با نسلک غیر نظم و شیر مای فکر که گویناگون صنایع است و چنان  
 بی تکلف که کوئی گوینده را بفهمد پیرایه سری نبوده تنها آرایش صورت سخن در نظم و سجع است  
 روش متین لفاظ شگفته و پسند معانی تازه و بلند خستی سطرش که شواکت کلمات به معنی می آید  
 نزاکت خیالی را شاق مضمون عایت تقضای مقام شوخی انداز جزالت عبارات لفاظ آشفته  
 معنی بیگانه تشبیهی غرض را دو قف فکر است و است پراسترا از به تعارفات بعیده و تشابیه زیاده  
 تصورات را یکدیگر مقایسات بهمی بخش گزارش و محسنات صورت را اینده و معنی خراب کننده معانی  
 یا استناد مضامین بیگانه صرف نیست و ناظره اندیشه اش از لباس عاریتی سپهرتن عورت تقاضا  
 یحتمل از امتاع دست فرود روزگار لغو را اما از انجا که زیست آرد اندک زیده است بر بندگی تعلیق با  
 افتاده و نیز دل شورش پسند و خاطره آرسیده محالی نداده از رام کردن و خشی غزالان شهری که در  
 هر دزدان سبق بر آموختن صحرا می می بر بند فرقتش کو که عید و خشی مضامین بسمل بدم آور و صیادان  
 کارگاه دانند که اگر پنجه بدست آمده و شکار بدم افتاده رم خورد و جیخونها که نباید خورد و چه دلمها که  
 کباب نباید کرد و حیرتی را تماشای این شگرفت با جوادل سوخت این تطهات گذارنا شکیلی  
 آفرین را حوصله بر نافت در کروان شد که این کران رز جواهر که چون در رشتور پراکنده است  
 برشته کشد و منتهای خوشی شش نشاندگان سخن بند لاجرم بادل شفته و جگر پاره پاره آید با پی  
 تردد و تلاش گشت پس فراوان جسم و هزاران تکاپو اندک از بسیاری بدست آورد و حیف که بسیار  
 تلف گردید و شکر که اندک بهم بر رسید و چون آن ابیات متفرق را بشیر از جمعیت آورد و شکل پسند  
 خاطرش پاره خند فرموده و محقق افزود که باغبان را از رفتن جن و خاشاک ناگزیر است مشاط  
 در آئین بسطن نگارنا چار ازین گفت حاصل من آنست که خرابین هر چه نباشش نگرند از رفتن اند  
 و انچنین وقت از خیالتش بچاشده قیاس شش هزار بیت میداند ازین پس به نهالی که تخلف کنند  
 فکرش بیرون که درین چمن زار بجلوه آید چه سرو و مصاحبت کل قمری هدی بسمل اشیای بزرگ



ایوان نظیرت

که تندی این الفریبستان تفافا قناد از بهجت هزار و دصد و چهل و سه سال بر وفق طالع گذشت  
 بود و عین عرش که چون عمر خضر از حد شارب کران با و بهجت رسید و از سیکایین ایوان بی نظیرت  
 الا ای سیزدیشان سوخته دل گرگی از شمارا بنز و رخت جانها ازین شمشیر بندی کار تمام گشتند  
 زود که آتش پاری دو دانه را بر آورم سخن آفرین را نیایش و سخن شناسان را فزده که پادوی  
 بخت تنومندی همت سخن شکور آمد و بوی که از دیر باز کفول میکشت بخیرترین جوی سرخجام فیت  
 بنامیزد نکوتر از از رنگ مانی مرقعی آریسته شده دیده دران تصویر یوسف را بیجا به هم گمیدین  
 ناسوت تازه جواحت نمایان را هر می گشت مشک مشک هم شسته تشنه کامان را طلب شربت می آمد  
 قند با گلاب آمیخته محفل لبران گرمی هنگام افزون شد دل فغان آریسته آه و ناله بجا آمد  
 گویندگان قانون لوازی بهجت قناد سخن ساز و برکن میگشت بدستان ای جام جهان نامی از تحف  
 رسید خون کان بهار تنی را در سهره نازید عطار دالیده الهی چنانکه این غازی بکوی نجاسید و جام سرترا

سیاه هم بخیر و سعادت باد

قصاید

کهریز خلیه بتایش گماشته ایست که یکدانه باب ساند و ست گوشت شیر خاغ تباوت ده

احمد لوب العطا یا	اس شور لی کیا مزاج کیا یا
والشکر لصانع الشرافت	حسبی همین آدمی بسا یا
احسان بین و سکی کیا گران بار	سر سبع شداد کا جه کیا یا
کیا پای منت سلیمان	اک بات میں تخت چجب کیا یا
کیون شکر کریں ذال دافد	افسون شمشیری کیا یا
و نهیر آسمان لقتدیس	جانسوز مناظره مرا یا
ابھی نظر اس مجاز میں ہی	کیون محضر گاه میں کیا یا
نی عقل بیطا و سکا پر تو	نی نور مجسمه را و سکا یا یا

سجائک یا اللہ عالم  
 ہر جہاں ہی تیرا جلوہ لیکن  
 یہاں عقل ہی گم کہ بس تجھی کو  
 اہدوی تیری بی بیازی  
 یوسف سی عزیز کو کئی سال  
 یہاں شعلہ کو سرکشی کی کیا تاب  
 تجھ کو ہی سزای کسیریای  
 موسیٰ کو تقاضی بعد دیدار  
 گو و صف ہی یوسفون بالغیب  
 یہاں تاب کی خاک خون میں  
 اللہ دکھا دی پیادیدار  
 عظمت بی سجود کی فلک کو  
 وہ خاتم مرسلین محمد  
 جب بندہ ہی تیرا نور ماکون  
 تو واحد بی نظیر و ہمتا  
 تجھ کو ہی کہہ سکین ترا مثل  
 یعنی وہ فنازل سی ہی اور  
 آوی تیری حمد کا تو ہم  
 کام آئی نہ شوخی خوشی  
 ہوں بندہ شور عجز ادراک  
 کیا جانی ایسی بی زبان نے

عالم ترا عجز بی دکھایا  
 دیکھا تو کہین نظر نہ آیا  
 پایا ہر شی میں پر نہ پایا  
 یعقوب کو مدتوں رولایا  
 زندان عزیز میں پہنچایا  
 امیس کو خاک میں ملایا  
 کرسی کا نہ عرش کا یہ پایا  
 کیا نژدہ جانفزا سنایا  
 پر بندہ تو اس سے باز آیا  
 بیتابی شوق بی لٹایا  
 اکشف بجا لک العطایا  
 گرد کرہ زمین پہنچایا  
 جہنم میں شرک سی بچایا  
 پھر لائق بندگی خدایا  
 تو حاکم و خالق برایا  
 یہاں تک نقش و لی نہایا  
 اس ذات کو کہنے وال آیا  
 یہ جو صلہ میں کہاں سی لایا  
 دکن تیشون بی جب ستایا  
 ناکام کو کام سے لگایا  
 کس طرح یہ شور و غل مچایا



U32168

الحمد

معلوم فرمادلی کہ تیا ہے  
 لا علم لنا ہی یا دہر چند  
 تہا دہیان میں عذر لایحیط  
 کیا صعب کراری ہے حمد  
 چکر میں ہی عقل غرض غم  
 مرغان دراز حجبہ کو  
 ہی جزو ضعیف جو ہر گل  
 میں روح قدس کا ہنر لایحیط  
 مومن ہی زمان عرض احوال  
 رو رو کے عا کر ایک ذرا دیکھ  
 اللہ غم تان میں یک چند  
 یہ عشق وہ بد بلا ہی جسے  
 سمجھنا کہ ہی خطہ ناک  
 حاصل نہوا سوا اندامت  
 کی گریہ فی کفنی آب یاری  
 گرداب سیری ڈوبونی کوتاہ  
 ہر جلقہ دام آرزو نے  
 دل کر می شوق شعلہ رونی  
 کہہ ساقی سرخ لب کی غم  
 ہم نریمی مہوش لی گاہی  
 تخانہ کو رشک کعبہ سمجھے

بیان علم فی عقل کو گنوا یا  
 سب کچھ مجھی عجز فی ہبلا یا  
 جب سینہ میں دم زار سہا یا  
 جبریل کا یون کرکھٹا یا  
 اوسنی ہی مگر تجھی نہا یا  
 اس وجہ فی خاک پر گرا یا  
 عرفان کی جو غورنی کہتا یا  
 یہ مرتبہ عجب نہی پھٹا یا  
 میں تجھی بی خبر دہتا یا  
 کیا ابر کر م ہی سر پہ چھا یا  
 بیفائدہ جان کو کہتا یا  
 ماروت کو چاہ میں ہبلا یا  
 دین دل و عقل کو لٹا یا  
 کس تخم کو خاک سین ہبلا یا  
 دریا سیری چشم ہی ہبلا یا  
 جو قطرہ خاک پر گرا یا  
 طوق لغت مجھی نہا یا  
 کیا کیا مجھی آگ پر لٹا یا  
 خونا بہ دل جسک پلا یا  
 جون بدرحمت ملک جگایا  
 اگر شوق نے کرد کو ہرا یا

تہا شور خداک جائی لہیک  
 کرتی رہی شکر بخت بیدار  
 بوسہ جو دیا ذوقن کا گویا  
 بیہ پیچیری کہ یا جسکے  
 روٹا کوئی نازنین صبر گم  
 گنتی ہی قصا ہون نازین  
 کل پر خون کی آرزوئی  
 آیا نہ کہی خیال رچ کا  
 نیسی ہی تہی ٹورنی کی گویا  
 افسوس شکست جہلوم کیو  
 کی کہی کوئی نہ مانی  
 بد کہ قول ناصحوں کا  
 ٹورانہ وفا کی سلسلے کو  
 الدیر سی گناہ عید  
 اسی عام خطاب یا عبادی  
 عالم میں نہونی گا و گرنہ  
 کیونکر نہوتیری آس قے  
 اوسن ام سی مچھکو تو پھر دی  
 دل لطف سی ہور تا تو جاؤن  
 وہ عشق ہی جسکا نام اسلام  
 وہ نعر علیہ سبحانے

اوسن شمن دین نی گر بلایا  
 ساتھ اپنی صتم نی گر سلایا  
 سیب خلد برین کہ بلایا  
 تہی وجہ فضل و سی بلایا  
 سو گند دروغ کہ استایا  
 پر سر کو نہ پاؤں لہو ہٹایا  
 اکثر خرو پریان ہٹایا  
 تلو اسو بار گر کہ چھایا  
 گرا و سنی نازین ہٹایا  
 یہ شکر کہ اوسنی ساتھ کیا  
 کتھا ہی عذاب سی ڈرایا  
 کچھ تلخ نہ تھا ولی نہ بہایا  
 تو یہی پھر زور آرمایا  
 وہ بین کہ شمار کو تہکا یا  
 اسنی تو کچھ سہرا بندھایا  
 مچھا کوئی شکر اسجا یا  
 افلاک کو بیستون تہا یا  
 داؤدنی حسین بن ہٹایا  
 زندان فرنگ سی چھرایا  
 وہ شیوہ نبی نی جو تہا یا  
 جنسی و س آگ کو بجھایا

کچھ آب زنی کریں تو	سزا رحیم فی اوستیا
جھکوی پچالی جیسی تونی	یوسف کو گناہی بچا یا
وہ رفعت حال ہی کہ جیسی	منصور کو دار رحیم یا
اوسکا سیریل پک پر تو	جس شعلہ فی طور کو جلا یا
موسن کی کسی سی حال آخر	ہی کون تیری موافق یا

زمرہ سخی بلبل طبع بمضمون بادخالی نسیم گلشن نبوت شمال چمن سالت

چمن میں نعمت بلبل سی یوں طرب لوس	کہ جیسی صبح شب ہجر باہمی خروس
ہی سطح فرغ انگیز کو کوئی قسم	کہ جیسی فوج مظہر منور و غفل کوس
نواہی طوطی شکر خشان کی لذت سی	سماع و قص میں اہل مذاق حوٹ کوس
خباہ صحن چمن کیسی عیش و نشاط	بہار لالہ گل سیمای عرض شمول
صفاسی دور و دیوار باغ کا عالم	کہ ہشیانہ میں ہوا
زہی فریب صفا خاک پیری کلچین	پیری جو وسعت گلزار
یچوم سبزہ کی لبکہ رنگ آمیزی	زمین پہ چادر مہتاب بنگی ہندس
ہوئی ہی متف فلک نفع قد افوازی	وگر نہ بند کبان اور ترقی عکوس
ہو کیوں کر ایسی طوبت پسند اہ نسیم	بنای شبنم گل بجینہ فالو نس
خزانہ خاک میں ہر شکر دل ملا ہے	زبکہ لفظ خزان جانتی میں سنجوس
نوید مالک گلزار کو کہ زری جگہ	ہراک کا سنگل میں ہی گنج وقیانوس
بیہ آب رنگ کبان غسل اور زرد کا	مگر دیا ہی گل و سبزہ نے انہیں لبوس
چمن کی خاک سی کاگو نہ اب بناتی میں	شگفتہ تادم رخت ہی ہو خدا رعد و
خمیدہ شاخ سی یوں نگ گل حکمتا ہی	کہ جطر حسی ٹہر کا وٹھی مشعل منکوس
پڑی ہی مرغ گلستان ہ مطلع ٹھین	کہ نکل بس جی چجائی سن ہی بل طوس

## مطلع ثانی

<p> زبان لعل کہاں اور مدح تاج خروس  سزار داغ ہو پروا می آفتاب کے  شکستہ تری چمن روضہا می جنت سی  خلل پزیر طوبت ہوا داغ بہار  ہیشت بزم طرب کثرت تیاج سی  ہوای سیر چمن زار کی وہ بدستے  عجب بنین مئی گل رنگ کی ہوس سی اگر  مزاج دہرین پیداعت دال آیا ہی  عجب بنین کہ زبان گس علل و گل  مرا آئی داغ لالہ میں  قبای گل در طلسم و بھی تشبیه  قوامی ناسیہ کو ناگوار ہی گستا  ہوای استونہ سرایہ لطافت آب  کین جابنین کا مئی نظر بنین آئے  سرائت نم آب وضوسی دور بنین  بعد کچھ بنین شادابی زمین سے اگر  اوس مبارکی یعقوب کو ہوا لکھائی  ہو اسی بسک گل شمع ہی ہی عطر آگین  یہ گل کہا تھی مین آب و ہوا کی نعمتیں </p>	<p> کر اسی خاک پہ کیا لعل افسر کا پس  پرستش گل خورشید میں ہی کرم چوس  ہنسی کی جابنین کہ صومعہ نشین ہی عبور  عجب کہ سبزہ خوابیدہ کو نہو کا بوس  کہ کیوں تھوکل خاری کو ناز گل عروس  کہ خلق کو ہوئی مشکل حفاظت ناموس  خود آکی شیشہ خالی مین ہو پری محبوب  کہ جس نبات کو دیکھو وہ صالح الکیوس  کہ اندون ہو کوئی مستلای یا لوس  ہوای جنبش غزال سی ہی ہی سبور  کہ چاک چاک حسد سی ہوا دل فیوس  سیاہ پوش جعل ہو درون ماتم ہوس  کہ مضمر را بعد محتاج ہو سوی کیلوس  کہ پشت ما ہی پگلبہا می شرفی قن طلوس  کہ صدف رنگ زان ہو گئی بجای یوس  جو سبزہ دار نبی ریش زابہ سالوس  زیادہ تر گری سیلان خون گل سلوس  شہیم جانہ یوسف کہی نہو محسوس  عدیل طبلہ عطا دین گنجے نالوس  کہ ہی پایز کو لاف منافع بلوس </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>لغات ورد که این ثبت صفحه قاسوس          که شکافی هونی غنچه‌های افشاید          لگا خواص عوارض کو اعتبار نفوس          که با ناک خنده گل سی که ناله ناکوس          شکم من خسته کی نشود غامی لای اسوس          که گل هواسی میر غنچه دل مالوس          دم مسیح کو سی جبه که حسرت پاپوس          جسی بتالی بین محبوب حضرت قدوس          تو دیتی دل کوی یوسف کو دست پاپوس          کتان ماهی نوشعلد و فانیوس          جو خلق کا سبب و رابع          فلک سریر و قمر طلعت و غروب          بیم او سکی حفظ سی ای ملک شمس          که چا چشم نهون نرگس و اذان یوس          شبان کی ضربت بجای نشن جابوس          کرون بین جانکی کیونکر ترقی حاکوس          هزار ساله گهرامی قسطنطنیه و قاپوس          جو هو هر ایک متنفس کی طبع سی مانوس</p>	<p>هوای جنبش و راق سی بین عطر فروتن          فنونگری دم مشاط نسیم کی یکس          صفات آلی جو آینه هوا بین خطه          صد نکستی سی ملکه هواسی کیا هوفرق          عجب هواسی که فیض نفس سی هواسی          غریب آب خجالت هوا کی فیض سی مان          هواسی کون سی ای سی مگر دیندگی          شرف دیندگی جسی سی هونو و هونو          جو خواب بین بی کبسی دیکتی جمال و سکا          جو شمع نریم کهون او سکی روسی تابان کو          ده کون احمد برسل شفیع هر دوسرا          جهان مطاع شهنشاه آفتاب نشان          سیاه چشون کو شکلی نگاه دزدیده          نگاه بالی عصمت سی ده رواج حیا          سنی سی دور عدالت بین او سکی شیرین          کرم بین دن او سی بنان کی طرح شبیه          جبکی بخشش کیروزه کو فانی نکرین          بین بین سی که ترهون او را یک مطلع</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## مطلع ثالث

<p>تیری سی لوزی هر ذره جلوه زانوش          مدام رحم تیر اور دست کا داسوس</p>	<p>تیری سی فیض سی هر قطره آبیا رحوس          همیشه عفو تیر اطالب گنبد گاران</p>
----------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------

تیری حسرت کی نسبت سی جل ہی ہی کیوں  
 تیری غلامی کن دولت سی خاک پای بال  
 خدیہ کیسی نہ آسمان ہی ہی بہلا  
 بہا میں ہی ہی ماسی دھینے ماسی زمین  
 ہی ہی اہل قباب تیرا مانع بہا جس سریر  
 تیرا وہ خوف کہ رک جای تا گلو آ کر  
 یہ ہی کو ہی جہاں سوزنی جلا یا ہے  
 زبس شراب کو ہی آفتاب کہتی ہیں  
 فریب عہدہ پتھوری تون فی جہنم  
 دم مصاف تیری دشمنوں کی لشکرین  
 تیری شمشیر کی تصویر سی  
 زمین کا وچرخ سی سینہ

اگر ہی بروی یا محمد عوبے  
 مخالفوں کو تیری دہان جہنم ہے  
 براق سپ تیرا بروی فرشتہ رکاب  
 یہ جسکی دیباچہ مضمون قاتل حسین ہے  
 تیری عدو کی خرابی کا کچھ سلاج نہیں  
 تیری خیال سی صحابہ کف کو ہی چین  
 ظہور میں ہوئی تقدیم انبیا کہ نہ تھا  
 شہا ستم ہی کہ تیری یرج خوان پہ کری  
 کچھ انتہا ہی کو اکب کی دو رجا کے

ہجوم شعلہ سی دوزخ ملی کھٹا فوس  
 سفیدہ رخ فغفور چین خسرو روس  
 نہ تھا ازل سی جو مد نظر تر یا بوس  
 یہ پڑہ گئی تیری سک سی قدر بالکلوس  
 نہ ہینکا دیو سی کہین چرخ طلسم ملوس  
 نہ کلی معبد تر سائین نالانا فوس  
 کہ منع نکر سی فرق صبراخی و فائوس  
 نہ آسمان کی واژون ہی مدام کیوس  
 سنا زبک زبان سی تیری عید غموس  
 صدی نوحد کشیون ہی تو غفلت کوس  
 لبان ساغر حبشید کا سہائیوس  
 بٹھا دی خاک پہ تیر سپھر کو دیوس  
 ضیفہ مرگ ہو رستم کو نعرہ لا کوس  
 کہ تاب مہر سی جلای ہی میں یہاں ہی مجوس  
 کہاں ہو چشم بشارت سی پاونسی موس  
 وہ دیکھلی تیری زمین و کمان کا فوس  
 نہ قبول دعا سی ہی فخت بسوس  
 و گریہ خواب کہاں و زمان قیائوس  
 تیری وسادہ دولت پہ احتمال جلوس  
 ہزار گو نہ ستم روزگار نا فوس  
 ہیشتم ہی میری طلع میں اجمل غموس



جواپی حسرت حرامان کا میں بیان کروں  
 جفا کو آئی میری دل شکستگی پر جسم  
 ملی میں خاک میں کیا کیا میری فنون علوم  
 حکیم وہ ہوں کہ جاتی رہیں حواس اگر  
 طبیب وہ ہوں کہ ہو نور سینہ بلب  
 جو ہوں معالج مبطون تو قاضی روح  
 درم ہو چارہ گر فیض نابت نسیم  
 کروں جو گردش انجم کی میں صد ندی  
 گواہ عصمت مریم ہو کثرت اولاد  
 بضر گر کر خاک کو کہوں دائرہ  
 طلسم ماہ لکھوں گر پی زبان بستن  
 یقین کہ زہرہ فخر شید میں مقابلہ ہو  
 جو میری شہر کی دیکھ لائی مستور  
 فنون نظم میں میں نکالی ایسی آہ  
 میری کلام تریا نظام کام سنگر  
 جو دیکھیں میری طبیعت کی گوہر افشانی  
 درمیں میری حسنی زبس ہزاروں داغ  
 قاش دیکھ کی رنگینی سخن کا میرے  
 خدا کی اسطی کرم دعا ہو بس جو میں  
 ہی جیت تلک لگو تر قسمت نہال و شجر  
 دما ہو پل پہلی دو ستون کا نخل مراد

کتاب لائی دل سخت ز اہد سالوس  
 بلا کری میری احوال زار پر افوس  
 خدا کیوندی ایسی طالع منکوس  
 کری معارضہ سر دستہ عقول نفوس  
 نظارہ رخ گلغام سی مجھے محسوس  
 کری دعا ی رواج طریق جالینوس  
 کیا ہو میں جو تجو یز وزن مغنہ فلوس  
 خدا ہو وجد میں اگر روان بطلیوس  
 عقیم محسی سنی کر بیان کل عروس  
 شکستہ اسپ گلی ہو دی پشت از فوس  
 بنای مہر و حسن چہرہ

پڑھوں جو میں پی

اوٹھالی سند خست حج

طریقہ شعرانی سلف ہوا طہوس  
 وہ تیرہ روز جو بر حیس کو کہے بنوس  
 شریک در دہون محمود و نکتہ پروٹوس  
 رواہی باند ہی گر عند لب کو طاؤس  
 حریر لالہ و کل شہرہ منی ہوا دروس  
 کہ منتظر ہی ازل سی اجابت قدوس  
 ہی جیت تلک لالہ میں داغ حشر و بوس  
 رہیں داغ عدو کار ہی دل مایوس

بیعت نعلانی بردست عبارت سر اما عجز از لفیض مدیح اولین دستور  
صدیقت نظر از

کوئی اس دور میں جی کیونکر داد خواہوں کی شوری کیہو آئینہ فی ہی اس زمانی میں آتش لعل شعلہ جان سوز حبکو دیکھو سو مایہ بیداد ذکر انسان سی یو محنون ہو ہی پی اشتیاق ویرانے شامیرون کو پای بند علی مل بستم زمان کا خطاب خانہ زلف لعل زن ہیں گدا پر غم دور شیرویہ چمن آرا کو رسم ہر ایش دشمن جان عاشقان دلدار خاص وہ مایہ دل آشوبی وہ چوسکاٹ کریشمان ہو وہ نہ لی جسی حال کی میری وہ کہ موس کی ضدی ہوسن ہو نامی مجب اغیر ہو یوں خوار واہ امی چرخ تیری ناسفہ	ملک الموت ہی ہر اک بشر چونک پڑتا ہی مست نہ محشر سیخ کی سی نکالین میں جو ہر آب نیسان ہی اک بدگو ہر کیا ہوا گر ندین ہی سین بر آدمی سی پری کو آلی حذر شاہ فرما دو بیستون کشور نہ رعایا مطیع و فرمان بر جو کر می قتل خور دسا لپہر طرز حرف ملاست مادر بگنہ جو کیا جی ن پدر اک بہانہ ہی بہر قطع شجر کرنگہ تیغ بی مزہ خنجر جسکا ہمار غم نہو جان ہر رسم گرا فی نیم لہل پر عما کیا کہ بول کر ہی ہر یہہ گرا و سکی لی نبی کا فر حیف خورشید زیر خاکستر مداوج کمال فال جہتہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

او سنی پنا تبارحم نوشابه  
 او سی بلقیس گر بنایا تنها  
 زهره پیرایه گر گیتها اوسی  
 پیدان بی هوئی کلاه زرین تو  
 ملک پرویز چای بی تبا محبی  
 روئی بین تیری جانم کلام  
 سید صافو گو سلاک مروارید  
 لب نگین بیان و رخواب  
 قاضی شتری کمال سی من  
 نشان عطار داسا گو  
 صدر انجم شناس سی بان  
 هوس خوشه کسی لبان معان  
 سرج سلوی کباب می آلود  
 یاکلی الزام دست خالی سی  
 آب نان کی لسی گور کسین  
 شعر کو به آرزو شیعی  
 کام آبی نه نقش سیرین  
 سروران سپهر مرتبه بین  
 کهای ده سر صفا مانای  
 دیکه نر کس حدی جانب کل  
 را عظمی نان پرتا سی

مجبی سی تپی جو عقل سکندر  
 مین اپنی مینا تسلیمان فر  
 مجبی لازم سی شای خاوار  
 تپی جو دمان سیر کو بهین معجر  
 اوسی شمرین خشم گیتا گر  
 ایک مین گیتا کساری بل سیر  
 نه ملی خبر شکیده تر  
 تیره باطن سی ورمی اسمر  
 هندوان رطل سیم بر تر  
 نور خورشید سوز حسرت زبر  
 مد کمال کی طرح داغ جگر  
 عید خورشید روز شهر نور  
 زاهدانی مین جوع سی مضطر  
 فلسفی پشیمان سی پنا سر  
 رستمان مانه تیغ و سپر  
 خوان عیسی بی نیم خورده خر  
 طوطیون کو بی حسرت شکر  
 بسکه جالوا زودون پرور  
 جسی لکسی کمال نوبصه  
 خورده مین هو گئی مین ایل نظر  
 بر ملا شکوه قضا و قدر

<p>خوشنویسین جو ہی سرد فتر کسب مفتو د جو ہی کسیر دیکہ کر زنگا غیب گر بید مخول ہی کر لی آئی تھر داس کو ہین ہین لعل و گہر کس طرح ہو نصیب سرو کو بر چارہ فرمائی علاج سہر کا فرد نکو ہی گونہ گونہ خطر مقتدی تائین سلا تھر چند نادان جو ہی مین نام آور لاکھ مین شاعر شاگستر کھی میری بلا کو چو چکر حکا کو سنا جو ہی کافر لیکن شک یہ نہ ستودہ سمر تا کجا طعنے قسم چاکر ایسی باتونسی خاموشی بہتر حبذا حبذا کہین منکر</p>	<p>بن ندان سی کہانی نال قلم کھی مفتی سوال کو واجب خاک اوڑا تا ہی پشت آئینہ پہلی ہو لی مین بی خرد کیا دور سختی و کاہلی کی دولت سی باندہتی مین سخن سرا موزون جام مزود کا فاسد کھسین شکل لایحسب کا مژدہ ہوا جب تبت الضحیٰ پری ہی نام قدر دانی کا نام سی نرہا ایکا میر سخن شناس نہیں کھیتی گرباد شاہ کو عرش سیر صدر راسط کھی سی مانی بُرا اسی لب باوہ کوئی ہرزہ درہا کب ملک شکوہ جفا سی ملک ہجو کوئی نہیں ہمارا کام پڑہ کوئی دہ غزل کرا عبد ہی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### مختصر

<p>ہونٹ سیننی ہی گر نصیحت کر کر زبان گنگ ہی نگوش ہی کر یہ ستم کس کو آجی کا باور</p>	<p>لاؤن اس مفلسی ہوج زنار جو میری سنی مین پوتی سکینون کیا کہوں جی پکیا گدڑی ہی</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------

اپنی حسرت کا کچھ علاج نہیں	یار ہو بخت یا غلام یا دور
ہی یقین ہے کہ خاک ہی میں ملی	آرزوی وصال سمین بہ
نکلی ارمان کیا کہ کلی اسح	نالہا می شب فغان سحر
دیکھو انصاف سی کہ ظلم ہی ظلم	گر نہ رومی التفات ادھر
تاب خسار و تیرہ روزی سی	وہ اگر مہر سی تو میں ہوں قمر
نہ کوئی مایہ دار حسن اتنا	نہ کوئی مجسا عاشق بی زرا
وہ ہی ایسا نہیں کہ یوں محروم	رکھی مستوجب کرم کو مگر
ماغین زکات میں غنیار	بادایا م لصف سہرور
مسند آرمی محض تقدیر	اولین جانشین غمبہ
خاکساری پسند عشق مقام	آدمی صورت فشتہ تیر
ملک دل سر پرو جان خرگاہ	شاہ دین تاج و معدلت کشوہ
سینہ سرشار مہر نذرانے	چشمہ لیریز حبوہ محشر
لبہ ابجیات جسکی لئی	تشنہ کام صدا آرزو کوثر
آز پابوس میں پی خوشید	ذروہ اوج پایہ نبہ
چرخ و آشوب دویرن سکی	جوش یا جوج و سد یکند
کیا گئی کوئی خوبیاں اسکی	اک سخاوت شمار سی ہر
بلکسی اوس ہاتھ کو جو پنجہ ہر	ذرہ یاوسی رواج خوردہ زر
ذکر میں اوسکی جو دیمہم کے	بتداک سی ہزار خبر
خاک بیز اوس کلی کا ڈالی ہی	خاک مذکور گنج قارون پر
ہم بہا اوسکی درختالی سی	تاراشک یتیم و ملک گھر
اوسکی درواری کی گدا کی زکات	ملک خاقان و خشت قیصر

<p>چچہ پڑمین سہادی تو دیگی          خلق ایسا کہ ذکر میں جسکے          دم بہری و سکی کوئی لکھش کا          بسکہ میں گدین دشمنی و سکی          ربطی زخمی ہای اعدا کی          رافتا و سکی ہو جب ضعیف از          جب انی الفضل منکم اچھی حسد          افضلیت میں کیا سخن کہی بات          حکم سی و سکی لی سرو سامان          اور پڑتا ہوں کہ ہر مصلع</p>	<p>پنج خور کو او سکا دست نگر          بہولی عاشق حکایت دلبر          باغ خبت میں ہی نسیم سحر          قدر کاہ وہا شکنجہ          قطرہ خون ہو مشک بار دگر          آب ہو جانی شرم سی غم          او سکی حق میں کی جہان دور          سب سی بہتر کسب سی ہی بہتر          جسم سی او تار لی افسر          جان دی جسہ ہر سخن گستر</p>
<p>ای سچا دم روان پرور          گرمی نفات سی تیرے          ہی سراپا تو مصروف تیرا یک          ہی تیری خارجہ کا قصہ          تو وہ سلطان کد برگہ کا تیری          قصہ جاہ و جلال میں تیری          وزہ خاک در کی تابش سی          گرتیری بی رضا کری گردش          ماجرا سنی تیغ کا تیرے          ذکر کرتی زبان کٹتی ہے</p>	<p>مطلع تانے          زندگی بخش دین پیغمبر          خشک ہو عاصیون کا دہن تر          تجھ کو کیا نیش ماری ہو ضرر          شریان حسود کو نشتر          پست کا شانہ ہی فلک منظر          فخر کیوان پاسبانی در          جل کیا مہر شین سپر          ٹوٹی دولا ب چرخ کا محور          الامان الامان کہیں کافر          کیا بیان کیجی تیری حیرت</p>

<p>             ویکہ کر زخار داز تیرا              تیری چین کند لکش کا              کچھ تعجب نہیں جو چہ جاوی              کہ ہی قدسی کہ ملک فطرت              تیری تلوار کی وہ آج گیسہ              ویکہ کر تیری تیغ کوہ شکاف              خط نصف النهار ہو محسوس              دور نصف میں تیری تند کا              تو وہ عادل کہ ذکر سری میں              نرد باز و نگو و نگو تیرے              وز و چوریسی جی چورانی میں              فتنہ ساز و نگو و نگو تیرے              بادہ کش ایسی تلخ کام کہ ہی              خم و ازون فلک سبوی ہی              عجیب جو خوردہ میں کا یہ حوال              ذکر میں انتقام حق کی تیری              خوف عصمت سی تیری فی جویس              لکھی گری تیرا مثل بالقرص              زرو سیم نثار کردہ ترا              ہو میں اب گرد عاک سنتا ہی              جب تلمک کردش سپر ہی ہی           </p>	<p>             ہو درہ فرق خصم مخمفر              دم بہری جذبہ دم از در              قلعه چرخ تیرا لست کر              جیش منصور میں ہر ایک بشیر              چو در دیون پرستش آذر              ٹوٹ جاتی ہی سرکشوں کی کمر              گر فلک کو عد و بنای سپر              پاس اصحاب کف کی بستر              عدل کی تجھنی اوجا ہی سم              شش جہت جیسی مہرہ شش              گوہر وی ذرا مقام شمس              دل تیرا ہی جو کا شف مضمر              کف مار سیہ می اسم              دور بکرتہ گردش ساغر              دو پھر کو فلک آئی نظر              مترادف تر جسم و کیفہ              شمع پروانہ کی جلا ہی پر              صفحہ سی محو و خط مسطر              ہی عروس زمانہ کا زیور              تیری تقریر گوش لسی اثر              امتساب حدوث نیکی و شر           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیری اعدا همیشه فال خستر کوی گم کرده ره کوئی رهبر تیری پیرو ہوں بسوخی خضر بدگال بسی خوا تا محشر	تیری حباب نیک بخت مدام جب تک اس تیرہ خاکدان میں ہی تیری حاسد ہوں غول صحرائی نیک خواہ اور جولی دارین
----------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خطہ خوانی داں زبانی امید ثواب ثبات خلافت امیر المومنین عمر بن الخطاب

تو پادشہ کا ہی ہرگز کہی کچولی دل میں نیم جان نہ رہا امتحان کی قابل کہ برہمن ہوں تو در کردہ بتان چکل اگر ہو حسرت بنا کر دمی محمل ستم ہی شوق رسامی و دوری منزل چلی نہ زہرہ پر زہار جادوی بابل بلائیں ہوں شب بیدار میں چینی نزل گل خزان زدہ گلہا بہار سی حاصل کہ وارثوں سی کہیں ملتفت نہو قاتل کہ تو خجاسی نہواور کلی سی ہونہن محمل نہ ہو سکی کہی سد سکندری محمل مجھی یہ حکم کہ زہار تو کسی سی نہیں قاسمی آئینہ کی بعد یہی نہواور این کہ بحر عشق میں کام نہنگ سی ساحل کہا وہ کر می صحبت کہ خود ہوا ہون محمل حد ہی چاہی اس منزہ کی ہون قابل	جوا و سلی زلفت کو دون پس عقدہ شکل تم اور حسرت ناز آہ کیا علاج کروں امید جو بہشتی پہ لاؤں کیا ایمان وہ شوخ برق عنان خاکین ملا دیوی چلا ہی جاتا ہونہن گو چلا نہیں جاتا میں کیونکہ مطربہ جہروش کو رام کروں مثال دیتی ہیں روز فراق سی کیا دور مزا ہی وصل کا سحران سی پیشتر یعنی ہوں سیکناہ ولی خون بہا معاف کیا خدا سی ڈربت بید رہی یہ کیا انصاف جو کیسی فتنہ گری رنج عشق سی جوج یہ کیا غضب سی کہ تمکو تو رابطہ غیری اور جلا پر ہو میری عبا رہی تو زنگ میں اپنی کشتی طوفان سیدہ چلش ہوں وصال غیر کی طغوشی جی جلا اوسکا نئی طرح سی میں کرتا ہوں بے غر خوانی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>         کہ جاگو ہی ٹھکانے لگا رہی کا دل          حصول کار ہی سیکار و سعیابی حاصل          تو پھر عذر کرے ماندہ نامی تاب کسل          ہمیشہ حالت عاشق سی گر رہی غافل          تو نیم جان غم عشق کو کہے کا حاصل          کر ہی جو وعدہ روزِ حشر آدم بسبب          جو سبھی خواری مشتاقِ رونقِ محفل          تو بیجائی کی طعنی ہوں جان کی قاتل          نہ پیر کی دیکھی کہ کون آئی ہی پس نفل          اسید وصل خطا ترک آزر و مشکل          کہ جرم قاتل عثمان کا نہوتائیں          دم شکایت عاشق نہ چھوٹا کسی محفل          نہیں ہی غیر زبس اعتماد کی قابل          کہ جسکے زعم میں باطل حق اور حق باطل          جو فرض عین کئے کین و اور عادل          امیر شکر دین و مبارز مقبل          گدای خاک نشین شاہ آسمان منزل          کر ہی نہ مدخل ظل سی تیرے رخِ طس          محیط ابر و نوال و سحابِ ریادل          کہاں ہی معن کریم اور حاتم باذل       </p>	<p>         ال بلی بار ہوا ایسی بی جگہ بادل          فغان کہ دلِ خود کام سی پڑا بھی کام          وہ تندر کہ اگر جو رسے پشیمان ہو          وہ پر فریب کہ ہودل نشین تغافل ناز          وہ سخت گیر کہ رہوی رطافِ جنبش          وہ یوفا کہ کمر جابی جانِ شکستن تک          وہ شمعِ آنجناس ناز نامی حوصلہ سوز          وہ جنگجو کہ اگر سہی رشک دشمن سبب          وہ بی نیاز کہ لیسے ہی گر کا بین ہو          وہ بدشعار و طر حصار دلِ راجس سی          وہ شوخ بی سبب آزار ولی گز خون یز          وہ نکتہ دان کہ تقیہ کو اصل دین کہے تا          وہ دور بین کہ خدا پر کر ہی بدائیت          وہ کج ادا صبر خود پسند کا فریش          وہ فتنہ کر بت حق ہاشناسِ انصاف          امام اہل یقین شہر یار کشور عدل          بلند پایِ عمر حبلی قصہ رفعت کا          خوش تر شہرِ قضا و کا ہو تو بندہ دان          شہ سریرِ خلافت رہ سپہ سال          و فور نبل و کرم لونِ پکاری کہتا ہے       </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ حساب کی سستی نکالی راہ  
 حساب فقر احسان کا اور سکی مشک پہل  
 جو دیوی تلخی خضم نسیم سی تشبیہ  
 رہی زیم خسوف اور نہ احتمال ہو ط  
 معاذ و جو کہا خاتم رسالت نے  
 یہی خلافت راشد کی او سکوبس ہی لیل  
 بڑا یہ پاپہ الہام رامی صاحب سی  
 یقین کہ رہنمائی ہی پروی اسکے  
 مثال عدل میں نوشیروان کو تخت علی  
 رواج حسن عمل تیری دور میں یہ ہوا  
 یہ جوش خاں کفار کی حسد ابے کا  
 دم خرابی و تسخیر ترا گوشہ چشم  
 و داد و خشم تیرا صوفیوں کی دیکھا ہی  
 تیری زمانی میں صد سالہ پیروانی سی  
 بہشت جان میں جان رستم و زریان کی  
 یہ خوف ہی کہ اگر کچی ذکر خونریزی  
 مثال دن جو زہرہ پوشی مخاصم سے  
 وہ آنچ تیغ میں تیری کہ ہستی میں دشمن  
 گراوی جب تیری تکیہ قریح صطر  
 شہا کسینی ندی یہاں میری نہر کی اد  
 ومان صمد میں نعیم خانی ہی سپ

ہوا و فور سخاوت سی مانع سایل  
 کہ میٹھاری گو سے نقطہ فاضل  
 کوئی پید تو سقمونیا نہوسہل  
 جو ادس کے رامی ہی ہو مستضی کمال  
 کہ میری بعد نبوت کی تباہ عسقلان  
 یہی مامت برحق کی و سکوبس ہی سکل  
 کہ مشوری پہ ہوئی و سکی حی ہی ناکل  
 نہیں تو سایہ سی کیوں بہا گیا ہو مفضل  
 کہ بت پرست کہاں فارق حق باطل  
 کہ گفتگو میں ہی مرفوع ہو گیا فاعل  
 کہ خود کرانی کلیہ کو راہب غافل  
 نگاہ لطف و غضب سی مثلت عامل  
 جسے تجدد امثال کی ہوئی قائل  
 زیادہ ترین جو اتان فتنہ گر کاہل  
 تیری قریب شجاعت کی جو ہوئی قائل  
 عدوی منقبض الطبع کو تیری ہو سائل  
 ہزار پارہ ہوئی صدمہ دارہ فلفل  
 ابھی سی ہم تو جہنم میں ہو گئی داخل  
 تو کیا عجب ہی کہ کلمہ پڑھیں بتان چکل  
 کہ نکتہ فہم نہ تھا اک سہ و راہل  
 اگر ہو لطف تیرا میری حال کی شامل

<p>             وحید عصر یون میں عقل اولین ہی گواہ              یہی صلیبی مدوح محب کو زیبا بتا              یہ وہیب ہی کہ مناجات کبریا جو کرو              سنی جو ذوق شب وصل محبی ماہ لقا              میری بیاض پر وہ انتخاب کی لفظی              چہان ہو ذکر میری التسل فریسی کا              اگر پری میری پیک خیمال کا سایہ              میری کلام سی بین گونہ گونہ فائدہ مند              یہ فیض دیکھ کہ اپنی خطاسی ہوا گاہ              یہ میجرہ میری سحر حلال کا کہ کبھی نہ              زحل پرست جو میری غریمت منظوم              اگر میں گریستانہ کا گردن مذکور              ہی فرق لفظ جدید اور معنی نوین              کلام حدسی زیادہ سزا نہیں ہوسن              خموش تا بجایا افہامی بی معنی              دعا یہ ختم سخن کر کہ شور امین سے              نصیب روز جزا کب کری نزول صلال              موافقوں کو بہشت و ترقی درجات           </p>	<p>             فرید دہر یون میں صفحہ زمان ہی سحر              یہی سخن یہی مدح تہا تیرے قابل              تو انصوا کہی ذا کرسی عابد شافل              کہی نہ گردش ایام ہو سکے فصل              سپند جب ہوئی گردن تباہی تل              سفید ہی جو وہ پہلول کو کہے غافل              کراوی شام سوار دن کو سرور اجل              ادب نبض شناس و منجم و فاضل              گر اعتراض کری کمی حاسد جال              ہر ایک مذہب ملت میں جادوی بل              پری تو کھلی مشک ہو دھان مقل              زمین میکدہ بی ابر آذر سے ہو گل              نیکو نگہ چپ ہو میری اگی افصح وائل              مباد طعنہ طول مقال دمی بطل              خموش تا بجایا تر مات لا طائل              او بھائیہا کیلی مرد و نکو عیش کی حامل              زمین پر جرج سی سخت شہنشاہ عادل              مخالفوں کو جہنم کا طبقہ سافل           </p>
<p>             نامہ راجہ چون مہر وہا نہ نور امیت ہا نا بقیض مدیح ذوالنورین دریافت نیست              دم شمار سی کی میری عمر ہی تار و ز شمار              راز دل غیر سی کس طرح میں کرتا اظہار           </p>	<p>             ہی یہی حسرت زویدار تو مرنا و سوار              بدگمانی نی دعا سی ہی رکھا محروم آہ           </p>

دور اتنی رہی محرومی قسمت سی کہ ہم  
 دیکھتے تھیں تیری عشق میں ویا کہ ہوں  
 بی سبب قتل سی آیا نظر انجام اپنا  
 دھوم سی تائش خورشید قیامت کی گھر  
 در دسر میری شکایت سی نہیں بہہ تم کو  
 تاب ہی بیکہ گراؤست کی تجلی برس ہے  
 پس تو غیر کی بھیجی ہوئی کنبہ فوس  
 خاک ڈالی ہی جو سر میں تو اوسی کوچہ کی  
 حیف صد حیف اگر غیر کی دم میں آئی  
 سیر کو باغ میں وہ شاخ کل آجاسی اگر  
 ہم سی دشمن کی تیری راز کہی متی میں  
 پریشش کو رکاب ڈر سی غلط فہمی سی  
 سو فائدہ پس در آب شکر گرج ہے  
 کیا تیرا تیر مراد تہ خون ہی ظالم  
 جو رکا ذکر ہوسناک سی کرامی داغ خط  
 میری سینہ پر قدم زوری مت کہ ظالم  
 سکی دلکرمی سچائی جلایا حبیب کو  
 پہنچی خم میں بخای بہ خوار و مافی  
 بات میری جو کی طرح سمجھائی نہیں  
 غیر کو ہم یہ آجلوہ دکھایا تھے  
 نور خورشید سی ہی جرم قمر کی تابش

بھیجی ہندی صنو کو بھی بتان فرخار  
 جلوہ گر مھر گیا دشت سی لی تاکہ سار  
 سرمہ دیدہ دشمن ہی میری خاک مزار  
 محبتی لہو چو جیگا عذاب شب تار  
 بزم دشمن میں چو پی تی ہی سوا کا خیار  
 میری قسمت میں تنہا ہی خدا کا دیدار  
 دست گل خوردہ مرا ہونہ کلی تیری مار  
 یوں میں یوانہ ہوں پر کام میں ہی ہشیار  
 میں سی بات یہ مرتا تھا کہ تم ہو اختیار  
 سرو و ششاد سی قمری نگر فحش چنار  
 ایسی کم ظرف کو دیتی نہیں جام سرشار  
 مامی جو دشمن جان نہا اوسی جاناد لدار  
 نہ تہارا کوئی عاشق نہ سہارا کوئی یا  
 و مان سی آتاسی کنی باز و مان سوفا  
 محکوا دست کی سوا و بکی سی سرو کا  
 مان زچہ جہا میں کشت پامیں لکی خار  
 کہ ہی خاکستہ گلخن میری خاطر کا غبار  
 ہو نہیں حیا زہ کش حسرت اغوش و کنار  
 و ہم آتاسی کہ نا صبح ہی نہو عاشق زار  
 پیہ نہ سو جہا کہ پڑا ہی کوئی زیر دیوار  
 می سی ہوگون نہ فزون من رخ ماہ عذار

بیم رسوائی و اندیشہ بدنامی سے  
 تھک کر دکھلاؤں تماشائیں جو نکاح اپنی  
 دیکھتا ہی تیری ابرو کو طرفیوں عریض  
 ننگ ہم صحبتی آخر میسری کام آئیگا  
 نشاد شاد آئی عیادت کو دم آخر تم  
 اور اک کینچنی میں شعلہ فشان لا کر تم  
 نیکنامی نہ سہی مجھ کو ہی تم سے سروکار  
 آگیا لب پیر دم اور بات نیوچی تم سے  
 کس داسی مجھی کہتا ہی کہ حیوان ہو تم  
 گر تمہیں صحبت اغیار سی پھر پیڑ نہیں  
 سچ ہی مغل کونہیں عشق کی لذت کبھی  
 وہ جلی محفل دشمن میں جو ہوش مع رفت  
 پائی خم ہی تھی سزاوار پیڑیا نہوئی  
 رنج کی لعل بلوں کیا کر نامی معلوم  
 فائدہ وصل ہو سناک سی وہ بات کرو  
 کیا کہوں قصہ طغیانی دریا می سرشک  
 رشک ہشی ہی کہ اک اک ملک الموت مجھی  
 نقد جان اپنی تجلی کی نہ کہنا قیمت  
 کیا ہو گراو سکی ستم روز جزا ہی کہلین  
 دایم اوس جان کی دشمن چھل ہی کہا  
 بیروت میری نظروں میں ہیں از تیری

کیا کروں کر نہ سکا دشت ل کا اظہار  
 آ رہی کوئی پر پوش جو تیری قرب جوار  
 ج طرح سو ہی ہلال رمضان بادہ کسار  
 وہاں نکالیں گی جہنم سی مجھی اصل پا  
 ایسی بید رہی کہ تراسی کوئی جان نشا  
 کیا کریں یونہی نکالیں گی ذرا دلکی بجا  
 چور دون آج وفا گر ہو وفا سی سزار  
 بوسہ دینی گا اسی موندہ پہ کیا تھا اقرار  
 چھیرنی کو جو کہا مینی اوس کی نظر خسا  
 ہم ہی کچھ چارہ آرا کر کینے لگے ناچار  
 زخم دل کی لپی پیدا نہوا مشک تیا  
 محبو چھیرا نکرو تم سے کہا ہی سوار  
 محتسب کی سزنا پاک پر اپنی دستار  
 ہاتھ آجای جو صیاد کے زخوردہ تھکا  
 جس سی ہر دم مجھی بخش ہو نہ ملو آزار  
 دیکھ لو آئینہ چرخ ہی زیر زنگار  
 نظر آتا ہی فرشتہ ہی اگر ہوں عنیار  
 صبح محبت کہیں بجائی نہ رولہ بازار  
 مین و اعطی سنا ہی خدا ہی ستار  
 تھا سپھر ستم ایجا دکھان کا ملار  
 آج کل کچھ کچھ لطف ہی سو ہی عنیار

آپ دیکھا نہ سنا اور سی پرچھوٹ نہیں  
 اسی صنم چاہی ہوسن کی فرست سی حد  
 سیو میں نہ یہ صد خلافت عثمان  
 لطف سی و سکن میں غیر تباع فردوس  
 اوسکی احسان فراوان کا جو نہ کو چلی  
 قلم جو دکا وہ جوش کہ پانی پانے  
 آتش مہر و حمل کو نہ بچا دیوی کہنیں  
 پیر و مد کی حکایت میں کہا رضوانی  
 کرہ آب ہو گر قطرہ عمان جسم  
 دست یا قوت فشان ہو می لب جو وہ گر  
 کرم اوسکا ہو اگر پائے فرامی اعداد  
 ذکر بخشش میں ہی چترتی تہی نہ سی موتی  
 اوسکی تمکین سی اگر کوہ کو دیجی تشبیہ  
 نظر لطف سی کر چارہ گر عاشق ہو  
 اوسکی درواز کی سگان کا آرام تو دیکھ  
 شرط ایمان ہی پمان خلافت اوسکا ق  
 قصہ بیعت رضوان میں اشارہ ہی یہی  
 احتساب و سکی سی گو محفل کفار ہی ہو  
 آپ ہی سایہ فرگان سی لکاسی ورنی  
 گل ہوا یہ سی پر غنچہ کہ تبا صورت جام  
 جب ملک فتویٰ جریں ہو گیا مقصد و

تیر ہی تمکین ہی ریتی ہن نہ کرنا انکار  
 کیا نہیں تو فی سنا قصہ شاہ ابرار  
 جسکی سکہ حسد سی فلک اطلس خوار  
 خلق سی و سکنی مان شک کا عطار  
 کم ہوستعل تقریر بجائی بسیار  
 آگ کی خطبائی کف دست کی موج انہا  
 شعلہ رشک سی جلتا ہی صحابہ آزار  
 سبیل اوسکی ہی ہا می سخاوت کا کنا  
 صدف چرخ کرمی شکوہ طغیان بکار  
 کوہ سیلان پیہی خاک فضائی گلزار  
 ذرہ عرش کو ہی صفر گنی حد شمار  
 مدح خوان کی سی میں بیان صلہ میں لیا  
 ہی یقین شعلہ حوالہ کو آجای قرار  
 کرمی حیرت بدل شرم کو چشم ہمار  
 ہو گیا دشمن بسمل کو تر ہنا دشوار  
 وہ مسلمان ہی کیا جسکو ہو اسمیں بکار  
 ورنہ کو ہی نہیں ہدایت رسول مختار  
 ذکر تحریم مزا میر کرمی موسیقار  
 چشم خوابان کو جو باند ہی کوئی شائع خوار  
 دیکھ کر راغ میں ستارہ صبا کی رفتار  
 کہ کوئی نام کرمی یہہ فلک نامہ ہوار

نور دین سجد ابدی لی یون بند و	این سیواسطی گویا که پستی زمار
کاٹ لی تپسی پیل وہ اگر روز و غا	اپنی مرنی سی ذرا جان چرین کشار
اوسکی تلوار کی آہن کا گرا آئینہ نبی	زرد ترچہ عاشری سی ہونگ خیار
سجی وشن مضمون بند اور سنین	سامعین کو ہی اگر مطلع نو بر اصرار

### مطلع تاتے

ای شہ عرش سر پر دمخو رشید عذار	در دولت یہ تیری انجم و افلاک نثار
توس چرخ سی تشبیہ فرس کا تیری ننگ	کلب جیاری نسبت سگ در کو تیری عار
سا لو کا تیری گوچرین دم فیض جوم	جیسی گلزار میں ہنگام سحر خوش سزار
جل ہی میں پس مردن ہی نہیں گویاں	تیری حساد کی احوال یہ ہی شمع مزار
صرصر عادی غالب ہی کہ جنتش لکری	وہ ورق حسین رقم ہون تیری صاف قار
جا کی جنت میں ہی تھی ہی تیری کی ہوس	ورنہ مرغان ولی اجنبیوں ہون طیار
بحر ارشاد و ہدایت سی تیری ہو جاوی	فیض یاب غم تا شیرا اگر ابر بہار
موسم گل میں سیست جوان تاب ہو	روز باران میں گرمی پر مغان استغفار
دل روشن لی تیری بس کیا تباہی رہا	صرف آئینہ ہوا خاطر حاسد کا غبار
شکوہ غمزہ سفاک نہیں عاشق کو	اوٹہ گئی تیری زمانی میں یہ رسم آزار
از بصیرت میں افلاک ہیں کیوں سرگردان	کب ہوا ایسی شہر پر دن کو تیری بزمین یار
مقبش میں مدو خورائی رختا نسی تیرے	ای منجم کو اس سیواسطی کشف اسرار
راکب خرم ترانہ صاحتہ ران	رائض غم تیرا دوش ملا یک پہ سوار
نہینہ کیا چرخ تیری حکم کی چو گانگی لئی	لامکان کیوں ہنو پرتنگ بہت ہی مضار
شکر افسانہ یوسف تیری یام میں گرگ	غم تہمت میں ہو می جنس سی اپنی سزار
سیل خود و ڈری ہی گل لئی لیکر پانی	کرمی تقسیم مکان کا چوارادہ معار

پای عرش پر کیوں نہ غلاف طلسم چرخ  
 صد فیضان لی تیری چہرہ کا جو عالم دیکھا  
 خوف سی تیری عدالت کی لگا کر سی  
 افروغ لاہوت کا ہی طائر اندیشہ کو شوق  
 امی شہ پایہ فروغ مدح سدا گر تیرا  
 ہرودی فریاد رسا سمیع خواش قارون  
 طالع پشت کی نسبت ہی میری تو جیخ  
 روز ماحور دن اور رات شب بید ہی  
 میری قبال کا آج ہی اگر دور فریب  
 دزوہ اوج سی برجس کو رجعت ہو جائے  
 تاکہ ہو جائی ہر آزار کا مصدر ایک ایک  
 بند ہی مید گرا یک خوش گندم کی مچھی  
 اگر حصول زر سلوک کی سمجھ میں دلیل  
 خونگی میری ارادی سی ہوا ازاج سعد  
 زیست اپنی ہی تو ترجیح و تقابل کی ہوا  
 جو رخت کی پہلی مسید خدا سی تیری  
 نہ سہر کی میری پیشش سخن کی ہر قہر  
 کس قدر حکمت اشراق سی جی جلتا ہی  
 غم بقدری بہت سی جگہ چاک ہوا  
 کیا حساب اسلٹی سیکہ کہ کہہ میں بیٹھی  
 نہوا بسکہ مرصیون سی حصول لارنج

پوشش ساق ہی تیری حیا سی ہی آزار  
 ہوئی قاتل لہجلی کو بہن ہی تکرار  
 سرخی لب کو چھپاتی ہیں تہاں خوشخوار  
 وہاں سی آتا ہی نظر تو تیری نعت کا حصا  
 پستی بخت نکو سار سی ہوشکوہ گزار  
 پر ترجم کہ ہی بصر فہ آئی زہن سار  
 بخت تیرہ سی تیری روز مرہ انور تار  
 دو نو نقطون پہ ہی یون ہسری لہن ہمار  
 تو تو ابست سی گران رو ہون نجوم سیار  
 نور میں زہرہ کر سی بد کی قران سی انکار  
 سخت تحمین کو ہی فہ طبعیت پہ قرار  
 تیر تجویل سی ہو برج شرف کی بزار  
 ناخن شیر سی ہو سید خورشید فگار  
 قتل پر میری کہ باند ہی ہی شکل جبار  
 ہول جادگی منجم جو میں باقی انظار  
 شور محشر سی ہونگی میری طالع سیار  
 نہ کہہ کی میری ارزش نہ طلالی معیار  
 ہو گئی شعلہ و وزخ میری دلکی نوار  
 حرق افلاک سمجھتا تہا میں کتنا دشوار  
 کیجی درسم و دیار کو داغواں کی شمار  
 کر دیا مجھ کو میری چارہ کر سی فی ہمار



<p>در غنچه‌های نیت صد صدر هوئی          موشکافی کی بهت شعرین فایده کیا          ز صلیح کا پایانه غزل کا انعام          کف رنگین کی کیا خون خیال نگین          ابتلاک ماتہ ہی خالی ہی بغل بختالی          واہ قسمت کہندی خوردہ گل ہی گلچین          کیا قیامت کی اک دم نہ ٹہرنی پاؤں          در نایاب تو کیا خاک سی ہی موند نہ بیری          مدح خوانی کا میری جابرہ شامی ہی نین          مین نہرب سبب پنج جهان مین کہ گیارہ          مومن ہی ہرزہ درانالہ و افغانسی کولہ          بس بس آہنگ دعا سخی مدوح کہ ہی          جب تملک کردش افلاک سی علی المین          تیری حباب مین تیکہ زن سندیش</p>	<p>ایک بزم امرامین نہ لہا محب کو پار          ہی وہی ست ہی شانہ زلف ادبار          ہی نا کامی یا قوت و لب لعل نگار          دست دُبار کی شاکی ہی زبان دُبار          کیا امید بر زمین و زردست افشار          زمزمہ مرغ گلستان کی سی کچھ نہیں ہزار          دن اگر خلد ہی تشبیہ دکان خار          حبلی در زیرین گردن بولوشی ادب نشا          وامی حرمان کہ مین سچا نرہ ایسی شعار          خاصیت سی ہوسنرا وار شکنج عصار          ذکر کیا راہ پر آئی فلک نامہ سنجار          متصل عرش معلی سی نزول آثار          اک کی دلکو قلق اک کی دلکو ہی قرار          تیری حساد ہون آوارہ دشت ادبار</p>
<p>گنتی سی میری تیغ زبان سی بان تیغ          میری نفس کی دیکھ کی معجز نمایان          فردوسی اک خار جہان بیان تہا          حساد سری پاؤں تملک خونین و جلا مین          میدان گشت و خونین مرادست لی سوار          یہہ دل خرمشیاں میری اشعار شوخلی</p>	<p>کیونکر سخن فروش ہون سودا گران تیغ          کیا دور ہی کہ دم نہ ہی در میان تیغ          گلہ ز میری دم سی ہوئی استان تیغ          جو ہر گر دیکھا دن مین اپنی بسان تیغ          جاوی عنان کشیدہ تو ہو ہم عنان تیغ          سینہ پسنکر و کی مین لاکھوں نشان تیغ</p>

<p> سیر گز نہ کر سکی میری خامہ سی سرکشی  جس جاسی خطبہ خوان ہو میری تیزی بان  پا بوس گر کر میری خامہ کا بندہ ہوں  حجالت سی بے تاب سخن کی ہی آب آب  مست پوچھ مجھ سی خون عناد دل کا اجرا  ہو وی نہ میری حجت قاطع کی ساسی  کیسی شکست رونق بازار ہو گئے  میر ہی بدیدہ سخی کی جاہل کشی کو دیکھ  اک بات میں تمام ہی بیان کا مدعی  آہن گداز ناہ مراد دیکھ گز نہ ہو  کیا تاب میری حرف پائنت کہہ سکی  کر شوق نہ خم عشق کی لذت بیان کن  دل ہی میں حسرت نفس خوشچکان رہی  پڑہ تا ہوں اور مطلع رنگین کہ سن جسی </p>	<p> پیدا سرگون سی ہی عجز عیان تیغ  و مان جانی فرض سجدہ منہر نشان تیغ  شیر سی سخن سی لب خوش بیان تیغ  کیونکہ چھی چھاپی سی شرم نہان تیغ  سر گل زمین شعر پہی ہی آسمان تیغ  سر گرم لاف دعویٰ برش نہان تیغ  ہی تختہ بند دست قلم سی کان تیغ  نظرون سی کر پڑا ستم ناگہان تیغ  کسکی بلا ہو بار کش ہستان تیغ  پیکان صمان خنجر و خنجر صمان تیغ  سر خط پیکتہ چین کو ہی ہم دگان تیغ  سر گز نہ کہہا می بھراستخوان تیغ  میری سعادون پستہ سی مان تیغ  سر گرم آفرین ہولب خوشچکان تیغ </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### مطلع تالی

<p> نہلا دیا لہو میں عد و کوبان تیغ  پہر جوش آگیا دم خونابہ ریز کو  صد متروہ جرات سکر حسود کو  موسن کو آرزو ہی ثواب جہاد کے  آئی ہی لب پہ مدح خداوند و الفقار  شیر خدا علی کہ شجاعت سی جسکی ہی </p>	<p> میری زبان اکی چلی کیا زبان تیغ  پہر تیزی زبان پہی قربان جان تیغ  کرتا ہوں رزمکامہ میں مین استخوان تیغ  کفار کاش اکی سنہی ہستان تیغ  لیجا و سنکرون کی لی ارمغان تیغ  سر سجادہ پہ زرخ زن بنان تیغ </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غلاب کہ چڑھائی سی دسکی ہونہ عرض میں  
 کیا دور او سکی دست کرم کی اثر سی کر  
 اسی ابر بند بار طغ نہ من عدو  
 وہ آج تیری تیغ میں جلبا سی مثل طور  
 کہتی ہیں یکہ کرتیزی دشمن ملال عید  
 جو ہر تیری مخالف مجسمہ روح میں نہیں  
 حسرت ہی تیری بوسہ دست بلند کی  
 دشمن کا ایک نیم اشاری میں کام ہو  
 کوشش فی تیری حرف بقصبت بنا دیا  
 نکلیں کو تیری دیچی گر کوہ سی مثال  
 آجیات چارہ گرے یاد مسیح  
 منکر تیرا مات حق کی ہن گرم جنگ  
 کیا کیش کی تاب کسی سخت گوش پر  
 تیری عدو گر اپنا کلا آپ کاٹ لین  
 نسبت سی تیری ماتہ کی چشمک فی کر  
 کیا بات تیری سچا آہن فشار کے  
 سرخی تیری عدو کی لہو سی ہی جا بجا  
 ظالم میں تیری اور میں لاکن وقت جنگ  
 کوئی کرے نہ گری روز نشور میں  
 وہ دست زور مظہر سہ پنج خدا  
 لرزان تھی شکل سید تیری حب سی جو تہا

تعظیم تیغ و مکرمت تیغ و شان تیغ  
 یا قوت ریز ہونہ خولفشان تیغ  
 اسی محو کرم پاسے برق تباں تیغ  
 گر تو صدم کدہ یہ کرسی امتحان تیغ  
 کہاوی سوامی خم کی کیا مہاں تیغ  
 کوئی مگر یہی کوہ ہی قندردان تیغ  
 کس طرح چرخ پر نہ چڑھی کہکشان تیغ  
 ابرو کا تیری عکس تیری گرمیاں تیغ  
 کیوں بید خوان دیر ہون باد خوان تیغ  
 رو میں تھون سی اوٹھی نہ بار گراں تیغ  
 ممکن نہیں جہیں تیری خونگرو کان تیغ  
 در کار ہی وضو کو جواب روان تیغ  
 جگتا ہی تیری آگے سر قہر مان تیغ  
 کام آئی کوشش کشتن ایگان تیغ  
 ابروی دلربا یہ خم جانستان تیغ  
 ورد زبان ہی غلغلہ الامان تیغ  
 رنگین کس طرح سی ہنود استان تیغ  
 بانگ شکست تیغ ہی شور و فغان تیغ  
 بسل یہ تیری مہر مگر سایہ بان تیغ  
 وہ تیغ باعث شرف و در مان تیغ  
 پہل باغیوں کو کچھ نہ ملا خزان تیغ

پتھر کو بھی تیریں حملہ کی تاب ہی  
جراح کیا کہی تیری زخمی کا مہربا  
یہ کہکشان نہیں کر ماخوف تھی وہ بیان  
پایہ تیری مدیح شجاعت سسی بڑھ گیا  
سیف و قلم میں دو مستون کا رخ دین کی  
ہر بار کیوں ہو تیری تلوار تیرے تر  
رنگین بیان ہو گئے تیری غزوہ کی ذکر میں  
غازی ہی تو شہید ہی تو تیری مہم ہی  
زہر آب دین اگر تیری دولت کی دیرین  
کرم و عافیت شاہ ہو مومن کب سہی  
روزِ نبرد حادثہ زیر شکست و فتح  
تاجِ ظفر ہو زیبہ فرق وستان

یا قوت زرد شاہ سیدیم نہان تیغ  
سوزن کی ہی زبان ہوئی تر جان تیغ  
سو پڑ گیا ہی دل پہ فلک کی نشان تیغ  
کیوں کر رہی نہ تارک سپر زبان تیغ  
حیران ہوں بابِ علم کون اچھا تیغ  
دشمن کی ہی قساوت تلخ جان تیغ  
یڑہ فی لگی در در دلب خونچکان تیغ  
سرگرم جلوہ فصل بہار و خزاں تیغ  
عمرِ خضر ہو زندگے جادو دان تیغ  
آمین سرازبان اجابت فشان تیغ  
جب تک کہ ہی نشیب و فراز اچھا تیغ  
اعدا کا سر رہی تہ بار گران تیغ

تمام شد قصاید

بسم الله الرحمن الرحيم

### غزلیات

مکنو مکر مطلع دیوان بو مطلع مهر وحدت کا  
 بچاؤن آبد پائی کو کیون کر خار مای سی  
 سرشک اعتراف عجز فی الماس زینری کی  
 نہ زینت خون بلی رنہ وجیب خون کشان  
 ندی تیغ نگہ کیونکر شکست رنگ کو طعنی  
 غضب سی تیری دریا ہوں نہ اتیر خج اشہ  
 گلو غلی مدین سرمہ مداد و دودہ دل ہی  
 نیو چو کر می شوق شنائی آتش افروزی  
 نمک تباخت شور و فکر خوان ح شیریں پر  
 خدا یا تہ و ثہاؤن نص مطلب سی بیا کو مکر

کہا تہ آیا ہی فشن مصرع انگشت شہادت کا  
 کہ بام عرش سی پیلا ہی یار یاؤن وقت کا  
 جگر صد پارہ ہی ندی نہ خون کشتہ طاقت کا  
 کہ ہو دست مژہ سی چاک پردہ چشم حریت کا  
 کہ صفبائی خرد پر حملہ ہی فوج خجالت کا  
 نہ میں بیزار و زنج شی میں شتاق جنت کا  
 مگر لکھتا ہی وصف خانہ جلد رسالت کا  
 بنا جاتا ہی ست عجز شعلہ شمع فکر کا  
 کہ دندان طمع لی خون کیا ہی ست خیرت کا  
 کہ ہی ست دعائیں گوشتہ اسن اجابت کا

<p>کہ جبکہ ہر نفس ہم نغمہ ہو شور قیامت کا نکدان شور الفت سی مزا دوسری عبادت کا کہ خرس ہونیک یوسی ہستی بل ضلالت کا مرا حیرت دہ دل آئینہ خانہ ہوسنت کا دل صد پارہ اصحاب لفظ اہل معرفت کا لبون پردہ بلا حجبی شمع شوق شہادت کا کہ انکار تہش نالی کفر ہی دلی امت کا ارادہ ہی مرا فوج ملائیک پر حکومت کا</p>	<p>عنایت کہ مجلی شو بگا ہشتر علم ایک دل جرات اراک جان ہی کہ جلی ہر جرات ہو فروغ جلوہ توحید کو وہ برق جولان کر مرا جو ہر ہو ستر آہ صفای مہر غمبہر مجہنی ہ تیغ جو ہر کہ میری نام سی خون ہو خدا یا لشکر اسلام تک پہنچا کہ پہنچا نکر بہر یکا نہ مہر امام مقتدا سنت امیر لشکر اسلام کا محکوم ہوں یعنی</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن

توسب سی پہلی تو کو سیسلام مال حضرت کا

<p>اگر شک گرم کو لگی جی کیا ہی جل گیا پہوڑا تہا دل نہ تہا یہ ہوئی پر خد گیا کیا روؤن خیرہ چشمی بخت سیاہ کو کی محکوم تہا مٹی کی تسلیم دور نہ کیوں اوس کو چکی ہوا تہی کہ میری ہی آہ تہی جون خفتگان خاک ہی اپنی قادی گے اوس نقش پا کی سجدہ فی کیا کیا ذلیل کچھ جی گرا پڑی تہا پر اب توئی ناز سے مجاہدی گر بہ خاک میں استی مان کی خاک</p>	<p>اوس جو اوس پونجی شب در تہا پیل گیا جب نہیں سانس کی لگی دم ہی نکل گیا وہاں شغل سرسری پہاں نیل گیا غیروں کو آگ بزم میں وہ عطر مل گیا کوئی تو دل کی آگ کچھ پنکھا سا جل گیا آیا جو دروازہ کبھی کدوٹ بدل گیا میں کو چہرے قریب میں ہی سر کی بل گیا محکوم گرا دیا تو میرا جے سنبھل گیا گل کی تہی کیوں کپاؤنہ نازک پیل گیا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تجائیسی نہ کعبہ کی تکلیف دی مجھی

مومن میں سیاف کیا ہی جی گیا

<p>لگی خدنگ جب اس نے لکھہ کا سا  نجا ونگا کبھی بہت میں میں نجا ونگا  کری نہ خانہ خرابی تیری نہ امت جور  بہت خوش تیری دیکھو کہ اپنی قتل کی وقت  لگی ونگا کبھی تیری ہر وقت اہل چنگ  زرا ہو گرمی صحت تو خاک کردی چرخ  بہت نہ تو ان ہوں کہ ہوں اور نظر نہیں آتا  جنوں کی خوشی ہی بگاڑا ویران جاب  خبر نہیں کہ اوسنی کیا ہو اپرا ویر</p>	<p>فلک کا حال نہ کیا میری جگر کا سا  اگر نہ ہو گیا وقت نہ تہا میری کھر کا سا  کہ آب شرم میں ہی خوش چشم تر کا سا  دعائی صل نکی وقت نہ تہا اثر کا سا  تیرا نہ رتبہ ہوا کیوں شکاف در کا سا  میرا سرور ہی کچھ نہ شہر کا سا  میرا ہی حال ہوا تیری ہی کھر کا سا  ہمارا حال وطن میں ہوا سفسہ کا سا  نشان یا نظر آتا ہے نامہ ہر کا سا</p>
<p>دل ایسی شوخ کو مو</p>	<p>دل ایسی شوخ کو مو من بچ دی یا کہ وہ سی  محبت حسین کا اور دل رکھی شمر کا سا</p>
<p>گرو مان ہی بہ خوشی اثر افغان ہوگا  اولنگ جو کا گرم ہی ستم جان ہوگا  اور ایسا کوئی کیا ہی سرد سامان ہوگا  محو مجنا دم نظارہ جانان ہوگا  خواستہ مرگ ہوا تانہ ستانا ورنہ  ایسی لذت خلش دلین کہاں ہوتی ہی  بوسہ ہی لب شیرینی مضامین میں کیوں  کیا سنا تھی ہو کہ ہی بچ میں جیسا شکل  حیرت حسن لی آوارہ کیا گرا و سکو  دیدہ منظر آتا نہیں تجھ تک شاید</p>	<p>حشر میں کون میری حمل کا پرسان ہوگا  میں تو میں غیر ہی دل دی کی پشیمان ہوگا  کہ مجھی نہ ہر ہی دی بچی کا تو حسن ہوگا  آئینہ آئینہ دیکھی کا تو حسیہ ان ہوگا  دلین پہر تیری سوا اور ہے ارمان ہوگا  رہ گیا سینہ میں و سکا کوئی پیگان ہوگا  لفظ سی لفظ میری شعر کا چسپان ہوگا  متی ہر جم پہ مرنی سی تو آسان ہوگا  دیکھنا خانہ آئینہ ہی ویران ہوگا  کہ میری خواب کا ہی کوئی گہپان ہوگا</p>

<p>جامہ صبر جی بستی میں کستان ہوگا          رشتہ شمع سی شیرازہ دیوان ہوگا          فکری پیہ کوہ و حدیسی پشیمان ہوگا          غیر کیا کیا ملک الموت کی قربان ہوگا</p>	<p>ایک ہی جلوہ ہرو میں ہوا سوکری          گریہی گرمی مضمحل ہر ریز رہے          کیونکر امید و فاسی ہو تسلی دل کو          گرتیری خنجر مرگان فی کیا قتل محی</p>
<p>اپنی انداز کی بلی یک غول پڑھ مومن          آخر اس بزم میں کوی تو سخندان ہوگا</p>	
<p>شور محشر سی بہرا و سکا نکدان ہوگا          مرگ کی آس یہ چینا شب ہجران ہوگا          طالع خفتہ کا کیا خواب پریشان ہوگا          ماہ پردی میں کتا نکی کوی پنهان ہوگا          چارہ گر ہم نہیں ہونیک جو دربان ہوگا          دیکھ زندان ہی کوی ن میں بیابان ہوگا          ہی پیہ رونا کہ دین گور کا خندان ہوگا          دل ہی شاید اوسی بد عبد کا پیمان ہوگا          پردہ شوخ جو پیوند گریبان ہوگا</p>	<p>بی سبب کیونکہ لب زخم پر افغان ہوگا          آخر امید ہی سسی چارہ سندان ہوگا          مجمع بستہ محل شب غم یاد آیا          دل میں شوق رخ روشن نہ چھپی گاہ گز          در وہی جا نکی عوض ہر گاہ پی میں سا          شومی بخت تو ہی چین لی معی حشر ل          نسبت جیش سی ہون ترع میں گریان معنی          بات کرنی میں رقیبون کی ہی ٹوٹ گیا          چارہ چو اور ہی چا وہ کری گاہ مگری</p>
<p>دوستی و سن ضم افتایان سی کری          مومن بیابانی کوی دشمن یان ہوگا</p>	
<p>دیر تلک وہ چھپی کیا کیا          حوصلہ کیا کیا کیا کیا کیا          آنکھ کی لگ جائیگا چرچا          سنی علاج آپ ہی پنا گیا</p>	<p>دیدہ حیران فی مانتا کیا          ضبط فغان کو گزرتا کیا          آنکھ نہ لکھی سی سبب حباب فی          مرگنی اوکل لب جان بخش پر</p>



<p> بجہ گئی اک آہ میں شمع حیات  غیر عیادت سی بُرا مانتی  اونسی پر پوش کو نیک ہی کوئی  زندگی چہر ہی اک موت تھی  پانین بہ رنگ کہاں آپ نے  جو رکاشکوہ نکلون ظلم ہی  کچھ ہی بنائی نہیں کیا کچھ  جاسی تھی تیری میری لین ہی  رحم فلک و میری حال پر  سج ہی سہی آپ کا پیمانہ لی  دعوی تکلیف سی جلاد نے  مرگ نے ہجر انہیں چہ پایا ہی نہ </p>	<p> مجھ کو دم سردی نہ تھا کیا  قتل کیا آن کی اچھا کیا  مجھ کو میری شرم نے رچا کیا  مرگ نے کیا کار سچا کیا  آپ میری خون کا وعدہ کیا  راز میرا صبر نے افشا کیا  اوسکی گلہ بڑی نے کچھ لیا کیا  غیر سی کیوں شکوہ سچا کیا  تو نے کرم امی ستم آرا کیا  مرگ نے کب عدہ فردا کیا  روز جزا قتل بھرا کیا  لو موندناوسی پردہ نشین کا کیا </p>
<p> دشمن ہوسن ہی ہی بت بسدا  مجھ سی میری نام نے یہ کیا کیا </p>	
<p> موتی عشق میں جب تک ہوا مہربان نہ ہوا  خدا کی یاد دلاتی تھی نزع میں احباب  سب سے بغیر محبی بزم سنا و تہائی پر  دیت میں روز جزا لی رہیں نکل قاتل کو  وہ آئی بہر عیادت تو تہا میں شاوی مرگ  وہ حال زار ہی میرا کہ گاہ غیر سی سب سے  لگی نہیں ہی یہ چپ لذت ستم سی کہ میں </p>	<p> بلائی جان ہی دل جو بلائی جالہ نہ ہوا  ہزار شکر کرا سدم وہ بد گمان نہ ہوا  سبک ہی کہ تیری طبع پر گران نہ ہوا  ہمارا اچھاں کی جانی میں ہی زیان نہ ہوا  کسی سی چارہ بیدار آسمان نہ ہوا  تمہاری ساسی یہ ماجرا بیان نہ ہوا  حریف کشمکش نالہ و فغان نہ ہوا </p>

<p>ہمارے عشق کا چراگیاں کہاں کہاں ہوا کہی محبت دشمن کا آتشخان نہ ہوا</p>	<p>دم حساب نہ مارو دشمن ہی سے ذکر ہی شرط ہم پہ چنانچہ میں گو نہ گوئیستم</p>
<p>اسید و عہد دیدار دشمن پر مومن تو بیزارتنا کہ حسرت کش تباہ ہوا</p>	
<p>باری کچھ اس دو اسی تو آزار کم ہوا مہنگا مہ محبت اغیار کم ہوا وہاں لطف کم ہوا تو یہاں پیار کم ہوا صیاد ہی رہا میں گرفتار کم ہوا بوسہ دیا تو ذوق لب یا رہا کم ہوا تو ہی نہ وہاں تغافل بسیار کم ہوا کیون شور و ناہسا ہی عزا بار کم ہوا اک میرا سخت تباہ کہ وہ پیدا رہا کم ہوا اچھا تو درد عشق کا بھیسا رہا کم ہوا</p>	<p>سم کہا موی تو درد دل زار کم ہوا کچھ اپنی ہی نصیب کی خوبی تہی بعد مرگ معتشوق سی ہی مہنی بنا ہی برابرے آئی غزال چشم سدا میری دام میں ناکامیوں کا ہش بھید کا کیا علاج چند اضطراب میں مہنی کی سٹکے کیا فحش میں مہی لہنی کی طاقت نہیں ہی سب تالافتہ چونک پڑی تیری عہد میں کچھ قیس اور میں ہی نہیں جبکہ سب کو</p>
<p>دکرتان سی پیلی سی نفرت نہیں ہی کچھ تہ کو کفر مومن دین دار کم ہوا</p>	
<p>دم کا ہی کو یوں ہی دل ناکام نکلتا قاصد کی زبان سی ہنیں پیغام نکلتا کیا صبح کہ نور شیدہ نہ تاشا م نکلتا اپنی طرح اسی گردش ایام نکلتا تہا لطف جو کو می میرا ہر دم نکلتا ناکام سی دیکھا ہی کہ بسین کام نکلتا</p>	<p>گر غیر کی گہری نہ دل آرام نکلتا میں ہم ہی مرقا ہوں مان عجب سی دلی کرتی جو بھی یاد شب وصل عہد و قہم جب جانشی تاشیر کہ دشمن ہی وہاں سی ہر اک سی دوس بزم میں شب پوچھتی ہی نام کیون کام طلب ہی میری آرزو سی گردن</p>

تہی لور زنی دل کی جنازہ پھڑوری  
کائناس کہتا ہی کلیجی میں غم سحر  
شاید کہ وہ کہہ را کی سیرام نکلتا  
بہ خار نہیں دل سی گل اندام نکلتا

خوین نہیں مومن کی نصیبو غم جو تہیں  
تجانی ہی سی کیوں بہ بد انجام نکلتا

وصل کی شب شام سی مٹی گیا  
دل نہ پھر اجاں ہی تھر سچا  
انہی جلدی ہی شک کہ نہیں  
ہو نہیں سیر روز کہ وہ شمع رو  
طالع گرشتہ میری کیا ہیں  
ساتھ نہ چلنی کا بہانہ تو دیکھتے  
شوخی قاتل کی مین بان ہوں  
ضربین شام فراق آچکو  
شکر اترتا کلد شمس ان  
زلف کی بو انکی سکو مگر  
جا کتا ہجران کا بلا ہو گیا  
یہ تو خجانی کہیں نہ تو گیا  
دل ہی نہیں تہی دیکھو گیا  
شام کو آیا تہا سحر کو گیا  
ملک عدم سی نہ پہرا چو گیا  
اگ میری نفس پوہ سو گیا  
کہتی رہی سب بہ کیا دو گیا  
جن سی کہ بیزار تھی تم سو گیا  
نالہ میری کام سی یارو گیا  
غیر کی کہہ دستہ شہو گیا

ہامی صنم نامی صنم لب کیوں  
خیر مومن تہیں کیا ہو گیا

از تو بھی کس کا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  
ناصح یہ گدیا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  
کب پس نشانی و دل قیوم کو تہاری  
میں بولوں تو چپ بول میں بک چہی تک  
کچھ غیر سی ہو تو نہیں کہی ہی پوچھو پوچھو  
پر حال یہ افشا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  
تو کب میری سنتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  
پر پاس تہا را ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  
یہ بخش سجا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  
تو و و میں مکر تا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا

<p>ناصح کو چاہوں ہی نہیں بنا دوں  کیا کیا نہ کہی غیر کی گرامت نہ بوجھو  کیا کہی نصیبوں کو کہ اغیار کا شکوہ  مست بوجھ کہ واسطی جیب الگ کہی ظالم  چکی سی میری مٹی کا گہروا لونین تیری  ہاں تنگدانی کا نکرانی کی لئی بات  بچارہ کرو قابل درمان نہیں یہ درد  ہر وقت ہی شناسم یہ ایک بات میں طعنہ  کچھ سنکی جو میں چاہوں تم کہتی ہو بولو  سنتا نہیں وہ درد یہ سرگوشی اغیار</p>	<p>پر خوف خدا کا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  یہ جیسا ہے میری کہ میں کچھ نہیں کہتا  سن سنکی وہ چکا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  بس کیا کہوں میں کیا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  اس واسطی چچا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  اسی عذر پر ایسا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  ورنہ بھی سو دہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  یہ اس پی پی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  سمجھو تو یہ تھوڑا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا  کیا مجھ کو گوارا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا</p>
✓	<p>مومن بخدا سحر بانی کا جب ہی نہک  ہر ایک کو دعوا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا</p>
<p>رات کس کس طرح کہا نہا  غیر اگر سب خانہ را  تیری پردی قی کی یہ پردہ در  غم میر کس لپی کہ دنیا میں  مدعا غیر سی کہتا تا وہ  کسکی زلفوں کا دھیان کہ میں شب  غیر جہر کی ہی زخم دل پہ نہک  پہنچی وہ لوگ رتبہ کو کہ مجھے  لمح گامی نصیب اعدا حیف</p>	<p>نرا پردہ مہلت نہا  شوق اب تیری نیکا نہا  تیری جتنی ہی کچھ چاہتا نہا  نرا میں سیرا فسانہ را  سمجھی اب کچھ ہی مدعا نہا  محمود و چراغ خانہ را  شور الفت میں ہی مزار نہا  شکوہ بخت ناموسا نہا  جب کہ وہ اپنی کام کا نہا</p>

<p>دل لگائیں تو اوتھائی نری تو فلک مرگ ہم سے بٹا</p>	<p>جی بلاسی رہا مارا ہوا اب کیکڑی آسرا نہ رہا</p>
<p>موسم کی تپ کی نیم ناری میں تکھو دعویٰ اتقا نہ رہا</p>	
<p>تا نکئی چاک گریبان کو تو ہر بار لگا بسکہ ایک پردہ نشین سیل ہمار لگا جذبہ دلگو نہ چھائی لگاؤں کیون کر شوخ تہا رنگ حنا میری لہو سی ہی کوٹیکا ہی خریدار نہیں بچا لم درویا قوت کی پھر غیر پر فرائش ہی یا وائی مجھی نا صح کی زبان کی تیزی موسم میں کیسا ختم صبا کی پہر آیا پانی ناگیاں نقش پر عاشق کی دم فوج کوی دیکھ تو حسرت دیدار پس مرون ہی</p>	<p>ہاتھ کٹواؤں جو نا صح رہی اتنا لگا جو مریضوں سی چھپاتی ہیں وہ آزار لگا آپ وہ میری گلی دور کی ایک بار لگا قتل غیاری کی کیا مات تیری یار لگا سرفروشوں کا تیری کوجھین ہزار لگا جو ہر کی تو دیکھان چشم گہر بار لگا دیکھ دعویٰ قیساں سی نہ تلو ار لگا تیری لب سی جوب ساغر سرشار لگا کوئی مذکور ترا کرنی ستمکار لگا انکھیں وہ کہوں کی تکی دور دیوار لگا</p>
<p>کعبی جانب تنجہ پہر آیا موسم کیا کمری جی کی سی طرح سی زہار لگا</p>	
<p>شب غم فرت ہیں کیا کی فری کھلائی تھا یا تو دم دیتا تھا وہ یا نا مہر بیکائی تھا بسی غیاری عدوی آئی وہ چمان شکن سکی میری مارگ بولی مرگیا اچھا ہوا یا دوشمن ہاہ میں گل دیکھنا کیوں کر ملی</p>	<p>دم کی تپا سینہ میں کبخت جی گہر ہی تھا تہی غلط پیغام سار کئی ایسا تنگ آئی تھا وعدہ وصل آج پہر کرتا تھا اور شرمائی تھا کیا برا لگتا تھا جسد سامنی آجائی تھا وہ او دہر کو جائی تھا اور وہ ایدہر کو آئی تھا</p>

<p>سم تو سبھی اور کچھ وہ اور کچھ سبھی تہا ہر کوئی حیرت کا پتلا دیکھ کر سبھی تہا مجھے وہ عذر جفا کرتا تھا اور جھجلائی تہا تہا ہی ڈر اندون تلوا میرا کجلائی تہا</p>	<p>بات شب کو اوس سی منع تیار ہی پر رہی کوئی دن تو سپد کیا تصویر کا عالم رہا ماز و شوخی دیکھنا وقت نظم و ضبط سوئی صحرایچلی دس سی میری بخش تہا</p>
<p>ہو گئی دور دور کی لفت میں کیا حالت ابھی موسم جنتی کو دیکھا اسطرح جی تہا</p>	
<p>خندک آہ سی تیر قضا کا لمبیت تہا سحر کشا م سلی صبح ستی شام لیتا تہا یہ مجھ کو دیکھ کر دشمن کیلجا تہا م لیتا تہا تا تو کیا تیرا میں گردش ایام لیتا تہا کو میری ساسنی دس ایک بو جی ہم لیتا تہا تیری بن کر دین شب ای سمن ند م لیتا تہا کہ ہیرا عاشق خط زمر د فام لیتا تہا نہ مجھ کو چین تیا تہا نہ آپ آرام لیتا تہا کہ ہر بات میں نا صحت تہا رانا م لیتا تہا</p>	<p>ہمارے جان تجھ بن شبیل نا کام لیتا تہا یہی حالت رہی تھون پر تجھ بن دلم و لٹی عبث لفت تہا نکو وہ کہ تیا تہا دم تم پر چٹا یا کیون میر و مان تان مہا ہم پر تہا میں اوسکی نرم می میں ہر لی کو نکم نہ مر جانا نہ کاٹوں پر کوئی یون لوٹی جو میں بستر گل پر رقیب ہوں پر ہومی کیا آج فرمائش جواہر کی سحر کشا م سی تجھ بن یہی حالت رہی لانی نہ انونیکا الضحیٰ پر دستا میں تو کیا کرتا</p>
<p>اگر موسم ہی ہو موسمی تو نہ مانوں گا جو عجب دوشی وہ دشمن اسلام لیتا تہا</p>	
<p>حملہ گرد اب رشک شعلہ جوالہ تہا وقت تارش انگر خورشید تفسیر تہا ہونٹ بگ لالہ تہی اور نیل داغ لالہ تہا گردش چشم پر ریز ساحر بنگالہ تہا</p>	<p>وقت جوش بھر گریہ میں جو گرم نالہ تہا آگ کیا سکھو لگانی ابرنی تیر ہی جیسے اوس لب نازک کو بگ گل سی تہی ہی شال ایک نگاہ سرسری دیوانہ چکو کر گئی</p>

<p>دیکھ کر یہ مجمع اند کیا ہی اسرا شکا          اہل کیوں کر نہ نکلیں جانیں شاگ کھنسی آہ          شور الفت کی کیا کیا ہی مزا جلا دکو          آہ پرودا اپنی کب سب فلک ہی ت کو</p>	<p>حلقہ اغیاراوسکی کرومہ کا ہا لہتا          میری پہلو میں اپنی ہاگ کا پرکا لہتا          گرم خونی سی لب شہیر پر تجا لہتا          دیدہ مہتاب میں سرمہ کا پیدہ دبا لہتا</p>
<p>مومن عاشق طبیعت جوان ہی مرگیا          عشق طفل چند سالہ دشمن صد سالہ تھا</p>	
<p>میری کوچہ میں عدد مضطرب و ناشاد رہا          اوس والی سی ذرا خنجر پیدا رہا          نقد جان تہا نہ سزا مئی پت عاشق حیف          بیکسی کی نڈیا ماسی تہ خاک ہی چین          لذت جو رسی دم یعنی کی فرصت نہونی          یاد سہوا اوس ای غیری لسیان غدا          سر شکنی کی میری سنگت اوکا ٹورا          کرہ خاک ہی گردش میں طیش سی میر          جہوٹنا د اہم شکستہ سی اپنی انہیں          لیچلا خوش جنوں جانب صحرا فسوس</p>	<p>شب خدا جانی کہاں ہستم ایجا در نا          باری ایک دم اثر نالہ و حسرت یاد رہا          خون فرما دسہ کردن فرما دہا          تاقیامت الم گر چہ جلا دہا          کیا اثر منتظر دعوت فریاد رہا          یاد رکھ بھول کیا جس کو وہی یاد رہا          یہی سودا ہی تو گہر کا ہیکہ یاد رہا          میں ہ مجنون ہوں کہ زندا میں ہی زاد رہا          میں گرفتار رحم کیسوی صیاد رہا          جب میری کوچہ میں کردہ پریرا در نا</p>
<p>کہہ عجب رکھی عشق تباہی مومن          میں سدا سوختہ حسن خدا دور نا</p>	
<p>میںی نکودن یا متنی مجھی رسوا کیا          گشتہ نازستان روز ازل میں ہوں تچہ          روز کب تہا کہیں تہا نہیں ہم مر گئی</p>	<p>میںی تم سی کیا کیا اور تنی مجھی کیا          جان کہو نیکی کے لئی لدنی سدا کیا          استوخوش ہو ہو فائز ہی لی گہنا کیا</p>

<p>سرسی شعله و شستی پنهان گهرونی ریاجای ہی          رومی کیا بخت خفته کو که آدسخت سی          آتش الفت بحدی اعجابی شکاف          انگبه عاشق کی کوئی پیرتی سی امی خلاف          دلبرون میں ہوفامیری وفا کی ہوم ہی          چارہ گردن انین اسلک ستانی لی گئی          غیر کا اور آپ کا کردل نہیں ہی ایک تو          کیا خلش تہی رات دین از روی قتل کی          کیا بخل ہوناب علاج بقیارمی کیا کروں</p>	<p>شمع سی یکہ سنی کراوس محفل آرا کا کیا          میں بیان رویا کیا اور وہ ومان سویا کیا          مدعی کی کر می صحبت فی جی ٹہندا کیا          دیکہ میں مرتی مرتی سوسنی رویا کیا          بلہوس سی کیوں کہا تباراز جوا فشا کیا          ایک ہی میری غالی لاکہ سر کا کیا          کیوں تیری لین میری یاد آ نکا چر چا کیا          ناخن شمشیری میں سیدہ کچلا کیا          دہر دیا ماتہ وسنی لپٹو ہی ان بکا کیا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عرض جان سی ضد اوس غار کردین کو بری

تجسی ای مومن خدا بھی بہ تو فی کیا کیا

<p>کیا ہوا آج کل تہا کیا          کیا شتی قتل جہان اک نظر من          نہ میری سنی نہ میں نا صحت کی          جچی مارڈا لاسی نکار لی پیر          جو پیر جابی وس ہوفاسی جانوں          صبا نکبت مار لانی کہاں سی          وہ کرتی میں یک عاشق کشی توین          کوئی کیا کری آپ ہرجابی ہوتم</p>	<p>نہ ہی تو یکہ نہ ہو کا کیا          کسینی نہ دیکہا تہا شکیا          ہنین تہا کوئی کہا کیا          نہ کہا کہ کیا مجھے پوچھو کیا          کہ دل پر نہیں و چلتا کیا          ہنین خل وس کو میں صلا کیا          ہنین کوئی دنیا میں گویا کیا          ہنین میری جان شکوہ چا کیا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دم اخذ را و عشق تہان سی

تجی رہی ای مومن کیا کیا



محشر میں پاس کیوں دم فریاد کیا ابو لچا ہی پاؤں یار کا زلف دراز میں لاکھوں میں تھی جو تشبیہ مجھ سی ہم چارہ گر کو یونہی پنہا منکی بٹریاں و لگو فلق ہی ترک محبت کی بعد ہی وہ بدگمان ہوا جو کہیں شعر میں میری تھی بیگناہ جرات پاؤں تھی ضرور جب ہو چکا یقین کہ نہیں طاقتِ قُصال	رحم اوستی کب کیا تھا کہ اب یاد کیا لو آپ اپنی دام میں صیاد آ گیا شیرین کو در دلمچی منہ یاد کیا قابو میں اپنی گروہ پر یزاد کیا اب آسمان کو شیوہ بداد کیا ذکرستانِ خلج و نوشتاد کیا کیا کرتی و جسم بخت جلا د کیا دم میں ہماری وہ ستم ایجا د کیا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ذکر شراب جو رکلام خند میں بکے  
مومن میں کیا کہوں مجھی کیا یاد کیا

وعدہ وصلت سے دل ہوشاد کیا پتھپھس میں ان فون لکنا ہی جی نالاہ سپہمی بیان نہ صفت نہیں ہیں اسیراد کی جو ہی اپنا اسیر شوخی بازاری تھی شیریں ہی مگر نشہ الفت سے بھولی یار کو نالہ ایک دم میں اوڑا والی دہو میں جب مجھے رنجِ دل آزار سی ہو پاؤں تک پہنچی و زلف خمِ خمسم کیا کہوں اللہ سب میں بی اثر وہ ہر بار ہی زلف جانا کے نہیں	تسے دشمن کی مبارک باد کیا اشیان اپنا ہوا برباد کیا حضرتِ ناصح کرین ارشاد کیا ہم نہ سمجھی صید کیا صیاد کیا ورنہ فتنہ خسرو و فرما د کیا سچ ہی ایسی بخود می میں یاد کیا چرخ کیا اور چرخ کی بنیاد کیا بیوفا پر حاصل بیداد کیا سرو کو اب باندھیے آنا د کیا دولہ کیا نالہ کیا نہ یاد کیا پیش و تاب طرہ شمشاد کیا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>آسمان بھی ہی ستم ایجا رکیا ایسی باتوں سی ہونے لگا رکیا انتقام ز جنت جہلا دکیا</p>	<p>ان نصیبوں پر کیا اختر شناس روزِ محشر کی توقع ہے عیث گر بہا سی خون عاشق ہی وصال</p>
<p>تکدہ جنت ہی چلی بی سراس لب پہ مومن سرچہ بادا دکیا</p>	
<p>سوا اوں رکی زنجیروں کی یہ محنت تھری کا کہ گنبد قبر کا جوں کنبہ کر دین نہ تھری کا اگر وہاں دین تھری کا تو بیانی نہ تھری کا کف ساقی میں جام بادہ لگا دین تھری کا پرو بال کو تر ایک ایک لکبہ دین تھری کا یہ ستر کیہ یہ ہم جسطرح کہ چون تھری کا میری خوشی جاری ہی ہے بیگانہ خون تھری کا توجہ تاجان ہی رد دل مخدوم تھری کا زمین کیا آسمان پر نالہ موزوں نہ تھری کا کہا تنک لکھی وہ حسن زافزون تھری کا اگر دلی قلق کا دہیا نہیں مضمون تھری کا</p>	<p>دل بیتاب کو گربانہ کر زکون نہ تھری کا چلش سی خاکیں ہی عاشق مدفون تھری کا نہ تھری تو دنیا دل مستون نہ تھری کا اگر گردش ہی ہی مچون کی چشم کیون کی میری خط میں کجایت و سلی شہباز نظر کی ہی اسی خوش گئی ہی بطرح زانوی جان سراپا بسا جو خوشی قاتل ہون محشر تک کیا بہر عیادت گرا راہ اوسنی آنی کا ہوئی تاثیر گر تھری ہی دس سرو موزوں کا مہ نوں گئی ہم طول شہبازی ہی سی وہ شاعر ہوں کہ باندہ ہون کا خم زنجیر کا کل ہی</p>
<p>طواف کعبہ کا جو گری دیکھو صدق ہوئی دو تو سب جو دراموسن ہی مومن یوں تھری کا</p>	
<p>میں الزام و سکودیتا تھا قصور اپنا کل آیا کہ کہ میں ہی لیتی شمشیر وہ روتا کل آیا کہہ لوں پریا چلا کہہ لوں پریا کل آیا</p>	<p>بیر غدر استیساں جذب دل کیسا کل آیا نہ شادی مرگ ہوں کیونکر ہی شردہ قل شمن کا ستم ای گری ضبط فعال وہ چپاتی پر</p>

کیا زنجیر بکجو چاره کرنی کن لوئیں جب نکل آیا اگر آئسو تو ظالم مت کال نکھیں ہمارے خون بہا کا غیر سی عورتی قاتل کو ہوسے میل شتاخوان بان تنک کس گل کی کوئی تیرا دسکا دلین کیا تہا کیا آنکھوں سی دم پہل پہل کسکی خوف سی ہم پی گئی آئسو خدنگ یار کی ہمراہ نکل جان سینہ سی	حد کی قید سی وہ شوخ بی پروا نکل آیا سنا سعد و رہی مضطر نکل آیا نکل آیا یہ بعد انفصال بل و رہی جبکہ نکل آیا کہ فرور دین میں غنچہ کا سونہ اتنا سا نکل آیا ابھی دلی میں ایک پیکان کا ٹکڑا نکل آیا کہ ہر زخم بدن سی خون کا دریا نکل آیا یہی ارمان ایک مدت سی جہین تہا نکل آیا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہت نازاں تھی امی قسین حشت پر دکھا دنگا  
 کتابوں میں کہو قصہ جو مومن کا نکل آیا

سیر سوال سی میری خود کا جواب تہا دجو یونسی تیری کہی کامیاب تہا آرام شکوہ ستم اضطراب تہا اوسکی خیال میں ورق انتخاب تہا شب حال غیر محسوس زیادہ خراب تہا یوں ہی تو ہجر میں تجھی سچ و عذاب تہا دیکھا تو ہمیں آنکھ نہ لگتا ہی خواب تہا آنکھوں میں شرم تھی نہ نظر میں حجاب تہا سنبل کو تیری زلف کا سیاح و تاب تہا جودل میں شعلہ تہا وہی نگہو تین آب تہا ناصح سی مجھ کو آج تلکسا جناب تہا	روز جزا جو قاتل دجو خطاب تہا ناصح سی طغیہ زن سیرنی کامیون کیا پیرنی سی شام وعدہ تہکی یہ کہ سو رہی کیا کیا شکنجہ پی میں دل زار کو مگر عاشق ہوئی میں آپ کیسین کو ادھیون وقت دوا دل سبب زروہ کیون تہا وہ چشم انتظار کہاں باز بعد مرگ بی پردہ غیر سی ہنوا ہو گا شب کہ صبح دیکھا نہ ہی یہ رشک و حسد وہ بلا کہ آج ہوں کیون مجھ حیرت نیرنگا می شوق کیا جی لگا ہی تذکرہ یار میں عبت
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

روز جزا خدا بت جہلا کو ملا

## گو یا کہ خون ناحق مومن صواب تھا

مارا	یا میری اضطراب لی	مجاو تیری قصاب لی مارا	میرا	دیکھہ لو شوق ناتمام
مارا	آپ کی احتساب لی	بزم می میں بس ایک میں محروم	میرا	بی اثر ہی فعال خون
مارا	زلف کی بیج وقاب لی	لیکن نہ ہی کبھی ہنسن جاتی	میرا	دیکھنا کشتہ بلا
مارا	چرخ کی انتخاب لی	کیا پسند آئی اپنی جو رشی	میرا	آتشیں لہری آرزوی
مارا	ترک آرام و خواب لی	خاک اہن میں کی خاک جی ہو	میرا	رتبہ افتاد کی کا دیکھو
مارا	شوق سیخ خوش آب لی	تشنہ کا میصال کی تپ تپ		
مارا	ایک سہرا یا حجاب لی	خون کیونکر میرا کہلی کہ مجھی		
مارا	دہر کی انقلاب لی	یاد ایام وصل پار افوس		
مارا	ہمین شوق شراب لی	لب لیگون پہ جان پی میں		
مارا	اون کی عالیجناب لی	جہیساں کا ہی ہنسن مقدور		
مارا	حسرت فرش خواب لی	نازک اندام سی لگی سی نگہ		
مارا	مجھی فکر جواب نے	کس پر مرقی ہو آپ پوچھی میں		
مارا	تیری عہد شباب لی	یوں کہی لون جوان مژنا میں		
		مومن از بس میں ہشمار گناہ		
		عمر روز حساب تے مارا		
میرا	غیر لیجائی ہی پیام	میرا	بی اثر ہی فعال خون	
میرا	کیوں نہ ہو دی خرب کام	الود	دیکھنا کشتہ بلا	
میرا	کاس آسان ہی جام	نوشی	آتشیں لہری آرزوی	
میرا	بک گیا اپ خیال خام	وصال	رتبہ افتاد کی کا دیکھو	
میرا	عوش کی ہی پری مقام	ہی		

کس صدم کو چڑا دیا	واعظ	لی حند انجمنی انتقام	مرا
ہو کی یوسف جو دل خانی	ہو	کون ہو جائی گا غلام	مرا
وس لب لعل کی شکایت	ہی	کیونکہ رنگین نہ ہو کلام	مرا
توئی رسوا کیا مجھے	اتک	کوئی ہی جانتا تھا نام	مرا
راؤ ہی بت پہ جان ہی	دیکھا	مومن انجام و اختتام	مرا
بندگی کام آ رہے	آخر	میں نہ کہتا تھا کیوں سلام	مرا
باز سچا سی ہوا شرم کی حاصل ہوا		غیر بر ظلم کئی میری معتدل ہوا	
خود کلا کاٹ ہوا جبکہ میں بسل ہوا		اوند کو آسان ہوا جو مجھے مشکل ہوا	
کس طرح بزم میں وہ آنکھیں چرائی مجھی		دل کو کہو کہ یہ ڈرا تھا کہ میں خفاں ہوا	
خون چہا لیتا میری لاش کیسے ہی ہوا		مجھ کو یہ غم ہی کہ میں کیوں تر قاتل ہوا	
یا د کا کل میں ہی خود قتل کی اپنی		جوش و خروش میں پائید سلاسل ہوا	
دلہ ہی کیسی وہ دم دیتی میں سوئی شرم		کیا نہ دیتی مجھی میں آپ ہی سالی ہوا	
خون میرا مار گلی کا ہو کیوں ہی قاتل		دست رنگین میری گردن میں چایل ہوا	
اتش سینہ نقبید کو کیا میں روؤں		اشک جانب گزہ آب کی نعل ہوا	
دیتی تکلیف شب ہجر میں آہ اپنی پاس		نقد جان شناسش مرگ کی قابل ہوا	
بی حجابی کا کلیہ کبھی تو گستا ہی تری		پردہ چشم کی تقصیر حاصل ہوا	
کیا کلی ہوتی گرا ورون ہی چہ جاتا		شکر صد شکر کہ میرا سزا دل ہوا	
		مریبا جہنم میں گہر میں سالی دلی	
		تھا تو مومن میں لی خلد میں داخل ہوا	
فراق غیر میں ہی ہوا رسی یا سنا		بنایا و سکوی ہی توئی دل مٹا یا سنا	
کیا سوز دل ہرگز پہنچا نہیں آتا		تو سب کو جانی ہی ہی مہر حالت یا سنا	

<p>کہ ظالم رہ گئی موندہ لیک سب اجاب اپنا سا بتا دی اور کوئی غیرت نہ تھا اپنا سا مجھی تو کچھ نظر آتا ہی ہے جو تاب اپنا سا ہر ممکن ہی نہیں ہی ہووی پچھتاہی</p>	<p>جواب خون ناحق میرا لیا کیا دیا توئی اگر مرضی ہی تھی کہ تجھ کو چور دون مجھ کو یہ رنگ میرا کیسی میں کھاؤں ہی بکھو تو بناؤ سی قزاقین لاکھ بل کیا مار کرین</p>
<p>اگرچہ عمر مومن ہی نہایت خوب گشتا سی کہاں ہی ایک مٹنی بند مضمون اپنا سا</p>	
<p>وہ دیکھتی تھی سانس کو اور مجھ میں مڑتا تھا جینا وصال میں بھی مرنی سی کم نہ تھا اوس وقت بدادہ میں کچھ جرح نہ تھا پہلی توورہ طبع تحمل میں روم نہ تھا میں کیا حریف کشمکش سب ہم نہ تھا الماس کی تھی اس جہی تک الم نہ تھا حیران میں کہی تھی سالہ میں سم نہ تھا روٹی تھی زار زار اور انکھ میں نم نہ تھا ورنہ کہیں کی سبک یہ گوجر حرم نہ تھا</p>	<p>کیا مرنی دم کی لطف میں بہان ستم نہ تھا بچو دہی غش تھی محو تھی دنیا کا غم نہ تھا شاید کہ دست غیر زارات شاہ کش جوش قلعہ لی اسکو ہی دیوانہ کر دیا کیون جو متصل سی تیری غیر کھنچ گئی چتر کی ہی لون زخم یہ وہ کیون نہ غمیز میں مر گیا وہ چشم جو یاد آئے اور بار چوڑا نہ دلمیں کچھ ہی تپ سحر کی کدرات دربان کو آئی دینی یہ میری کھنچ قتل</p>
<p>مومن چلا گیا تو جلا جاسی سے تو آخر قدیم خادم بیت نصنم نہ تھا</p>	
<p>تمنی کیا کچھ سکوتانیات پردہ کھلا دیا آج ہمیں او سکھ اپنا زور روز کھلا دیا کتنی شب محکوت پرستی میں پردہ کھلا دیا جو نہ دیکھا تھا تا شاہ عمر بہرہ کھلا دیا</p>	<p>غیر کو سینہ کی سی سپرہ کھلا دیا زرد موندہ کھلا دیا غم کا اثر د کھلا دیا صبح سی تعریف ہی صبر و سکون غیر کی موت کی صدق کہ وہ بی پردہ آئی لاش پر</p>

<p>موت کو کس نے الہی میرا گرو کھلا دیا          ناخون وصال نہ جہان کو ایک نظر کھلا دیا          توئی چاہت کا مزار اسی فتنہ گرو کھلا دیا          مینی دلی ضد سی سینہ کاٹ گرو کھلا دیا          دل لی محشر کا سماں وقت سحر کھلا دیا          میری ناسخ فی آئینہ مگر کھلا دیا          غیر کو خط نامہ ہرنی بی خبر کھلا دیا</p>	<p>اوسکی لہریں اب خیال قتل ہر دم کی ہی          گوجہ سی ہو پر اب ہی ہی ہی صبح کیات          نام الفت کا نونکا جھٹک ہی مہین م          جب کہا دل سپرد دہلی گردل پہلو میں ہے          اوس قیامت قد کو شب یکا تھا سنی جو پھین          صورت اختیار کو دیکھی ہی ہر حیرت زدہ          سخت کم سختی ہوئی پیر ہی نصیب بھلا لکھا</p>
	<p>دیکھیں گی مومن سہم پیمان الغیب چکا          اوس بت پردہ نشین لی جلوہ گرو کھلا دیا</p>
<p>میری طرف ہی عمرہ عمار دیکھنا          اس مرغ شکرستہ کی پرواز دیکھنا          اسی ہم نفس نزاکت آواز دیکھنا          تہا ساز کا رطالع تاساز دیکھنا          حال سپھر تفرقہ انداز دیکھنا          پامال ہو نجائی سرفراز دیکھنا          کرنا سمجھ کی دعویٰ عجاز دیکھنا          بی طافی پر سرزنش ناز دیکھنا</p>	<p>غیر دن پہل نجائی کہیں باز دیکھنا          اوڑتی ہی ناسخ میرا نظر وئی تہا نہان          دشنام یا طبع خیرین پر گران بنین          دیکھنا حال زار شجر ہوا رقیب          بد کام کا آل برابری جزا کی دن          مت رکھو گرد تارک عشاق پر قدم          کشتہ ہون و سکی چشم خون کا اسی سچ          میری نگاہ خیرہ اکباتی میں غیب کو</p>
	<p>ترک صنم ہی کم نہیں ہوز جیم سے          مومن غم مال کا آغاز دیکھنا</p>
<p>محکو قسمت سی نصیحت گہری ہو دای مل          دو مبارکباد اب کی بار ہر جا ہی مل</p>	<p>کہہ رہی کن سی بی تنکیا سی مل          میری گہری پرتی چلتی ایک دن آجائیکا</p>

<p>گورین ہی جوش عزم دسٹ نکلا باہمی ہم ہی تو نادان میں آخریاں طلب کس لیے سند کو حال زلیخا یاد کر کچھ سیر ہے تھکامی پر مجھی تھکوب شیریں بہ ناز ای جنون لیسلی کی ٹہنا می پھوس جستجوی صل لبر کی تناسلی</p>	<p>آپ ہی میں ہم نہیں جب کتنی ہامی ملا خضر موسیٰ کو پل تعلیم دانائے ملا کام دل سبکو ملا بیان بعد راسی ملا آمیری جادوسی اعجاز مسیحاحی ملا دیکھتی ہی مجکو بہاگا جوتما شامی ملا کیا دل گم گشتہ امی ہنگامہ آرامی ملا</p>
<p>چوڑ کرتخانہ مومن سجدہ کمینہ نکر خاکین ظالم نہ یون قدر چین ساسی ملا</p>	
<p>ہرنگ لاغی سی ہون کللی شمیم کا چوڑانہ کچھ ہی سینہ میں طعیاں شکست یاران نوکی واسطی ہم سی خفا ہوا می از بسکہ ثبت نامہ ہی سوز تپ درون یاد آئی کا فردن کو میری آہ سرد کی واعظ کہی بلا نہیں کوئی صنم سی بین مارا ہی وصل غیر کی شکوہ یہ چاہی کہتا ہی بات بات یہ کیوں جا کیا گئے واعظ تو نکو خلد میں لیجائیں گی کہیں</p>	<p>طوفان باد ہی مجھی جھوکا نسیم کا اپنی ہی فوج ہو گئی لشکر غنیم کا تھکو نہیں ہی پاس نیاز قدیم کا قاصد کا ماتہ ہی پیر صنبا کلیم کا کیون کر نہ کا نیننی لگی شعلہ حجبیم کا کیا جانوں کیا ہی قرینہ پوش عظیم کا مدفن جدا جدا میری لاش دونیم کا گویا کہ پک گیا ہی کلیجا مذیم کا ہی وعدہ کا شہرون سی عذاب لیم کا</p>
<p>مومن تجھی تو وہب ہی مومن چوہین جو معتقد نہیں تیری خبیع سلیم کا</p>	
<p>جون کہت کن جنبش ہی چکا نکل جانا یا نغمہ محبت ہی مثل ہی سنبھل جانا</p>	<p>امی باد صبا میری کروٹ تو بدل جانا اوس رخ کی صفائی پر دل لگا پس جانا</p>



سینہ میں جو دل تڑپا دہریہ تو دیا دیکھا اتنا تو نہ گہرا و راحت یسین فرماؤ ایں دل وہ جو بیان آیا کیا یسین کیا کیا ایسی سی عواہو محشر میں کہ منی تو ہی ظلم کر مہمبتاں تبارق پڑا کتنا حور و نکی شاد خزان و اعظا وہیں کہانی عشق انکی بلا جانی عاشق ہوں بھائی کیا باتیں بنا تاہی وہ جان جلا تاہی مطلب ہی کہ وصلت میں ہی طوفان یز	پھر ہول گیا کیسا میں ماتہ کا ہل جانا گھر میں میری وہ جاؤں ج اور ہی کل جانا توئی کہیں سکھایا قابو سی کل جانا نظارہ قاتل کو احسان اجل جانا شکل ہی مزاج اتنا کیا بدل جانا لی آگہی تادانی باتوں میں ہل جانا لوچسکوا غلبانی سودی کا صل جانا پانی میں کہتا تاہی کا فور کا صل جانا اس گرمی صحت میں ایڈل نہ لگے جانا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دم لینی کی طاقت ہی سہار محبت ہی  
اتنا ہی نصیحت ہی مومن کا شہل جانا

کیا قہر طعن بلہوس سبے ماذب ہوا محو جفا ستم کشن لطاف کب ہوا بوسہ ہی م غضب ہی دلی سچو دیکھ کس دن ہی دسکی دلین مجتہدین بجلی گری فغان سی میری آسمان پر جی طعن وصل حور سی کسا جلادیا از سبکہ ہی وصال میں غیر دلی ہسری تہا میں بزرگ شعلہ حوالہ لی قرار بر من عدو کی سوئی نعل میری دہی لواؤں انتقام جفا فی فلک تو دوا	جرم رقیب قیس کا میری سبب ہوا رحم اوسکو میری حال پر آیا غضب ہوا بل جوڑا جبین یہ تنہا کو لب ہوا سچ ہی کہ تو عدوسی خفایا لب ہوا جو حادثہ کہتی نہ ہوا تھا سوا لب ہوا روز چرا کا ذکر جو محفل میں شب ہوا عیش و سرور باعث شج و غلب ہوا جی خاک ہو گیا مجھی رام جب ہوا وہ کیا کہ سیکو جذبہ دل سی عجب ہوا سو بار جوش نالہ اجازت طلب ہوا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رابطہ تان دشمن دین تہا م ہے  
ایسا کہ حضرت مومن ہی گب ہوا

<p>اسی رزوی قتل ذرا دل کو تہا سنا دیکھا رہی گی جلوہ نراکت کہ پو نہیں تائیر بی قسہ داری نا کام فہرین دیکھی ہی جانہ فی وہ زمین پر نہ گزرتی مضطرب ہوں گسکا طرز سخن سی سچہ پیا ہر صرصر فغانی نہ کیونکہ ہ مضطرب یکسین میں مجھی نالہ نہ آسان شکن یہ دلف خم خم ہونگیا تاب غیر ہی اسی ہدی آہ مخی بچوشی دم نہیں باقی ہی شوق چاک کر بیان ابھی مجھی سیاہ دار مرگنی ضبط قلق سی ہم آغوش کو رہو گئی آخر کہو لیان سینہ پہ پائندہ ہرتی ہی کچھ دم یہ ہیں گئے</p>	<p>مشکل پڑا میری قاتل کو تہا سنا دشوار چاک پردہ حائل کو تہا سنا اسی کام اول سی شوخ شامل کو تہا سنا اسی خرچ اپنی تو مدہ کامل کو تہا سنا اب کنگیا ہی سامع حائل کو تہا سنا مشکل ہوا ہی پردہ محسوس کو تہا سنا صیاد اب قفس میں عذاب کو تہا سنا تیری خون زدہ کی سدا سائل کو تہا سنا گرتا ہی دیکھ جام ہلاہل کو تہا سنا بس اسی رفو گر اپنی انال کو تہا سنا کیا قہر ہی طبیعت مائل کو تہا سنا آسان نہیں ہی آپ کی سبیل کو تہا سنا لوجان کا خذاب ہوا دل کو تہا سنا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مت مانگیو مان تون سی کہ ہی حرام  
مومن زبان بیہودہ سائل کو تہا سنا

<p>لی اور ہی لاشہ ہوا لاغر لب تن ہو گیا بن تیری اسی شعلہ رواں شدہ تن ہو گیا تہی کہیں غارت بوسہ منہ کا خواب ایک ہی جنبش میں تہی صدراختا صدم</p>	<p>درہ ریک سیا بان اپنا مدفن ہو گیا شمع قد پر میری پردانہ بوہمن ہو گیا شب کی بیداری سحر کا خواب نہ ہو گیا طفلیا ٹی شک کو ہوارہ دامن ہو گیا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>سوز دل کو آب شکر آش پر دهن ہو گیا          حلقہ زنجیر آخر طوق گردن ہو گیا          پردہ تو پر تو افلاک چلن ہو گیا          جلوہ گاہ خشر سر سر کوی و نرزن ہو گیا          خار دامگیر بر عیسیٰ کی سوزن ہو گیا          چشم کا سوراخ تو کشتی کا روزن ہو گیا          شاہان آباد سارا سجدہ ان بن ہو گیا          تنہا چراغ خانہ سکو برق خرسن ہو گیا          دم جو کچھ باقی رہا تھا صرف یون ہو گیا</p>	<p>میری چلنی پر چور و یا غیر تیری نہ میں          پاؤں ندانسی دہی کیا سرو نہا سکنتی نہ          جہان کنتی میں کیا ملاک وں رخسار کو          شہر میں ہی شہرہ کس قیامت اکا کیوں          ہم جتنی خوش و خشت سی فلک بر سختی          آخر آشکوئی بہرائی لی دہو یا سی تجھی          خاک و راسی مٹی کیا طرہ خون مٹس کر          داغ سینہ سی لہ جان جگر بے رنگی          بکسی سی نزع میں اپنی کور و یا آئین</p>
<p>اپنی سب کی کیا تیری ایک دم میں بچوئی          دوسری ن میں یہ تو کیسا ماہر فن ہو گیا</p>	
<p>دوستی کیا کی کہ اپنا آپ شمن ہو گیا          تر ہو دامن تو باری پاک دامن ہو گیا          لب ملک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہو گیا          سنبڑہ تربت مرا پامال تو سن ہو گیا          نہ تیرا یہی سینہ کار و زن ہو گیا          جسم کا ہیدہ یہ کما صرف چلن ہو گیا          جیشہ او رہیا کھٹکا ہی جاندا وں ہو گیا          خرسن گل پر جو ٹواوہ ہی گلخن ہو گیا          تب بھی ہی تجھی ہم ربط دشمن ہو گیا          بدگانی سی تیری بے بین ہی بطن ہو گیا</p>	<p>میں ہلاک اشتیاق طرہ کشتن ہو گیا          دہو یا اشک نہ دست لی گناہ کو میری          ہو گیا سنکر نوید وصل شادی گین          کونسا گرز ایساں سی شہسواران زمین          زخم تو ہی مرسم زخم کین ہی چارہ گر          نیم جلوہ کیو سی وہ کنتی این بلی پردہ گر          سبک میں ساری بریں و تار نامن شیر          اف سی ہون عشق بریان لکی تسکین کی تو          دور کی چاہت کا توئی جب کیا چھ خیال          صاف تھا تو جھلک محبت میں ہی صاف تھا</p>

	<p>مومن دیندارن کی بت پرستی اختیار ایک شیخ وقت تھا سو ہی برہمن ہو گیا</p>	
<p>اس جو رچ کر تھی میں تجھی کلا اپنا پہر شیخ و برہمن میں ہی کیوں غلطہ اپنا طفلی سی ہی اختر شمری مشغلہ اپنا زنجیر دربار ہی یا سلسلہ اپنا سو آپ ہی پا مال کیا قافلہ اپنا راضی ہیں گرا عدا ہی کرمی فیصلہ اپنا تہا شور قیامت سی فروغ لولا اپنا حیران ہیں کہ یہ خرچ ہی یا ابلہ اپنا</p>		<p>قابو میں نہیں ہی دل کم حوصلہ اپنا لبیک حرم ہم ہیں نہ تافوسن کلیسا تہا روزِ سخنِ غم شہابی زنا زادہ ہلجائی ہی اغیار نکل آئی میں جہسہ ہتی دشت میں ہمراہ میری آبلہ چند اس حال کو پہنچو تیری قصہ کی کتاب ہم زندہ نہوا ہا می دل مردہ اگرچہ صورت ہی عظمت ہی گردش ہی گیسے</p>
	<p>الاضاف کی جوانان میں ہیں طالب ہم تحسین سخن فہمی مومن صلہ اپنا</p>	
<p>کیا ایک ہی ہمارا خطیا رنگ نہ پہنچا بالین سی سر اوٹھا یاد لوانتک پہنچا یک قطرہ خون ہی چشم خوننا رنگ نہ پہنچا پخام مرگ ہی یہ بہار رنگ نہ پہنچا تہا گل و کیسی کی ستار رنگ نہ پہنچا قاصد شیر اسیان اقرار رنگ نہ پہنچا تا صبح خواب چشم بیدار رنگ نہ پہنچا یکبار بار مجھ تک میں یا رنگ نہ پہنچا جب تک اجل کا صدمہ دوچار رنگ نہ پہنچا</p>		<p>راز بہان زبان اعیار تک نہ پہنچا سدر می توانی جب شدت قلق میں رواق تو رحم آتا سواد سے رو برو تو حاشق سی مت بیان قتل عدو کا مژدہ بی بخت رنگ خوبی کس کام کار میں تو مفت اول سخن میں حاشق تی جان یدی ہتی خار راہ تیری شرکان کی دیہ شرب بخت ساعد کی جو چاہی ہوگی اب غیر و نسی و نسی ہر گرنچو رشی ماتہ پانی</p>

<p>مومن دوسنی مجبوری برتری سیکو چو بہت فہمیری اشعار تک نہ پہنچا</p>	
<p>جو دوست ہمارا ہی ہو دشمن ہی ہمارا نہ کو رکھہ ایسا پس حلیں ہی ہمارا جو قہقہہ شادی ہی ہوشیوں ہی ہمارا احوال شب تار ہی روشن ہی ہمارا ہر رنگ انشت میں توسن ہی ہمارا کو یاد در دلدار نشین ہی ہمارا الٹی کھٹ جلا دین دامن ہی ہمارا ہی لاش کھین او کھین مٹن ہی ہمارا جو غیر کا کہری وہی مسکن ہی ہمارا</p>	<p>وعدی کی جو ساعت مگشتن ہی ہمارا بیمہ گاہ ریاسی ہی ہین کم ہی شش افسوس ہوئی شمع شب فصل کی مانند مہتاب کا کیا رنگ کیا دو دفغان کی دینا نہیں اس ضعف پہی خوش خون چین تفسیر نہ کیوں کر ہو ہوا نہیں سکتی آغشتہ بخون بہت کولو پونجی میں یہ گریاس ہی لوگون کا تو آجا کہ قلع ہی جذب ال دوس کی کنج کی لاشی کہاں ہی</p>
<p>تجانی سی کعبہ کو چلی شکل ماری</p>	
<p>مومن بلدر راہ برہمن ہی ہمارا</p>	
<p>لو میری بخت سیہ کو اور سودا ہو گیا پرہار ہی تو مرجا نا تما شتا ہو گیا جو کو ترلی گیا وہاں نامہ عتقا ہو گیا کیون ہی حالت ہو دی خیر چا ہو گیا بید بخون شرم سنی ہ سرور عتا ہو گیا پانی پانی بیکجا عجاڑ سیجا ہو گیا کیا ہمارا نامہ اعمال کچھ دا ہو گیا ہم مزاج کی سب سی غیر اپنا ہو گیا</p>	<p>ہم سہری دس لٹ سی بید ہی سا ہو گیا گو جنازہ پر عدد کی وہ خود آرا ہو گیا کس طرح معلوم ہو حال اہل کشتہ نامی مرگ سی ہی زندگی کی آس جاتی ہی ظلم کا ثمرہ ہی تھا دیکھ کر کلبائی لہج شہر چوان بنا او سکی لبونکی شرم ہی روز مختصر کیا ہوا پہ کون شب بخوری بیوفائی ہی سرشت او سکی سوہ ہم زبان</p>

<p>جان دل پر لشکر آرائی تھی جوش ساکی ہٹ گیا ہوگا دو پٹہ موہنستی تی میں ہیز لگ گئی جب مجھ کو تو ہی تے ہ کر تھین شہرت مرگ آپ حسرت تو بختی ز سر غم رو دیا اوسنی جو میری لاعنی کو دیکھ کر ہی شبک بکھ روئی روتی چشمی ہر د</p>	<p>مفت اس بلو میں شب خون ٹپا ہو گیا شہان ہنی کا تیری سب میں چاہو گیا کیا کہوں قیمت کو کہنا دشمنوں کا ہو گیا تنہا کامی سی مجھی کیا کیا گوارا ہو گیا قطرہ اشک ندامت مجھ کو دریا ہو گیا شب جواشک آیا سوا یک عقدہ تریا ہو گیا</p>
<p>حق تو یہی کیا غل ایک و مومن لی پری آج باطل ساری وسستاد و نکاد عوا ہو گیا</p>	
<p>میں تو دیوانہ تھا اوسکی عقل کو کیا ہو گیا جوش عشق و حسن میں کیا رنگ اپنی چنا سینہ زن جا سہ در ہوتا ہی بن تم کوئی صورتی منتقا مرغ صبح پہلوسی میری زخم کہا یا زہر کہا یا تو ہی کچھ ہوتا نہیں پہر کسی سی ہو کہ ان لطفوں کی تانی نہیں یوں لب خجری بوسی متصل لینی نہ ہی سہرہ تسخیری ہم خود منہ کیوں ہوں نوفک میں کیا کری یہ نالہ کش خشان</p>	<p>قیس کہتا ہی مجھی نا صبح کو سو دیا ہو گیا اشک خونی سی میری ہنہ زرد و سکا ہو گیا آپ اپنی بات ہی میں ہی رسوا ہو گیا وہ قیامت قد جواوٹھا حشر بریا ہو گیا دیر کزری مرگ کو کیا چائی کیا ہو گیا غیر ہم ہاک ہوا ہر چند ہما ہو گیا زخم کاری کی ہنسی میں کام ہو گیا آنکھ کی تیلی جو تہی جاو کا پتلا ہو گیا ایک دشمن سرسی کہو یا اور پیدا ہو گیا</p>
<p>کفر ہی بی گلخ ترسا ماساے جن گلشن ہی حق میں ہی مومن کلیا ہو گیا</p>	
<p>کیا رشک غیر تھا کہ شعل ہو سکا ہو تباہی صبح سوائے آغ و تحارن</p>	<p>میں جانکر حرف تعاضل ہو سکا کیا چراغ تباہی میں ہی ہو سکا</p>

یہ جامِ حم ہوا قدحِ ملِ نہو سکا  
 شکلِ نئی کچھ الہی سہا ل نہو سکا  
 دشن جو ہم ترانہ بل نہو سکا  
 پاسِ ملازمی شب کا کل نہو سکا  
 کیا ماز تہی کہ محبسِ گل نہو سکا  
 نظارہِ محبِ جانِ بنہل نہو سکا  
 یہ غنیمتِ پاشِ پاش مگر گل نہو سکا

غفر جبرائیل و میکائیل

شوخ کہتا ہی بی حیا جانا  
 شعلہ دلکھنا تائبش ہے  
 شوق بی دور باش اعلو  
 گل لگتا ہی سب دم مجھ کو  
 اوسکی دھڑکی ہی ہم جانی دہی  
 گہرین خود رنگی مئی ہوم مئی  
 پوچھنا حال یاد ہی منظور  
 می غاؤتری گل سچ اوس

او یکپور دشمنی تلو کیا جانا  
 اپنا جلوہ ذرا دکھا جانا  
 او سکی محفل میں رحبا جانا  
 طوق گردن فی کیا خفا جانا  
 کیا قیامت ہی لہ کا آ جانا  
 کیونکہ ہوا اس تک میرا جانا  
 سینے نا صبح کا یہ دعا جانا  
 محکم مارون فی بار سا جانا

توئی مومن تو ملکویا جان

اس وسعت کلام سے جی تنگ آگیا  
 ضد سے یہ پیر قیاس کی گہر میں جلا گیا

ماصح تو میری جان مئی دل کا گپ  
سے اکائی

یہ ضعف ہی تو وہی ہی کب تک چلا گیا کیا پوچھتا ہی تلخی الفت میں بند کو کچھ کہہ بند ہوئی ہی کہیں ہی کھل گئی میرا گلہ منسی ہی پوچھیں کہوئی ہی وہ انگہیں جو ڈھونڈتی ہیں نگہاں ہی التفات جلتی ہی جان آتش خورشید دیکھ کر بوی سمن سی شاد ہی اغیار بی تمیز آہ سحر ماری فلک سی پھر سے نہو آتی ہنہیں بلانی غیب غم نگاہ میں اسی جذب لہ تہم کہ پھر اودہ شعلہ رو مجھہ خامان خراب کا لکھا کہ جان کر میند ہی ملیگا پاؤں سی دشمن تو ان کر	خود رنگی کی صدمہ سی مجھ کو غش گیا ایسی تولد تین میں کہ تو جان کہا گیا جی ایک بلانی جان تھا اہیا ہوا گیا کیا سوچ کر قریب خوش آیا خفا گیا گرم ہونا دکا وہ میری نظر و منی پا گیا چلوں سی شعلہ رو کو مئی جلوہ دکھا گیا اوس گل کو اعتبار سیم و صبا گیا کیسی ہوا چلی یہ کہ جی سنسنا گیا کھیں مہروش کا جلوہ نظر میں نہا گیا آیا تو کرم کرم و لبیکن چلا گیا وہ ناسہ غیر کا میری گہر میں گرا گیا کیون میری نقشہ سینہ کو ٹھوکر لگا گیا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتی ہی جان دی  
 مومن کو یاد کیا حجر الاسود آگیا

وہ ہنسی سنلی نالہ بیل کا وہ بیان ہی بھیگی تحمل کا ہم کسی شاہ میں ہی جبر کا لاش کسلی ہی پھینڈتی چہر کا حال ساتی ہی کہہ روتا ہوا گنتا دن لف کی صبا میں ادا ۱۰۱۰ تا ۱۰۲۰	لکھی رونا ہی خندہ گل کا ہوش دیکھا میری تعافل کا سبب تشنگی کا گل کا میں ہوں کشتہ تیری تجال کا مستحکم ہی خندہ قلقل کا اور گیا رنگ بوی سنبل کا مینی دعو کیا تحمل کا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



ہو گیا گل چراغ بیل کا	نالہ شب لی کیا ہوا باندھی
<p>جیلہ بخودی سی ہے مومن نورنا ہو سستہ مل کا</p>	
<p>بچکون سی مین پیہ پیہا کہ فراموش ہوا مین گہی آپ مین آیا تو وہ پیہوش ہوا خندہ زن بادبار سی وہ گلگوش ہوا کہ وہ مہر و میری تم مین سید پوش ہوا عاجز احوال زبون سی ہ ستم گوش ہوا اپنی قاتل سی خضانتا کہ مین خاموش ہوا کہ مین ہمدوش ہوں گو غیر ہی ہمدوش ہوا کاسہ عسمر عد و حلقہ آغوش ہوا</p>	<p>اشک زردہ انرا عشتہ صد خوش ہوا جلوہ افروزی رخ کی لی می نوش ہوا کیا پیہ پیہا مہر غیری اسی مربع چین ہی پیہ عمر گور مین بج شبل فنی ن مچھیشیر کہہ خود بخود آرتی ہی آفرین دل مین ہی خجروش کی کسب در دشا دیسی ترا منور اکت خوش ہی وہ ہی خالی تو پیہ خالی پیہ پیہی دہ بھر</p>
<p>توئی جو قہر حسد ایا د دلایا مومن شکوہ جو رتبان دل فنی اموش ہوا</p>	
<p>اوس شوخ بی حجاب لی پردہ وٹھا دیا دل گرمیوں لی اوسکی کلیجا جلا دیا کیا ناصح شفیق لی ترہہ سنا دیا آب حیا لی خط جہین کیا سٹا دیا اوس شعلہ رو کو سیہی سی میری لگا دیا میری جو شور شون لی عدد کو مزا دیا انینہ دیکھنی کا تماشا دیکھا دیا مختصر لی تھکان زمین کو جگا دیا</p>	<p>چلون کی بدلی مجھ کو زمین پر کڑا دیا برق آہ کو جو سینے کہا سکر دیا فرمانی مین دصال ہی انجام کا عشق دہوتا ہی عہد نامہ غیر اپنا دل کیہ تا شیر سوز دل کرہ نار ہے مگر کیا شاد شاد ہوں کہ وہی تلخ کام تر دیکھا زمیری ناز آہن کداز نے رشک فغان کی نامی قیب آفرینان</p>

<p>کھتی میں لوگ خاک میں ادنی ملادیا          ناصح کو میری حال زبون کی ولادیا          کل کہا نیکو رقیب کا چہلا شکا دیا</p>	<p>مٹی ندی مزار تک کی سپہ سب          ہدم و کہا اب دسکو کسی سب کہ حرم کی          اوکی شرارتوں سی جگر داغ داغ ہی</p>
<p>ایسی غزل کہ یہ کہ جھکتا ہی سب گھر          مومن کی اس میں کو مسجد بنا دیا</p>	
<p>وہ دلوں وہ جوش و طغیان نہیں رہا          کیسا اثر کہ نالہ و افغان نہیں رہا          کچھ ہی خیال جنبش شرکان نہیں رہا          صبر و تحمل قسقی جان نہیں رہا          بار و کو فکر چارہ و درمان نہیں رہا          از بند و مانع عطر گریبان نہیں رہا          صفوں لطف زنگس قتان نہیں رہا          شوق وصال و اندوہ ہجران نہیں رہا          سر پر خون عشق کا احسان نہیں رہا          آئینہ زار ویدہ حیران نہیں رہا          رسوا ہوئی کہ اب غم نہان نہیں رہا          وہ شور و جھجھاق نہکدان نہیں رہا          اسی انس یک نظر کہ میں انسان نہیں رہا          وہ کار و بار حسرت و حیران نہیں رہا          از سبکداس و وعدہ و پیمان نہیں رہا          اور اس خواب گہرین کو ویران نہیں رہا</p>	<p>دل قابل محبت جانان نہیں رہا          ٹہنڈا ہی گرم جوشی افسردگی سی جی          کرتی ہیں اپنی زخم جگر کو رو ہم آپ          دل سختیوں کی ان طبیعت میں نازکی          کیا اچھی ہو گئی کہ پہلوں سی بری ہو گئی          غش میں کہ بیدار غم میں گل سرس خط          انگہ میں بد لیں شوخ نظر کو نکاب کین          ناکا میونکا گاہ گاہ شکر ہے          لی تودہ تودہ خاک سبکدوش ہو گئی          ہر جگہ مہر جلوہ نشی میں چشم پوشیاں          پرتی ہیں کیسی پردہ نشین ہو چھپائی          کیا تلخ کامیوں کی لب خیم سیدی          آئینہ چشم قہر پر طلقان نہیں          بی کاری امید ہی فرصت ہی تان          بی اعتبار ہو گئی ہم ترک عشق سے          بی سیر دشت و باد یہ لگنی لگا ہی جی</p>

نہند آئی ہی فسانہ کیسوں زلف سے کس کام کی رہی جو کسی ہی ناز کام	وہم و گمان خواب پریشان نہیں رہا سرمو مگر غور کا سامان نہیں رہا
	مومن ہیلان الفت تقویٰ ہی کیوں مگر دلی میں کوئی دشمن ایسا نہیں رہا
گئی وہ خواب ہی و شبخیر کی گہرا خرب صبح دم وصل کا وعدہ تہا چہ سرت پہو شملہ آہ فلک رتکا عجائز تو دیکھ سوز و غم کی جان بخت چکنی کی قرب بلی ہی غیر سی بل پردہ تم انکار کی بعد صبح دم آنیکو ننا وہ کہ گواہی ہی ہی غیر نکلا تیری گہری گئی سن ہم چان دی تلی تو وہ ایسی کہ تلی نہوئی	اپنی نالہ فی جگایا یہہ انرا خرب مر گئی ہم دم آغاز سحر آخر شب اول ماہ میں چاند آئی نظر آخر شب کرتی میں موسم کرما میں سفر آخر شب جلوہ خوشید کا سا تہا کچھ او دہر آخر شب رجعت قہقری چرخ و قمر آخر شب غل ہوئی چور کی دس گویچہ میں کر آخر شب خواب میں تو میری ہی وہ مگر آخر شب
موسفیدی کی قربا دہی غفلت مومن نہند آئی ہی با رام دگر خرب	
قل عدو میں عذر زکات گران ہی با وحشت سی میری ساری جہا چلی گئے سجدہ پر سر قلم ہو دجا پر زبان گئے قل عدو لی شوق شہادت مشا دیا پیری میں وصل غیرت یوسف لہو لب کہدین قیب فی تیری لی لتغاتیان رکبہ لی سیرانی زانوی نازک پشوق سی	مجہدین تم او تہا نیکی طاقت کہاں ہی با آنا ہی گرواؤ کہ خالی مکان ہی با گویا نہ وہ زمین ہی وہ آسمان ہی با لب پر ساری غلغلہ الا مان ہی با نجات و فائشال نیجا جوان ہی با ناصر ہمارے جل پر کچھ مہربان ہی با تیرا مرض عشق بہت ناتوان ہی با

چشم غضب سے مشورۂ قتل کھل گیا	جوابت دلیں تھی سونظر سے عیان ہی اب
بیٹا قحطی سے مجھ میں نہیں تاب التفات	بہبودہ فکر جو ر و سر مستحان ہی اب

وہ دن گئی کہ لاف و کراف جہاد تھا	
مومن ہلاک خنجر ناز تیان ہی اب	

تم ہی رہی لگی خفا صاحب	کہیں سایہ مرا پڑا صاحب
ہی بہ بندہ ہی یوفا صاحب	غیر اور تم پہلی بہلا صاحب
کیوں دجھتی ہو جنبش اس کے	خیر ہی مینی کیا کہا صاحب
کیوں لگی دینی خط ازادی	کچھ گنہ ہی غلام کا صاحب
ہامی رسی چھڑات سن سنگی	حال میر کہا کہ کیا صاحب
دم آخر ہی تم نہیں آتے	بندگی اب کہ میں چلا صاحب
ستم آزار ظلم جو رد جفا	جو کیا سو بہلا کیا صاحب
کس کی بکری تھی کس غصہ تھا	رات تم کہہ تھی خفا صاحب
کس کو دیتی تھی گالیان لاکھوں	ککاشن کر خیر تھا صاحب

نام عشق تیان نہ لو مومن	
کیجی پس خدا خدا صاحب	

تھا وصل میں ہی فکر جدائی تمام شب	وہ آئی تو ہی نیند نہ آئی تمام شب
وہاں طعنہ تیرا رہیاں شکوہ زخم ریز	باہم تھی کس مری کی لڑائی تمام شب
زنگین میں خون سرسری وہ مالتا آج کل رہی	جس مالت میں وہ دست جنائی تمام شب
مالوسی یہاں بان سحر تک نہیں لگے	تھا کس کو شغل تیرے سرائی تمام شب
یکبار دیکھتی ہی مجھے غش جوا گیا	بہولی تھی وہ ہی ہوش بانی تمام شب
مرجاتی کیوں نہ صبح کی ہوتی ہی سحر میں	تکلیف کیسی کیسی وہ بانی تمام شب

<p>کرم جواب شکوہ جور و جور کہتا ہی مہر و نشہ بین کیوں غیر کر نہیں دہراؤن ہستان پر کہ اس رزمین آہ</p>	<p>اوس شعلہ خونی جان جلائی تمام شب دن بھر جھینہ وصل جدی تمام شب کی ہی کینسی ناصیب ساقی تمام شب</p>
<p>مومن میں اپنی نالوں کی صدق کر کہتے ہیں اون کو ہی آج غنہ آئی تمام شب</p>	
<p>بہا نسی کیا دنیا ہی مہر جاؤں گر کرتی ہیں آپ ضبط نالہ بھوس کا سنگ کی بخت نہیں سنگ ہی امتحان تاثیر حسن و عشق کا جدل فی غیر کی ہی کیا کہیں تاثیر عشق جائی پھر اوسکی کوئی لکھتا میں کس لیے سچ کہو ہی کس سچی حد آج جاؤ کی کہاں پاس لکھو ہی نہیں تو جائی غیور کی پاس وصل شیریں کی تنہا کو کہیں لکھیا کہوں</p>	<p>رک گیا میرا ہی کم کیوں سفد رکتی ہیں آپ شرم سہی وہ دغاں بی اثر کرتی ہیں آپ ہم ادھر رکتی ہیں آپ وہ ادھر رکتی ہیں آپ آج کیوں فی ہوی بہ کام پر کرتی ہیں آپ حضرت دل سینہ میں اہوں پر کرتی ہیں آپ خود بخود بیسی ہوتی کیوں اپنی کہہ رکتی ہیں آپ میں رو کوں لکھی ہی میری کر کرتی ہیں آپ صحت شان سلی را ب بھر کرتی ہیں آپ</p>
<p>دل کسی بت کو دیا بحضرت مومن کہیں و غط میں کیوں کہیں کو دیکھ کر رکتی ہیں آپ</p>	
<p>کیا دیکھنا خوشی ہی غیر ملکی کہہ نسبت میرے کس کی زرد چیر کا اپ بیان بند گیا آوارگی ہی باعث نشو و نما کہہ ہم قیدیوں کو چاہیں سونگی بڑیاں اوس شک گل کی ہاتھ تلک کپ پوچھ سکی کسکو بھلا خلل بریقان کا ہی ہی طیب</p>	<p>پہولی ہی بیان کیا و سہی ہی بخت نسبت میری نظر میں پہرتی ہی وہوں پہر نسبت سر سبز جب ہوئی کہ پہری درخت نسبت اسی چارہ گر جہان میں ہی جلوہ گر نسبت سرسون ہست پہلی پر سجائی اگر نسبت پہولی ہی بانغ عشق کی بیان اگر نسبت</p>

<p>و مان تو ہی ر دوپہن پہن دو رنگ ہی دل بہا رسیہ ستیو نکا جوش</p>	<p>و مان تیری گھڑت ہی تیری گھڑت ایکھلائی ہی کچھ ایک ہی بہا ر دگر گھڑت</p>
<p>مومن یہ کیا کہا کہ ہی رسم نہو اب کامیکو لائین گی وہ میری گور پرست</p>	
<p>سو داتہا بلا ہی جوش پر رات پکڑی تھی بیان ہ انکرات ہم تاسحر آپ میں نہیں تھی افسانہ سمجھ کی سو گئے وہ آئینہ میں ہونہ موم جا دو تازمی نگہیں چپک رہی تھی اندیر پر زمانہ میں ہائے اس نیل و نہار غم لی مارا کیا پوچھو ہونہ کونجیر آہ یہ بات بڑی کہ مر گئی ہسم</p>	<p>بستر چپائی نہی شتر رات بی طور ہی تھی جان پر رات کیا جانی رہی کہ کی گھڑات کام آئی فغان لی تر رات سولی نہیں اب تہا سحر رات تہا بام یہ کون جلوہ گرات نہ دن کو ہی محضہ تر رات ہی روزیہ سیاہ تر رات پکڑی جو وہ طغین پر رات موت آئی تھی قصہ مختصر رات</p>
<p>اوس گہر میں ہی عیش خلہ مومن کیا جانی کہاں ہی ن کدہ رات</p>	
<p>کرتی میں حد واصل میں حرام کی شکایت یون کرتی تھی کہ کب ل نالانکی شکایت اسی پردہ نشین جلوں ہڈا دی کدہ جلجلائی ہم خاکین ہی مل گئی لیکن مل وہ پامال ستم ہی دل ناکام کی ہاتھوں</p>	<p>تھی باری موثر غم حیران کی شکایت کی ہوگی پاک فی میری فغان کی شکایت کرتا ہوں میں سوز غم نہان کی شکایت دل ہی میں ہی بخش جان کی شکایت کس ہونہ ہی کروں لور جا نکی شکایت</p>

ہی برہی زلف پریشان کی شکایت کرتا ہی جہانم کوئی احسان کی شکایت سنتا ہی اثر کب تیری دربان کی شکایت گرائی لبون پر سیری زندان کی شکایت جانی دو کچھ ہی پشیمان کی شکایت ایا توئی ہی کی ہی شب بھر ان کی شکایت	صد شکر وہ اوچھی ہوئی نظیر نہ سمجھا ہی کیسی محبی دسی دلی دینی کا شکوہ کیا باب اجابت پہ گذر ہو دسی دعا کا ای شوخ جون دہی زبان بند ہو جاے کیون طعنہ سمجھ کر ہی کاہت کر جفا کا کسو اسطی ای شمع زبان کا تھی میری لگ
حوران بستی کو بون کا سا پایا مومن محبی کیونکر نہو ایمان کی شکایت	
یعنی کہا کہ مرقی بن تم یک ساعت نکو خیال ہی میری آزار کا عبت صد شکر غیر ہو گئی اوس سخی خفا عبت چلون تو کیا ہی پردیگا ہی چوڑا عبت ہم ہی وفا ہی زندگی ہو فاعبت کہتی ہیں اپنی نالی کو ہم نار ساعت اوچھی ہی بات بابت پزلت و فاعبت گرد و عشق ہی تو امید شفا عبت افسوس مر کی سمجھی کچھنا ہی کا عبت بذنام ہو جہان میں تیری بلا عبت	اظہار شوق شکوہ اثر دسی تباعت میں ایک سخت جان گرد و لسی چلو تہا ہم بدظف تو پی افراش الم ای مہروش یہ جس تو ہرگز نہ بے سکے امید وعدہ ہی تو نہیں روز بھر میں اس ضعف میں سیدہ ہی تہا لب تک کیا اپنی دو دل کا ہی شکوہ نہ کیجی گو چارہ ساز حضرت عیسیٰ ہی کیون نہن جس غم میں مری تھی ہ غم ہی نہیں ما ہی روز شہر کچھ شب بھر ہی کہ نہیں
ہرگز نہ رام وہ صنم سنگدل ہوا مومن ہزار حیف کا ایمان کی عبت	
ناز کرتی ہی بقیار سی راج	ہو نہ بیتاب ادا تہا ہی ج

<p>۲۰ نزع ہی اور روزِ عدہ وصل باغِ قتل کیوں ہوا دشمن تیرے آتی ہی مہین دم آیا کوئی پہچانی ل کو پہلو میں اوسکی شکوہ ہی ہی شرطِ ہر اڈر گیا چرخ پر غبارِ اپنا ایک نئی آرزو کا خون ہوا چپٹ گئی مرگیشِ حیران سی یکس کیوں ہی بخشِ فرحِ بیع بہولی حضرت نصیحت انی صبح</p>	<p>ہی بہر طور دم شمار سی آج جان ہی جانیگی ہمار سی آج ہو گئی یاس امید داری آج کفسی کی اوس سنی ہمار سی آج کچھ تو کہتی سی آہ و زاری آج ہو گئی خاکِ کساری آج ہم میں و زمانہ سو گوار سی آج کام کی سی زخم کاری آج کیا ہوئی تو میری پیاری آج ہی کیسیکی تو یاد گاری آج</p>
<p>مومن اوس بت کو ایک آہ بہری کیا ہوا لاف دینداری آج</p>	
<p>پہنچے شاہ سی تو زلف گرہ گیر سی ہم تو بختی بنیں تاشام وہ آتی ہی تو گیا اسی ستم پیشہ میری بعد کہاں نشہ عشق ہی دوامیری وہی سو نہیں ممکن کہ ملی میں نہ کہتا تھا مصور کہ وہ ہی شعلہ عذار ہم جو ان مردِ محبت ہی سچے لیسنگی پہلا روزِ غم کون پہلا ان کی ہوتا ہی شیرک اتنی فرصت دی ستمگر کہ پہنچ جائی اصل</p>	<p>دل سی یوازہ کو مت چہیر بہرہ بخیر نہ کہنچ اسی دعایِ سحری سنت تاشیر نہ کہنچ دیکھہ خیالِ زہِ حسرت ہی پہنچ شیشہ نہ کہنچ چارہ گر رنج و مصیبت پی تدبیر نہ کہنچ دیکھہ تو صفحہ قرطاس پہ تصویر نہ کہنچ پہنی ایذا سی تو مات می فلک پہ نہ کہنچ ان نظار اثر سی نالہ شہ گینہ نہ کہنچ دم کی دم اور ہی پینہ سی میری تیر نہ کہنچ</p>
<p>مومن اکیشِ محبت میں کہ ہی سب جائز</p>	



حسرت حرمت صہبہ و مزار میرزا گینچ	
گر چندی اور یہی ہی رہی یا رکھ طرح آواز گنبد اوس سی شکایت عدوی تھی سوئی دیا اوس فی سبیل میں ہی کیا پھر تاسی بہر کشتن عشاق کو بہ کو ہوتی میں مال گل اسی بادلو بہار چین چین بلاؤ نگاہ غضب ستم خونچ رنگ غیر کی ہی سکھو ہو گئے ہوتی میں قتل غریب دہری نگاہ لطف کرتا ہی ابراہنا لہو پانی ایک کیون بس ناز کسی ضعف کہ گلگشت باغ میں	ہم ہی ہنسنگی ملبوسا غبار کی طرح ناچار چپ میں صورت یو ار کی طرح ہم جاگتی میں طالع بیدار کی طرح گردش میں ہی وہ چرخ شکار کی طرح کس سی ڈرائی تونی بیہ قرار کی طرح کرتی سی قتل اوس بت خونخوار کی طرح اب اور کچھ نکالیسی آزار کی طرح ارمان میری نکلتی میں تلوار کی طرح کرتے سلی گادیدہ خونبار کی طرح چیتی میں میری پاؤں گل خاک کی طرح
دل میں ہوائی شکرہ ظاہر میں کیا حصول رہنا حرم میں مومن شکار کی طرح	
رویا کر نیکی آپ ہی پھر دن اسی طرح آتا نہیں ہی وہ تو کسی شب نبی آدمین تشبیہ کس سنی دن کہ طرح دار کی میری مر جا کہ کہیں کہ تو غم سحرانی چھوٹ جا نہ تاب سحر میں ہی نہ آرام وصل میں لگتی میں گالیاں ہی میری نہیں کیا پہلی پامال ہم ہوتی قحط جو ریح سحر سی زنجبائی وہاں نبی ہی میں جامی چین ہی	انکا کہیں جواب کا دل سی میری طرح بنتی نہیں ہی طہنی کی دسلی کوئی طرح سب سی نزاعی وضع ہی سب سی طرح کہتی تو میں پہلی کی لیکن بری طرح کہم سخت دلو چین نہیں ہی کسی طرح قربان میری پھر بھی پہلی اوسی طرح آئی ہماری جان پافت کی طرح کیا کچھ بھی سمیں تو ہی شکل سبھی طرح

معتشوق اور ہی مین بتادی جهان مین	کرتا ہی کون ظلم کسی پر تیری طرح
ہون جان بلب بتان ستمگر کی ناتھہ سی	کیا سب جهان مین جیتی مین مومن اسطرح
<p>صدونی دیکھی کہاں شک چم گریان سرخ          بنو حسن خط یا سے نہو کیوں کر          مہارٹی شہزہ کا دست خضانی کام لیا          ز بس نگار ہوئی تون خار و خارہ سی          ملی مین غیرنی پائی نگار سی آنکھین          لگان تہری اپنا تو زر درنگ ہی اور          سوا ہون عشق مین گل پر مین کی لازم ہی          سراپتین مین یہ طوفان آشک خونی کی          کرم جو غیر یہ دیکھا لہو او ترا یا          نوید مرگ او نہیں جو مین خمی لب یار          نظارۂ رخ مردمی کیوں غم ہو کہ تہا          ہمار چنن کا تہ تہا بجای حشر تلک</p>	<p>ز آستین جی رومال ہی دامان سرخ          بہار ہی جوتہ سبز مہو نمایان سرخ          ہی زر درنگ گلو حلقہ گریان سرخ          تمام دشت جی ن سعت گلستان سرخ          سرشک خونی نہیں پنجہ ہاشمی کان شرم          سیاہ مستی می سی ہی چشمہ جانان سرخ          میر اکفن ہی موجوں جامہ شہیدان سرخ          کہ ایک ایک شجر ہی بزرگ مہ جان سرخ          نیوچہ کیوں تیری آنکھین مین نیکی با دکن خم          کہ رنگ یا نسی ہوئی او لعل خندان سرخ          ہمار رنگ ہی پیش از دور در چرخان سرخ          وہ لاکہ بدلی قبا پر ہی گلی دامان سرخ</p>
عشریق گریہ خونی رہا انکر مومن	لباس یعنی پہنتی نہیں مسلمان سرخ
<p>ہم دامن محبت مین دہر چوئی او ہر بند          دیکھا نہ کسیکے طرف ایامی حیا سے          یہ بہشت پر سوختہ پہو کین کی قفس کو          وہ آخر شب آئی مین کچھ بات تو کر لون</p>	<p>پروا ہی تکی آہ تو چون طائر ہر بند          جادو کو کیا رنگس جاہ و نئی نظر بند          تو ساتھ کسیکے مجھی ضیاء انکر بند          اگر نئی بان دم کی دم ای مرغ سحر بند</p>

کیا ٹہری دل پہوسان میں تیری لفت جاسکتی تھیں جانی میں اس کی جیج ناصح شاید کہیں توئی ہی اوچی اب میں کیا اسی خوش سیدھے مجھی ہسیند کہادی	شیشہ میں پری کرتی میں رباب ہنر بند جیٹ جاتیں گی قصہ سی کیا توئی اگر بند انگہیں تیری سی بخت میں کیوں تہہ ہنر بند کہو لی تیری گرمی سئی ہ گہرا کی کمر بند
کیا حضرت مومن کہیں کعبہ کو سیداری سر جان ہی گہر کیلینی کیوں آج ہی رہند	
غربت میں گل کہلا ہی ہی کیا کیا ملن کی یاد گلگون قبا میں کی کیا قتل غم کو ازخوش رنگی ہی عنان کشن ناؤن تو آئین ہو وی تو کیا جانی کیا کرسی اسی مختب ٹوڑیوشیشہ کو دیکھنا ناشکوہ غیر کا مکروں محبسی کہتی میں پھر پیر میں کی ہوتی ہیں ٹکری بڑی گل ایسی ہی روز گرستم تو ہنور ہی	جیسی نفس میں مرغ چمن کچن کی یاد کیا آئی اپنی کشتہ خونین کفن کی یاد دکھلائی گی عدم ہی کہیں میں سن کی یاد دشمن کی دل سی میری مشعل زک یاد آتی ہی مجھ کو سنگدل ل شکن کی یاد کیوں سرگذشت تلگو ہی ہی کوہ کن کی یاد پھر مجھ کو آگئی کسی گل پیر میں کی یاد تلگو بدلا رہی گی سپر کچن کی یاد
ہی کفر و بدعت ایک نہیں مار سبھی زنا مومن آئی ہی کیوں برہن کی یاد	
نامہ روتی میں لکھا تو یہ پیگا کا غند اوسکی کوچی چلا آئی ہی اڑتا کا غند کیا جواب آئی کثرت سی میری خطوں سب نوشتی تیری غنیا کو دکھاؤ گا لکھ کی بدستی غم تاکہ وہ میکش پڑہ لی	کہ بنا ہم گھر صفحہ دریا کا غند پہاڑ کہیں یک یا کیا میری خط کا کا غند کیا یا بے سیاہی ہوتی عفا کا غند جانتا ہی تو میری پاس میں کیا کا غند باندہ دیتا ہوں ہر شیشہ صبا کا غند

<p>مشق کرتی ہیں کہ کیوں لفظ نظر بازی رنگ ڈرجانیکا احوال اوس لکھنا ہی وصف لکھوں میں تیری لکھ کن درو کا اگر ہو گیا اوس لب لعل و درو کا کی سبب خدا بہی خطی میری او ہزار دن کہا بیان ملک تو ہوں سید کا کوئی نہ سکا قرین چوٹی غدا بہن لب قیاب جیسم</p>	<p>پردہ دیدہ مشتاق ہی بیہ یا کا غد زردی رخ سنی رافشان میں کرونگا کا غد رگ گل خامہ دلی و زنگش شہلا کا غد غیر نسخہ اکیر سی کا کا غد دست اغیار میں ہی گر گبی دیکھا کا غد خستہ میں جب میری اعمال کا کہو لا کا غد نام جب لکھ کی ترسینہ پر کہا کا غد</p>
<p>توغزل سچ ہی یا مرثیہ خوان ہی مومن رو دیا جی کہ دیکھا تیرا لکھا کا غد</p>	
<p>نیکو کر بس مواجاؤں کہ یاد آتا ہی ہرہ کر کہاں سخت جگر میں گر یہ میں چرما دریا بہار باغ و دودن ہی غنیمت جان ہی پس نویدا دی ل کہ رشک غیری چوٹی و سی ستم ہی شدت گریہ ریت خون کی کی لگی چکی ہی سر زانوئی غم بڑی کہ یاد آیا</p>	<p>وہ تیرا سکرانا کچھ عجیب ہو تو نہیں کہہ کہہ کر چلی آتی میں بیہ دہی ہو تو کی لاشی بہ کر ذرا ہنس لے لی ہوز غم پر داز چہ کر ستم کا کر دیا خو کہ جفا و جور سہ کر رکھی و مال چشم خوفشان لاکہ تہ تر کر کیکا ہاتھ ہر دم مارنا زانو پتہ قدہ کر</p>
<p>خدا کو مان اپنی راہ لی کعبہ کو جا مومن صنم خانہ میں کہا لوگ اسی گم گشتہ رہی کر</p>	
<p>اسی تند خواجا کہیں تیجا کمری باندہ کر یا وہ ڈو دیوئی میں یا ہم ڈو دیوین ملک خط میں لکھ سکتا نہیں احوال سوز دل و دشمن یکگوچہ ہوا دشمن آجوشم کا</p>	<p>کس بد توں سی ہم کفن پہل میں ہی باندہ کر آجائی تو روتی میں ہم شہر ابرہہ باندہ کر پرہیز دوں جہین ہی پرہیز کی پرہیز باندہ کر نادم ہوں کعب کرک پانی نہ بہی باندہ کر</p>

ہی سرخ چکا اور خون غیرین رنگا ہوا آجیا لک تو ہی تو کہیں پید کیسی نکلی جراح کیا سو چاہتا کیا رنگ کیا کیا ہوا دیوانہ نازک ہون میں فضا و قراں شتر	کیا قتل پر میری کمرنگی ہو گہری باندہ کر بہیسی ہو ہی میں وزن ہوا درسی بند کر کیون کہوں لی سنی میری خم جگر سنی بند کر لی فصد میری تپہ کو تار نظر سنی بندہ کر
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مومن سی اچی ہو غول ہی سلی ہی زور شور  
کیا کیا مضامین لائی ہم کس کس ستر ہی بند کر

جانی تھی صبح رہ گئی میناب دیکھ کر پایا جو دشمنوں کی تیری پاس عتبار پستہ شد کامی نہ کہہ کر مہ دیکھنا تو بہ کہاں کہ درت باطن کی ہوش تھی اوسے بغوش ہی تیری کوچی بعد قتل رومی وہ میری حال یہ حیران کیوں نہ شوقِصال دیکھ کہ آیا عدو کے گھر ہی ہی تیرے عشق و ہوش آج تک نہیں	طالع ہماری چونک پڑی خواب دیکھ کر انکھیں چراتی میں مجھی حساب دیکھ کر حیرت سی رو دیا طرف آسب دیکھ کر غش ہو گیا میں رنگ میناب دیکھ کر ہم رہ پڑی میں کوشا داب دیکھ کر انکھیں سی کہل گئیں درنایاب دیکھ کر سو جہانہ کچھ مجھی شب میناب دیکھ کر وہ چھپتی پھرتی ہیں مجھی میناب دیکھ کر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مومن بہ میناب کیا کہ لقا تھا ہی جلوہ ہو  
کا فرموا میں دین کی آداب دیکھ کر

یاد و سکی گرمی صحبت دلائی ہی بہار کوہ و صحرا میں پی فرحت پراتی ہی بہار جلوہ لالہ فریب ہو نکو دکھائی ہی بہار کہل چکی زگر کہ شرمائی جاتی ہی بہار آمد آمدی چین میں کس سن اندام کی	آتش گل سی میرا سیدہ جلائی ہی بہار میں تو کیا اونکو بھی یوانہ بنائی ہی بہار داغ کہانی پر میری کیا داغ کہانی ہی بہار دیکھ کر اوسکی بہار انکھیں چراتی ہی بہار سبزہ خوابیدہ سی مخمل بچھائی ہی بہار
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>خاک تو مرغ گلستاں کو خزان ہی نی کیا          ہی خزان میں ہی جی شش جون کیا ہو گیا          جوش گل سی یاد آتی میں تیری نیرنگیاں          داغ اور زخم او میں ہر جگہ لگا گل سین میں          انیساز ولد ہی و دلبری میں فرق ہی          محو حیرت کو وصال سجدہ و لوا ایک میں          میری بند سی غیر پر تیری عنایت یکہ کر          ابتدا ہی فصل سی میں غیر کی کہانی گل          چشم گلشن پر قدم رکھتا ہوا کون آتی گا          خندہ دیوان کی یہاں بعد مودن ہی          کچھ سوئی گریہ جون برای قیمت میں نہیں</p>	<p>دیکھتی با نکر کیا خاک اوڑا تی ہی بہار          اب کہیں پاس اپنی ہکو ہی بلاتی ہی بہار          رنگ فتنہ سی میری کیا رنگ لاتی ہی بہار          فصل سی یا اکی عاشق کی چھاتی ہی بہار          تلو بہا تی ہی خزان و سکو بہا تی ہی بہار          بیل تصور کو کب یاد آتی ہی بہار          سنبہ سگا نہ کی قربان جاتی ہی بہار          دیکھتی س سال کیس کیا کل کہلاتی ہی بہار          عطر فتنہ میں گل رنگس بسا تی ہی بہار          خاک سی و گنتی میں کل و کونہ سالی ہی بہار          زعفرانی کیوں نہو مجھ کو رولاتی ہی بہار</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غنیہ نامی از روی مومن با کیلنی کو میں

خیر مقدم گلشن ایمان میں آتی ہی بہار

<p>بیمروت نا توان میں سنن ہی و بنا دیکھ کر          خواب میں کیا غش ہو یوسف کو رینجا دیکھ کر          تہی چشم وہ نگاہ کرم ہی سوئی عبد          قیس کی دیوان گی میں عقل کیا حیران ہی          چشم نرگس بد نظر سی و رگل بی عتبار          خاک کہیں کیونکہ نہ لوٹوں بند کیا سوید میں بیان          تاش کا ہدم کفن لانا کہ بس میں مر کیا          یاد آیا سوئی دشمن و سکا جانا کرم کرم</p>	<p>دل یا مینی اوس کی جانی کیا دیکھ کر          اہل گنہیں آنکھیں تجھی سی جلوہ آرا دیکھ کر          سوچی اپنی عاقبت کی سکو دنیا دیکھ کر          مجھ کو وحشت ہو گئی تصور پر لیلاد دیکھ کر          یوسف سیر گلستان کیا کر ہی کا دیکھ کر          اوس کی صحیح خانہ کا پہنای صحرا دیکھ کر          چلو نون سی جلوہ خورشید سیما دیکھ کر          پانی پانی ہو گیا میں موج دریا دیکھ کر</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اوسکی مٹی ہی اندر آگیا ایسا کہ بس          کیا تاشا تباہ چیکنا آنکھ کاں اختیار          مین نہ مانوں کا کہ چشم آبد بید ہی          بہر گئی آنکھوں کی آگ اوسکی چشم شرمین          دشمنی دیکھو کہ تالفت نہ آجائی کہین          کیون کہل رہی وہ مین کہل گیا بل بل جوم          انتظار ماہوش مین تو ہوں آنکھیں بند          کاٹ لیتی دو گلا تم تھو سی کہل جانیو          سب تم مائی نہان نظر وین تہی صحر چہ          چون نقاب اوہتی میری کہوں پر پردا پر گیا</p>	<p>گر پڑا مین روزان دیوار کو وادیکہ کر          آئینہ کو ہاتھ سی اوسنی پنجوڑا دیکہ کر          بہر نہ دیکھی وہی غیر اسی کف پا دیکہ کر          بہر گئیں آنکھیں میری رنگس کا جبکہ دیکہ کر          لی لیا مونہ پر پردہ ٹپہ حال میرا دیکہ کر          حشر تین آتی مین کیا گیا اوسکو تباہ دیکہ کر          شب بہر وہم آہی سوئی جرح خضر دیکہ کر          ایک قصہ ہم بسمل کا تاشا دیکہ کر          کیا کہوں مین غش ہوا کیا سوچ کر کیا دیکہ کر          کچھ سوچا عالم اوسن وہ نشین کا دیکہ کر</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کر دیا خاک آپ کو اوس بت کی پر مائی مائی  
 جل گیا جی لاش کو مومن کی جلتا دیکہ کر

<p>مومن خدا کی اسطی ایسا مکان نہ چوڑ          عاشق تو جانتی مین وہ ایدل ہی ہی          اوس طبع ناز مین کو کہاں تاب لفعال          ناچار دین گی اور کسی خود کو دل          زخمی کیا عدو کو تو مرنا محال ہے          کچھ کچھ درست ضد سی پیری موحلی مین وہ          جس کو چہ مین گذار صبا کا نہو سکے          گر بہر ہی شاک مین تو جانوں کہ عشق ہی</p>	<p>دور خیمین ال خلد کو کوئی تباہ پنجوڑ          ہر چند بی شرمی پر آد و فغان نہ چوڑ          جاسوس میری اسطی ای بد جان نہ چوڑ          اچھا تو اپنی خوبی بدای بد زبان نہ چوڑ          قرآن جاؤں تیری محبی نیم جان نہ چوڑ          یکچند اور کج روی امی آسمان نہ چوڑ          امی عنذ لیل و سکی لئی گلستان نہ چوڑ          خد کا مونہ ہی غیر کی جانب ہوں نہ چوڑ</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوتا ہی اس جیم مین حاصل وصال حور

### مومن عجب بشت ہی یونان پنہور

<p>جی سر دھو گیا ہی دل تپان ہنوز          وہ رشک نقاب نہیں مہربان ہنوز          آیا نہیں زبان پر در وہبان ہنوز          کچھ کم نہیں غبار دل آسمان ہنوز          وہاں ہی ہی پر مر گیا ہی ستیان ہنوز          تجا لہ خیر ہی لب شیرین دمان ہنوز          پر ہی اوسی بہار پر فضل خزان ہنوز          دامن پر تیری میری لہو کی نشان ہنوز          دمان در ہی کی چاہنی کا ہنگام ہنوز</p>	<p>ہی چشم بند تو ہی ہی انور وان ہنوز          یہ دن دکھائی ہیں شمع قتل کا ہنوز          مہر ہی گئی جدائی میں پردہ نشین کی پر          ہم ترہ بخت خاک میں ہی مل گئی دسے          یہاں امتحان مرگ ہی فارغ ہوئی ہیں          تشدد ہی ہی میں کہیں لگبند سی          بلوغ جہان میں گو مر خور داد آگیا          روز جزا قتل کا انکار کر کہ حسین          یہاں اپنا اونکی چاہ میں مزائقین ہوا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مومن تو مدون سی ہوئی پر قبول رد  
 دل سی نہیں گیا ہی خیال تان ہنوز

<p>لطف صال غیری پایا نہیں ہنوز          پیغام لکھی ہی کوئی آیا نہیں ہنوز          خاک عدو یہ پیولہ لایا نہیں ہنوز          انداز غفلت دس سی ورا یا نہیں ہنوز          میں یار کی نظر میں سما یا نہیں ہنوز          سمجھا ہی ہی سنی جلوہ دکھایا نہیں ہنوز          صید اجل کسینی چوڑا یا نہیں ہنوز          دامن کو تیری ہاتھ لگا یا نہیں ہنوز          دوزخ نی کا فروں کو جلا یا نہیں ہنوز</p>	<p>ہجر کا شکوہ لب تلک یا نہیں ہنوز          اسی جذب لہ شمع شکر تو کی طرف          چاہا کہ خدا کی واسطی اسی موسم بہار          یہ بہ تمام حور ہی کیا تو فی امی فلک          کیچندا اور کا شش غم چشم التفات          واعظ ہماری سانس کی کتابی صفحہ ر          ہو چکن گرفتار وں شفاعت سی فائدہ          کیون کر محبی گناہ زلیخا یقین آئی          کیا سوز رشک کی دل غیار کو خبر</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>ایسی ستم گئی کہ میرا جی تہا دیا          ناصح رقیب سی ہی بد آموز گزشتین</p>	<p>ہر چند سرفلاک لی اوٹیا یا نہیں ہنوز          پر مٹی تیرا حال سنایا نہیں ہنوز</p>
<p>آپ کی فوج عشق صنم من ہی گفتگو          مومن نے لب پائی خدا یا نہیں ہنوز</p>	
<p>لب پدم آیا ولی نالہ نہیں ہی ہنوز          پائی پس مرگ ہی دفن کریں جھکے بغیر          لیکن دل عقل و دین پیرانی غارت ہی عشق          روز جزا کیون کیا خون کا میری تہام          مردہ و حیران کیل شب پر ڈیکھنا          چاک سرا پرده سی جہا کی تھی ہا لیکن          کیون نہیں لاتا اوسی آہ میری یاد ہی          دوداں در دغم کیون پیہ سید اثر          جھوٹ نہیں تیری پس پستی ہن لی تیر</p>	<p>لغۃ علم ہی ترا پردہ نشین ہی ہنوز          خاک میں لجائی چرخ بر سر کین ہی ہنوز          اسی اجل چاک کہیں جان تین ہی ہنوز          محصر عدو بدگمان تجھ کو یقین ہی ہنوز          مچو خود آرا ترائیہ میں ہی ہنوز          سجدہ محراب در شغل جبین ہی ہنوز          کہہ دو فلاک سی مہار پسین ہی ہنوز          وہی فلاک ہی ہنوز وہی زمین ہی ہنوز          چین چین کیون کون کون ش میں چین ہی ہنوز</p>
<p>وصلستان کی دعا کرتی ہوشگر خدا          حضرت مومن مہین دعویٰ میں ہی ہنوز</p>	
<p>یون ہی شعل داغ میری لگی آس پاس          دوبا جو کو سی آہ کنار می پراگستا          پیہ غیرت و فاکا اثر ہی کہ بلہوس          کیا دعویٰ ہے جب زبا میں ہی کس لی          اسی قیس تیری ٹالی کی غیرت کو کیا ہوا          مجاہدین تاجوشی سی حد و سن صال کی</p>	<p>مالہ ہو جسطرح نہ کامل کی آس پاس          طعنان بحر عشق ہی ساحل کی آس پاس          بسل تڑپتی میں تیرا کی آس پاس          میں جمع اقربا میری قاتل کی آس پاس          ایسی فی رنگا باندھی میں محل کی آس پاس          یار و فغان کرو گلی مل کی آس پاس</p>

پروانی شمع شعلہ شعلہ کی آس پاس گل جامہ دہین کو رعنا دل کی آس پاس	کیا کیا جلی ہی بزم میں بخشی جب پہری ہی تو ہی یوسفانہیں باور تو دیکھ لی
کا فری کون ہم میں ہی مومن پہری ہی تو کعبہ کی آس پاس تین دن کی آس پاس	
کہل گئی غم کی ریحان فوس جی کیا یونہی ایکان فوس سنسلی کہتا ہے کہ بان فوس توئی الفت کا امتحان فوس آگنی باغ میں خزان فوس مرک کرتی ہی سہرا بان فوس غیر سی ہی ہدگان فوس دل سی یا نہ زبان فوس راز رہتا یونہی بان فوس	کہا کیا جی غم نہان فوس سیر می مری ہی کہی خوش نہا شکوہ ازار غیر کا جو کردن مری ہم غیر جوئی نہ کیا کل داغ جنوں کہل ہی ہی شستہ روز ہجر کا اوسکی یوسفان ہوئی فاکا سبب مرک پرانی ناتوان کی تیری سوت ہی ہو گئی ہی پردہ نشین
تھا عجیب کوئی آدمی مومن مر گیا کیا ہی نوجوان فوس	
کیا کیا ہی جلی ہی بار آتش دل کی تری اب بخار آتش بھر کا لی کوئی ہزار آتش اسی نالہ شعلہ بار آتش اس نام پہ جان نثار آتش سجدہ کری بار بار آتش	کل دیکھ لی وہ غدار آتش پہونکاتپ غم نی جکیو نکلی ہو دی نہ مقابل تص دل مان سیر دکھا یگانہ کھین تو افری تپ گرمی محبت دل کو میری پون کبر حکو

<p>توئی تو دمان لگائی میندی مت آئیو میری خاک پر تو مین آہ زبانه کش جو کیچون دیکھی ہی تو اور لگی ہی لپٹن</p>	<p>بیان لین لگی نگار آتش برسی ہی سہ مزار آتش باندہ ہی ابھی حصا آتش ای دیدہ اشکبار آتش</p>
	<p>پڑھتا ہی امین غزل جو مومن لک اوہتی ہی ایک بار آتش</p>
<p>کہاں بند بچ بن مگر آئی غش بہار ہی کدورت سے شگیا نہ ہری بس آئینہ کو دیکھ کر قیامت خونیں بن رک مارغ تیری بل لا کر سنگا ہی کہیں نہو جب کہ میرا خیال فات خبر لو میری تم کہاں تک ہی</p>	<p>تو ایک صورت خواب کی لگائی کیا بوی گل نی مارا و غش وہ اتنا کہ دیکھیں تان شامی غش نہ کیوں نگہت کل سہی جا غش کہ غش ہو گئی چارہ فرما غش تو کیا اوس شکر کو پروا غش یہ حالت کہ غش پھلا آئی غش</p>
	<p>خدا ہی کا جلوہ ہی مومن کہ تو گرا و ست کو دیکھی تو ہو جا غش</p>
<p>روز ہوتا ہی بیان غیر کا اپنا اخلاص غیر کرتا ہی بیان محبتی میں کتا ہون غیر ہی لطف کی باتیں میں میری چہرہ نیکو ہم بیان سورہ اخلاص کا پڑھتی میں عقل محبتی مل رہی رقیبہ نسی میں سب کدنگا جنس لب کی تیری پوچھنی کو کیفیت</p>	<p>چشم بد و دشمنیں ہم ہی ہی کیا اخلاص باری انساں تو نہیں تجھی میرا اخلاص دشمنی کہتی میں جب کو وہ ہوتا را اخلاص اور پڑھتا ہی مان غیر سہی سکا اخلاص دشمنی ابکی تیری وروہ پہلا اخلاص تیری بیمار ہی کرتا ہی سچا اخلاص</p>

<p>اوس شکرانی بناوٹ کی لکاوٹ ہی نکلی پس قتل آمیری خاطر سی ٹہر جا تا دفن چاہتا ہی کہ دل اوس تنگ قیاسی بہت جا اے نہیں لکھتی ہیں ہم خط میں سرسبز موت ہی نہ پیری پاس ہماری شب ہجر</p>	<p>ہاں قسمت میری کچھ کام نہ آیا اخلاص ظالم آخر تنجی مجھی ہی کہی تہا اخلاص میری ناصح کا ہی قیاسی زالا اخلاص جنگو لکھتی ہی سدا یا رسد یا اخلاص رح تو یہ ہی کہ برقی قتل میں کیا اخلاص</p>
<p>مومن ہیں ہدایتی سی ہی کیا بدتر ہی اوس بت نشن بیان سی ہمارا اخلاص</p>	
<p>ہی صبر کو کہاں تپ داغ جگر سی فیض بڑا ہنگامہ بہر کی وہ پیدا دیکھ لے یا دخط نگار میں ہم نہ ہر کہا موسے بالطبع گر کم ہو تو مفلس ہی ہی کریم ہی چرخ سی مید کشائش عبت ہیں ملنی کو خاک ہی میں بخیلوں کا مال ہی شب بہر کیا ہی بد ر فیاض کا گلہ ترسا حنم پر مگنی ہم آہ جب نہیں تصویری تیری مجھی تسکین ال کہاں</p>	<p>کلیچین کو کب ہو شجر بار وری فیض اتنا ہوانہ خدمت ال نظر سی فیض کیا اپنندگی کا ہوا ہی خضری فیض ہوتا ہی سایہ کا شجر لی ثمری فیض کسکو ہوا ہی خانہ وابستہ درسی فیض دیکھو تو ہی کی کو ہی غنچ کی زری فیض تو ہی عیان ہوانہ دعای سحر سی فیض جاری سیج کی لب اعجاز ثری فیض کیا خاک تشنہ کام کو آب گہری فیض</p>
<p>کیونکہ نہ غم ہو خلق کو مومن کی مرگ کا تہا سیکو اوسکی ذات سرا یا میری فیض</p>	
<p>ہاں ان کہا سیج بوئی زلف و تا قرص سمجھیں قیامت میں تنہا مشہور قتل کیوں کردی خاک نام حد و کو در داغ</p>	<p>جان تو نہیں جھرنی ان نیکی صبا قرص دیکھنا یہ نہ ہوتی رہا خون بہا قرص مفلک کو جہان میں کوئی تہا ہی بہا قرص</p>

<p>کس نازی کہتا ہی کیوں تی ہوا فرض کس پوری پہ لیتی ہی تو تاثیر عارض افسوس کہیں ہر سی ہکونہ ملا فرض آتا تھا یہ اسپر زنا یا ب میرا فرض بختون کا میری زخم سی کیونکہ ہوا فرض</p>	<p>ارکسی کیوں لیتی ہو تم دل کو تودہ شوخ کچھ دینی کا ہی دیکھ لی سی آہ ہکانا افلاس سی کہا یا لکی غم سبز خطون کا گن گن کی دینی داغ فلک لی بچھی یا آمد سی فزون خرچ ہی اسی شور محبت</p>
<p>ہم فرض یہ لفظ دل و سی تی من مومن جسنی نہ کہہ ہوا ج ملک لیلی دیا فرض</p>	
<p>اس سجت صحیح کی تکرار ہے غلط نہ چند وصل غیر کا انکار ہے غلط کیونکہ کہیں مقولہ اغیار ہی غلط تاثیر ناہی شہر بار ہے غلط گویا کہ قول محرم اسرار ہی غلط ناصح تو خود غلط تیری گفتار ہی غلط اسی شوخ ہو فافا تو دار ہی غلط منکر نہ تو پہلی ہی ہزار ہی غلط مت کہ درست ہم غلط کار ہی غلط</p>	<p>ہر غریب سی عشق کا اظہار ہی غلط کہنا پڑا درست کہ اتنا ہی محاط کرتی میں محبت عوی لفت کا کیا کریں یہ گرم جوشیاں کی دوسری لی کرتی ہو محبتی راز کی باتیں تم اس طرح اوٹہ جا کہا تنک کوئی باتیں اوٹہ نیرنگ تہا ربط غیر میں میری مریکا انتظار کیا جذب انتظار کی تاثیر لی وفا ہی حرف کامیابی دشمن میں نشین</p>
<p>سچ تو یہ ہی کہ اوس بت کا فکری ورین لاف و کراف مومن ہر سدا ہی غلط</p>	
<p>ایسی جو رین تیری قسمت میں کہاں یوا عطا مجلس و عطا میں ہر سونگراں یوا عطا ہو چکا تذکرہ باغ جنان یوا عطا</p>	<p>ٹان تو کیونکر مری ترک تیان یوا عطا منتظر ہی کسی بت کا تو نہیں کیونکر ہی اب دراجا نہ ہی کوئی تیان کی باتیں</p>

<p>سبح ہی کا قہر سری تقریری کو یکجہلیں          حور کی مہج میں کیا ترگ صنم کا مذکور          در میری دسی ظالم نہ جلا جی کہ نہیں          اہل جنت سی کرد لہری حور کا ذکر          جو ملین تجبی بصد شوق وہ کیا ہو گئی مگر          کیسی آرام پس مرگے کافسر تو</p>	<p>شعلہ آتش دوزخ ہی زبان ایو اعظ          یہی تین ہیں میری لہ پر گراں ایو اعظ          یہی جنم سی تو کم شعلہ شان ایو اعظ          ایسی تین کوئی سنا نہیں بیان ایو اعظ          بس میری ساسی حور و نکا بیان ایو اعظ          اہل اسلام کا ہی شمن جان ایو اعظ</p>
<p>شرم کی بات نہیں ہی یہ اثر ہو کو نگر          زمین مومن بن تو سرخان ایو اعظ</p>	
<p>کس ضبط پر شرارتان ہی فغان شمع          دلگرمی فریب یہ ہی من تار ہون          روشن ہی اہل نرم یہ شکوہ نسیم کا          اتنا ہی یکسوں یہ تو جلا د کو جی رسم          جھپٹنے کی قتل میں کیوں سوچ دیکھ لی          ہی تار گر یہ تار نفس اہل سوز کو          داغ جلائی در دندان دروی دلف          سب گرمی نفس کی ہیں اعضا گدازان          او سکوبھی کوئی پروہ نشین ہی جلا ہی ہی</p>	<p>ابک برقی تہی جلال ہوتی زبان شمع          پروہ اند کیا مجال کر ہی متحان شمع          اس پہلوتی زبان یہ دیکھو بیان شمع          روتی ہی شمع آپ سرشتگان شمع          بن بولی لوگ کرتی ہیں مطلع زبان شمع          یعنی وان شمع ہی شک وان شمع          ہی شک شمع و شعلہ شمع و دخان شمع          دیکھو نہ زندگی ہی سراپا زبان شمع          خانوس سی سنا ہی یہہ رانہاں شمع</p>
<p>ایک اور ترہ وہ مومن شعلہ زبان غل          جل جائیں جھکی شک سی حاسبان شمع</p>	
<p>مصل فرد تہی تپ تاب نہاں شمع          تہا شب چراغ خانہ دشمن وہ شعلہ رو</p>	<p>پرواہ جل کیا نہیں از دان شمع          کیا کیا جلا ہی صبح ملک جی لبان شمع</p>

ای سوز لریہ الی میری ابتا بابلی صہیت میں ایک کات کی کیا محو ہو گئی پہنچی تیری نزاکت و گرمی کو کیا بجال ہوں داغ بد بکائی دل بسکہ یار پر حیرت فراہی حسن بہت کیا عجب اگر گر ایکہلی بن عوق آلودہ کو تیرے ایک پیہ سوز دل ہی کہ میری مزار پر	پانی بہری ہی جلوہ آتش فشان شمع اوس بزم میں سحر کو نہ پایا نشان شمع ہر چند موم جسم ہی اور شعلہ جان شمع پروانہ کوہی سادہ دلی سی گمان شمع تہم جامی تیری بزم میں اشک روان شمع کھل جامی سوز اشک تلی استخوان شمع مائل ہوا زمین کی جانب خان شمع
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لاٹین تاب حرف تباں کا فران عشق پروانہ کو حجیم ہی مومن زبان شمع
-------------------------------------------------------------------

ست کہ شبصال کہ ٹہنڈا لکڑی داغ پروانی کیون صدقی ہوں اس لگی کہ ہی وہ سوختہ جگر ہوں کہ پیانہ و سبجو زلفین او ڈھابا و رخ سی کہ دلی جلن مٹی اوس مہر دوش کی جلو کی زبان کیون ہوں کیا بی تکلف آئی صدا ہا ہی شمع و ہم پیش کی ہی سانی عرض ہنر ضرور کیا خوب روشنی ہی کہ چہر کی تاب سی غم خانہ تنکے مار ہی اور نیم سیاہ روز ہی شام انتظار تماشا سی سوختن اوس شعلہ رولی تاکہ میں مرک ہی جلون	ظالم جلا ہی میری طرح عمر بہر چراغ ہر شستہ قندیلہ زخم جگر چراغ بنتی ہنہیں میں خاک سی میری مگر چراغ بجہ جامی ہی جہا نہیں وقت سحر چراغ پروانہ کوہی رات نہ آیا نظر چراغ گر میری بے شک سی ہونوہ گھر چراغ جلتا ہی میری گہر میں بطرز دگر چراغ ہی داغ مہوس تیری قہقہے میں ہر چراغ جلتی میں یعنی چاہی ہی ہوں ہر چراغ جلتی میں تاب صبح اوس ہم او ہر چراغ جلوای دشمنو نشی میری گور پر چراغ
مومن پیہ شاعر و حکا میری کی نگ ہی	

جون پیش آفتاب ہوں نور تر چراغ

<p>گلشن میں لالہ میں ہوں کہیں لیں جانی داغ کیا لہندہ کی شمع میں کیا کیا پانی داغ پہنا ہر کسکا جانہ لکھ دے غم سے کیا کہیں گہیاں لہ بیتاب کی گہری گہری ہستی سخت ناخن غم رو خراشیان اوس شک مہر و مد کی نشانی ہی دیکھنا چھوڑا نہ لالہ زار میں سنا تہہ و سنی غیر کا دیکھو تو سرو مہری چرخ اوس سی گرم ہو دو زخم میں کچھ عذاب پایا کہ میں رہ تو بغل میں عین کی سینہ سی لاک کے پہنا ناید و نکی بدل کن کی شب رکا دی</p>	<p>اپنی تو دلشیں بنیں کچھ سی سوا ہی داغ رخسوں پر زخم جلی میں داغ کی پانی داغ کیوں تنگ ہو گئی میری تن پر فانی داغ سینہ میں ایک شعلہ جوالہ جانی داغ دل کو پہنکے چہر کی چھپک کی بہانی داغ اسی چشم شکبارہ میں بہ بجانی داغ سو بار سینہ چہر کی مینی دکھائی داغ وہاں تو بغل رقیب کی پہاں لہ جانی داغ خو کر دہ تہا تہا تب شعلہ جانی داغ پہلو برای زخم سی سینہ برای داغ ایام چہر میں میری کیا کام آئی داغ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جلتا ہوں اہل نار کی تبدیل جلد سی  
مومن غضب ہی تش لذت فرائی داغ

<p>محلس میں تلو کیہ سکون یار کی طرف کتنا شعلہ مہر کی حیران کیا ہمیں وہم فغان غیر کی سینہ جلا دیا شام فراق خواب عدم کا ہی انتظار اوسنی دکھا دکھا کی جھی چھیر دیکھنا ہی کیا قبول مسجد تھیں ان عشق کا دیکھہ شک لہ گون قیاب و سنی ہنس دیا</p>	<p>دیکھی ہی مجھ کو دیکھ کی اختیار کی طرف کتنی میں کب سی روزن یوار کی طرف آتش لگی تھی گوجہ دلدار کی طرف انکھیں لگیں میں دولت بیدار کی طرف گل ہنسی کی عذیب گرفتار کی طرف ہوں غوث سرچہ کا پی میں یوار کی طرف دیکھا میری دیدہ خونبار کی طرف</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



کلبانک ناله ہی پیدہ ناکل کہلا مگر اب شکم حم یار پینصف کریں کسی دل بعد قتل ہی نہیں ہر تہا گور میں	دیکھانہ میری طرف دیدہ خوبا کی طرح کی آگ سوت فی ہی تو اغیار کی طرف موندہ پھر گیا ہی کوئی شمع کار کی طرف
کافر کلی لگا ہی تو مومن کی مت مگر دیکھ اپنی نفس شستہ زنا کی طرف	
وہ جو زندگی میں نصیب نہا ہی بعد مرگ ناقلق کسی خرام کی دین تہ خاک ہی پیرہ ناقلق پی ہم جیالت جانگنی غرض تو جان پیرا پیرہ کہا نی جکولہ لگی میری کوئی نکرہ زندگی شب ہجر روز وصال کی تیر جی جان چو نظر نہیں نہیں چاہ میری گرو نہیں نہیں راہیں تو کس لیتی غم چیرا تری لہی ہی شہدے ورموین صواب میں شب عدہ جد شوق تو ہی کشمکش ہیہ ستم ہوا کہا جان ملک جوانی میری ندگی ہو تو یہ کہا پیرہ شہر تو کی کیا نہیں پیرہ جلانا غیر کا دیکھو نظر برابر چو کسی پڑی تو خیال وئی کا اسید ہی	پیرہ قلق ہی کیسا کہ ہی ستم گئی جان پیرہ ناقلق کہ زمین کو زلزلہ آئی جی لہا ہی مجھ کو ذرا قلق پیرہ عذاب گ ہی پائش ہیہ خدا کا قہر ہی ناقلق کوئی کیا جی جو ہوا یا ساشتہ رو بہ صبر و سادقت کہوں کیا تغیر حال کی کسی کو کہ ہی ناقلق مجھ کو فی کہہ کی دودیا سیر حال سکل ہو قلق ہی ہمیشہ ایک ہی شش سی مدام ایک ہی ناقلق کہ وہ آئی جی تو ہم گئی تو کسید طرح نہینا قلق تیری صنی کی مجھ کیا خوشی تیری سکا مجھ کی قلق کہی محبت ہی تیری ہیہ نہیں صبر مجھ کو ہو قلق جو طیش کو برق کی کہیوں تو مجھ ہی دانی تیر قلق
یہ ہیں گری و جو روز و طرف وں صنم کی رخ کرو جسی مومن آئی اسطی شکار قبلہ ناقلق	
قہر ہی موت ہی قضا ہی عشق اگر غم ذرا است ادبنا آفت جان ہی کوئی پردہ نہیں	سخ تو یوں ہی بری لہا ہی عشق وہ بہت پوچھتی ہیں کیا ہی عشق کہ میری لینا چھاپی عشق

<p>بلہوس اور لاف جاننا زسی وصل من احتمال شادی گ سوجی کیونکر فریب لدا رہی کس ملاحت سرشت کو چاہا ہکو تیز چچ تم پر سی بیٹھے دیکھہ حالت میری کہیں کا فر دیکھتی کس جگہ وہودی گا اب تو دل عشق کا مزا چکھا آپ مجھی بناہن کی سح ہی مین ہ مجھوں حشت راہوں</p>	<p>کبیل کیسا سچا بیای عشق چارہ گرد دلی دای عشق دشمن اشنا ناما ہی عشق تلخ کامی پہ با مزا ہی عشق دلربا حسن جان با ہی عشق نام دوزخ کا کیوں پہر عشق سیری کشی کا ناخدا ہی عشق ہم نہ کہتی تھی کیوں ہی عشق با وفا حسن یوفا ہی عشق نام سی میری تباہی ہی عشق</p>
<p>قین و فراد و دای عشق و مومن مرگنی سب ہی کیا دای عشق</p>	
<p>امتحان کی ایسی جفاک تک غیر ہی یوفا پہ تم تو کہو جرم معلوم ہی زلیخا کا مجہد چاشت نہیں ہی کچھ عالم دیکھتی خاک میں ملائی ہی کہیں آنکھیں دیکھا چکھو نہ بلاتین کی وہ نہ آئین گی ہوش میں آتو بھیر جان نہیں لی شب وصل غیر ہی کاٹے</p>	<p>القیات ستم ناک تک ہی ارادہ بنا گاہ تک طعنہ دست نارسا تک صبر آخر کرسی وفا تک نگہ چشم سرمہ سا تک جانب غیر دیکھنا تک جوش لبیک و مرجا تک غفلت جرات از مال تک تو مجھی آڑ مایگا تک</p>

<p>تنگو خوجہ گئے برائی کے</p>	<p>در گزر کیجی ہلاکت تک</p>
<p>مرحلی ہو اوس صسم سی ملین</p>	<p>مومن اندیشہ خدا گت تک</p>
<p>ہم میں اور زرع شب ہجر میں جان ہوتی تک آسمان ختمہ کچھ ایسا نہیں تھا ہی ان جہان شمع سان اپنی پیش ہی تو سنی یا نہ سنی اس چمن زار کا حسرت سی نظارہ کر لی کون جیتا ہی نگا ہو نہیں سبک ہو نیکو کر ہی نالہ جا نگاہ کی ہیں شور و شعوب ہائے شاید کہ وہ سرما یجن آجاوے غم و غصہ سی ہی خلقت میر جی ہن طفل شکر</p>	<p>صبر آتا ہی کوئی تاب تو ان ہوتی تک کوئی باقی نہیں ہی کا امان ہوتی تک طی ہو ویگا یہاں سا نہ زبان ہی تک امی نگہ دیدہ ہر سو نگران ہوتی تک سخت جانی ہی تیری لپہ گرا ہی تک دور نا کا ہیکو تا شیر فغان ہوتی تک کچھ کچھ فائدہ ہی جلی زبان ہوتی تک انہیں گزشتہی وفا عمر جوان ہوتی تک</p>
<p>خدا ہوئی محنت سرمغان میں مومن</p>	<p>عید سرور ہی ابکی رمضان ہوتی تک</p>
<p>بہر خور و کون دہ کردی چاک چکان تک خاک ہی آنکھوں کو میری گرد و ناغی فحسی تو اول لفت ہی رب صل ہی میں اتصال سیدہ سی کہبر کی آخر جان عجب پر لگتی کل کا جلسہ ہوتا سرگزشتہ میں اضطراب گشتل سج ہی کنوئی میں سا آئی ہی طالع برگشتہ ہی شوق شہادت و کھنا نیشہ دہان رب پٹہ کسلی ہو نہ ہی ہٹ گیا</p>	<p>ہاتھ نیچا چا ہی و سنج کی امان تلگ سب مکد میں ہوائی کو چچا نا ق تلگ ہکو تو جیتا نہ کہیو آمد ہجر ان تلگ حال نیچا یہاں تلگ زخم زانی یہاں تلگ آج پہر پھل کسی دہب ہی محنتی و مان تلگ کیوں نہ پھینچا لیجا مصری گنغان تلگ مرگہ قاتل پہر گئی سب خنجر بران تلگ ہی میں ہی ششی افلاک نور افشان تلگ</p>

	<p>شوق بزم احمد و ذوق تہاوت ہی مجھی جلد مومن فی پنج اہل حق ان ملک</p>	
	<p>ہوئی کیا کیا وہ اتنی بات پر آگ کہ ہر جان و سر پانی اور سر آگ کہ گزرتا ہوں اتنی ہی نظر آگ تیری گہرین لگی اسی بی خبر آگ جہنم میں ہی اویو اخطا کر آگ جدید دیکھو اور دوسری جلوہ گر آگ دلی تھی لاش کی بدلی گھر آگ میرا جلتا ہی جی کیا دیکھ کر آگ بچا دی توئی کیا اسی ختم تر آگ کہ نخل شعلہ لاتا ہی شمر آگ یہ کیوں کہہ رہی تھی بدتر آگ</p>	<p>لگائی آہ فی غیروں کی گہر آگ و فوراً شک و طغیان فغان ہی سمندر کر دیا آتش رخون فی جلایا آتش ہجران فی دل کو چوڑین کی ہم اپنا دامن تر و مان تاب رخ و سیاں آتش دل جلی کیا کیا شجر تربت پر میری رہ بس غیر و سنی ہی ہر گرم صحبت و ہوان و ہتا ہی لسو ق گریہ حصول سوز دل جزو اغ کیا ہو لکا لارنگ عالم سوز کس نے</p>
	<p>پڑی مومن فی کیا کیا کرم شمار بہری تھی دل میں بار بک قدر آگ</p>	
	<p>کہ ہوئی کا جہانین تجسا ہی سخت دل کہتا ہی رات دن ہوس تاج و تخت دل دیتی کسی کو کاہیکو ہم تیرہ سخت دل ہی پاش پاش سب جگہ اور تخت دل</p>	<p>جہاں سیر ہے بھگور ہم نہیں کرخت دل داع خون و سنگ دریا رہو نصیب گر جانتی کہ ہی شب ہجران یہ کچھ بلا الاس نیرہ تھی میری لسو کہ ضبط سی</p>
	<p>کیا شبہ مومن آہن قمری کی کفر میں کرتی ہیں نذر جلوہ سنگ و درخت دل</p>	

<p>ملک الموت سی و چار ہی دل ستم آموز روزگار ہی دل کیا خبر تھی اونہیں نگاہی دل سہم میں با یوس امیدواری دل سینہ گلزار و لالہ زاری دل دل سی میں محبتی شہساری دل لی اثر آہ و بیقرار ہی دل غیرت زلف تابدار ہی دل سر عشاق کا غبار ہی دل ریشک ہنگام انتظار ہی دل</p>	<p>مرد عشق ستیزہ کار ہی دل بسکہ مشتاق نازیاری ہی دل زلف مشکین میں کاسیکو کتی وصل جانان کہان و انہی خیال دیکھ لہ فراط زخم و کثرت داغ بسکہ تھی ہزار گل میں تیری لی واد و دیو فانی ہ شورخ تیرہ بختوں کی سج و تاب بچھہ بسکہ اوسنی جلا کی خاک کیا کیا کہوں میں بچھو م یاں امید</p>
<p>شب ہجران کو سمجھی و حیرنا مومن ایسا سیاہ کاری ل</p>	
<p>پیش کیا جلتی ہی دس سی جس آجاتا ہی ل دیکھ جلتی شمع محفل کو جلا جاتا ہی ل سینہ میں نذر ہی نذر کچھ کہلا جاتا ہی ل اپنی حالت دیکھ کر ظالم کٹا جاتا ہی ل میر سی لک سا تہ ناصح کا ہی کیا جاتا ہی ل کچھ ہی بن آتی ہی جب سی یوفا جاتا ہی ل کیا ہی گی دیکھی بتا ہی یا جاتا ہی ل ماتہ سی اغیار کا ہی تو جلا جاتا ہی ل سینہ میں کتا ہی جب انکھوں میں آجاتا ہی ل</p>	<p>کیا کروں کیونکر کون ناصح رکھا جاتا ہی ل سوزش پروانہ دیکھ لاتی ہو کیا میں کیا کہوں یا الہی مجھ کو کس پر وہ نشین کا غم لگا حیرت دیدار میں آئینہ رکھ دی ماتہ سی کوئی سنتا ہی نہیں بکتا ہی کیوں یوازہ وار مست بگڑ تو ہرز گرد سی میری انصاف کر وہ ستھر دلیبر عالم ادھر آتا ہی اب ماتہ اوٹھائی کسل ل سی لکلی پیر پر دہرے اندگریہ دم اندوہ ہے موجب نہیں</p>

	<p>جاستا ہوں میں تو مسجد میں ہوا ہر موسم میں لی کیا کروں تجا ز کی جانب کیجا جا تا ہی ل</p>	
<p>ایک عالم میں ہیں کیوں ای گردش ایام ہم صبح تک ویاگئی لی لی کی تیرا نام ہم ہی گناہ اپنا ہی پھر دیوین کسی لڑا ہم ہی تلخ کامی عشق میں تہی لائق شناسام ہم بات ہی کرتی ہمیں خیر صنعت لہام ہم خاک پر چکی ٹرنی کنتی میں سوئی با ہم ہم بدم اوس پردہ نشین کو ہیج کر پیغام ہم ایسی سوداچی ہمیں ای شوخ لیلی فام ہم اور رہیں وہ جائیں یوں کام طبعی دکام ہم کاش ہوئی چشم ز گس دیدہ بادام ہم</p>	<p>شام تھی صبح مضطر صبح سی تا شام ہم شب ہی تجہ بن رہیں چین لی آرام ہم پیر و دشمن لی ستا جا کے ہم عاشق ہوئی کیا مزا پایا حدوسی سیزا جواب لے بسکہ ایک پردہ نشین کی عشق میں گئی گلو آن مہیا کون کوٹھی پر کہ یوں حیران ہی تو خبر لایا کیا کہا قاصد سی جیتی پیر لی میں اس سیہ سختی یہ رکھیں تجھی سید وفا آئینہ کا بوسہ لی تو عکس لب کو دیکھ کر پہنچتی واپس آئے اوس پردہ نشین کو کوٹھی</p>	
	<p>گر تیری کوچہ سی دی کعبہ کو نسبت کیا گناہ مومن آخر تہی کہی لی شمن اسلام ہم</p>	
<p>خاک دالین دیدہ دشمن میں جسم خود او بچہ کر رہ گئی دامن میں ہم دیکھنا کہ دیوین کی روزن میں ہم وصل شوخ چست پراہن میں ہم روی میں ای مہروش گلشن میں ہم خاک اوڑا دین ادسی امین میں ہم جاسکی کب یار کی مسکن میں ہم</p>	<p>سیر بہ میں اوس چشم جاد و فن میں ہم نا تو ان تہی پر پھوڑ ہستل خار غیر کو جہانکا تو ڈھیلے آنکھ سے کے پہولی جامہ میں ساتے ہی ہمیں اور شبنم دن کو ٹہری کیا مجال کر دیا اوس جلوہ لی محسنون جلو دل میں ناصح آئی کیا اپنا خیال</p>	

جوشِ حشمت فی اوٹھایا لاش کو	اپنی پاؤں سے گئی مدفن میں ہم
تو زنا مومن نہ بیان است	میں مسلم عاشق کی فن میں ہم
<p>پانی تہی چین کب غم و ریس گہ میں ہم اس طرح خاک چھائی پہرتی بینِ شت و شت کبھی میں ایک پر کو کچھ آوار کی کاحال ہنیں شت سے زیادہ تراویں میں سختیان ہی یادِ رطب یا بس تقریرِ ناصحان کیساں ہی شامِ غربت و صبحِ وطن اثر اوس گل کی غم میں پھولتی پھولتی تو نشک سے دلی سے رام پور میں لایا جنوں کا جوش جانیں اثرِ حبیبی رقمِ جذبِ شتیاق</p>	<p>راحتِ وطن کی یاد کریں کیا سفر میں ہم ہوئی جو بالبال کسی رنگِ زمینِ ہم باندھیں کی نامہ طائرِ مجھوگی پر میں ہم کیا پھوڑیں سرِ تصورِ دیوار و در میں ہم کیا بولیں شکوہِ سفرِ کج و بر میں ہم پائیں فغانِ شبِ میں نہ آہِ سحر میں ہم کیوں جلتی سایہِ شجر بار و در میں ہم ویرانہ چھوڑ آئی میں پرانہ تر میں ہم دیکھیں زامِ ناقہ کفِ نامہِ بد میں ہم</p>
وصلِ تان کی ن کو نہیں پہنکے ہو وبال	مومن نمازِ قصر کریں کیوں سفر میں ہم
<p>غمِ ابرو میں پہرتی بین دمِ شمشیرِ کثر میں کساں کہیں ہی ہوا و ہمِ محالِ خوبانی کیسی رلفِ سجدہ کی کیا سو دینِ مکتی میں چمن کو جھانکتی میں روزِ یواری گویا ہوئی تم کیوں خفا تا شیر سی ہر سا کی اب گی آگِ تاشِ غم کو زبانِ خامہِ شعلہ ہی جبینِ پائناک تو سناں تپ تپ تپ تپ میں</p>	<p>کیا کرتی ہیں اپنی قیل کی تدبیرِ کثر میں وہ دلی توڑی ہی پناہ اور اسکی تیزِ کثر میں کیا کرتی ہیں کیا کیا بیج کی تقریرِ کثر میں کہ دیکھا کرتی ہیں داغوں کو سینہ پیرِ کثر میں کیا کرتی تہی یہ تو پہلی ہی تقصیرِ کثر میں جلادیتے ہیں سو سو خط دمِ تحریرِ کثر میں مشادیتے ہیں لفظ و فقرِ تقدیرِ کثر میں</p>

<p>دہان جو ٹاگلی لگنا کہ شوق بکھنا یہین          عجبت ہے سو دین تیری لکھ لکھ          نہیں باقی اثر اپنا یہ غیرت کا اثر دکھا          یہاں کیوں پرگئی جون کی گلوں کی لڑائی          نہ ہی سجد میں برکت و رز وہ بتام ہو جاتا          کب چوڑی میں اس ستم ایجا کی قدم          کیا تھری فوج غم کی مقابل فغان واہ          اب تک گیانہ باغ میں تو بہر تظار          پا بوس یار کرتی ہوئی کینچ دیو سی تو          اسی سداں باغ رہا ہوں پہ گیا کروں          تو اریسکے کہری جو نکلا وہ جنگ جو          سر پہ پہ کوہ غم گراوٹھا تا تو بوجہ سی          خواب عدم حرام ہی یہاں انتظار میں          کیا ہو وی دل پہ پاتہ دہری ہر گز کہی</p>	<p>لگاتی تھی کلی سی غیر کی تصویر اکثر ہم          کہ سری بہانہ تھی میں باتوں کی زنجیر اکثر ہم          کہا کرتی تھی بیتابی کوئی تاثر اکثر ہم          الہی وکتی تھی نالہ شبگیر اکثر ہم          گئی مومن فون پرستی فی تسخیر اکثر ہم          سری سہارا اور ہی جلاو کی قدم          جسی نہیں میں لشکر بادی کی قدم          سن ہو گئی کہری کہری شمشاد کی قدم          تصویر میری چوم لی بہزاد کی قدم          اوٹھتا نہیں ہی گوچر سی صیاد کی قدم          تاثیر لی لی میری فریاد کی قدم          دہس جاتی بیستون میں فریاد کی قدم          کیا سو گئی اجل تیری بیدار کی قدم          سینہ پر وہی عاشق ناشاد کی قدم</p>
<p>تہانی تھی لین بے ملین کی کسی سی ہم          مہستی جو دیکھتی ہیں کسی کو کسی سی ہم          مجبستی بولو تم اسی کیا کہتی ہیں بہلا          بیزار جان سی جو ہنوت تو ملے گتے          اوس کو میں جا میری کی مدد اسی جو شوق</p>	<p>پاکستان احمدیہ حضرت مومن بغیر ہوں          دیکھلائی پیر خدا مجھلی دستا دلی قدم          پر کیا کریں کہ ہو گئی ناچار سی ہم          مونہہ دیکھ دیکھ روتی ہیں کسی نیکی سی ہم          انصاف کبھی پوچھتی ہیں آپ ہی سی ہم          شاید کجاستون پہ تیری مدعی سی ہم          آج اور زور کرتی ہیں بیطاعتی سی ہم</p>



صاحب لی کس غلام کو آزاد کر دیا بی روحی مثل ابر نہ نکلا غبار دل ان نا تو اینوں پر ہی تھی خار راہ غیر کیا گل کھل کا دیکھی ہی فضل گل تو دہ موندیکہ پی سی پہلی ہی کس دن صاف تیا ہی چٹیر اختلاط ہی غیر دن کی سانی وحشت دل عشق پردہ نشین میں مہکجا کیا دلکولی گیا کوئے پیکانہ ہشتنا	لوندگی کہ چھوٹ گئی بندگی سی ہم کہتی تھی اذکو برق تبسم نہی سی ہم کیون کر نکالی جاتی نہ اسکی گلی سی ہم اور سوئی شت بہا کتی میں کچھ پی سی ہم بیوجہ کیون عہبار رکھیں آرسی سی ہم بہی کی بدلی رو تین کیون لگدگی سی ہم موندہ دانا نکستی میں پردہ چشم پر سی ہم کیون اپنی جکیو لگتی میں کچھ اجلی سی ہم
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لی نام آرزو کا تو دل کو نکال دین  
مومن نہوں جو ربط کدین معنی سی ہم

جو پہلی دن ہی سی دل کا کہا نکرتی ہم اگر نہ بات میں دس لربا کی دل دیتی اگر نہ دام میں دس لف خم کی آجاتی اگر نہ لکٹی چپ دس بدگلی شوخی سی اگر جلاتی نہ اوس شعلہ رد کی عشق میں ج نجاتی اوس بت ہرجائی کی گلی میں اگر اوس لفت دل جان پر اگر نہ مرجاتی نہ بہرتی دم جو کسی شعلہ رو کی خواہش کا اگر نگاہ تغافل شعار سے لگتے نہ ہوش کہوتی اگر اوس پر سی کی باتوں پر نہ نکرتی اوس کی بزرگ حجاب پاپ سے	تو اب پہلو گوئی باتیں سنا نکرتی ہم تو دل یہ بات سدا دہر لیا نکرتی ہم تو یوں خراب پریشان رہا نکرتی ہم تو بات بات میں مضطر ہوا نکرتی ہم تو سوز آتش غم سی جلا نکرتی ہم تو دُور سی دُور سی قلق سی پہر نکرتی ہم تو اپنی مرنی کی ہر دم دعا نہ کرتی ہم تو جھنڈی سانس ہمیشہ بہر نہ کرتی ہم تو بیٹھی بیٹھی یہ یوں چک اوٹھا نہ کرتی ہم تو آپ ہی آپ یہ باتیں کیا نہ کرتی ہم تو شکل برگ خایوں پہ نکرتی ہم
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اگر نہ ہنسنا ہنسنا کیسا بہا جاتا اگر نہ دیکھتی وہ پیاری پیاری صورت آہ نہ لگتی آنکھ تو دن ات سوتی ہی رہتی</p>	<p>تو بات بات پر یوں رو دیا نگر قی ہم تو ایک لپک کی مونہہ کو نکا نگر قی ہم کیسی چاہ نگر قی تو کیا نگر قی ہم</p>
<p>جو غم توں کا نہ تو تیری طرح مومن تو دیکھ چرخ کو ہی ہی خدا نگر قی ہم</p>	
<p>اوجھنی نہ زلف سی جو پریشانیوں میں ہم سرگرم رقص تازہ ہیں قربانیوں میں ہم ثابت ہی جرم شکوہ نہ ظاہر گناہ رشک ماری خوشی کی مرگئی صبح شب فراق آتا ہی خواب میں ہی تیری زلف کا خیال دیکھا او دہر کو توئی کہ بس دم نکلی گیا اب قید سی مید رہا ہی نہیں رہی دور زبان میں اوس گم سر مرگین کی وصف آہوں کی اپنی بلبوہوں کو رولا دیا وہ صید ناتوان میں کہ اس اضطراب پر معمور اسقدر ہیں تیرے حسیں شہشت پیش نظر سی کس کا رخ آئینہ گداز کہا کہا کی زخم سوئی نمک زار پر دریغ</p>	<p>کرتی میں اوس پنازا دوانیو میں ہم شوخی سی سکی آتی ہیں چولا نیوں میں ہم حیران میں آب اپنی پشیمانیوں میں ہم گنتی سبک ہوئی ہیں گزشتہ جانیو میں ہم بی طور گہر گئی ہیں پریشانیوں میں ہم اوتری نظر سی اپنی نگہبان نیو میں ہم ہمدرد پاسبان میں نڈانیو میں ہم گوار کر رہی ہیں صفا انیوں میں ہم بین شک چشم یار فسون خوانیو میں ہم اوجھلی نہ آب تیغ کی طغیانیوں میں ہم گنتی ہیں شہر ہوں کو سیا بانیوں میں ہم روقی ہیں اپنی حال پر حیرانیوں میں ہم کہو بیشی اپنی جان تن آسانیوں میں ہم</p>
<p>مومن جہد سی کرتی ہیں سامان جہاد کا ترسا صنم نو دیکھ کی نظر نیوں میں ہم</p>	
<p>دل گ ہی در لگائیں گی ہم</p>	<p>کیا جانی کسی جلائیں گی ہم</p>

<p>             وادوسی چو اپنی آئین کی ہم              اب گریہ میں دو جہانیں کی ہم              خنجر تو نثر سخت جاسنے              گر غیر سی ہی بہہ رنگ صحت              تو سخت حد اہل فلک دل              اسی پردہ نشین چپ کہ تھی              بہ چین کی حد کی ہاتھ پیغام              ست لال کرانکہ اشک حق پر              دشمن کی کہی سی روٹھتا ہی              کتر اسی جو کوشش سر خط              پھر و کوئی دم کہ جان پھر ہی              دم دیتی تو ہو یہ پیہر سجدہ              کیون غش ہوئی دیکھ آئینہ کو              زردیدہ نظری کیوں مقل              گر ہی دل غیر نقش تسخیر              آئینہ رنگ عسمن لٹرا              کیا پوچھی ہی رکھ تو یہ کبہ نشہ           </p>	<p>             کیا تھیں کی خاک اڑائیں گی ہم              یوں آتش دل بجائیں گی ہم              پھر کسکو گلی لگائیں گے ہم              تو اور ہی رنگ لائیں گی ہم              کس کسلی ستم اوتھائیں گی ہم              پھر دل ہی یونی جیائیں گی ہم              حال ل اوسی جہانیں کی ہم              دیکھ اپنا لہو بھائیں گی ہم              و وہی کہی تو منائیں گی ہم              مطلب ہی کہ سر اڑائیں گی ہم              ست جاؤ کہ جی سی جہانیں کی ہم              دشمن کی قسم دلائیں گی ہم              کہتی تھی کہ تاب لائیں گی ہم              کیا مرنی سی جی چرائیں گی ہم              تو تیری لسی جلائیں گی ہم              کیونکر اوسی مونہ دیکھائیں گی ہم              آپہ گردن جہانیں کی ہم           </p>
<p>             کہ اور غل بطرز و اسوخت              مومن پہ اوسی سناٹیں گی ہم           </p>	
<p>             اب اور سی لو لگائیں گی ہم              برباد نہ جان کی کدورت           </p>	<p>             جون شمع تجھی جلائیں گی ہم              کیا کیا تیری خاک اڑائیں گی ہم           </p>

<p>سردوش عدد پر کہہ کی ہنسی              نگرہی تو کر نیکی اور سی نصیحت              دن دیکھی ایک اور لالہ رو کو              لب کا تیری دعویٰ سی              گر خواب میں وہ سر کو دیکھا              گر تیری طرف کو بقراری              گر دیکھ کی ہنس یا چین تو              کیا ذکر ہی ہونٹ چاہی کا              پیر تیری ہوا کا دم بہر تو              گر خواب میں انکر جگایا              آنا ہی گلی سی دہیان تیری</p>	<p>جہان نہ کہ سر اور ہائین کی ہم              سچہ پر ہی ہر سی ہائین کی ہم              ہر داغ پہ داغ کہا ہین کی ہم              مرا و پر آزا ہائین کی ہم              انکھین مڑہ کو دکہا ہین کی ہم              کہی ہی کی تو لوٹ جا ہین کی ہم              سو نہ پیر کی مسکائین کی ہم              کچھ اور مزا چکھا ہین کی ہم              جی ہی کو ہوا ہائین کی ہم              سوئی مردی چکھا ہین کی ہم              خاطر میں ستم نہ لائین کی ہم</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تجارت چھین ہو گو تر گھر  
 مومن میں ہر نامین کی ہم

<p>ساری حباب لے یا تجالی ہی جالی میں              اور سب کہو جو نکو تجالی آپ کسی فراتی میں              کوئی پروہ دہو میں ہی ل کہری سکہانی میں              موم کی شمشادش غم ہی تہر کو کھداتی میں              ہوتی میں لاغرا و زیادہ جتنا ہم کھاتی میں              کسلی ہم ہی دم پیری آتی میں جالی میں              دیکھی ہی کم خنجر جب ہم خنجر کھداتی میں              جی ہی ہر کٹ لٹی کی دکی فال تو ہم کھداتی میں</p>	<p>صفحہ حق چون کہو ہم سوزش لکھواتی میں              اچکی کل تم ہوٹ ہی سی تو نہیں سہمی میں              پیرتی میں سو سو سو جہنم لکھواتی میں              سوزش لکھواتی میں بتا سو دہ لکھواتی میں              آئے ہوا ہی ملک محبت میں ہی ہم کو تو              کس کی خراب نیکی ہی کسلی ہی ہی ہدایتی              شکوہ کیا بید و کر کا کچھ ہی دس ہی بیکو تو              ان ہی کثرت شاک و تبسم ہی ہی جو ہم ہی سید</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>خط غلامی لکھدی غیر تو ہی کہ کیا لکھی ہے          ہوش گئی یہاں اسی پہلی ہوئی سحر بوجھ میں          کیا کہیں تھی ہی سحر دو پوچھتے غلام جن          کچھ قص میں بیٹھ کی گاہی تھی میں نہائی پر          شام سی سی سو رہی تو اور سہم وکی کو حین          کرتی میں وار زفر تھی میں تنگ سو سوا</p>	<p>چھیر تو دیکھو میرا خط وہ عیون ہی پوچھتی ہیں          سہیہ تو سمجھی حضرت صاحب آپ کی سبھائی میں          کیوں کر یہاں ان پر ان رجحان کی جاتی میں          یاد سیر سو سم گل سی ہی جی بہلاتی میں          ولولہ مای شوقی کیا کیا پہرتی میں کہرتی میں          گھر میں تیر ہی گنتی میں بخیر در کھٹکاتی ہیں</p>
<p>کیا کسی بت کی لیں جگہ کی کوئی ٹھکانا اور ملا          حضرت مومن اب تہمین کچھ سیم جد میں کمراتی ہیں</p>	
<p>عشق فی سہ کیا خراب ہیں          بلکہ پردہ نشین میری میں          کیسی حیرت سی ہی سکر وحی          شب وقت میں خال چمکی اکلمہ          وہ جفاکش میں ہی فلک کہ کیا          دگم ہی بہت میں تو کوئی          غیر سی سی وہ کرم حجت می          سکی زلفو کی بوسیم میں تھے          غیر کی واسطی نہو بی تاب          اب کوئی کیا کری علاج فوسر</p>	<p>کہ ہی اپنی سی اجنباب ہیں          موت سی ہی ہی حجاب ہیں          دیکھی ہی دیدہ حجاب ہیں          یاد ہی چشم نیم خواب ہیں          اوس تلکری انتخاب ہیں          اوسکی کھیر لچلو شتاب ہیں          کیوں نہ غیرت کری کباب ہیں          ہی بلا آج ہیج و تاب ہیں          طعنہ دینا ہی خطراب ہیں          موت ہی ہی دیا جواب ہیں</p>
<p>اسی بت ہجر دیکھ مومن ہیں          ہی حرام آگ کا عذاب ہیں</p>	
<p>لاش پرانی کی شہرت شب غم دیتی ہیں</p>	<p>اسی پری ہم ملک الموت کو دم دیتی ہیں</p>

دھیان یا سی تیر مچی نہی بن لینی کا کرد یا خانہ اغیار ہو سناک خراب مرگنی رشک سی ہم تو کہ وہ دشمن کج خطاب سبزہ پشت لب یار لاتی ہمین یاد دم نہ لی اسی اثر راہ کہ معلوم ہوا کیا دواسی ہو تیری بخش ہر دم کا علاج کیا پیری سستی سہلی ہی پردہ نشین جان بیا مدعا یہی کہ غیبت سی میں سم کہا جان لذت جو رکشی فی مجھی شرمندہ کیا اہل بازار محبت کا ہی کیا سودا ہی خون بہا قاتل بیدار دینی نکا کئے	جی ہم سی شوخ پی سپر عدم دیتی ہیں دادرونی کی سیر سی مدہ نم دیتی ہیں خط ترسالی پر اعجاز قسم دیتی ہیں گہول کر شہد میں شمن مجھی سم دیتی ہیں جن پر دم دیتی ہیں ہم وہ ہمیں دم دیتی ہیں چارہ گر کیوں بھی رنج پی ہم دیتی ہیں بدو عائن تیری چلون کو جو ہم دیتی ہیں اسیلی غیر کو وہ اپنی قسم دیتی ہیں طعنہ کیا کیا اوسی ارباب قسم دیتی ہیں عشرت عمر ابد قیمت غم دیتی ہیں کہ فرشتی مجھی بیان داغ درم دیتی ہیں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کعبہ کا دھیان نہو حضرت مومن کو کہ جان  
حسرتوں سی پسں یو اصرنم دیتی ہیں

ناصر نادان پیہ دانائی نہیں کس توقع پیہ وصل اب دعویٰ حسن جہان سوار سقدر دیکھہ ضبط کیوں پیہ سیرنی شہ پہر گر نہیں ملتی ملو گنا اور سے ہئی عاہنی بی اثر گویا نہیں درد دل قس لی تو ظالم یکبار چاہتا قاتل کو ہون روز جزا	دل کو سمجھاؤ نہیں سودا ہی نہیں طاقت صبر و شکیبائی نہیں پھر کہو گی تم میں ہر جا ہی نہیں یار ہی وہ کچھ تاشائی نہیں کیوں مجھی کیلپاں سوائی نہیں عوض عاشق کی پذیرائی نہیں گو داغ چارہ فرمائی نہیں ملو چاہ کی اتک سزا پای نہیں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ترک مذہب کیوں کروں مومن میں اوس صبر کو لاف بختائی نہیں</p>	
<p>نزدوں بلنی کسی عشوق و عاشق کو آپس میں پرہیز کیا عجب ایمان لی آئیں بارس میں کہ بہت تاثیر موتی ہی فغان آسمان میں کہ اکدن آئی تیری صرف عشرت خارش میں وہ نواد رہی کیا جانی با عشق کی زمین اثر کس کس کو ہو بودی گرفتار دیکس میں ہر کیوں کو سطلی ہم ایسی تیری گئی بس میں مرحان کون ہی بہت کسلی چھوٹی کہاں چھوٹیز</p>	<p>کبھی ہی چہر نکو میری گرسب ہنری میں اگر مشہور ہوا فسانہ اپنی بت پرستی کا نہیں مہلنی کی طاقت ظلمت نہ بتا دتر تن کا بیدہ ہی اپنی چرخ شمول اس وقوع پر رقیب بھوس رو غامین تیری کجیاں سی نہ میں ایانہ دل پناہ تم میری نہ جان میری کہوں گزیر ہی مت مل تو کو ہوی طعن ہی کر ذرا سمجھو تو جانم حاصل غیر سہر دم</p>
<p>در بختانہ و عشق ستان واپای مومن بہ حضرت اگنی یکبار کیا طبع مقدس میں</p>	
<p>اضطراب دل غرض جی دنیا کا تو ہمیں تیری بد خوشی لی ظالم کر دیا بد جو ہمیں آتش گل لنگائی آگ امی کلر و ہمیں ماری غیرت کی بہا کر چلی آنسو ہمیں کیا دلائی یاد وہ زلف حمیدہ مو ہمیں ملکی ایک دکا فروں لی کر دیا بند جو ہمیں تجسسی ای صبا ایسی یہ کہ کی بو ہمیں سانپ سنی نات آتیں بن نظر سر ہو ہمیں صدرا سرفیل ہی قمری تیری کو کو ہمیں</p>	<p>چہیں آتاسی نہیں تی میں جس پہلو ہمیں لطف سی موتی ہی کیا کیا تیرا می بن جفا دیکھتی ہی کل نظرمین تیرا منہا پہر سیا کیا اثر تھا اشک شمع میں جو کوئی یا سہی دو د شمع نرم لی دل پہو عارف کر دیا گیسو و خال و خطا پناہیچ ایمان لی گور بہوش کیوں جانی ہی وروم ہو کیوں چلا کیا بلا دس لطف خوش خم کا لغو بندہ گیا وہم آتاسی فغان چہر کوئی یار کا</p>

<p>مصر محض ہو گیا نقش سہم انہو ہمیں چشم جاوہر گرنی یہ سب کھلا دیا جاوہر میں</p>	<p>فیس شوخ اب کیوں کہ دعویٰ ملک حشر کا کری باعث یتالی عالم نگاہ یاس ہے</p>
<p>کر ہی شوق شہادت ہی تو مومن جی چلی مار ڈالی کاش کوئی کافر و سحر ہمیں</p>	
<p>وہ بھی سوا موجد احسنی کیا رسوا ہمیں یا کہنہ عشق ہو ہی یا ہو گیا سودا ہمیں بند کر لیکر قفس میں دام سی چھوڑا ہمیں یچھڑ مرقی ہی مذا نسبی سوسے صحر ہمیں نخس ٹپٹی تھی پہر گیا وہ جا کر سودا ہمیں بی سچہ کہتا تھی صح توئی کیا سچا ہمیں یار کی ناز سچا ہے شکوہ سچا ہمیں اگیا دل یا داسی اگئے رواپنا ہمیں سچ تو کہتی ہیں قبول انصاف و غیر نکا ہمیں مرقی مرقی پاس دس دہائیں کا رہتا ہمیں مرگی مضمون جو ریا چون سوچا ہمیں</p>	<p>ہو گئی گہر میں خبر ہی منع وہاں نا ہمیں و سب دم رونا ہمیں چاروں طرف نکا ہمیں پرستم صبا دکایا التفات آمیز تبا یار تھی یا دشمن جان تھی الہی چارہ گر طالع پر گشتہ سخت سختہ ست پوچھو کہ ہم تو سچائی عشق بازی و رہم نادان ہوں پیستہم کیا غیر کر تا و سچ پوچھو تو ہے کیا کہیں کیوں گئی حیران بخلو دیکھہ کر دست بوسی پر کرواں قتل اپنی ہاتھ سے اہل ناظم اپنی روئیں کس طرح مونہ نہان کر ہم ہی زک طبع سی کب وہ سبکی پیدا چرخ</p>
<p>مومن انکا تو رہتا مٹی میں آخر اختیار یہہ شکایت ہی خلاسی ہی تو لسی کیا ہمیں</p>	
<p>زہر چشم دکھلا میں پڑا نرا دیکھ میں صبح اوٹہ کی مونہ کب تک فنا کا دیکھ میں تو ہی کہ گناہی کیوں جانب و غایہ دیکھ میں گر نہیں یقین حضرت آپ ہی لگا دیکھ میں</p>	<p>غیر بیروت ہی انکبہ وہ دکھا دیکھ میں کب ملک جلین یارب پھر غیرت دیکھ میں ناصح اون کو گر میری شکل ہی تقوی کچھ نہیں نظر آتا آنکھ لگتی ہے ناصح</p>



<p>گر وہ روزن درسی انکر ذرا دیکھیں کوسے آنکھ لگتی ہی خواب وصل کیا دیکھیں یار کو ان آنکھوں ہی غیر چننا دیکھیں تا وہ گرا دہر دیکھیں مجھ کو دیکھتا دیکھیں دیکھنا اوسراؤ پھر نظر ملا دیکھیں کیون نگاہ حسرت سی چرخ کو سد دیکھیں</p>	<p>غیر کو دکھاتا ہوں چاک دل تماشا ہو چشم دانی نابینا کر دیا جدائی میں دیکھتی خدا کتب تک وہ دن دکھائی گا نکلنی لگائی ہی اب تو گو ہو رسوائے کسی اور کو دیکھا کسی آنکھ چمکی ہے وہ ہم عاشقی سی تو یہی ستم نکر تا ہو</p>
<p>نکلی آرزو اپنی مومن آہ جب تجھ کو صحن تنکدہ میں ہم خاک پر پرا دیکھیں</p>	
<p>وہ خا حسانت سی ہو دیتی ہم کو نکر کرین وہ تائیں غیر کو ایسا ستم کیونکر کرین ہمیں احوال مضطر قسم کیونکر کرین دشمن اپنی نرگس تربت عالم کیونکر کرین گریہ اسکی سامانی ہی چشم نم کیونکر کرین پھر سچا غم شہ شیر دم کیونکر کرین جانب چلون نظارہ مبدم کیونکر کرین نام آرام آگیا خواب عدم کیونکر کرین اب نہان سودا ہی لطف خم مجھ کیونکر کرین</p>	<p>بزم میں سلی بیان رد و غم کیونکر کرین مجھ بعد ستان ہی جو رکھ کیونکر کرین لکھتی لکھتی ہی سیاہی حرف لٹی چائی گر نگاہ ناز کو مشق ستم منظور ہو دیکھ بیوی عکس رخ تو کیا ہی ہو دیکھ تو جب ل اغیار خون ہو کر ترہ نگ آگیا اضطراب شوق شاید غیر اسکی پاس ہو ہی شب فرقت میں مرگ افسانہ خوان بیاہ دیکھ پیچ و تاب سنبل ہو گیا دل بے قرار</p>
<p>سکھو تو تا ہی جہان میں پاس اپنی نام کا ہم ہی تو مومن ہیں ل نذر صنم کیونکر کرین</p>	
<p>ہی پاش پاش جگر دل کی ٹکری ٹکری ہیں کہ روز طوق و سلاسل کی ٹکری ٹکری ہیں</p>	<p>نہن ہی کی تیری سہل کی ٹکری ٹکری ہیں جنون عشق پر پیروی و شکن ہی بلا</p>

اوٹھا کی سوتی میں سی پکارات سر شاید دراز دستی پیکر کی دہائی کی تم قتل ہیکہ کی چشم نوکرنی کی فنون ساز سے ہیہ سچا بی بڑی کو بھی کو جہانکو تم ہیان ہی چاک کریاں تو وہاں ہی چستی ہی کبی نہ ملنی کی دس سنگدل کی گر قاصد نیکو نکر شک سخن ہو سیکا اوس پر	کہ زیر سر کی میری سل کی ٹکری ٹکری ہیں تام دامن قاتل کی ٹکری ٹکری ہیں طلسم جادوئی بل کی ٹکری ٹکری ہیں کہ روز پر دہ جابل کی ٹکری ٹکری ہیں قبائلی شوخ شائیل کی ٹکری ٹکری ہیں توسنگ و سرسبھی بیان بل کی ٹکری ٹکری ہیں ہمیشہ ایک نئی بسمل کی ٹکری ٹکری ہیں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غزل سرائی کی مومن کی کیا رشک سی آج چمن میں سینی عادل کی ٹکری ٹکری ہیں	
--------------------------------------------------------------------------	--

ہی جلوہ ریز نور نظر گر در آہ میں گر رحم کہا کی غیر ن دی تہی دعا فیصل مت کیجو دیرانی میں کیا جانی کیا ہی اتنی تہی ب و رخی رشید طلعتان جانی دہلی پہ گر شب بچان میں مت ملا ظالم وہ بیوفا ہی عدو جسکی شک سی اس ہونہ پراوس غوی حسن ایک ذرا نہیں شیرین یہ طعن تلخی فرما دوس سیتے ہی دستی تو جانب دشمن نہ دیکھنا ظالم کہیں دامن عشق سی احتراز اتنا کہ نہیں گو اسی طفل مقبر	انکھیں میں کسکی فرشت تیری جلوہ گاہ میں ظالم کہاں و گرنہ اثر میری آہ میں پہنیکا ہی جدیجہ قی یوسف کو چاہ میں نقصان کیا کمال سی آیا ہی ماہ میں وہ کیوں شریک ہو میری حال تباہ میں اتنا کچھ آگیا خلل اپنے نباہ میں امی مھر روشنی میری روز سیاہ میں مجھ کو ہی کچھ مزانہ ملا تیری چاہ میں جادو پھرا پھرا ہی مہتاری نگاہ میں کہدی اگر نہو شک سخن داخواہ میں محسوب ہی جو عصمت یوسف گناہ میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مومن کو سچ ہی ولت دنیا و دین نصیب	
-----------------------------------	--

## شب تنگدہ میں گزری ہوئی طالعہ میں

ماں پر ہی خلیل کہیں آپکی خواب دازمین اور ہی رنگ آج ہی عارض گلخدا کا کیونکہ یاد ہی دوستی جاگے جگا دیان خسرو و عاشق وصل ایجا گئی اور کوہ کن بن تری بزم سویرین میں ہر چہا تین کی ہی اوسنی بے لفتات کی غیر کوہ میں کایتین کیا سہی سینی جل چکی کیا سہی لکھل چکی پردہ نشین کی عشق میں پردہ در ہی ہوچین رخنہ در ہی غیر ہاں کیا کسی آج ہی	ہم نہیں چاہتی کمی اپنی شب دازمین خون ل اپنا تنہا گر گوز رخ طراز میں آموئی نیم خواب میں نرگس خیابان اپنا جگر تو خون ہو عشق کی تیار میں لفظہ صبور کا اثر لہجہ سے نو از میں سنگے مرا مبالغہ منت احتراز میں ہوئی کیا بے نہیں آہ جگر گداز میں ہوئی میں بی حجابان جان نہتہ راز میں رخنہ کری کچھ اور ہی نار رخنہ ساز میں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یاد تباہین لاکہ بار فطریق میں ہم ہی تو  
بیہوشی و تپن میں مومن گری شب تباہین

حبیب ست لایق لطف و کر م نہیں منظور ہو تو وصل ہی بہتر ستم نہیں سیدنا کر دیا ہو میری دوق قتل غیرت کی جا ہی رام نزاکت ہوادہ شوخ کیا خوش ہوں کوئی غیر میں گرفتار یا نہو فریاد نا لہائی عزابا ر پر او غصہ میں کس بلہوس کی حال پر ویاوہ گلخدا جا نا حرام ہجرتان میں تو کیا گناہ بی التفاتیان جو بندہ سی سنین تہین	ما صبح کی دوستی ہی عداوت سی کم نہیں اتنا رتا ہوں دو کہ ہجران کا غم نہیں قائل کی آگ گردن اغیار خیم نہیں وشت کا خوش کیونکہ ہو بھی تم نہیں وہ شوخ جانتا ہوں کہ ثابت قدم نہیں آیا ہی رحم کب کہ ذرا مجھ میں تم نہیں خار قرہ میں بے شش دم بدہم نہیں پیر معان شراب پشی شیشی میں ستم نہیں ہم جانتی ہی وصل میں سرخ دالم نہیں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>معلوم ہو تو تیری پائی کا حال ہو          بچہ سرمہ مال عدو کو کیا کیا          ہوں آب آف رمی نکدہ می کرم کرم          نام وصال لینی سی ہوتا ہی مضطرب          نا صحر کہا تلک تیری باتیں ٹہا سکون          عاشق کشتی ہی شہیوہ اگر بواہوس</p>	<p>میرادل و نسیم ہی بیہ جا یم جسم نہیں          مجھ کو خیال ہی تیری سر کی قسم نہیں          اوس مہروش کی سانس کی گھونٹیں ہم نہیں          کیونکہ کیوں اوس مری مری کا غم نہیں          سچ ہی کہ مجھ میں طاق حور دستہ نہیں          آخر کچھ اپنی جان کی دشمن تو نہیں ہیں</p>
<p>مومن سوی حرم ہی کا پوئی فکر کیوں          کیا اس میں من قافیہ بیت الضم</p>	
<p>خچہ سانچا موتن مٹی میں سخن کی فکر میں          واسن قاتل کو وقت قتل کیونکر چوڑتا          شوق مردن کو بھی سامان سفر کا پتا          تلخی خسرو پوشیرین کام شادیم کہ کیا          وسم عشق لالہ رومی غل دل کیا کیا کہلی          سرسی شعلی و ہستی میں طرح رو کو کیا کروں          در و بیدر مان مرانت کس مرسم نہیں          ہی گریبان گیر و مان ناز تغافل ب تلک</p>	<p>قافیہ کیا تلک ہی صف دین کی فکر میں          بیکیسی سچان تہی اپنی کفن کی فکر میں          سو ہی بخود رفتگی ترک وطن کی فکر میں          جانکھی ہی انتقام کو کفن کی فسکر میں          جانکر گلچین کو تاراج چین کی فکر میں          جل گیا جی ضبط آہ شعلہ زن کی فکر میں          داغ تو ہی چارہ داغ کہن کی فکر میں          جی جلا بیان عشتیر آمدن کی فکر میں</p>
<p>گریختی و مان عاہوتی ہی مومن چل          جاننگی کعبہ ہی طفل برہمن کی فسکر میں</p>	
<p>ون ہئی راز رات ہی کیوں ہی فراق یار میں          بسکرین آئی مرغی ہم شب انتظار میں          خاک میں پیش نہیں خار میں خلت نہیں</p>	<p>کاہی ہی فرق کیا گردش روزگار میں          ون جو رہی تہی عمر کی جیتی ہی مزاج میں          کیوں نہیں یادہ خوش جنون بہار میں</p>

<p>ہو گئی کیا بلا سی جان بوسہ زلف کی ہوں      مرگ ہی انتہا سی عشق یہاں ہی بند سی شوق      پوچھا ہی و سنی کیا سیری بخود ہی قلم کا حال      کیوں گل کا مار ہو شوق اصل بزمی ہیں      خاک ڈرائی گل ہی یہ کسی جنون عشق میں      لاکھ شکستگی سی ہی لگی گر نہ کہل سکے      تھا قلم پر تہی شمع جان شب فراق</p>	<p>پہر تی ہیں یا نکو ہم کام و دہان مار میں      زندگی اپنی ہو گئی رخ بخش بار بار میں      ہوش نہیں جو اس میں تاب نہیں قرار میں      پہل عدد کی ٹاک کی و سنی گلی کی مار میں      آئی ہی کچھ اٹی ہوئی باد صبا غبار میں      عقدہ ہو ہی ہر شکن جسہ تہا دار میں      کاس کی اپنی سر کو ہم پہنچتی ہیں کنار میں</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دہیان میں مومن اگئی بخت جبر و اختیار  
 قابو سی یار میں ہیں ہم وہ نہیں اختیار میں

<p>کون کہا ہی عشق عدد بھرتی ہیں      شمع پر کچھ نہیں موقوف کساری ظالم      حوض میخانہ پی سی ہی مرا جی نہ بھرا      حسرت بوسہ کا کل کا کیا ہمیں علاج      رچکی سداک ترا شک کا مذکور کہ ہم      اوس تنگدستی مگر آنکھ لڑی ہی حجاب      کسی اتھوڑی سی مہی مہی کی طرح نہیں جو      حالت نزع ہی چلتی ہیں تیری بھر چاک      اشک تہی ہیں مری نالہ موزون کا صلہ      غیر کرتی ہیں ہوس می گلگون خالی</p>	<p>کہ ہوا باندہ ہی کو آہ کہو بھرتی ہیں      پانی اگلی تیری اسی عہدہ جو بھرتی ہیں      کیا تنک ظرف میں جو ختم سی ہو بھرتی ہیں      زخم دل شک سی سی خالیہ ہو بھرتی ہیں      کیسی غماز و نکو مونہہ دیکھو تو بھرتی ہیں      کیسی کچی کھڑی پانی لب جو بھرتی ہیں      نالی کرتی ہیں کہو آہ کہو بھرتے ہیں      دن جو کچھ عمر کی ہیں ائمہ رو بھرتی ہیں      موتیوں سی دہن زخم گلو بھرتی ہیں      ساغر حشمت میں ہم دل کا ہو بھرتی ہیں</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہی ہی حضرت مومن لی جی ہضمہ کو  
 آفتابے کئی تنگ کام و ضلو بہرتے ہیں

<p>مان نه مان منخ تپش بهای دل کردن          هو جان بهی جالی کچه تو دوا منی دل کردن          کیو نکیر پھرئی دل دس سی کھیر خض عاریت          سو طر حلی زیان بین رهنی مین اسلی گر          مرا بهون کس خدای بهی هنی قن جین بهی          جان منی دین بهی دس آفت جان بهی عالم          مین اورده کوچی لگیا کس جان منی ظلم بهی          چغتای بهی هنی چی کوئی زنجیر زلف سی          بیرحم سر زه گردیونس پاؤن گیس گئی          دمیالکاهی شوق سیه کار زلف کو          کبھی جو درد دل تو ده کتای بهی جی بسکو کیا</p>	<p>مین غیر تو نہیں کہ تماشای دل کردن          کبتک مین لپ پمانته دهر منی لک کردن          باصح و یانه تبا که مین عوای دل کردن          دشمن بهی منعت لی تو مین سودا منی لک کردن          اسدم دعای بهی براسی تماشای دل کردن          بس کب تک انتظار تفاضای لک کردن          اس پرپی گز شکایت بیجائی لک کردن          دیوانه مین که چاره سودا منی لک کردن          کیا ذکر جوش حوصله فوسائی لک کردن          اندکیا طلع سودا منی دل کردن          مین کیا طیب مین که مددائی لک کردن</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوس بت کو ترک دین سی نہیں مومن اعتماد

کیون کر نہ مین شکایت اغوائی دل کردن

<p>بیمزاهو کر نمک کو میوفا کبھی حسین          سب جنا جو اوس شکر کی سوا کبھی کو مین          تالہ ہی کل ہی گو ہم مدعا کبھی کو مین          نیری تیغ و دشنہ کی کیون لب چپالی پڑ گئی          دوست کرتی مین ثابت غیر کرتی مین گلہ          جن بجا دل تو بولی و تباہی ہوان سرتیاب          دیکھنا کس حال سی کس حال کو پہنچا دیا          ایدن کو تو زبان شعلہ و زرخ قرض دے</p>	<p>کبھی گئی زخمی مین موبہ سکی برا کبھی مین          خنکو چرخ و مرگ کبھی مین سنا کبھی کو مین          لب نہیں کبھی مین اب کیا جانی کیا کبھی مین          گرم خونیکا مری کیا ماجرا کبھی کو مین          کیا قیامت سی مچی کو سب برا کبھی کو مین          مرتبہ سہل چرخ کشتہ کا کبھی کو مین          سخت تیری عاشقو تکی مار سا کبھی مین          قصہ شہبائی غم روز حسرت کبھی کو مین</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شکوہ حرف تلخ گایا شور سنجستے کا گلہ میں کلہ کرتا ہوں اپنا لودن غیر نکی بات وہ نہیں آتی ناؤین مرگیا لم تو تو آ غیر سی سرگوشیاں کر لیجی ہر سہم ہی کچھ ترجان التماس شوق ہی تغیر رنگ تیغ غمزی کو نگالی جلد سنگ سرہر	ہم جو کچھ کہنی کو میں سو ہمرا کہنی کو میں میں ہی کہنی کو وہ ہی اور کیا کہنی کو میں یہاں لب شوق و تمنا مرحبا کہنی کو میں آرزو مانی لے شک شستا کہنی کو میں جون زبان شمع عاشق لی صدا کہنی کو میں حرف مطلب آرزو مناجا کہنی کو میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہو گئی مہربان سنتی ہی مومن بقیرار  
ہم کہتی تھی کہ حضرت پارسا کہنی کو میں

وہ علی لرغم عدد و محبہ گرم کرتے ہیں طلب وصل کس انداز سی ہم کرتے ہیں جب تیری کو چیکا بیتابی دل سی پہنا نیم سہل میں پچھیر اسی تپش دل کہ اہی اسی جل کاش لٹ جائیں شب بھر نہیں موم میں مت آئو اسی غریبہ کہ مانند صبا محضر قتل ہی مکتوب گنگہ گارون کا وکیٹنا اوس ہن تنک کی بوسے کافرا نامی قسمت کہ ہو جیچھا اور فزون کشتہ ناز ہوں میں شک سی ترا جی جان کیا ہی ہنزار ہی سنست سی جلی سی ستم اپنی سود کی پوچھو کہ خریدار کے ہاتھ آبرورہ گئی مرنیکے کہ روتی تو میں وہ	ہی ستم لطف کی پردی میں تم کرتی ہیں شوق نامراد فیصل یہ تم کرتے ہیں یاد آتا ہی زمین بوس قدم کرتے ہیں رومی قاتل کا نظارہ کوئی دم کرتی ہیں وہ دعائیں کہ تیری جانکو ہم کرتے ہیں جس ہی لگ چلتی ہیں اس سی ہی م کرتی ہیں سرقاصد کو وہ فتویٰ سی قلم کرتی ہیں کہ ہوسناک تناسی عدم کرتے ہیں اندون غیریہ گر لطف ہ کہ کرتے ہیں وہ ہی کیا میں جو میری تو کا غم کرتی ہیں قتل کرتی نہیں ہ اور ستم کرتے ہیں جنس میں تھی لی و بریح سلم کرتے ہیں اشک شادی ہی سی گو چشم کو نم کرتی ہیں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جاکي کعبين بهي هو مون رنگي دير کي ياد جاي ليک صدا نامي صدمه کړي مين	
صورت د کياني جو کبهو جاکي خواب مين شب جو وه سوړې مړې پي کی خواب مين آنکھو نکو بند کړي مين کهول دسي گرائي کا لوس مين بتاتي محبي مان تور شک هي وه هي نعل مين تو بهي بيان نيد اور گئے سو رمتي پامي نا تو زمان و داع کر ان ناله نامي شب کا انصر صبح دیکهو نيزنگ عشق سي نهو غافل بي يک رنگ رستا بهي بيان د کيتي موجب محبي نهين اوسلي گلي سي ناله زنجير غل نکر سو جاؤن وني روتي تو کيا تمسک طمس	بيد يدا کهه کهول مي جهنم جاکي خواب مين جاکي تهي سخت خفته تما کی خواب مين يوسف کسيکی محو تماشا کی خواب مين کاش ور کوي آئي اطبا کی خواب مين يه سوچ هي کيا نهو اعدا کی خواب مين طالع نهو قيس کی ليلا کی خواب مين آيا خلل گراوسرستم آرا کی خواب مين اس د لکي جاگني مين ليخا کی خواب مين کيون چونک چونک پرتي هو کهه کی خواب مين بيان پاؤن جاگتي مين کوي جاکي خواب مين کهتا هي سوتي هو مړي بن اکی خواب مين
کيا کفر بي که چور دي سونا هي گر کعبه مون نظر پري بت ترسا کی خواب مين	
سوز د لکي ماتهي نهو د وچ مامل آب مين اگر هو ده دست جناي خلکس ملن آب مين سیکهي کيو و فورا شک عبرت سي هوا دي دل سوزان کو تشبيه مند زميني اب سحيا بانه پير و ديا کون مجلس مين که دو ستو ترا هو ان دس دي عرف لوده پر	هو وي هر بر قطره داغ اقراسي کلخني آب مين هو وي حاجي ان چار اقس تن تن آب مين بعد مردن جو غي يق پنا بهي فن آب مين چور کر تشکده و نهو دي هي مسکن آب مين غرق جون آينه وه شوخ حيا فن آب مين لاش بهي ميری بهانا بعد مردن آب مين



<p>مردم آبی کی پلکین شمع روشن آب میں کیوں سدا شور مچا رہی تھیون آب میں بھرت کین تیرا ہون باگردن آب میں ہو گئی ترستیں لوہو میں امن آب میں مرئی دم پایا ہون دق خون شمع آب میں</p>	<p>یا چشم یار میں دریا پہ رویا بن گئے کون ڈوبا تک اگر غرق دریا ہی الم تشنہ کام آب تیغ یار ہون گرمی تو دیکھ اشک چشم گریز زخم دل آب میں کیا گردن کت تہ غیرت تیری پانی چو آبی سی ہی غیر</p>
<p>دوب مرئی کیون غیرت سی جیہاں مومن رہا</p>	<p>غیر کی ہمراہ وہ طفل برہمن آب میں</p>
<p>کہو کی پھر سی کہ میں تجا ہا گان نہیں وہ مہربان ہوا تو یہ مہربان نہیں سیہ ہم سمجھ چکی گر تو نہیں تو جان نہیں سیہ دیکھ لو کہ بھی طاقت بیان نہیں سیہ باغ سبز عاشق ہی گلستان نہیں کب آرمائی میں جفت مستحان نہیں مری زبان نہیں گری تیری دہان نہیں حدم میں جالی میں گویا دکا نشان نہیں کہیں اجل ہی تو تجھی ہی تو ان نہیں یہ چپ ہوا ہون گویا مری زبان نہیں کہ اوسکو میری سوا اور کا وہاں نہیں</p>	<p>دکھاتی آئینہ ہوا درمہ میں جان نہیں جو یار صلح پہ سی اب تو آسمان نہیں تری فراق میں آرام ایک آن نہیں نہو چو کچھ مرا احوال مری جان تجھی سیہ گل ہیں داغ جگر کی نہیں سمجھ کر چھڑ نہ چاہوں روز جزا داو یہ ستم دیکھو نہو چھی حال تو جب تک مرا بیان نہ کروں ز بس کہ دیر لگی نامہ بر کو دھونڈتی ہوں شب فراق میں پہنچی دل سی جان تلک وہ حال پوچھی ہی او چشم سر کہیں کو دیکھ کیون نشان ہو جان فرط کین جانان پر</p>
<p>نکل کی دیر سی مسجد میں جا رہی مومن خدا کا گھر تو ہی تیر سی اگر مکان نہیں</p>	<p>نکل کی دیر سی مسجد میں جا رہی مومن خدا کا گھر تو ہی تیر سی اگر مکان نہیں</p>
<p>جاندا وہ شوخ بوفا ہون</p>	<p>بجبرائیں ہی بیست کیون سچا ہون</p>

<p>ابن غیر مری نکلنی سی خوش  اُف کر گئی باد گرم جو بٹھے  کیا شکوہ جفا سی آسمان کا  دشمن سی ہی چشم مصر بٹھے  رابطاوس سی ہی شل شعلہ و شمع  کیونکر نہ بکڑکی وہ نکالے  شکوہ نہیں غیر کی ستم کا  کہا تاہوں بدن پختی میں داغ  ہی طعن سی میح شام بھران  اوس کو میں نچوڑ جاتی محکو  خود بینی بیخودی میں فحاش  بیزار ہی سوز غمت سی سبے  مجھ رفر شناس سچی باتیں  ایکاش عدد کو خیرت اوسی</p>	<p>گویا کہ میں انکا مدعا ہوں  میں آتش مردہ سی جلا ہوں  میں آپ کو دور کہیتا ہوں  محروم نگاہ آشنا ہوں  مرجاؤں گرا یکدم جدا ہوں  میں لکی غبار سی ہوں  انصاف کرتو سرکہ میں کیا ہوں  اعمال کی اپنی خود جزا ہوں  میں کیسی بلا کو چیرتا ہوں  سہر چند عدد کا نقش پا ہوں  میں تم سی زیادہ کم تا ہوں  کس شعلہ مزاج سی جفا ہوں  کیا خوب میں غیر سی برا ہوں  میں منظر اپنی موت کا ہوں</p>
<p>اس نام کی صدیقی جیل دولت  موسن رہوں ورتو نکو چاہوں</p>	
<p>سہر دم پرین کشن دست یار ہیں  بالیدہ و مبدم جو مری لکی خار ہیں  کیا کچھ ہی کطاقت نظارہ ہی نہیں  عمر دران کے ہلی قریبوں کو آرزو  منظر وہ جو کل میری دم سرد سی ہوا</p>	<p>چلو لکی بند کسکی گریبان کی تار ہیں  سر آن بر چہان سی کلیجی کی پار ہیں  جننی وہ بیجا ہیں ہم شہر ساز ہیں  دیکھو زمان ہجر کی اسید وار ہیں  کیا کیا شمال و باد صبا بیتہ ہیں</p>

چہاٹی سہی میں لگائی کہ کین راندن خبر سپہر میں مری دشمن تو اور سہجے ہجو طبع بغیر سمجھ کر مری اوٹھائے کیسا خاک کہ اختر طالع جلا دیے کیونکر نہ رحم حال پر آئی شب صال پانی کی بدلی برسی کی آج آگ ابر سے سب خراب مہر و کتان سینہ چاک ماہ ناصح سی محک کیون کہ نہون بد گمانیان کینی گلی رقیب کی کیا طعن اتہر با	یہہ داغ و زخم دلی مری یادگار میں لیکن ہری غضب ہی دو میں چار میں خوش حرف پی ناک سی ہی ہم دلفگار میں کیا سرد مہر سی ہی دم شعلہ بار میں اندوہ و درد روز مصیبت کی بار میں اوٹھی ہمار خلیک سی ہی کچھ بچار میں لو او رہی ستم زدہ روز گار میں دشمن ہیں جو مری ہی تیری دستداز میں تیرا ہی جی بچا سی تو با میں ہزار میں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مردوں کو بچہ دیتی ہیں ترجیح جو حسود  
مومن یہ جان ل کر سک جیفہ خوار میں

سرمگین آنکھ سی تم نامہ لگاتی کیون ہو کرم جولان مری مدفن یہ تم آتی کیون ہو شعلہ مائی تپ دل لگاتی کیون ہو کون سی سوختہ اختر کا خیال آیا ہے بار گردن تو نہیں تیغ ستمگار آخسر جنسی منظور و فاسی ہو جھٹھلی دن پر کہول دو و عدہ کہ تم پردہ نشین ہو زصال دل بیتاب کی اکسیر بنا و سگے گمین نہیں منظور اگر بو الہوسی نکاش کوہ نور نا جانکا ہو جائیکا دشوار آخر	خاک میں نام کو دشمن کی ملائی کیون ہو اپنی دل سوختہ کی خاک وڑائی کیون ہو گر ہو دلسوز مری محکو جلائے کیون ہو سرمہ جب تی ہو تم اشک بہائی کیون ہو جان نثار و سرشتاق چکا کیون ہو مجھی کچھ کام نہیں ہی تو ستائی کیون ہو آپ چنتی ہو چہو بات چہاٹی کیون ہو اسقدر شوق تہ دل سی جلائی کیون ہو غیر کو تم مری شعار سنا کیون ہو چارہ ساز و مری مید بند مائی کیون ہو
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوسنی کیا غیر کو ز دیدہ نظری جانا کا	رخ نامائی دریا را کبہ چراتے کیون ہو
خیر ہی کسنی کہا شو قیامت تم کو	نار نامائی سحر سی دہوم بچاتے کیون ہو
دم قدم سی ہی لگا جا بکل جاسی کے	دیکھ سینی سی مری دل و نہانی کیون ہو

کہل گیا عتق صنم طرز سخن سی مومن

اب چپاتی ہو عبت بات بنائی کیون ہو

اگر رنجیر کش سو می بیابان اپنی دشت ہو	تو پامی قیس کا سرایک چالا شمع حیرت ہو
ہماری قتل سی قاتل کیون غیر کو عبرت ہو	بہم جو ہر چی تر تیغ کج دست حسرت ہو
کیسلی بروی خوش خم کا نشہ یوں تعجب کیا	جو میری خاک سی تعمیر محراب عبادت ہو
دم بسمل خیال شکوہ قاتل کر آ جاوے	لب خم جگر میں شہ انگشت نہ دھت ہو
سہجنا خوب یونین اس ناو کی لگاؤں کو	قسم کہا جاو لگا کر تیری لین کچھ محبت ہو
ہوئی جواب آہ نیم شب سی تو لگی کہنے	کسو تو کو جگا دیتی ہو تم ہی کیا قیامت ہو
جلا جاتا ہوں ہوز رشک سی مانند پردانہ	جلامت اور کو تو گریہ میری شمع تربت ہو
عدوسی مہن ہوتی ہی چشمک فی کیا کیا	نذیکہا حال میرا تم ہی کتنی بیروت ہو
سجاسی سبزہ فکی خاک سی میری بان ظالم	دل نالان پس مردن جو گر کم شکایت ہو

بہلا ایسی صنم کو خاک دلی کوئی سی مومن

نہ جب کو کچھ مروت ہو نہ خاطر ہو نہ الفت ہو

کیسی جھسی بکری تم اسدا کیرات کو	دبج کرتی ہی جو ہوتا پاس خجرات کو
اپنی آواز قدم سی ہی وہ ڈر کیرات کو	ٹرکی پیچی دیکھلی تہا بر قدم پرات کو
ہمین کیا باقی رہا تہا امی ستکرات کو	جان لب تہی سج گئی قسمت کرات کو
یہاں جو تو امی مہر دوش تہا جلو گستران کو	چہٹ سی تہی کیا ہوا مٹی کی مہر پرات کو
صرصرہ و فغان شملہ زن بوفان اشک	جمع سامان خرابی تہا میری گہرانت کو

<p>بوی گل کا ای نسیم صبح اب کسکو داغ          صبح دم مہتاب کا سارنگ کیوں ہی گزرتھا          بزم دشمن میں نہ وہ نغمہ کراۓ رہے          روز ہجران سی شب بخت نہ کیوں بخت تر          رشک سی جلتا ہوں ورا سی تمنج ہمارے          دیکھتی ہے کونسی شب ہوئی کی لندی چوٹ          رہ گئی ہم چاہکنی سی ہی یہ کیا اندیری          بن تیری پیش نظر تھی یہاں اندیری چاہکنی          کو در گہر میں تو پہنچا میں تیری پر کیا کہوں          یاد دلوا دسی پیش لی تیری شوخی وصل کے          کیا کہوں تم جو نہ آئی کیا قیامت آگئی</p>	<p>ساتھ سویا ہی سہاری وہ سمن بررات کو          پالہوس کی پاس تو اسی ناز پرور رات کو          ہر فغانی ساتھ لب پر جان مضطرات کو          گاہی گاہی کو ملتی تھی وہ اکثر رات کو          دن کو ہی بچہ دہی صدمہ جو تجھ پر رات کو          روز گشتی ہو کہ آون کا مقرر رات کو          بند کسنی کر دی تھی روزن در رات کو          جاتیں انکسین پوٹ کر دیکھیں اخترات کو          دم نکل جاتا تھا کھنک کی برائبر رات کو          مر گئی ہم دیکھ کر چین مای بستر رات کو          مہمان تھا میری گھر میں و محشر رات کو</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا اوسى تجھانہ کو فرماى ہو طمک کدہ  
 حضرت مومن جانى ہو چوب کرات کو

<p>انگوٹھی جیائیک ہی انداز تو دیکھو          اوس بت کی لٹی میں ہو سچ برسی گذرا          چٹمک میری خشت پہی کیا حضرت صاحب          ارباب ہوسنار کی ہنی جان پہ بکھیلے          مجلس میں مرنی کر کی آئی ہی ادھی وہ          محفل میں تم اغیار کو ز دیدہ نظر سی          اوس غیرت ناسید کی ہرمان ہی دیک          دین پگھئی واسن کی گواہی مری انسو</p>	<p>ہی بلہوسن پر ہی ستم ناز تو دیکھو          اس عشق خوش انجام کا آغاز تو دیکھو          طرز نگہ چشم ضون ساز تو دیکھو          کم طالعی عاشق جانباز تو دیکھو          بدنامی عشاق کا اعسہ از تو دیکھو          منظور ہی پہنان سر ہے راز تو دیکھو          شعلہ سا چک جائی ہی داز تو دیکھو          ماوس یوسف پدرد کا اعجاز تو دیکھو</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جنت میں ہی مومن ملنا ہی بتوں سے جو راجل تفسر قد انداز تو دریکو	
کہ دی پیکے زمین پر آسمان کو تمہاری خاطر نہ مہربان کو اوٹھاؤں کیونکر اس بارگران کو جلاد ہی آتش گل آستیان کو چھاؤں کس طرح زخم نہان کو نہ پایا محرم اپنی رازدان کو دکھاؤں کس طرح اوٹیں گان کو کوئی مجنون کا قصہ ساربان کو نہ کہوں طہرہ غمرفشان کو غضب ہی کیا کہوں اپنی بان کو کہاں سی لاؤں اوس راجان کو	میر قدرت ضعف میں ہی ہی فغان کو وفا سکھار سے گا دل ہمارا پڑی ہی اوس گلی میں لاش دشمن کہاں ہی تاب ناز برق ای کاش پسینی کی جگہ آنے لگا خون سمجھتا کیونکہ دیوانی کے باتیں عدو کی کھر میں ہی تصویر تیریں ہنہیں آنا وہ لیے وش سکھاوی ہمارا غش تو کیا مرجائیں تو بے دیا اوس بد گمان کو طعہ غمیر دل مضطر کی بیتا بے نے مارا
سن ہی مومن پہچان ہی ہمارا نہ کہنا کفسر ہر عشق بیان کو	
جو قول دلی رنگ خاک کا شکستہ ہو کیا حضرت مسیح سی راجتہ ہو تم شوخوں سی شعلہ قیامتہ ہو صبح شب صال کا گریزہ رستہ ہو خجہ کا تیر شاخ غزالان دستہ ہو خاک اپنی کاشن روئے خرم شستہ ہو	ایسی کسی درستی بیان بستہ ہو وہ ہی لٹ گیا جو تپائی تیر مرض پروانہ دار گرمش میں قلق سی ہم ممنون جوش گریہ شادی چم تر کب جان ہی ہی بسمل ہر جہت تک شاید کبھی ہی کاشن شستہ ہنگامے

<p>مومن ڈورشتہ زنا ر سر بر من مت کردہ بات جس سے کوئی دل شکستہ</p>		<p>وہ جو ہم میں تم میں قرار نہا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو وہ جو لطف مجھ پہی پشتر وہ گرم کہ نہاں حال پر وہ ٹی گل ہنسی کا تینوں فری می کی حکایتیں کہی تھی سب جی و بر و لڑنا تو تین گفتگو ہوئی اتفاق ہی گر نہم تو و فاجباتی کو ویدم کوئی بات ایسی گری ہوئی کہ تمہاری جیو برسی کہی ہم میں تم میں چلی تھی کبھی ہی پی آہ سنو ز کرسی کی سالکا کیا ایک اپنی عدہ تھا کہا مینے بات وہ کوئی کی مرئی لھی فادتر گئی وہ بکڑنا وصل کی بات کا وہ زمانہ کسلی ت کا</p>	
<p>جیسے آپ کہتی تھی آشنا جس کی پکھلی تھی با وفا میں ہی ہوں مومن متکا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو</p>		<p>آئی ہو جب ہڑ مار دل کی جلن گئے ہو روٹھی سو روٹھی ہم ہی ملتی ہنیں ہو کیونکر باقی ہنیں کدورت شوق ستم کی ہرگز جاؤ تو جاؤ سوئی دشمن ہی فلک کیوں با دہ بار میں ہی کچھ اور عطر زریے کیا حال ہی عدم کا کہلا تو پہچو جو تم</p>	
<p>ہی کچھ تو بات مومن جو یہاں گئی جموتی</p>		<p>جون سوز دل کہا ہی تم آگ بن گئے ہو غیروں ہی جب لڑی ہو لڑتی ہی من گئی ہو کیا ائی ل و جگر تم ترون ہی چن گئی ہو اسی گرم نالہ ہی آتش فکس گئے ہو تم آج کل میں شاید سوئی چن گئی ہو اسی خو گر ان غنبت سوئی وطن گئی ہو</p>	

کس بت کو دیدی اول کیون بت سی بن گئی ہو	
<p>پوچھنی سی ہمد و دیسی کیون تر خشک ہو آہ کی گرمی سی دنیا میں جو ہو تر خشک ہو اف رمی سوز نالہ و اندری سوز تر خشک سوز دل آب جگر لہنی دہی م تو کب ملک موج زن ہی یک دریا با جی اشک سے شمع شان میں سوز گریہ سی سہرا چل گیا اس پر ہی کھل جاسی ہی ریا ہی گہ تم جاسی روز محشر آپکے اس تشنہ دیدار کا گریہ خونے کو قصد عالم بالاسی ہے تشنہ کام عشق ہوں گر خاک سی میری ہی رون کی جاسی گر ہو بعد ملی کی فراق</p>	<p>سبک دہن ہوں پرکب دیدہ تر خشک ہوں نوح کا طوفان ہی ہو تو خشک ہو خشک ہو اس سی روی میں اس سی ہمد خشک ہو تر زمین کہیں ہیشہ اور لب اکثر خشک ہو آستین ہو جاسی تر دامن تر گر خشک ہو ہی تعجب گر سچائی کی اندر خشک ہو دیدہ پر خم کہی تو ہی تو دم بہر خشک ہو حلق تشنہ تر نہوا در حوض کو تر خشک ہو کیونہ خون و جانو نکا آسمان پر خشک ہو آب جو چن بہرئی نون در سناو خشک ہو ہی غضب گر نخل کو ہی پھول پہلہ خشک ہو</p>
شعر تر وہ ہیں مری ہو میں کب ہنگام جواب خوف سی ہو نہ اور زبان بہر خون خشک ہو	
<p>اسی ناصحو امی کیا وہ فتنہ ایام لو مجھوں محو یار ہوں ہو دیکھا میری کمالج کیا تہری کب تک کوئی رہ جاسی ہو سکی لو ہندی میں ہم حیا د کی کہتا ہی کس کی لطف ہے ایسی راستی سہر دل کا کرنا دیکھ گ ہوں سخت سیاسی ہنمو آخر ملا ہی خاک میں دنات فکر جو ہیں نچ اوٹھا اب ملک</p>	<p>سکو کہتی ہی ہنلا اب تم تو دلو تہام لو گر چارہ سارو ہو سکی تو فصدیلی فام لو ہنس ہنس کی میری گی تم ست علی علی لو گر ہو سکی راہ چمن اسی بستکان دام لو جو روستم کا میری جان لطف کر تم کی دم لو یکچند ملک ہندو یا ستر زمین شام لو میں ہی ذرا آرام لون تم ہی ذرا آرام لو</p>



پہر سوئی قفل آئی وہ ہاتھ اسے بہر تیار	ای کت کان ہنوق جان ندون سخی ہئی نام لو
مومن تم اور عشق تباں ای پروندہ خیر سی	ہیہ وکر اور منہ ایک صاحب خدا کا نام لو
<p>کچھ کا ادسکا دل ہسون تاثر تو کہنچو          بہلا خون تو کر وگی پہلی تم شمشیر تو کہنچو          شمیم گل کی نقاشو بہلا تصور تو کہنچو          ذرا سی چارہ سارو زحمت تدبیر تو کہنچو          فغانی پیشتر تم خجلیت قفس ہر تو کہنچو          کہنچو کا ہاتھ سینیسی تم اپنا تیر تو کہنچو          دمان بند ہوس سرسکی ایک شجر تو کہنچو          ہلا دو گازمین واسمان رنج تو کہنچو</p>	<p>نیا یوپی ل جان نالہ شکر تو کہنچو          شفیق بیگانان ہی نزاکت اوس کفائی کی          سبکدوش تجر ہی کہیں بند تو ہا ہی          وہ آئی یا نہ آئی زیت میری ہونہو لیکن          اثر ہو تا ہی کب سہمی فادارون کو ٹائی جھ          سر زور آزار جانی بے لکھو آج ہی دیکھو          عبت بالئ ہی ہنیرہ روز چشم جادو کے          دکھا دو نکاتما شاہن چہرچہی مخون کو</p>
<p>کہاں اوس نوجوانی کی طاق تہین مومن          ابھی سر مشق نو ہو جو چرخ پیر تو کہنچو</p>	
<p>زندہ کیا ہی سہمی سچا کی نام کو          بند کیا لب سلام ہی سی سلام کو          یوں کوں جاننا تھا قیامت کے نام کو          گہیر از جانی دیکھ کہیں ان زوہام کو          مجھے سی بیان نہ کہی عدو کی یاد کو          کیوں سوچتا ہی زہرہ ستم انتقام کو          کرتی میری لگ نالہ اندیشہ کام کو          روتا ہوں اپنی میں لخت عمام کو</p>	<p>اعجاز جاذب ہی ہا ہارا کلام کو          لکھو سلام غیر کی خطمین غلام کو          اب شور ہی مثال جود ہی خوں کو          آتا ہی بہر قتل وہ ڈور ای جوم میں          گو آہنی جواب براسی دیا جیسے          یہاں وصل ہی فی جہان میں فی فلک          تیری سمند ناز کی سچا شتر اتر میں          گر یہ پیر زندہ دلو سنتی کیا ہوا کو</p>

سہ سہ کئی درست تیر جی بگاڑ دی اوس کے جلا کی غیر کو امید سخت کی نخت سپید کینہ داری کر تھی میں جب تو چلی جنازہ عاشق کی سلتہ پنا شاید کہ دن پہر میں ہی تیرہ روڑ کے	سہنی خراب آپ کی اپنی کام کو لگ جائی آگ دل کی خیالات خام کو دکھلاؤں لک جو پڑوس منہ نام کو پہر کوئی رٹوں کی سنی دن عام کو اب غیر ادس میں نہیں پتی شام کو
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مدت تھی مٹتی تھی مومن کا باری آج  
دیکھا یہی جی اوس شہر کی امام کو

چل پڑی ہٹ مچی نہ دکھلا منہ آرزوی نظارہ تھی تو نے دشمنوں سے بگڑ گئی تو یہ بات پوری ہی سہنی کی نکل نہیں ہو گیا راز عشق بے پردہ شب غم کا بیان کیا کیجے جب کہا یار سی دکھا صورت کس کو خون جگر پلائے گا پہر گئی آنکھ مثل قلبینا گہر میں بیٹھی تھی کچھ داس مٹی سہم ہی غمگین سی میں آج کہیں	ای شب ہجر تیرا کا لامنہ اتنی ہی بات پر چپا یا منہ دیکھ تھی ہی مجھے بنایا منہ آپنی گالیوں پہ کہو لامنہ اوسنی پردی سی جو کا لامنہ ہی ٹہری بات اور چوٹا منہ ہنس کی بولا کہ دیکھو پنا منہ ساغرمی کو کیوں لگایا منہ جب طرف اوس صنم کی پہر منہ بولی بس نکیتی ہی میرا منہ صبح اوٹھی تھی دیکھ تیرا منہ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سنگ اسودہ میں ہی چشم بٹان  
بوز مومن طلب کر لی منہ

جو تیری منہ سی ہو سر سار کینہ	تو رخ کر سی سوئی کینہ دار کینہ
-------------------------------	--------------------------------

<p>کہی ہی دیکھ کی رخسار آئینہ سیاہ روزہ کری ترک الفت کلفام صفائی کی کہان تیرہ روزہ میں سجھ گیا نکلاوس سبزنگ طوطی دوخت جان تو کی کہلا میں دم مردان مقابل دس رخ روئے کھل گئی قلمی سجھ رہی میں گریہی تو بنو جلوئی شکست رنگ پستی میں ہی میں سم مجھی تو کہتی ہوت دیکھ پیر خانی بلا ہی منع و فالوز اور گیا نا صح</p>	<p>کراس صفائی پچھڑے نثار آئینہ میں یواہوس کی دکھاؤں ہزار آئینہ چراغ صبح ہی شہبائی تار آئینہ کہ ہی نظارہ کا اسید وار آئینہ تو تو روئے کر کو ہر آئینہ نہ نہیں آگ یہ سیاب وار آئینہ کہ بن گیا طبعی سلم ہر آئینہ دکھاؤں کی دہشت قوت خار آئینہ اور آپ دیکھتی ہو بار بار آئینہ تو لکھی دیکھ تو رنگ حذر آئینہ</p>
	<p>سجھ تو مومن اگر دامن جو دینی تو دیکھیں کا سیکو بریز گار آئینہ</p>
<p>سیاب ہی پہلو میں مری دل تو نہیں یہ معلوم رہا سی تیری کا لون شک اگرچہ کچھ شور محبت کی تولدت ہی نہ پوچھو ایک ہی گر کون کہ ہو شاید اوستی شہر حسرت سی کہ حاضر فی دیکھ وہی گلی کو کیا یار کی آنی کی سنی کچھ کہ اصل کے کیون چھٹی ہو محکوبر ہولی لگا کیون یا پردہ اوٹھاؤں کہلا شوق نہا نے ہیان کا ہی کو وہ آنی لگا کھی شش دل</p>	<p>اس ل ل ستا یا مجھی غارت ہو کہیں یہ نالہ میرا کہتا ہی کہ ہی ہوش بریں یہ ہی آپ کی ہی حسن سی کتنا نکمیں یہ فرصت نہیں اب ہی نفس پر سپین یہ مرتا ہوں اب ہی گرنے دے دفن کو زمین یہ کا ہی کی خوشی چھریں جان حیریں یہ ہی غیر کا نام نہ مرا خط حبسین یہ اب مجھی چھپتا نہیں ای پردہ نشین یہ تو لاکھ کہی پر گویا آتا ہی نقین یہ</p>

بیدم سا پڑا تہا کوئی اور کچھ میں دیکھو	در واز میں آجیاںک کی دیکھا جو کہ میں بہ
اسن رحم کی صدقہ میں کہیں کی کہان	جہا کر کوئی دیکھو تو کہ مومن تو نہیں بہ
<p>دل بنگی سی ہی کسی لف و ڈا کی ساتھ</p> <p>کب تک بنا بیسی بت نہا شکی ساتھ</p> <p>باد مہو سی یار نی کیا کیا نہ گل کہلائی</p> <p>مانگا کر شکی اب سی دعا ہجو یار کے</p> <p>ہی کسا انتظار کہ خواب عدم سی ہی</p> <p>یار ب وصال یار میں کیونکر موزندگے</p> <p>اللہ ری سوزا تیش غم بعد مرگ ہی</p> <p>سوزندگی نثار کر دن ایسی موت پر</p> <p>ہر دم عرق عرق نگہ بے حجاب ہی</p> <p>مرنی کی بعد ہی وہی آوارگی رہے</p> <p>دست جنون نی میرا کر بیان سمجھ لیا</p> <p>آتی ہی تیری چل دی سب زیاں کا</p> <p>میں کہنی سی ہی خوش ہوں ساتھ کہتی ہیں</p>	<p>پالا پڑا ہی ہکو خدا کس بلا کے ساتھ</p> <p>کیسی وفا کہاں تک دس پوفا کی ساتھ</p> <p>آئی چمن سی نگہت گل جب صبا کی ساتھ</p> <p>آخر تو دشمنی ہی تیر کو دعا کی ساتھ</p> <p>ہر بار چو تک پڑتی ہیں واز پا کی ساتھ</p> <p>نکل ہی جاتی جان ہی ہر ہر ادا کی ساتھ</p> <p>اوٹھتی ہیں ہیری خاک سی شعلہ بولا کی ساتھ</p> <p>یوں رووی زار زار تو اہل غرا کی ساتھ</p> <p>کس نی نگاہ کر مہی کیا حیا کی ساتھ</p> <p>افسوس جان گئی نفس نارسا کی ساتھ</p> <p>اولجہا ہی اوشی شوخ کی بند قبا کی ساتھ</p> <p>کیسا ہجوم تہا دل حسرت فراق کی ساتھ</p> <p>اوس فتنہ کر کو لاگ سی اس مبتلا کی ساتھ</p>
مومن ہی ہوں پڑموب جس ہی مریم	آتی تھی لب پہ جان ہی وحبذا کی ساتھ
<p>اولیٰ ہنک وہ کرتی میں دکر والی ساتھ</p> <p>بہر عیادت آئی وہ لیکن قضا کی ساتھ</p> <p>بی پردہ عجز اسلوسی بیٹیا نہ دیکھتی</p>	<p>اب طافتی کی طغنی علی حیا کی ساتھ</p> <p>دم ہی نکل گیا ملاہ از پا کی ساتھ</p> <p>وٹھ جاتی کاش ہم چاہی جی کی ساتھ</p>

دہ لالہ رو گیا نہو گلکاشت باغ کو اوسکی گلی کہاں پیہہ تو کچھ باغ خلد ہی آتی ہی بوی داغ شب نار جرمین کلبانگ کسا مشورہ قتل ہو گیا ہی وعدیسی پہر آنکی خوش ہیخیز ہستی کوچہ سی اپنی غیر کامو نہ ہی شا کے	کچھ رنگ بوی گل کی عوض ہی صبا کرتا کس جاتی مجھ کو چور کئی موت لاک سالتہ سینہ ہی چاک ہونہ کیا موتی کی سالتہ کچھ آج بوی خون ہی مانگی ہو کی سالتہ ہی اپنی زندگانی ادسی ہوفا کی سالتہ حاشق کا سر لگا ہی تیری نقش پا کی سالتہ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

الہ دہری کم ہی بہت بچا نہ چور کر

مومن چلا سی کعبہ کو ایک بار سالتہ

تکلیف سچی بن سچہ گل لالہ ہوا مانتہ مین اپنی گریبانکی ہکرون کا ہون پرو ہی ست مری نبض کے تفسی دید بیضا ہنگام و داغ آہ گلا کاٹ رہی تھی رکھا تو دل و چشم سیل و پھیندین سکتا ہوئی نہ دیا چاک گریبان کفن کو پہر دست بریدہ مری قاصد کا ہنودی جیسا محبی آرام تیری مانتہ سی آیا جون شاخ گل ہی خوش خون زبون یعنی پہر اکف افوس شیکا پس نشتن	نازک ہی دہس چور کئی نگہ نہا مانتہ چلتی ہیں جنون میں مری پادوسی مانتہ پہر معجزہ تازہ سیجا کی لگا مانتہ کیا کہن ختی دامن کو تیرے گل مہر مانتہ قربان نراکت کی مین کیا پون ہی مانتہ یاروں لی گئی دفن مری تن ہی مانتہ ہی مھر کا خط نامی شعاعی ہی بہر مانتہ الہ کری یونہی تیرا سینہ مرا مانتہ جب چاک ہوا جامہ تو بس بٹ گیا مانتہ غیر ونسی ہی ظالم تو مری سالتہ دہا مانتہ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سہم اور پیہہ بدعت پیشن لکی سبب سی

مومن مری سینہ ر ہی بعد فنا مانتہ

دست مڑہ سی پیہہ خورمت مڑوڑ دیکھ

سہم مین فلک نگ کی ہی قوت چھوڑ دیکھ

<p>اسی جا نہ تیرے ہاں مجھوں کے قیس کا  دور خار کا ہی ہی کچھ ہیاں نہیں  کہ ناز کی سی بار ہی دشنہ تو یک نگاہ  اغوا سی غیر سی نہ جگہ خفتہ خفتہ کو  آئینہ خانہ بن گیا دل ٹوڑنا نہ تبا  طوفان میں اب ہر گہرا شک میں نہاں  سیرِ فلق ہی قندِ خامس نہیں ہی کم  کیا رحم دیکھنی کن ہی بند ہی ہو چاہیے</p>	<p>پہٹ جائی سینہ میری گریہاں کی جو ردیکہ  اسی مت حسن شیشہ د لکونہ لور دیکہ  ہم نیم بیلو کو تر پھنا پچھوڑ دیکہ  میں غن نہیں ہی لاش مری مت چھوڑ دیکہ  یعنی بسایسی جلوہ نما میں کرور دیکہ  اسی باد دست اسن فرگان پچھوڑ دیکہ  با و نہیں تجھی تو ذرا سو نہ کو سوڑ دیکہ  اسی چشم او سکی سامنی تو ماتہ جوڑ دیکہ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہا

جلنا تیرے تون میں ہی تاثیر کر گیا

مومن یقین نہیں ہی تو تیر کو پو دیکہ

<p>منظور نظر غیر ہی اب ہمیں کیا ہے  کہا ہی ہی قسم ہمیں کہ پرہیز کرینگے  جب گہر میں نہ تو تم تو میں کو چہ نہیں ہم کو یوں  بس بس نگر و بات کہ یاد آئی ہی محسوس  کس طرح نہ ادش خل دلنی پیہوں میں  اب شوق سی تم محض اغیار میں بیٹھو  یار رب کوئی معشوقہ دیکھ نہ مل اب  تو نہ گنہ عشق سی فرما ہی ہے دغط  آزردہ حرمان ملاقات میں کیا  پرہیز سی و سکی گئی سیاری دل آہ  تبا محو رخ یار میں کیا آئینہ دیکھوں</p>	<p>بیدین تیری نگاہ میں لپٹی پہر ہے  گر درسی پہر جامی طبیعت تو فر ہے  شکوہ جو متبارا تو سارا ہی ججا ہے  ناصح سی جو کچھ پچھو دیو نہیں ہی سنا ہے  نظر و غن مروت ہی آنکھوں میں جیا ہی  ہیاں گوشت خلوت میں عجب لطف اٹھا ہی  جو ادنیٰ حاجی ہی جانی ہی دعا ہے  یہ ہی کہیں ل دلی گنہ گار ہو ہی  یعنی کہ نہ ملنا ہی نہ ملنی کی سزا ہے  بیگانگیو نہیں ہی عجب بظرا ہے  معلوم ہی یار و بھی جو رنگ مر ہے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ سیری سنا نیکو پرستیں جی تھی کین تجھی جو اسی دشمن ارباب فاسی	چا نا کر سی جی لاکہ نہ بولو لگا جو ہدم مین ترک و فاسی پئی فاوا دیون شہور
	مومن سہی بوسہ پاسجدہ کریں گے وہ تہی جواورونکا توانا نہی خلدی
خیر سی نقش پراوس سو فاکل آنیکے سکھائی طرز اوسنی امن و تہائی آنیکے کہا جو توئی نہیں جان جاکی آنیکے شیم سلسلہ شک ساکی آنیکے تم اپنی پاس نکاس بتلاکی آنیکے بہار وضع تیری مسکرا کے آنیکے یہ بی سبب نہیں بندی ہواکی آنیکے کہ راہ دیکھی سی اسنی حیاکی آنیکے گئی مین بیانیسی ہ سوگن کہاکی آنیکے امید تھی مھی کیا کیا بلاکی آنیکے اجل ہی رہ گئی ظالم ساکی آنیکے قسم ہی مجھکو صدائی راکی آنیکے کہ دیر او تہائی مین کیا سی ہاکی آنیکے	خوشی نہو مھی کیونکر قضاکی آنیکے ہی ایک خلق کا خون سر پر اشک خونکی مر سجھ کی وری کچھ چلا میں ہی نا صح امید سر میں تکتی مین راہ دیدہ زخم چلی ہی جان نہیں تو کوئی نکالو راہ نجا ہی کیوں ل مرغ چن کہ سیکہ گئے مشام غیر میں پھی ہی نکبت گل داغ جوبی حجاب نہوگی تو جان جا سیکے پیراب کی لائری قربان جاؤں بدل خیال زلف مین خود رفتگی فی قہر کیا کردن میں عدہ خلا فی کاشکوہ کس کس سے کہان پئی تو تری کان بجی مین مجنون سری جنازہ پآنیکا ہی ارادہ تو آ
	مھی یہ ڈری مومن کہیں کہتا ہو مری تیلے کو روز جزاکی آنیکے
پر یہی ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو یار آجائی وصل دشمن کی لٹی سوی مزار آجائی	میں اگر آپ سی جاؤں تو قرار آجائی بہانہ آب چارہ گرو چلی کہ وہ ہی شاید

<p>مجھے سیاهو کو ناصح کو بھی عار آجائی تو اگر نکلی چمن سی تو بہار آجائی گر مری نقش پر وہ شعلہ عدا آجائی دل جو خالی ہو تو آنکھوں میں نیار آجائی مجھے چپ نہ صبح بیدار کو پیار آجائی چارہ ساز و نہیں ذرا دم دل زار آجائی</p>	<p>گر ذرا اور ہی اسی جوشِ جنوں کو روئیں نامِ بیخوشی عشاقِ خزان ہی بسبب جیستی جی غیر کو ہوا تشر و رخ کا عذاب کلفتِ ہجر کو کیا روؤں تیری سامنی میں محو دلدار ہوں کس طرح نہوں دشمن جان بہر جا جوشِ تیش ہی تو تر پینا لیکن</p>
<p>حسن انجام کا مومن مری نہی خیال یعنی کہتا سی وہ کافر کو مار آجائی</p>	
<p>نقشِ پا پر نقشِ پا لگم کفِ فوس ہے مری سر کو سایہ بالِ ہماں خوش ہے فلسِ مہی اغِ افزائی پر طافوس ہے جو تہہ باری عبد نامہ میں خطِ معکوس ہے سوزِ پروانہ کو مانعِ پردہِ فانوس ہے سینہ کو بی اہلِ غم کی ہم صدائی کو س ہے جلِ جہین گلِ ب کہ حالِ شعلِ منکوس ہے لب پہ کچھ کچھ لہاسِ جانِ غمِ فانوس ہے لیکھ مرقی مرقی دلعینِ حسرتِ پالوس ہے جو سخن ہی سو غلسم از بطلیموس ہے</p>	<p>تیری پالوس سی پی خاک ہی پالوس ہے ہائی بادِ مرغِ بخون کی جنوںِ فرانیان چشمِ دریا باری کی خیالِ خطِ میں جو کیا یہ مطلب ہی کہ بیکس فامو کی جفا بیہانِ جلایا جی حجابِ عرونی اور ہے لیکھ شامِ وصلِ غارِ سحر میں مر گئے غیمتِ آمدِ شادِ دشمن ہی تلو دنی لگے گر نہو شکرِ جنائی متصل سی دردِ سر نزعِ میں جی کا نکلتا تیرا آنا ہو گسیا شاعر ہی اپنی ہوئی شیرنگی دانِ شور ہی</p>
<p>کر چکا ہوں درِ اخلاص میں تنِ تھان میں مانو نکا کہ مومن ہی ہر سالوس ہے</p>	
<p>دوستی نہ کو نہیں اختیار سی</p>	<p>دوستی ہو تو تکین مری آزار سی</p>



<p> کچھ نسو جیا حسرت یاد سے  دماغ خون ہی میری حیرن ہوا  پیڑ جلد اسی بلہوس سر کو کہ وہ  فصد کی حاجت بھی کیا چاہے کہ  مال کیا جان ہی دیکر بلہوس  مت کرو کلنگی یہ درختنا  آہ دور چرخ کی کیا خاک اور آہ  گہا کیا جان کہہ دوں سکوکال  یوں کہی درد آیا اپنی چسپن کا  کر نصیحت گر میں سچ ہوں دلوج  کیون گائیں لب اطبا گر کیا  وعدہ کر کی وہ نہ انہی نامہ بر  دست قاصد کالی ہون بت پئی  ہامی بخت خفہ کی پین چسپن کہہ  مجھنی چپتی پیرین اسکی سوا </p>	<p> سہل چوٹی مردن شوار سے  دامن و بجا ہی گل بیخار سے  جہا نکلتی ہیں روزن لوار سے  بہ گیا خون دیدہ خونبار سے  گر سنی تو دل چٹا لون یار سے  دل چرا لی طرہ طہار سے  فتنہ برپا ہی تیری قمار سے  مین نہیں خوش صحت غمخوار سے  حال دل گر پوچھتی دلدار سے  تو نہیں گے خواب و سن غبار سے  حال پوچھا تھا تیری بیار سے  توئی پوچھا ہو گیا کمار سے  دزدی مضمون مری طار سے  دشمنوں کی طالع بیدار سے  اور حاصل عشق کی طہار سے </p>
<p> کہہ غول کیا در ہی مومن کہ ہی  شیوق اوس بہت کو تیری شکاری </p>	
<p> نہ ہر شکی ہی نگاہ یار سے  قل ہو کر ہم بھی آزار سے  جارجا نہیں مین جاری نیل شک  گر نہ بیلین جان پر جی مار دین </p>	<p> موت نسو جی تر گریہ یار سے  عمر کین کٹ گئی تلوار سے  پونجی ہونگی دامن کسار سے  عشق بازی سیکھیں غبار سے </p>

<p>ہی گران تر جان جرم زاری لا دی یک چکل مچی بازاری بوئی خون آبی تیری گفتاری جرم ثابت ہو گیا انکار سے خود لیت جاسینہ انکار سے</p>	<p>لاؤ غریبی زندگی مشکل پہرے کر علاج جو شش حشت چارہ گر ذکر اشک غیر میں نکسینیاں عشق میں صبح ہی کیا مدعی چہر کی ہی کان ملاحت لون کیا</p>
<p>گر دعا گزلیوں مومن وصل کے ماہتہ باند ہی ہی وہ بت زار سے</p>	
<p>بیہستم امی ہیروت کس سی کیا جاتی ہے تہا متا ہوں پھول ماہو ہنسی نکلا جاتی ہے سر ڈھپی بالین سی کیا کچھ ہی بیجا جاتی ہے جب گلہ کرتا ہوں ہم قسم کہا جاتی ہے کب تلک کوئی نہ کبڑی حال بکرا جاتی ہے شوہر بختی سی مڑا ہی زندگی کا جاتی ہے یونہی کہنتا جاسی کھجیا کہ بڑہتا جاتی ہے واع میری خون کا دھن سی چھوٹا جاتی ہے کسکے ہتھمال کو جی تن سی سیر جاتی ہے ہامی کیا کہی دلی ساتھ کیا کیا جاتی ہے آب گوہر کی لٹی آگہوں سی دریا جاتی ہے عجیب میری بخشش کے سہارہ روتا جاتی ہے صفت کی باعث کہاں دنیا لٹی شہا جاتی ہے اور کی سنتا نہیں اپنی ہی تکتا جاتی ہے</p>	<p>ہی نگاہ لطف دشمن پر تو بند آجائی ہے سانسی سی جٹ شوخ دلربا آجائی ہے حال ل کیوں نہ کہوں میں کس سی لاجائی ہے جان نکلا وصل عدد سچ ہی پر کیا کروں رشتہ دشمن فی بنادی جان پراسی ہوفا تلخ کام عشق شیریں لب جٹی تولیا ہوا حسن و زرافزون پیغرا کسلی امی سرو پوچی نسو دار تون لی کیا کروں باہ آہ غیر کی ہمراہ وہ آتا ہی میں حیران ہوں تا ب طاقت صبر راحت جان یاں تھل ہوش روبان ہوں خندہ دندان ناکلی دین خاک میں عجائی ریب بکسی کے آبرو اتو مرجا ہی شکل ہی تیری بیار کو پند کو لی تو ہی فرا کسو سودا ہی کیوں</p>

	<p>دیکھی بنجام کیا ہو مومن صورت پرست          شیخ حنا کی طرح سوئی کلیسا بنائی ہی</p>	
<p>رہ گئی بات بقیہ زاری کی لم          وہاں نکایت ہی دستار کی          ضد ہی ہم تیرہ روز گاری کی          دیدہ ترنی شعلہ باری کے          ہی شب سحر کیسی تازی کی          بات اپنی اسیدواری کے          شعر کی سو جہتی ہی باری کی          خلعت اپنی سیاہ کاری کی          ناخن غم سی دلفکاری کی          یہ سزا اپنی جان نثاری کی</p>	<p>ہوئی تاثیر آہ وزاری کی          شکوہ و شہنی کریں کس سی          مبتلا ہی شب فراق ہوئے          یاد آئی جو گرم جو شے پار          کیون ڈر جاؤں یکہ کردہ زلف          یاس میکہ کو غیر سی کھدے          بسک ہی پار کی کمر کا خیال          کردی روز خزا شب دچور          تیری اسرو کی یاد میں بہنے          قتل دشمن کا ہی راہہ اوسی</p>	
	<p>کیا مسلمان ہوئی کامی مومن          حاصل دس بت سی شریاری کی</p>	
<p>فلں ہی کی گل شمع مشستان ہو گئے          نیم سہل کئی ہو گئی کئی سجان ہو گئے          اوسکی زلفوں کی اگر بال پریشان ہو گئے          اور بنجائیں گی تصویر جو حیران ہو گئے          چارہ فرما ہی کہی قیدی نڈان ہو گئے          ہم تو کل خواب عدم میں شب حیران ہو گئے          زندگی کی لپی شرمندہ احسان ہو گئے</p>	<p>موفن جیٹ کین ہم سوختہ سامان ہون گے          ناوک انداز جد ہر دیدہ جانان ہو گئے          ہم نکالیں کی سن اسی موج ہوا بل تیرا          تاب نظارہ نہیں کیہ کیا دیکھنی دون          صبر یارب مری حشمت کا پڑیگا کہ نہیں          تو کہاں جانیگی کچھ اپنا شہکار کرے          منت حضرت عیسیٰ نہ اوٹھا غنگی کہے</p>	

تیری دل نقد کی تربت پر عدد چو ہوا ہے نا صہا دلین تو اتنا تو سبجہ پی کہ ہم غور سے بکھیتی میں طوف کو آموی حرم کر کے زخمی محبت دم ہو سہ ممکن ہی نہیں ایک ہم ہیں کہ ہوں ایسی پشیمان کہ بس دماغ دل نگین کی تربت سی مرغی نالہ چاک پر دیسی ہیہ غم ہی ہتی اسی پر نشین پہر بہار آن وہی دشت نوردی ہوگی سناک ہاتھ ہی وہ ہی سرد دماغ خون	گل ہوگی شررا تیش سوزان ہونگی لاکھ نادان ہوئی کیا تجھی بنی دان ہوگی کیا کہیں اسکی سسکا کوچہ کی قربان ہوگی گروہ ہوگی ہی تو ہوت پشیمان ہوگی ایک ہم ہیں کہ جنہیں چاہ کی ارمان ہوگی بیہ وہ انگریز نہیں جو خاک میں نہان ہوگی ایک میں کیا کہ سہی چاک کربان ہوگی پہر وہی پاؤں وہی خاں خیلان ہوگی وہی ہم ہوگی ہی شہنشاہان ہوگی
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عمر ساری تو گئی عشق بتان میں مومن

آخری وقت میں کیا خاک سلمان ہوگی

سینہ کوئی تھی میں ساری ہلاکی وٹھے آج اوٹس ہم میں طوفان ہٹا کی وٹھے دلی کیونکر نہ دھوان سا تہ ہوا کی اوٹھے گر نہ ہو دلین خیال نگہ خواب آلود شعب کی جو رکامصل میں جو بد کو رہوا گو کہ ہم صفحہ ہستی پر ہی ایک حرف غلط ہو عذاب شب بیداسی راہی یا رب اف رسی گرمی محبت کہ تیری ہوتہ جان میں کہا تا ہمیں تاثیر گرما تہ مرے سوزش لسی ہوا کیا ہی میں پانی پانی	کیا علم وہو ہم ہی تیری شہد کی اوٹھے یہاں تک وہی کہ اسکو ہی دلا کی وٹھے شعلہ ہستی تب غم سینہ جلا کی اوٹھے در کیا کیا اثر خفتہ جگا کی اوٹھے دل چرا میں ہی جی بکھیرا کی وٹھے ایک وہی ہی تو ایک غم میں ہٹا کی وٹھے زلف ہونہی کہیں اس ہر تھا کی اوٹھے جس جگہ ٹپہ گئی آگ لگا کی اوٹھے خسف کی ہاتھ ہی کہ بخت عا کی وٹھے وہ جو پہلو سی پسینی میں نہا کی اوٹھے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جی ہی مانند نشان کف پایہ کیا	باتوں کیا کوچہ سلی وس ہوش بالی دہی
شعر مومن کی پڑی ہیکل دلی کی	خوب احوال لزار سنائی ادھی
<p>مونہ کو نہ سیانا صبح کی بچہ گری اتنی  ترم اوٹھ گئی محفل سی ذکر اتی ہی مجنون کا  دل کیسے وفا کیسی پر قول تو دینا تھا  بی پردہ پس چلوں یکبار تم آبیٹھے  لازم تھا حذر مجھی ناچیز کی نالوں سے  لو جھڑی ہی نہکت کو گلہا ہی شبہ کے  بہہ کون گئی وس سی کی ترک وفا مینی  کیا ہو گئی جو دہائی غیر سی چٹک ہے  کتنا ہی مری گئی ہ مجھ عدو عش ہے</p>	<p>لو مین پہلی ہی لٹی مین پردہ درسی اتنی  سایہ سی مری حشت ای تنگ سی اتنی  ای سیم تن آفت ہی تو مفت بری اتنی  ہی تاب نظر کسکو کیوں جلوہ کری اتنی  پر تھکوکہاں غیرت اسی بی اثری اتنی  اب تم سی ہی چل نکلی باد سحر سی اتنی  گر تو ہی ذرا نا صبح پیٹیا مبری اتنی  یا خوش نگہی وہ کچھ یاد بظری اتنی  ہی ہی مری لفت سی ہی بچہ ہی اتنی</p>
سجدہ کہیں کرنا مومن قدم بت پر	کعبہ ہی مین ہوئی ہی پیوہہ سری اتنی
<p>پھر دشت کی خیالات مین ہر مین پرت  واہ اسی طالع برگشتہ کہ وہ پہر سی گیا  پھر تانی اپنی تو غیر و کج طرح را توں کو  عطر غیر و نکو لکا کر جو زلا یا دسنے  منظر کے پیر ہی مین کہ ہم ہر شب کو  ہی زبان بند تروسی شب صلہاں اور  قلوں ہی چنیش تیری بگائوں کو</p>	<p>دشت یاد اتی مین ہو مین طر مین پرت  آنکھ دیکھ مجھی راہ گذر مین پرت  کیسی ہم کوچہ بہت اب قمر مین پرت  تر مری سی مینی دیہہ تر مین پرت  تا سحر شام سی دھوا دھہ کی مین گہر مین پرت  فکر سو سو مین ل مرغ سحر مین پرت  پوچیت حال کہ بری سی مین برین پرت</p>

<p>ایک دم گردش ایام سی آرام نہیں گر گئی تھی تو تیرے کو مری کہہ جاتے زرد رخ رنگ طلائی کی ہوتی دیوانی سر ملگین چشم کی گردش جو نہ بہا جاتی تو</p>	<p>کہہ میں میں تو ہی میں ان رات سفر میں پہرتی کہ اب آنا ہوں وہ گواہ ہے پہر میں پہرتی کیسا سا زہی ہیں خوش زہی میں پہرتی خاک یوں کہا ہیکو ہم ڈالتی میں پہرتی</p>
<p>چشم بزرگس جنت فی رد لایا مومن</p>	<p>چشم کا فرکی اشاری میں نظر میں پہرتی</p>
<p>پامال ایک نظر میں قرار و نبات ہی پیدا سر قریب سی ہوتی ہیں شکرے چٹ کر کہاں سیر محبت کی زندگے کیا یونہی جانیکی مری فریاد سر نش بدنامیوں کی ڈر سی محبت تم چلی کہ میں کہا ہوا دو سکو خط میں بلا نوشت یوں کا شکر کیا مال ہیں کہ جان دین بیستی میں تم نہیں کیا ابتدای حسن میں میں تجھے مر گیا چھوٹی شراب اپنی جچی مرق دم تو دی</p>	<p>اوسکا ندکینا کلمہ التفات ہی سنتا نہیں کیسے سیکھنی کی بات ہی نامح یہ بند غم نہیں قید حیات ہی واعظ کو روز حشر اسید نجات ہی ہوں تیرور و زمری سحر ہی تو رات ہی بالید کی سی چون خم گردون دات ہی اغیار بلہوس کی یہی کائنات ہی خلقت کا تیری دن مرار و زوفات ہی بہ آب تلخ شربت قند و نبات ہی</p>
<p>کیونکر خدا کو دون کہ بتوں کو ہی احتیاج</p>	<p>مومن یہ نقد دل ند جا لکی کو ت ہی</p>
<p>زینا بوسہ کو فلک جبکہ زمین پر ہے ترپتا ہی پیر شوق شہادت خالک و رحمن خرام نازی کی کس جہان کو کر دیا ہر دم تیری ورعین ہی کیا جا چلی ان اس چاچا تا ہی</p>	<p>کہ یہاں تو تازین کی جچی جتنی زمین پر ہی گر اگو حین تیری یہاں ہو کسا زمین پر ہی زمین گرتی فلک پر ہی فلک گرا زمین پر ہی کہ جتنی سامان پر ہی سہی چکا زمین پر ہی</p>

<p>کہ پڑتا پاؤں مانند نشان پا زمین پر ہی          کہ قدر نیم رقص مرغ بسمل جازیں ہی          قیامت آگئی کیونکر مدخل کیا زمین پر ہی          کہ تنگی سی سہی ہی فلک لگتا زمین پر ہی          کہہ رہتا ہی تہرہ گہور تہا زمین پر ہی          بہلا کیا لکنا جین کا دعائی میں ہی</p>	<p>را اس کو میں مٹی یا ریلجی این لیا لین          نوید قتل سی ہی ہوں مضر کو کیا لکین          مری فریاد سن کہتا ہی سرفیل حیرت          گلہ ہی گردش چشم سیہ کا تیری وحشی کو          وہ سرکل چوتیری زانوہ پنا سو اچھی لم          دشتو بجلی وس کو کسی من جت میں تم جھکو</p>
<p>ہوا مہر بات غفلت سجدہ مومن کو          قدم رکھتا فلک کی سہو کتا زمین پر ہی</p>	
<p>چمن میں یکیک کل سرو میں کیا قیامت کے          کیسا شکوہ کیا کچھ یہ بخوبی ہی قیامت کے          کروں کیا کیا سائیت و متواوس ہمدرد          عجیب سی جو نکلی سرخ زنگل ہی تیرے          کہ کو تیرہ سی یاد آئی جھکو رات و رقت کے          سزا ہی ہی ل نادان اس لغت اس محنت کے          کہ دوزخ فی قسم کہا ہی بھی جی زخم کے          ملی فرما دشرین کام کو راحت یہ رحمت کے          کہ عرض حال ہی جھکو نکایت ہوسکایت کے</p>	<p>مجھ پا دگی بسو میں مسل قد و قامت کے          دیا ظالم کو دل جان غیر کو آرام حنت کو          ستم نشید ہی بدخو ہی سنگری جفا جو ہی          ہو ہی میں حسرت یاد رہی نئی دل ہی ہم          سبار کہ خفا کان حال کو قصد یہ بیداری          جفا کا شکوہ اب کیوں کیا اچھا کیا او          تیر ہی ل کر بیان آخر جلا رہو نیکی غیر دن کو          مزاحواب عدم کا بیتو نکو کاٹ کر پایا          کا کیا کچھ دین گمان عیار پر فن کا</p>
<p>دہلی جیتے اپنا ہی جو قیاس کو کین کا رہا          نئی راہ افرا سی کب بہلا مومن جیتے کے</p>	
<p>کہ تہمتی ہی ہنیں جلی ہو ہی جی پریشانی کے          بنائی ہی کیا انداز ہی تقدیر شیت کے</p>	<p>وہ گردن کیہ حالت ہو ہی تغیر شیت کے          درم اوں لبریکش کی کو نہ لکنا ہی سیاتی</p>

سوا سی محتسب علی کو اپنی دل کی صورت سے اثر اور سنگدل کو کیا ہو عرض انکسند کا بیان کرتا ہی مکتلا نکا اور سب کے عالم ہیہ کیا طاقت کہ اب ہی تپتال کر ڈالے ہوں ایک آئینہ رو کا دیدہ پر آب دیوانہ کو دست ہی خ زردا کی دل لفتہ کا ورثہ	سزاوار شکست کو نسی لقصیر شیشہ کے شکایت ہی مری فریاد ہی تاثیر شیشہ کے ولی کیا سمجھی پچیدہ ہی تقریر شیشہ کے لما تو خاک میں پر ہی ہی تو قیر شیشہ کے بنا اشک مسلسل ہی میری نچر شیشہ کے کبین بنتی سنی ہی آج تک اکیر شیشہ کے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہلا کیا اعتبارا می مومن ایسی رسا لیکھا  
کہ بیخود ہو گئی تم دیکھا کہ تصویر شیشہ کے

کتہ حسرت یاد میں یارب کس کے وہ چلا جان چلاں و نو بیان سی کہیں کے پاؤں تربت پہ مری کیہ سنبھل کر گھٹنا مچکوارا مری حال متغیرنی کہ ہے کس پر یوسی ستمگری ملال افسوس سخت پروانہ سی قربان عدو ہوں بے نالہ رشک ہوں باعث درد سر مرگ لذت مرگ سی ہجر عنین عا ہی کہ خدا کیون ہم شمع کی مانند جلین دور کھری	نخل تابو تھیں جو پھول لگی نرگس کے اسکو تہا نمون کی اوس پوچھن کس کس کے چور ہی شینندل سنگ ستم سی پس کے کچھ گمان در ہی ہر کی سئل مولس کے کس دیوانہ ہوا پوش گئی ہیں سس کے اگ بجای سہی ہر دیروں میں جس کے غیر کی سر پہ لگانا ہی ہ صندل گیس کے ہیہ مزاحیہ نصیب عنین کسی جیس کے جب عدو باعث گرمی میں تری بکس کے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یار مومن سی ہی بین دھی طبع روان  
وہ افکار تران ادبغیا بس کے

مچھ طوفان او نہا ہی لوگوں نے کردی اپنی آنی جالے کے	مفت بیسی شہابی لوگوں نے تذکرہ جالی جالی لوگوں نے
-------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------



<p>دلسی قریب باسی لوگوں نے اپنی نقشی جامی لوگوں نے دو نوکی ہوش ورائی لوگوں نے دشمنو کی پرٹامی لوگوں نے اوسے کیونکر سائی لوگوں نے وہ تماشے دکھائی لوگوں نے</p>	<p>اصل کی بات کب بنائی تھی بات اپنی وہاں نہ جمنی ہے سکلی ورتی سی اپنی چاہت کے اور ہی کچھ پڑا دیا اوسکو بن کہی راز ماتی پنہانے کیا تماشے جو نہ دیکھی تھے</p>
<p>کر دیا مومن اس صنم کو خفا کیا کیا مائی ی لوگوں نے</p>	<p>کرو دیا مومن اس صنم کو خفا کیا کیا مائی ی لوگوں نے</p>
<p>مسلمانو ذرا انصاف سی کہو خدا لگتے تیری لکوی میری جی اگر اسی ہو فالگتے سگ لیلے ادا کو گر ظالم بد فر لگتے کہتا میں تو شاید دشمنو کی بددعا لگتے کہ ہی ہر ہر نگہ کی سات ایک جی سی لگتے اگر کوچہ کی تیری خال آلودہ ہوا لگتے چمن میں کوہ میں صحرا میں آتش جا لگتے وہاں ست حدوسی و غین تھی ترسنا لگتے نہ لگنا دل تو دل کی بھی کامیو لگتے</p>	<p>تیریں نصیر دینت کی سی میری خطا لگتی تیریں لونی لڑیکا باعث تجر ہی کہلتا ستم اسی شوخ تیری میری ہڈی کیوں کا کہتا جو رہ جاتا تو یہ دیکھ کا ہیکو سہنا اگر میں وہ پہری گرم نظارہ کہانتک خرم دل نا لگوں نسیم مصر کا دم پیر لنگان کا ہیکو بہرتا جو گرید تر کر دیتا تو جیسی نا کہیچتا تھا کئی تھی کاٹ کاٹ آلودہ خوشی تہہ بیان تھے بلائی جان ہوا وہاں اس سے کاکل کی جوتی کا</p>
<p>کہیں سی ہو ٹکر لانا نہت کا کو اسی مومن طبیعت سیرخت میں نہیں اوسکی سوا لگتے</p>	<p>کہیں سی ہو ٹکر لانا نہت کا کو اسی مومن طبیعت سیرخت میں نہیں اوسکی سوا لگتے</p>
<p>کب مرا نا لہ تری لین اتر کر تاسے آنکھیں صد گلا سینہ گر کر تاسے</p>	<p>سر میں چشم سی کیوں تیر نظر کرتا ہے جبہ حیرت زدہ چہری پر نظر کرتا ہے</p>

<p>گسقد روہ مری ملنی سی حذر کرتا ہے  گدگدی دلیں کو ہی آہ پر کرتا ہے  زہر کو جو کوئی کہتا ہی ضرر کرتا ہے  زخم دل عرض نگدان گر کرتا ہے  ایسی غماز کو ہی کوئی خبر کرتا ہے  کہ شب غم کوئی کس طور سحر کرتا ہے  کوئی حسرت زدہ دنیا سی سفر کرتا ہے  تو کہی لطف کی باتیں ہی گر کرتا ہے  خندہ کچھ طرز دگر جاک جگر کرتا ہے</p>	<p>ترتھووری ہوں ہم بزم توتیا بے  کسی سہنی کا تصور ہی شب روز کیوں  غم خط میں تری مرجا میں تو کچھ کیا ہے  ایک نگدانی تو لذت نہ اوٹھی اسی قاتل  کیا کیا دل کی کہ انہوں سے کہا راز نہاں  جیش میں ہی تو نجا گی کہی تم کیا جا لوں  عدم آباد سی آنا بھی یاد آئی ہی جب  نجات بدنی یہ دہرایا ہی کہ کانپا ہوتا ہوں  قل کی ٹہر گئی اپنی قریبوں میں کہ آج</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سین کہو سیکہ رکھو اسکو غزل کہتی ہیں  
مومن ای دل فن انبار نہر کرتا ہے

<p>اشک غماز ہی کی انکھوں میں گہر کرتا ہے  اب ہا غیار کی صحبت سی حذر کرتا ہے  گل میری قبر پر کیا کار شہر کرتا ہے  کب خیال پلٹ کر ملیں گد کر کرتا ہے  ہی وہ اکسیر خون خاک کو زکر کرتا ہے  دیکھتی حالی مر اسب کو اثر کرتا ہے  ترک آئینہ کمری آئینہ گر کرتا ہے  وصل میں جب ہا ادھر سہلی نظر کرتا ہے  منع نظارہ مرادیدہ تر کرتا ہے</p>	<p>دیکھ گریاں ہا بھی چشم کو تر کرتا ہے  ذکر کر بیٹی برائی ہی سی شاید میرا  نالہ غیرت بیل سی بہر اوٹھی ہی آگ  ستد رہا ایسی نہیں عزت یاد غیار  میری زرد آبلونسی تختہ صدر کی ہی دشت  ہی تیری جاتی ہر ایک کنل میں کیونکر  تیری غفلت سی پہچالت ہی اب یکہ مجھ  کار دلائی ہی بھی فکر خیال دشمن  اشک شادی نی دم وصل جلایا کہ مجھ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

محو وعدہ ہی کسی بت کا تو مومن کی غماز

پیر کر قیلہ سی ہونہ جانب در کرتا ہی	
<p>فغان کیا دم ہی لینا پارہ ہائی لک ورتا ہر  سنا دہنی مرا لالہ اتر ہی کچھ ہوا شاید  پڑی لوں ہی نگار دن دو چہیں ہی حوریں  گر سخاوی ہستی سخت خوابیدہ کی اسی عالم  گر اسی شک پر تاثیر کیوں خلوت میں اسی آنکھوں  کبھی کی پیر گئی آنکھیں خوشی ہی نظر آئے  میں آیا ہوں کہ دو کا تجھ کو طعنہ پیو فاسی کا  مگر نہ ہی نصیحت ہوگی مہی پرتیا کے</p>	<p>کہو کیا درد پہن ان کی کلیجیا ہونہ کو اتا ہر  کہ دشمن کہہ گیا بے فائدہ کیوں غل چاتا ہر  تہا راجن عالم سوز کس کس کو چلاتا ہی  میری شہزاد فغان کا بیگلو سو تو کو جکا تا ہر  کوی یوں خاک میں ایسی گھر کو ہی ملاتا ہی  تہا راجن چپا نا دیکھتی کیا کیا دیکھتا ہی  مگر نا کہ نہیں شمن ہی کیوں باتیں بتاتا ہی  عجب قہر ہی ماضی کبھی یہ فتنی اوٹھاتا ہر</p>

خیال خوابت ہی علاج مدگانی کا  
وہ کا ذکر میں جو من مرانا ملاتا ہی

<p>کیوں ہی خوابہ نوشی بادہ خوار ہی ہے  کیوں دم جاننا کی بدل ہی زود دشت کے  شخصیل ساز دم ناہید لہی کیا ہوئے  آشنائی ہو گئی بیگانگی جاتی رہے  بوسہ کل ہی ہو کہہ رکی ہو اسی ہی یاد  غشی یہ رو میں رہتی ہو نہیں لکھ لے  بجھو حیران دیکھو حیران بجاتی ہو کیوں  جی چلا جاتا ہی کیوں پر خط کسیر دل کیا  کیوں ہی گزرتا رہے دیر ٹھگناہ اشک سرخ کا  نا ہی کیا بیتاب ہو کر وہاں سید پاتا ہر</p>	<p>کسل ہی ہی بخود ہی مھلت شعاری آپ کے  کسل ہی شوخی ہو ہی ہی بقراری آپ کے  کیوں گذرتی ہی فلک ہی و زاری آپ کے  ہو گئی کس شستی شمن ہی یاری آپ کے  خاک اور ان کیوں لگی باد بہاری آپ کے  جو کتاں ہر شرب قبا لکری ہی آپ کے  ایسی مویاس ہی مید واری آپ کے  لی گئی قلوبی جان لی اختیار ہی آپ کے  کسلے مٹی لگی رنگت ہماری آپ کے  کہل گئی جوش کبھی سنی نگار ہی آپ کے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باری ہی شکایت باقی سرشار ہی ہے بقدر علیٰ ہذا زاری شکبار ہی ہے اس قدر ہو گئی تشرناری آپ کے	سرور دینی لگتی ہو جوتے ونا آئی ہی دل گیا دم پر نہی کہیں لڑتی ہی حال قطر مائی شک لگتی ہو اگر داناہوں میں
کس صنم کی بندگی میں خود پرستی چوری ہو گئی مومن کی سی کیوں نینا رہی ہے	
کہیں صحرا ہی گہر ہو جائے نامہ ہر راہ برہنہ ہو جائے غنچ تہیں کیکہ نہ ہو جائے زندگی پردہ دہنہ ہو جائے کہیں پامال سر نہ ہو جائے تنجوا اپنی نظر نہ ہو جائے کہیں دامان تر نہ ہو جائے کہ فغان بی اثر نہ ہو جائے وہ مری گور پر نہ ہو جائے نخت بد کو خبر نہ ہو جائے شب عاشق سحر نہ ہو جائے مفت بجکا ضرر نہ ہو جائے دیکھ نہ کرے جگر نہ ہو جائے	صبر و خشت اثر نہ ہو جائے رشک پیغام ہی عیان کتن ل دیکھ موت دیکھتا کہ نہیں ہجر پردہ نشین میں مرنی میں کثرت سجدہ ہی نقش قدم میری تغیر رنگ کو مت دیکھ میری آنسو نہ پوچھنا دیکھو بات ناصح سی کرتی دوتاہوں اسی قیامت نہ آئیو جب تک مانع ظلم ہی تغافل یار غیر سے بی نقاب ملتی ہو رشک دشمن کا فائدہ معلوم امی لہبند آہ تاب شکن
مومن ایمان قبول ل سی بھی وہ بت اندر وہ گرنہ ہو جائے	
جو تجھ پس نچلا اپنی جیسی میں گذری	جہاں شکیں کو تیری ترس ترس گذری

بنی ہی سورس رافیل آہ بی تائیر	کہ میری دم پتیامت نفس نفس گذری
سجاول کیونکہ سوئی ام تشیاء سی جب	خیال حسرت مرغان ہم نفس گذری
ہوا در کو تو دہایت جو خود ہوں آوارہ	یہ عمر کا شکے نا احسرس گذری
و فامی غیبت شکر حسانی کام کیا	کہ اب ہوس سی ہی اعدی ہوس گذری
بہیم جان و غم ہجری وہی انصاف	جو تیری دہیا نہیں میرگ داد رس گذری
دکھاؤن ناقصیے خرام ناز تجھے	کہی دہری جواوس سوخ کا فرس گذری
سچوئی کیون تن کا ہیدہ سی پسینا ہی	طرف سی غیر کی جب نہ عطر خن گذری

کہاؤں ہ ربطتبان ب کہ اسکو تو مومن

ہزار سال ہوئی سیکڑوں بس گذری

ن انتظار میں بیان نگہ ایک آن لگے	نہ نامی می من تالوسی شب بان لگے
جلا جگر تپ غم سی بہر کنی جان لگے	الہی خیر کہ اب آگ پاس آن لگے
کلی میں دسکی نہ پہراتی ہم تو کیا کرتے	طبیعت اپنی نہ جنت کی دریاں لگے
جہاں غیر کا شکوہ تہا تیرا تھا کیا ذکر	عبت یہ بات بری تجھ کو بد گمان لگے
نہ سونہ تم تو میری حال پر یعنی نہ دلیل	کہ جسکی زلت و خواری سی نکو شان لگے
کہاؤں آہ و فغان مہی لی نہیں سکتی	ہمیں یہ تیری دعائی بد آسمان لگے
میں در او سکون و نگار و زو صل میں لو	اجل ہی کرنی محبت کا امتحان لگے
وہ کینہ و زرتہا مومن تو دل گایا کیوں	کہ تو کیا تھی کہ ایسی پہلی وہ آن لگے
بزرگ صورت بلبل نہیں تو اسے	یہ کیا ہوا کہ چپا سی گانستان بیان لگے

سدائتاری طرف جی لگا رہتا ہے

متبار می اسطی ہی لکھو مہر ان لگے

کیا مری قتل پہ جامی کوئی جلا دہری

آہ جب یکہ کی تجھ استم ایجا دہری

<p>ساغر دہرین ساقی می پیدا دہرے  ہجر کا دکھ کوئی کب تک نہ لانا شاہد ہے  اپنی ہی خوئی مکر دامن فرما دہرے  جو جس فوج ہی ہر دم دم صبا دہرے  کر نہ کان او سکی خفاں کلاہ شاہد ہے  خون اتنا کہ سر شتر فضا دہرے  رنگ کلیسا مری تصویر میں ہزار دہرے</p>	<p>خون لپٹی ہیں خود کردہ سخت یکاش  کہیں ہو جائیصال ہ بلاسی چوٹوں  نیشہ کچھ دشتہ شیر وینہیں ہی غیرت  ہوں میں ہ صید جگر خون اسیری شتاق  پہر تو سرگوشی دشمن میں ہی تاثیر نہو  چارہ گرا سکی خطا کیا سیری تن میں نہوا  دیں دم رنگ ہی تعمیر مرا حیران ہے</p>
<p>مومن اس شعلہ زبانی کی کہان قدر رگر  مونہہ در آبلہ سی کر می خسر یاد دہرے</p>	
<p>دس میں روز مرل میں و چار کی لیے  عاشق ہو می میں وہ مری زار کی لیے  رکھا ہی سکو حسرت دیدار کی لیے  پہر ہی سزا نہی ایسی گنہ گار کی لیے  متجو نیز ہر ہی تیری بیمار کی لیے  تسلکین اضطراب دل زار کی لیے  ہو جاویں عدد مری اختیار کی لیے  طرز خرام و شوخی رفتار کی لیے  اظہار حال چشم گہر بار کی لیے  بوسی جو خواب میں تیری خسار کی لیے  مرا ہوں نگانی دشوار کی لیے</p>	<p>کرتا ہی قتل عام وہ اغیار کی لیے  دیکھا عذاب رنج دل زار کی لیے  دل عشق تیری مذکر کیا جان کیونکہ دون  قل او سنی جرم صبر جفا پر کیا مجھے  لی تو ہی ہر سجدی کو ہی پیغام تلخ اب  لا نہیں جی تو توفانی ہی پہنچ دے  ایا دل دیا تھا اسلی میںی تمہیں کہ تم  دینا تو دیکھا کہ قیامت لی ہی قدم  چھین ہی موتیوں کی لڑی و سکو پھچون  تیا ہوں اپنی لب کو ہی گلبرگی مثال  مینا امید وصل پہ چران میں سہل تھا</p>
<p>مومن کو تو نہ لائی کہیں ام نہیں ہت</p>	

<p>کہا تہا کہ مہجور رہی کی کجی زمان کی کجی  سوائی نکتہ تو ہوم کیا وصف تان کی کجی  موا کل دیکھتی ہی درج میں کی کجی تہی  عد و کی ہم ہی کتا ہوں مہش میں ہر  غرض ہمایہ میں ہی و کا بہا لیا قیامت  کہیں تو کیا کہیں اور بن ہی کیونکر واسطہ  وہی حیران ہی غم کہانی پر کتا نکاتی ہو  رکھی ہی اٹھ سہ پہر پہلا کہانتا ہی ل  عد واسل و ج پر شا کی ہی شاید غصہ آجاوے  کچھ آخر حد ہی ہی جو رجوا ظلم کی کتا  گلا ہم کاٹ لینگی آپ تیغ رشک سی پنا</p>	<p>کہا تہا کہانی غم کہ تہا ملک ضبط فغان کی کجی  بنا کر بات کیا کہی جو کچھ ہو تو بیان کی کجی  ذرا بہلا سی جی چلی سیر گلستان کی کجی  ہنہیں ہی و کچھ دیوں آج چاہیں کی کجی  کوسن لہتا ہی و گہر میں جو کچھ نہ کو بیان کی کجی  پڑی مشکل پر ہی کیا چارہ درد نہاں کی کجی  اس اب جامی کچھ کہانی عیش وادان کی کجی  لے جتا کہ دلی دو چارہ خوشچکان کی کجی  ملا دمی خاکین ہیہ تو ہی شکر آسان کی کجی  تخل در گذر کر بر خط ہر دم ہر زمان کی کجی  عد و کو قتل کجی ہر ہمارا امتحان کی کجی</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عذاب یزدی جا کھا ہی مانا بس بے مومن

خدا کی واسطی ذکر ستمہائی بتان کی کجی

<p>اجل خجی ش ہوں کی طرح ہر حال تو ہی  حنا کی رشک سی کیونکر نہ آئی جو شمع ن  ذرا تہم امی ل مضطر کہ غلو وصل کرون  زمین سی لگ گئیں آنکھیں تہا ہی طرح تہن  کہا تہا کہ گلا ہی تغافل قاتل  جفا ہی یا ر کو سو نیا سعادہ ایسا  وہ اضطراب کہان صغف سی لگرا ہی ہے</p>	<p>نہ امی لعش پردہ پر یہ احتمال تو ہی  کسی سبب سی پردہ ہی یا مال تو ہی  شب قلق نہ سی خواب خیال تو ہی  شریک قتل ہو کر دون کو انفعال تو ہی  ہم آپ کاٹ لین آخر یہ سرواں تو ہی  اب کی ہو نہوا میدا انفعال تو ہی  ہوا ہوں حضرت عیسیٰ نکا تاحال تو ہی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شب فراق میں ہی زندگی گزارا ہوں	اگر خوشی نہیں ملنی کی پر ملاں تو ہی
عجبت ترقی فن کی ہوس ہی مومن کو	زیادہ ہو سکا کیا اس سی ہمتاں تو ہی
<p>تسے دم و پسین ہو چکے          قلق کشتہ سخت جانی ہی پھر          بلا اس سید روز کو بزم میں          بیان مہ نہیں شوق سی قل کر          مری تغیرت میں نہ لانا غیر کو          کہو مرگ سی ہاں نوازش کری          وہ ہمدوش ہو گا ہی تو غیب سے          اب غبار سی مٹا پائی ہی کعبہ          خیال اجل سی تلے کروں          جنوں میں ہلا کوئی خاک اور سی          ثواب میں سیار شل شر</p>	<p>ہمیں ہو چکی جب نہیں ہو چکے          اسید اجل آفرین ہو چکے          شب عیش سی بزم میں ہو چکے          مری خوشی ترہیں ہو چکے          کہنا تک ستم مت کیجیں ہو چکے          کہ اوس سخی یاد نہیں ہو چکے          مری قسمت سی شایہ میں ہو چکے          نزاکت پس سی ناز میں ہو چکے          وہ طاقت بجان خیر ہو چکے          کہ ایک جوش ہی میں میں ہو چکے          مری آہ کرسی نشین ہو چکے</p>
کین میں ہی مومن نے کافر منہ	بس بیا سانی دین ہو چکے
<p>در بدرنا صید فرمای سی کیا ہوتا ہے          ایک نظر دیکھی سی سرتن سی خدا ہوتا ہی          شوق کم ملنی سی اندوہ فرما ہوتا ہی          چشم خونبار مری اپنی تلون سی سٹے          جان بے یمن خبر و صل سنا دی قاصد</p>	<p>وہی ہوتا ہی جو قسمت کا لکھا ہوتا ہی          سچا کہہ آنگاہ لری دیکھی کیا ہوتا ہے          ہائی پر پیر سی یہ درد سوا ہوتا ہے          ورنہ ایسا ہی کہیں تک خما ہوتا ہے          لب ہلائی میں تیری کام مرنا ہوتا ہے</p>



ہو کی آرزو پشیمان ہوں کہ میں جی کہوں	ہو ہی کہوی کو ہی ایسی سی خفا ہوتا ہی
دل دیا جی ہونا کام نہ تا دم ز پست	فی الحقیقت کہ ہر کام ہر ہوتا ہے
وار میں جی شکر تک بہرہ کا کوب خشم	پر ترا حق نمک کو سی ادا ہوتا ہے
ز ہر نوش غم شیریں لی کہا خسرو سے	تلخی مرگ میں شکر کا مزا ہوتا ہے
واقعی مسجدہ در ایسی ہی تقصیر سی ب	جو جو بندہ پہ ہوتا ہی سجا ہوتا ہے
ایدل آجانی دی وین لفت سلسل کخیال	جا لکر کو ہی گرفتار بلا ہوتا ہے
دلیں آتسا تو سہا یاسی کہ حل جاتا ہوں	سرد و خیر خواہ نکشت غا ہوتا ہے
تا تو انی مری مت پوچہ کہوں کیا ہدم	بات کہنی میں مراد م ہی ہوا ہوتا ہے
چاک پیرا بن گل پر تو نہ پھول اسی بلبل	جامہ یاران لباسی کا قبا ہوتا ہے

ہو نہ تیاب غم جرتیان سی موصن  
دیکھ دو دینیں بلبل فضل خدا ہوتا ہی

اجل جان بلب تیری تیوٹی ہے	ہیہ ناد م مری زو دوشن سہی
وہ بدخواہ مجھا تو میرا نہیں	عجبت و تہی تھکو دشمن سی ہی
ہیہ پردہ ہنوش ز نور کا	مشیک مرا سیدہ چلون سی ہی
مرئی داغ یاد آئی گل دیکھ کر	کہ بیزار وہ سیر کلشن سی ہی
جلالی سی ہی تیری شاکر ہو نہیں	گلہ ناک آتش افگن سی ہی
شب غم موسیٰ شمع کو دیکھ کر	سہیں خجلت و شش خ بدطن سی ہی
مرا خون کیا بار گردن ہوا	کہ تیاب ہر در گردن سی ہی
کہلاتی کیوں سرہ کوسالہ کو	ججل سامری چشم پر فن سی ہی
جہان خاک اڈا می میں ب رہے	کہ ورت عبت فکر مدفن سی ہی
نئی کچھ نہیں اپنی جانبا زبان	ہی کھیل سکھو لکھن سی ہی

عیاں صلہ پر کسل چوٹنی ہی	گہراں ہو گیا اب ہی کہتا ہوں نہیں
دل مومس کا تشکہ کیوں ہی	لگا وٹ یہ طفل برہمن ہی ہی
<p>ہم خاکین ملیں کی ٹٹنا نہ کریں گے  کیا کیا نہ کیا عشق میں کیا کیا نہ کریں گے  اس طرح سی کرتی ہیں کہ گویا نہ کریں گے  معلوم ہی پہلی ہی کردہ دانہ کریں گے  ہر چند ہلا ہل ہو گورا نہ کریں گے  اچھا ہی کر نیکی تو کچھ اچھا نہ کریں گے  ہو جائیگی لب بند غوغا نہ کریں گے  اب بیٹھہ کی کوئی میں ہی دیا نہ کریں گے  کیوں روز جزا خون کا دعوا نہ کریں گے  اسی پردہ نشین ہم تجھی رسوا نہ کریں گے  پا مال کریں گے دہ بھی یا نہ کریں گے  اغیار سی ہم شکوہ سچا نہ کریں گے  گو قتل کا وعدہ ہو تھا عدا نہ کریں گے</p>	<p>ہی دل میں غبار اوسکی گہرا نہ کریں گے  کیونکر یہ کہیں منت اعدا نہ کریں گے  بہنسن سکی وہ محبی ہی مری قتل کی تین  کیا نامہ میں لکھوں ل وابستہ کا احوال  غیروں شکر لب سخن تلخ ہی تیرا  بیچار اہل چارہ کو کہ حضرت عیسیٰ  جہن جلائی ہو گیا دجھی ایک بوسہ دین کا  دیوار کی گر رتی ہی دھنی لگی طوفان  گر نہ سنی اوسکی ہی کر لی شک تو سی  کسوقت کیا مردک چشم کا شکوہ  ناصح کھنڈ افسوس غل چل تجھی کیا کام  اوس کو میں ٹہرنی مذیا جوش قلع نے  گرد کرد و فاسی ہی غصہ ہی التواب سے</p>
مومس بی غزل کہتی ہیں اب جس ہی مضمون	کسل جائی کہ ترک در بنجنا نہ کریں گے
<p>وہ کرتی ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کریں گے  پر برسے زلف کا سودا نہ کریں گے  نشر سے حلاج دل دیوانہ نہ کریں گے</p>	<p>تو یہ ہی کہ ہم عشق توں کا نہ کریں گے  ٹہیری ہی کہ ٹہرنیکی زنجیر سے لگو  اندیشہ مر کا نہیں اگر خون لی کیا جوش</p>

<p>پر پھر کرینگے یہ بداد انکرینگے          مرجاسینگے پرست عیسیٰ نکرینگے          سیرجمن نرگس شہلا نہ کرینگے          چاتی سی لگائی کے تھنا نہ کرینگے          پر آرزوی زلف چلیا انکرینگے          کیوں آب دم تیغ سی بٹھا انکرینگے          پیر جائیں گی یاس عہد سی یا انکرینگے          پر اب تو زمین پوس کلیتا انکرینگے          پر موندہ موسیٰ دیر جنم ارا انکرینگے          بہولی سی ہی اب ذکر توبہ کا انکرینگے</p>	<p>گر آرزوی وصل شمار کیا تو عمر          تنہیہ ز بس تی بہن لبہائی بتان کو          پیر جاسی نہ چشم جنم انکبہ کے آگے          رکھ لیوین گی پتھر مگر ان سنگد لون کو          گووار پہ گنجین بہن دلدار نصارے          کر سن کلو سوتی پیر آگ لگا لے          ہی عہد کہ پیر جان پیرین کو سی بتائیں          کہتی ہیں یہ کہ ہم چاٹکی خالک اسیمین کن خا          چون قبلہ ناگرچہ ٹڑپتی ہے کئی عمر          ایحضرت مومن پریدم جو ہی ارشاد</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لیکن جو تون ہی نی بہلا ایسی کی بات  
 پیر آپ ہی فرمائیں کہ کیا کیا نہ کرینگے

<p>کتنی ہی طاقت آزمای کے          مینی ہی تمہی سی پوفا سی کے          مینی حضرت سی کیا بڑائی کے          دلو چہنا نو دلربا سی کے          آس ٹوٹی شکستہ پائی کے          مجھیں طاقت نہیں لڑائی کے          ایک طالع نی نارسائی کے          اب بوقع نہیں مائی کے          ہر ہزاری نی رہنمائی کے</p>	<p>یکنی ہم سی شب جدائی کے          رشک دشمن بہا نہ تھا چ ہے          کیوں ہر اکھی ہو بہلا نا صبح          دام عاشق ہی لد ہی رستم          آئی وہ دست غیرین اپنی اٹھ          گر نہ پڑو تو کیا بگڑتا ہے          کہر تو اوس مہوش کا دور ز تھا          مرگے پر ہی خجہ صیاد          کوچہ غیرین ملا وہ ہمیں</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل ہوا خون خیال ناخن یار	تو ہی اچی گرہ کتنا کے
موسن آنکھیں ہی دکھلا دوں	سیر تجا نہ میں خدا کی کے
<p>شب تم جو نرم صفتیں میں کہیں چراگئی          پوچھا کسی یہ مرنے ہوا درد مگر کیا          پہلی وہ بوجہ میں نہان مثل غنچہ تیرے          امی آب اشک آتش غصہ سی دکھنا          مجلس میں دوستی ان دیا اپنی بات سے          اوٹھنا نہ ضعف ہی گل داغ خون کا بوجہ          غیر دلہن پر وہ نشین کیوں نہ لی حجاب          نہی بدگمانی اب وہ نہیں کیا عشق جو کہ          تابندہ و جوان تو بخت رقیب ہی          بیزار زندگان کا جینا محال تھا          واعطی ذکر میر قیامت کو کیا کہوں          جوققت اسن یار سی اغیار ملہوس          دنیا ہی سی گیا میں جہنم ناز سی کہا</p>	<p>کہو ہی گئی ہم ایسی کہ اغیار گئی          ہم جانی عنان بھان جہاں گئی          جہو کی نسیم کی بیہوشی گل کھلا گئے          جی ہی گیا اگر نفس شعلہ زائے گئے          اغیار نہ بخت ہی ہم زہر کہا گئے          قارون کی طرح ہم بھی میں میں کھا گئے          وہاں ہی اب اتھری پردہ اوٹھا گئے          جو آکی مرنے دم بھی صورت دکھا گئے          ہم تیرہ روز کیوں شب چراں کو کہا گئے          وہ ہی ہمارے لاش کو ٹھوکر لگا گئے          عالم شبہ صال کی نگہ بند کیا گئے          بدخو نیو نیسی یار کی سو کر خفا گئے          اب ہی گہان بد گئی تیری یا گئے</p>
ای موسن ایک کب سے ہوئی بندہ تارا	باری ہماری عین میں حضرت ہے اکبر
<p>از بس خون جلدی گل پیر سن سہی          سرگرم صبح غیر دم شعلہ زنی ہے          روز بجز اندی جو مری قتل کا جوڑ          یاد آگیا زبس کوئی مہروی تہتر</p>	<p>دل چاک چاک نعمت مرغ چین سی ہے          روز نکو کیا جلن مری دل کی جڑ کو          وہم بھی تیرا کو اوس کم سنج ہے          یہ داغ تازہ سپہر کہن ہے</p>

کچھ ہی کیا زیار کی سنگین لکاپاس	سب کاوش رقیب بجا کو کھن سی ہی
اونگو گمان ہی کچھ چین زلف کا	خوش بودمان زخم جوشک ختن سی ہی
مین کیا کہ مرگ غیر یہ دامن تر نہو	وہ اشک یر خندہ چاک کفن سے سی ہی
کیونکر نجات آتش بحرانی کی مرگ	آئی تو دور سی تب و تاب بن سی ہی
خود فستکی مین چین وہ پایا کیا کہون	غربت جو محسی پوچھو تو بہتر وطن سی ہی
رنگ پری ہی سی حدو کی ہرشتن	نفرت بلا تمہیں مری دیوانہ پن سی ہی
داع جنون کو دیتی ہین گل سنی بشار	مین کیا کہ عذیب کو وحشت چین سی ہی
کیونچا رونو حزن مین کہا مرگ محب کو تو	لب بستگی تصور بوس دین سی ہی
کیا کیا جواب شکوہ مین باتین بنا گیا	لو اب ہی دل رست و سنی لشکن سی ہی

اپنا شریک ہی نہ گوارا کرے بتو  
مومن کو ضد یکیش میں برہمن سی ہی

وہ کہاں ساتھ سلاقی مین مجھی	خواب کیا کیا نظراتی مین مجھی
اوس کی پوش سی لگاتی مین مجھی	لوک دیوانہ بنائے مین مجھی
یار بنا کھا ہی جنازہ اوٹھے	یار اوس کی سی اوٹھاتی مین مجھی
ابروی تیغ سی اچا ہی کہ آ	قتل کر سیکو بلاقی مین مجھی
بیو فامی کا عدو کے ہی گلہ	لطف مین ہی ہستی مین مجھی
حیرت حسن سی ہیہ شکل بنے	کہ وہ آئینہ دکھاتی مین مجھی
پہونگ دمی تش دل اع مری	اوسکی خواہ دلاقی مین مجھی
گر کہی غمزدہ کسی قتل کروں	تو اشارت سی بتاتی مین مجھی
مین تو اوس لک بوغریں مین	چارہ کہ رشک سنگھاتی مین مجھی
شعلہ روکتی مین غبار کو وہ	اپنی نزدیک جلاقی مین مجھی

<p>جان گئی پر نگئی جو رہ گئے وہ جو کہتی ہیں تجھی آگ لگے اب یہ صورت کی سی پر نہ تین</p>	<p>بعد مردن بھی باقی ہیں مجھی مژدہ وصل سناقی میں مجھی تجھی حباب چہاں کی میں مجھی</p>
<p>مومن و دیر خدا سے کوسے طور بیڈ سب نظر آتی ہیں مجھے</p>	
<p>جذب ل رو راز مانا چوڑ دی جانسی آتی ہیں کیا کیا خستہ ہیں حال کہلاتا ہوں شاید شرم سی کوش نازکی پر کسی کے رحم کر دلع سی میری جہنم کو مثال پردہ کی کچھ حد ہی سی پر نہ تین ہوں مجھوں گر دین ناخین ہوں لب پہ حرف آرزو کا خون ہوا ہم نہیں اوٹھنی کی تیری نرمی اوس میں کو غنچہ دل کیا کہوں وصل میں ہی لسی غم جاوی کہان آہ میری کب عای فوج تھے نا توانی سی نزاکت ہی زیاد</p>	<p>پائی نازک کا ستا ناچوڑ دی کاشقہ دلین ہی ناچوڑ دی غیر اوسکو مونہہ دکھانا چوڑ دی جوئل فغان غل مچا ناچوڑ دی تو ہی واعظ دل جلا ناچوڑ دی کہل کی بل میں مونہہ چہا ناچوڑ دی فصل گل گلشن میں ناچوڑ دی رنگ پا کو مونہہ لگا ناچوڑ دی پاس غیر دکھا بھانا چوڑ دی دُر لگی ہی سکرانا چوڑ دی کیا کوئی اپنا بھکا ناچوڑ دی چشم ترطوفان بھانا چوڑ دی مجھی تو دامن چوڑا ناچوڑ دی</p>
<p>گر ہی مومن روزہ وصل تیان تو غم فرقت ہی کہانا چوڑ دی</p>	
<p>پھر سینہ سوز دل غم شعلہ خام ہے</p>	<p>پھر گرم جوشی دل و سودا ہی خام ہے</p>

ہر پو پہر ہی طائر محو کجا بہشتیان  
 پہر زیب سری شعلہ رخ خون تیج  
 پہر دل ہی رخ مطلع خورشید ویکٹر  
 ادس ہوئی رمیدہ کو پہر ڈبوئی تہی ل  
 پہر گاہی کون سی یہاں کا خیال  
 جان لوٹی ہی پہر کہ وہی عشق موصی  
 جی چاہتا ہی پوچی کوئی کیا وہ مرگیا  
 پہر تلخ کامیوں کی کیا جان ولسی کوچ  
 چلو نسی کس پر کجا نظر رہو نصیب  
 پہر پر وہ دہی سکی وہ انکلی ہلال سی  
 پہر کسنی مسکرا کی بھی ہو فاکسا  
 پہر کسنی غیر کو نہ یا ناز سی جواب  
 دیکھا نگاہ یاس سی کس شوخ چشم نے  
 کس کہ سخن فی دیکھ چھی وہ کی کہ پہر  
 پہر کس ستم شمار فی پو چاہی مراحاں  
 پہر کیوں نہ کام ہو وہی کہ اس کینہ پر کیا  
 پہر کچھ جلد ہی پسی دل مر وہ جی اوٹھا

پہر فوج فوج سر پہ مری اژدہ نام ہی  
 پہر دور یاتش نالہ اثر اہستام ہی  
 از لبکہ باد جلوه بالائی بام ہی  
 رم کردہ شوق صل پہر ایک حکم ہی  
 سید کیا ہوا کہ رحمت ناموس نام ہی  
 ہم ہیں ہست ناز ہی ورد ورجام ہی  
 پہر ایک بات کہنی میں قصد تمام ہی  
 پہر آرزوی بوسہ کالب پر مقام ہی  
 پہر پستی تنگی چنی کی کیوں ہوم دام ہی  
 جو مثل صبح چاک گریبان شام ہی  
 کیوں کہہ رہا ہوں بندہ تو صاحب مہر  
 پہر خوش پایم اجل کا پیام ہی  
 پہر مضطرب نظر کو جان نیم کام ہی  
 اپنی ہی چکی مہنی میں کچھ کچھ کلام ہی  
 پہر ناصحوں کو کیوں خطر انتقام ہے  
 سو بار محکو تسی مہین مجھی کام ہی  
 پہر جلوه ریز کون قیامت خرام ہی

پیر و ری تمامین میں خواب کا خیال

مومن بھی یہی بنیں سو نا حرام ہی

سینا حوالہ لے کر گیا کہتی کہتی

مجھے چپ لگی مدعا کہتی کہتی

انہی کے ہم نوا ہیں بس سناکتی کشتی

رنگی ہیں کیا جانی کیا کشتی کشتی

<p>زبان تنگ ہی عشق میں کھنکھاتی ہے شب بھر میں کیا جھوم بھلا ہے کدہ ہرزہ گرد کا بچا نہ تھا کچھ صد فوس خانی ہی وصل کی شب چلی تم کہاں مئی تو دم لیا ہے برا ہو تر محسوسم راز توئی ستہبای کردون مفصل پوچھو</p>	<p>برائنتی شتی بہلا کنتی کنتی زبان تنگ گئی جا کنتی کنتی وہ کیوں سکڑا ہی جا کنتی کنتی ڈرا اٹھو ہی بھوفا کنتی کنتی فساد دل زار کا کنتی کنتی کیا اوگور سوا ہر کنتی کنتی اگر سر کیا ماحرہ کنتی کنتی</p>
<p>نہیں باضم من اب کھری کچھ کہ خود ہو گئی ہی صدا کنتی کنتی</p>	
<p>مشورہ کیا کبھی چرخ پر سے کسطرح مایوس ہون تا تیر سے سیرتی حشت کی لٹی صحرای پر کیون نہ پکی آب جب ٹپکی لہو وہ مٹا دی نامہ مضمون وصل یون بنا کر خال دل کننا نہ تھا انگلین میں غلامہ جم کر گہیا قہر ہی پہر ناگاہ یار کا دشت چشم پر پرو دیکھینا لی گئی جان یاد رونق ہی وصل</p>	<p>دن نہیں پہرئی کسی تدبیر سے دم رکی ہی ناہ شبگیر سے تنگ تر ہی خانہ زنجیر سے برق کنتی ہی تیری شمشیر سے اگر موحط کا تب تقدیر سے بات بکڑی مری ہی قہر سے نامہانی شوق کی تحریر سے اٹان اس باکشتی تیر سے پہر کیا جی سر و تسخیر سے اگر سرادیران بولتہ تیر سے</p>
<p>اسی صنم مومن بن کر کسطرح مجاو تسکین ہو تیری تصور سے</p>	



<p>             ہو گئی ہیں بند لب شیرینی لقمہ پر سے              جو نہ در تک پہنچی صحن خانہ رنجہ پر سے              لی گیا ہی پشت خم شاید تیری شمشیر سے              سر کٹائیں گی کہ اتو جنگ ہی تقدیر سے              دن سیہ ہوتی ہیں کیا کیا مھر کی تویر سے              ہوش جاتی ہیں تیری پہلی ہوئی لقمہ پر سے              اشک خون جاری ہیں چشم ہر جوان پر سے              جل گیا جی حشر زہر کی تاثیر سے              ہیں مشابہ اکی زلفین بہت زنجیر سے              فائدہ حرف مکرر کی بہلا تھریر سے              ہونہ زیب پشت آئینہ تیری تصویر سے              بلہوس میں بیگینہ پر کوئی زین تقدیر سے              دیکھنا ہی چھٹ بچا ہی سرمہ شمشیر سے              نو ہونو جلوئی ملا لورنگ کی تعمیر سے           </p>	<p>             کیونکہ پوچی حال بلخی عاشق دگر سے              جو شہر دشت کشمکش دس ناتوان دگر سے              کام ہوتی ہیں جوانوں کی سپہر سے              دوستوں کی آؤ قاتل کو کسی تدبیر سے              صبح دم جاتا ہی پہلوسی مری وہ جبین              وہم سخواری سی دل کو نشہ ننگ آگیا              فوط ضعف خوش بیتی ہی مرا حال دیکھ              ہون غضب لعلی سلی سرگرم فغان شعلہ زن              لذت دشت سی جلتا ہون کینا کی نہ دل              کام خرافت نہیں ہی کاتب اعمال یہاں              طوطیان کینا کہاں سی نالہ رنگ آفرین              ہون سزاوارستم مینی کیا ہی جرم عشق              اسی فوٹو گر چشم جادو پر نہیں جلتا عمل              حسن کی نیز گیسوئی کم نہیں از رنگ عشق           </p>
	<p>             رشک داماں جاہر اور لکھی ہی غنم دل              چکھو مفلح ہی نہ بدلی نسخہ اکیر سے           </p>
<p>             ہی سوز تر شب غم مہر عالمگیر سے              وود دل ہی کم نہیں ہی سوز شمشیر سے              میری بالمش کی لئی پر لاد او کی تیر سے              ایک جہاں ایران ہی میری امر کی تھویر سے              اتو باند ہو نکامین ناصح اسکوئی بچیر سے           </p>	<p>             جل گئی اختر پر کی حسن کی تویر سے              رو دیا بی اختیار او س شوخ فی تاثیر سے              چین ہو خواب عدم میں تو کستی ہیر سے              ہو گئی ساری زمین صرف حروف نورم              کیونکہ کہا تھا یہ کہ کجی بختی سر پرانی لگا           </p>

کیون نہ مجھسی م وہ ہوش ای یادہ تر کری	بدگمان ہی سیعہ سیارہ کی تسخیر سے
پایں محو رازی اور شوق بیتاب جواب	باندہ تہی بین نامہ بال بد تصور سے
جی رکی ہی ضبط کرتی کرتی مین تو مر گیا	تاک مین آیا دم اس و ستم تیر سے
صبح کیونکر ایک دم مین ہو گئی شام فراق	کیا اثر ہوتا تھا تھکا نالہ ستمگیر سے
کہتی ہیں سب میرا اوارہ بعد قتل ہے	ہو گئی کتنی مری نام آوری تشہیر سے
اونکو جلد ہی جانیکی مجھ کو خدا جل بنے	دو نو کا دم نامکین بھی تکی تاجیر سے
مینی سوچا آپ اپنی خون ناحق کا جواب	نام اوسکا سینہ پر لکھا ہی لوگ تیر سے
غیر کی خط لکھنی کو مٹی تراشی ہی تسلیم	ور نہ میری سخاوت کیون گئی قسط کیر سے
مار ڈالا کھو چور کردش ایام نے	بڑھ گئی رات اپنی روز خسر کی تقصیر سے

مومن اب پر ہتا ہوں مضمون کی غزل  
شوخیوں کو جسکے دعو اہورم بخیر سے

ہی فسانہ ساتھ سوئی کب کسی تدبیر سے	نید آتی ہی ہماری خواب کی بغیر سے
ہم کی کھڑی لگا مین لطف کی تقریر سے	اوسکا دم ہی کم نہ تھا ہرگز دم شیر سے
بزم دشمن سی نہ اوٹھی کسی تدبیر سے	مل گئی ہم خاک مین مختصر تری تاجیر سے
سیرتی لکھنی کو مثا یا آپنی اچھا ہوا	تھا شگون ہی مدعا بیان نہ کی تحریر سے
جائی شربت مری کھی خون پلایا اپنا ہی	موندہ میرا کہولا ستم پیشہ نی لوگ تیر سے
ایسی نازک کی شہا ل کیون دلین نقش موعن	کچ گیا سینہ نقشہ غیر کی تصویر سے
اب لگا اسی کا گہرا پس جلی ام خاک کا	کام ہو سکا نہیں ہر فائدہ تدبیر سے
کاٹنا ہون جس سوزش مین بانگو دمدم	سیرتی ندان مذمت کم نہیں گناہیر سے
اسی جنون اپنی سیری بعد مردن ہی رہے	حلقہ ماتم مین آئی حلقہ زنجیر سے
کبتا ہری ساتھ ہوتی مین کہ دیکھی کا کوئی	اونکو مینا ہی ہی کیون خواب بی تحریر سے

تم سنی کرتا ہی نہیں شک کی تاہم میں	سچ کہا چڑتی ہیں موتی غیر کی تقریری
نالہ ماسی بلہویں لی کہو دیا آزار شوق	لوہم اچھی ہو گئی درمان بی تاثیر سی
ساتھ ہونا بخیر کی چوڑی ہوا سی حسین بدن	خاک میری ہو گئی نایاب تر کسیر سی
عشق و قاتل کا بعد قتل ہی سکور دیا	ہی یہ کیسا جرم جو جاتا نہیں تھذیری

سرگنجی ہا قلق میں مومن خانہ خراب  
مسجد میں جتنی نہیں کیا فائدہ تعمیر سے

### منتقرقات

قلق فی شب یہ کہہ لیا جب اسرو آیا	کہ جب و بھار میں سی امن گرد و لکڑ چھو آیا
اوس ستم کشش یہ کہہ لیا بی نصیب کا لکھا	خط ہی لکھا تو سلام و صبح قیون کا لکھا
جوڑا کہلا تو زلف سید فام میں پہسا	چھوٹا تھا دل قفس میں سوہر دام میں پہسا
حسینوں کی جانب یکہ کر رخ کیجیو	محل لیے کہیں مت سنگ طفلان توڑنا
عطر ملتا شاہ عذربہ دماغی کی لپی	دور سی کیا عدو کو ماتہ طر کر گبیا
کیوں کر دیکھ مجھ کو رنگت لی اوس پریر کا	پلٹنا اونگھو کا اولٹ جانا ہی جادو کا
بداؤ میں بھی خوش خون لایا ہی دل سی	یہ کیوں کر چارہ پنڈر و مندان کا ہوش آیا
وقت و دواع یار عجب ایسا حال تھا	کیا کرتی ہمر سی کہ شہرنا محال تھا
جانبا ز مومن اونی دیا غیر کو خطاب	ہم جان پر ہی کہیلی یہ نام اور کا میوا
رحم کر نیکانہ میں مومن و مکار کش پر	فائدہ رونی سی سرچوکت سی حاصل توڑنا
تھی ہمیں سن کی خود داری کیا کیا اعتماد	کیا خبر تھی یہ کہ کیوں مجھوتان ہو جائیگا
خیال نرگس میگوں میں مرنی میں ہم	دیکھو نہ لوگ پٹنیں اپنی بزم غم میں شراب
محروم ہوا مومن نا کام محبت	اسی اہل محبت یہ ہی انجام محبت
درتخانہ پر کھڑا تھا آج	مومن دیندار کیا باعث

جس سی چین ہی کام اوستی دکا کی باعث  
 بہتج قاصدا سی بجوا اور معدنا سیج  
 اوستی غیر کی پاس سنتی نہیں بین  
 میں تو دیوانہ ہوں مومن کا کہ ہی دس شخص کی  
 چاکتی میںی محبت کا مزہ لذت نصیب  
 بجا کدورتو نسی تری دم ہی ناک میں  
 ساقیا زہدی ہوا نہیں کہ بیوش مومنین  
 لکھوں ڈھرجا میں اس محفل حبی بہ طور ہم کہ میں  
 ہی لطف بناوٹ کا ہم خوب سمجھتی ہیں  
 محکو کیا کام کہ اُمینہ کی حیرت دیکھوں  
 جی یا مچکی یوں نزع کب تک  
 نہو تو مہی مہاسی خراب سی مومن  
 مری تربت یہ کیا بھی شمع گل کا ای یرو  
 خوش آئی مجا و صبا ک گلوئی باغین بو  
 بہائیں کیا کہیں لٹیدہ علسی ہم نشو  
 یارو کسی صورت سی تو احوال چتا دو  
 زمین تو بولایں نہیں کسی کیا ہی شکوہ  
 گر یہ شب لی بگوا یاسی اباسی آہ سحر  
 یہ حالت بن گئی ذرا کچھ موندھی تو پور ٹو  
 سنگ مرقسی مری فیض ہی بکھو مومن  
 ہو صورت خاک جی لگنی کی جنت میں بہا مومن

ہمنام سی صحبت تو کو یوں نام کی باعث  
 تیری و اعلیٰ میں دل رکھا ہی مگو ایج  
 زیادہ میں ہوش سی بہا ہی ہی غش  
 اسقدر وحشی مزاجی پر ہی ایک عالم سی ربط  
 تجھی نئی صبح کی کیا کوئی علم کیا خط  
 مجاؤن کاش پراوسی کوچہ کی خاک میں  
 کا سہ عمر ہو لہریز تو می نوش مومن میں  
 لڑائی آگہ تو غیروں سی بہا اور ہم کہ میں  
 بہ طور لگاؤٹ کا ہم خوب سمجھتی ہیں  
 دیکھ تو اُمینہ اور میں تیری صورت دیکھوں  
 اوپر ہو جاؤن یارب یا دودہر میں  
 لڑاؤں اس بت خانہ خراب سی انکھ میں  
 یہاں پروانہ دہل کی ایک و چار پر کہو  
 بہری ہو ہی یہاں ورنی باغین بو  
 کہ نیکر یہ گئی اسی شوق گرہ چشم نم آنسو  
 دروازہ می پراوسکی مری تصویر لگا دو  
 چوٹ طوفان عا و دہا خیر ہی بہم مت ہو  
 تیری گرمی می جو بہتر جل خشت کو مو  
 تمہیں کیا ہو گیا پیدان یا کس شوخ کا کو  
 ہوں تہ خاک ہی طوطی پس پسینہ  
 مری نظر و غنیشاہ جہان آبا کا نقشہ

بجان و دل پیام یار کی نغمہ کی جینے  
 اسی ماتم فراق اجل سی سچا سچا  
 اوسنی نامہ لکھ انصیب پہری  
 جہان کج حال کھو رو نہ تہی نہ اپنی تہی  
 بہا کب شک لکرا دسل چشم سر گدین میں ہے  
 حشر دیکھو جو سنا نالہ موزون سپہا  
 شکر پوچھتا ہی حال کیا بیمار کا اپنے  
 خدا کی واسطی تو جنوں ہو سدا جنان  
 خاک کر کہوں دیا گرچہ یہ سینہ تو نے  
 جنبش دی جی بروی خوش خم کو دیکھئے  
 دیکھا ہی خواہ میں یہ کہل ام جانکو باسی  
 بچہ ک شب اور یاد زلفت نی لوٹا بھی  
 بچہ ییشم کی نہ ہاتھوں میں ہیں  
 باقی نہیں رہا ہی کچھ تن میں چال اپنی  
 جو بعد مرگ ہی لفت کا کچھ اثر ہو جائی  
 بیان یہ ہنسی ہی کی اب تیری نہانی چاہئے  
 کافر اوس بنانا تھا یکسا کیا بتو  
 دوسری دن ہی شب روز غم و شادی میں

سلام اوس کا کہا قاصد نی جان سلیم کی تو  
 رکھا تھا مینی جانکو کیا تیری واسطی  
 نامہ برکب سپہا انصیب پہری  
 ہوئی مٹی خراب کیا کیسی تہی نہ اپنی تہی  
 عصائی انوسنی ست ہمار جن میں ہے  
 غیر سی شمع فی اشعار فغان مانگے  
 کوئی دم کا گہری کا لفظ کا تم کا میاں ہے  
 کوئی یوانہ وشت دہا دست دیا کوئی  
 تو ہی دلی نہ گرہ ناخن شمشیر کہلے  
 تیغ ستم کو دیکھ ہی دیکھ کو دیکھ  
 غنٹ پیروں آپ جانکی مٹی میں چم پر  
 جی ہا کر لی گئی اور دل یہا کر لی گئی  
 دیکھ نازک ہے کلامی سپہا  
 ایک ایک ہوئی سر ہی سر کا وبال اپنی  
 ہماری خاک یہ ہو جائی یار پر ہو جائی  
 اونکو مقناطیس کے چو کہٹ لگانی چاہئے  
 مومن سی مل کی تم ہی مسلمان ہوئے  
 کچھ ہمیشہ نہ ہکا نہ مایا در ہے

معما با سہم مہتابی

بہ کیون کر کہی سب کام اولٹا سہم اولٹی بات اولٹی یار اولٹا

معما با سہم غلام علی خان

قید سجد ہی خانہ بی در ہے	تو ہی صاحب غلام سی ملے
معنا باسم میر محبوب علی	
مخارج قیے شک سی گو ہی وصال یار	ہی او سکی چشم شوخ ادا میر بی اسلی
معنا باسم مومن	
کیفیت وصال سب اب کچھ نہیں رہی	کیونکر نہ ہوں بلول میں شب کچھ نہیں رہی
ایضا	
ازل سی جی ہی لگا سینہ سیر حاصل ہی	نہم سر شک سی شاداب گلشن دل ہی
معنا باسم نواب محمد طفی خان بہادر	
نوا بیل کی بی بس کر رہی ہی صدابی در و قمری کی بلا ہے فلک کو کل نہیں بی جور و بیدار کہ وہ سرور خاں بیان نہیں ہی بہار سبز یا کی پائون ٹوٹیں	بہار ایک جام بچا بہر ہی ہی سرهاقت ہی جکا نقش پا ہی سرمی کیا ہو کو ہی فصل خرداد سرو اپنا تو اب مکان نہیں ہی کہ دردیجا حسرت سی چھوٹیں
مقطعات	
جب کہا مینی کہ تم بیدا و گرنا آشنا تہنسی کی فرمایا کہ میں تو خیر جو کچھ ہوں مومن	بیمروت ہو فایگانہ احباب ہو تم ہی تو یسچین ہو بی صبر نہی تاب ہو
قطعہ	
صاحبو میرا حال مست پوچھو چھوڑ دی کو سہ سوان آیا خدر بچا سی سرکشی کی سیے ایک خدا و مذ شوخ کی غم میں	بندہ سخت ہو قافا ہوں میں ہرزہ گرد میں بستلا ہوں میں شاکہ بی سبب جفا ہوں میں قابل رحم ہو گیا ہوں میں

گر غلام کر نیز یا مومن مین	نچی پنجا دوسری صاحب تک
	قطر
<p>کہتی تھی مومن اور بہت دیندار تہا          جو تہا سوا و سکودیکہ کی زار و نزار تہا          ملنی سی جنگی مقتدرنگ و عاتب          کیا ہو گئی وہ روز کہ پرہیزگار تہا          یا اپنی سر پہ داغ جنون شعلہ بار تہا          جتنا خیال پریشانی روز شمار تہا          کسکے گاہ لطف کا امید داغ تہا          باقی تھی گو کہ ضعف سی چٹا ہی بار تہا          جتنی کہ سر میں گرد تھی دین غبار تہا          عالم بدن کا اداسی عجیب لالہ زار تہا          چہرہ جو جنون سی سراپا گلزار تہا          فی طاقت و توان سکون و قرار تہا          بی صبر و بی تحمل و بی اختیار تہا          فی زور و ماتہ میں ذکر یا مین تار تہا          کا بیدہ جسم ضعف سی گوہ و قاتر تہا          کس سی کہی خبر سی ہندین کون یا تر تہا          تو ہی تو حال دست و زبان آشکار تہا          رحمی بجال بندہ خدا یا نگار تہا          تجا لہ ریتر کام و زبان بار بار تہا</p>	<p>وہ نو جوان عابد و زاہد کہ سب جسی          کل ایسی حال سی نظر آیا کہ کیا کہون          عبرت کی جاسی دن صمون کی کیا خراب          بیمار کر دیا شب ہجرتان کی آہ          یا تو ہمیں ڈرائی تھی خورشید خستہ          اختر شمار سی شب غم کی بہلا دیا          ہر ایک کی طرف نگہ سیکار نہ تہا          ہمت سی ورنار اوٹا نیکی کے آرزو          ہر دم ہوا جی آہ سی ڈرتی تھی نہ پہ خاک          زخم و مہین بسکہ مشک بہر تہا مین کیا کہون          آنکھوں سی چند جدول خوانہ بہین وان          فی راحت و فراغ نہ آسائش و شکیب          بیہوش سی جو اس و بی آرام و بیقرار          کیا کشمکش فی دونو کو بجال کر دیا          جنبش ہی تھی محال تر پہا تو میکطرف          ہو خود ہی جو اس تو احوال رزل          گوا تہی سی شارہ ز تہا فی زبان سی بات          اسو اطلی کہ خاک پر انگشت دست سی          اور ایک یہ شعر شعلہ فشان و زبان خیر</p>

آغاز کا عشق میں انجام کا ریشہ

میں کیوں فحاشی ہستی بی اعتبار تھا

قطعہ

عم بزرگوار کہ میں عیسے زمان  
سقطا زہر حوزہ کا گر چارہ وہ کرین  
وہ سب ہی جسکی فطرت عالی کی ہیں مقرر  
ہو آب آب قول قدیم جدید سے  
مونا بیج رشک سی میاب بو علی  
حضرت کی خوان فضل سی فضل چین  
خاک تروسل نسخا کسیر اثر کی ہے  
بالفرض گر شراب میں ترکیب دیکھ ہو  
از بسکہ زندگی کی توقع نہیں ہے  
کیا نار غصہ کی دوا دالیکسی دموئین  
سوی دماغ آنجوہ دل کا یون صعود  
یہ حال ہی ضعف سی کہلتی نہیں ہی کہہ  
میں کیا کہ دم میں جلنی کی طاقت نہیں ہے  
دوران سر کو دیکھ کی چکر میں آگئے  
گر نفس طلقہ کو نہیں لگ گئی ہی چپ  
کے خیال میں یہ پراگندگی ہوئے  
اعصاب محو زلف شکن و شکن ہوئے  
میں کیا کہوں حقیقت رنگ غدار زرد  
گر یہ ہی زو ضعف قوی ہی عجیب نہیں

نسخہ کا جنک معجز سی شکل ہستی باز  
عم خضر سی ہونفس و پسین دراز  
وہ جسکی اسخیل جلیان میں سر فراز  
تیر سج قابضات کا ادنی سنی جو باز  
قرینج نادسی کی اگر وہ ہون چارہ سا  
قی میں کیوں محقق طوسی کی تیرا تر  
کحل بچا اسر بر چشم حرس و آرز  
ہرگز نہ ہی نہ گردن دنیا میں پھر گزار  
وہ ہی مری علاج سی کرتی ہیں اختر از  
دل گرمی حرارت عشق حبس کرد از  
سجد سی جینی کعت اول ضعف نماز  
ہی یاد کے تر گس بیار نیم باز  
بیٹھا ہی پاؤں ٹور کی جب بیابا تہہ تاز  
وہ عقل جو کہ ہرزہ دوی سی ہی بی نیاز  
ورد زبان ہی کیوں ندیان جلی ریش از  
احساس کو ذرا نہیں سواس حسنیاز  
گردن میں ہی تشنچ اقدام سی گزار  
سمجھو تو حضرت یرقان دس سی ہی مجاز  
دشوار ہو دسی عمر و انکو سببہ اجلاز



<p> سونه کا منہ پہ تلخ کھیریں ہی دس سی تو  صندل سی رد سر کو ہو کیا جھلکا چین  بیانِ وق تریں وی ہندی صم ہی خاک  بیانِ بوسی چاہنیں کرہ زلف یار کی  لازم سی میری سینہ پہ رخسار ہوش  چوٹی شراب یار کی درکار ہی کہاں  اس جاسی بوسہ شکرین لب کا کام ہے  باقی رہی ہی بچتی کی تدبیر کون سی  الایسی کہ پہنچوں وہاں جس کے خاک در  وہ مایہ حیات وہ سرچشمہ بقا  صد سالہ مردہ زندہ ہو کر اپنی بات پر  رحم آئی تو محبت نہیں آخر غلام ہوں  پہنچا دمی کاش کو چینیں دس ہنر ناکے </p>	<p> بیوجہ سرکہ رہ ہی رہا وحید ساز  میں دسکی استکان پہ نہ رگڑوں بصد ساز  صفر اشکن ہو سہ کہ انگوری حجاز  مکمل نہیں کہ دانہ آلو ہو چارہ ساز  کافور کی ہو قرص سی کیا چارہ خزان  تسکین نیر ہو عسق بیدی حجاز  مطلقہ سی ہو کیونکہ طبیعت کو اتھرا  اسی ناصح شفیق جگر سوز چارہ ساز  کرتی ہی آج خاک شفا پر ہنر ساز  جسکا کہ ہی لعاب دہن آب جان نواز  آجاسی اوس صسم کالب حجرہ طراز  اور وہ غلام خاص کیوسف تبا یا اياز  مرا ہوں اپنی جان سی عمر خضر دراز </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## قطعہ

<p> مواجاتا ہوں چین ہی دسین رو کو کلہا  نہ بیہ چین سبب کچھ علامت سی قیاس  کوئی کہتا ہی آلودہ کہ عنقریب گرائی ہی  کوئی کہتا ہی شیریں ہو حب خود چلی ہی  کوئی کہتا ہی سیں جلا پر ہر جاوہر نہیں نکلتا  کوئی کہتا ہی شاہی پیرہ گرمی غلبہ ص کے  کوئی کہتا ہی تکراب غالب خط لقم ہے </p>	<p> کہ محکو تختہ مشق اطلبا کیوں بنایا ہی  شرمی ہیں آپ مایچولیا محکو بتلایا ہی  سیر و نی ہر جو رنگ کو چہر کی پایا ہی  مجھی سواسی سام دروغین سیج ہی پایا ہی  نہال روح انسانی فی یار و سر و تہا ہی  اسی جالو تھلن دیوان اسکا اور لایا ہی  رطوبت گر نہیں کیوں پسینی میں پایا ہی </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کسی کو شہرہ ہی عفویت کا جو دھیان آیا  
 کوئی کہتا ہے سکتہ ہی نظر و عین ہی تو  
 کوئی سمجھا تو بخفی ذائقہ کی سرکہ روئی سی  
 کوئی طرف کی سرری کسی شور و غوغا یوں  
 کوئی کہتا ہے یکو متلی ہی بنص سہل و  
 کسیو کہم خدای سی گمان ہی ناتوانی کا  
 کینی شہرت و رد مکر کی جو بیسیرے  
 کوئی کہتا ہے تو ہو گیا کیلوس ہی قص  
 کوئی کہتا ہے یوں جو شہنشاہی سہل مین  
 کوئی کہتا ہے یہ پوزش عزیز کی نسخہ مین  
 کوئی کہتا ہے اس گن کا اطفاحت شکل ہے  
 کوئی کہتا ہے باجھاصت ہی بنائیں مو  
 کوئی کہتا ہے روغن کی بادام فشر کا  
 گر غم فلاطون شہرت سیری جو جھین مین  
 یہ بود عشق ہی تیرا یہ تب سوز غری وہ  
 یہ تہنخی و قی کی ہنچکا می ہی کہ حسرت نے  
 یہ حضرت کون کی پر تو ہی تیری سہر زنگی کا  
 عرفہ اشک ہی جو پاس ہوئی ہی دکاہنا  
 صلح و سد رکاباغت ہی تیری ہمداعی  
 سب خطا ہی اضمحلال صحت ناتوانی کا  
 کمیو مکر کا پکا نپ و ہون مانیک ہی ہوا گرے

تو آخر سونگہنی کو بول کا شہید نہ گھایا ہے  
 کسی مارا محقون لی لاک کی تہ دہایا ہے  
 تو کہتا ہے گا ہی شہد خالص ہی چٹایا ہے  
 کہ سینکو چارہ بالصد مکر آرمایا ہے  
 ولیکن پیشتر ہی گر کوئی منضج دہایا ہے  
 تو کہتا ہے کہ جلدی لاو گر کچھ ہی پکایا ہے  
 تو کوئی سنکے مثل غچو کل مسکرایا ہے  
 کہ سالو سی مین گچہ ہونو کو چھپایا ہے  
 کہ قطب ہی قانون مین پڑھایا ہے  
 سہی جزا مین پار و بندہ تھفہ ساتھ لایا ہے  
 مکر ویدو کوئی گر رفا کا کوزہ چھایا ہے  
 تھہین ہندی مدوا کس شکر لی سکھایا ہے  
 یہ نکتہ مرتی دم ستاد لی محکومتایا ہے  
 مرض ہی ہی لیکن شرم کی لچھی پایا ہے  
 کہ سجا گرمی صحبت لی تیری جی چھلایا ہے  
 لب شیرین کی بوسی کی فرا سجا چھلایا ہے  
 نہی نیزنگ شوق محویت کیا زنگ لایا ہے  
 او سکی جوش لی دریا کا دریائون بہایا ہے  
 اگرچہ بخت ناصح لی ہی سر تو پھرایا ہے  
 فلق لی کاوشدین کی مین لم لی جی کھلایا ہے  
 فلک لی سرد مہری تیری کیا ڈرایا ہے

مندی خاں بدین بکدیر بکدیر شهباشی جلایکین  
افاق غش سی کیا آنا که تیری کاکل شکین  
نکیر نکر استلای سعه موجو محو ایک دیت  
غرض آچیک که میں پچ جاؤں درجای است

4

محمد عمر کا ہوا انتقال	نہر کا ایسی موتی میں سیل کہاں
جی سال تاریخ کا تہا خیال	کہ سب نے کہا مرگے شیخ زمان ہو

五

میرزی یار میرن کو اس سال میں اگر غنچہ مار سیدہ دہن شکفتہ گل تازہ سال نہ فاف	میرا کہ خدای سی باری فرخ تو دو لب نہایت ہی نازک داغ بہم کہیر جی میں گشتہ بان باغ
-----------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------

4

میو که خدا آید یعقوب بیگ  
 نعلین می پیچخوا بد ما بوش  
 که می منی مومن سی تاریخ کو  
 که می منی دیکها اگر تو بی دیکه  
 عروس و دراماد و نو پری  
 ز می اختر سخت کی یادری  
 که می ختم او سپرخن گسری  
 سها پر بهم ز سر و دستری

1

جہانگیر نے چار دہائیوں تک	نہیں کوئی ہی اس سے بہتر نہیں
یہی سال ہی امی افضل حسین	جو کہتے ہیں شہنشاہِ پرتگال

4

خلیفہ نور محمد و شیعہ برہم حضور  
کہ جس کی زیر زمین آب حیات میں

مکاشفات کا احوال کیا کہوں اونی	تمام حال جہان و جہانیاں روشن
خیال سال وفات او نکاج کیا مینی	ہوا دروز مثال ستارگان روشن
نکالی سال میں اس عصر عدل آراسی	روان نور محمد سی ہی جہان روشن

## ولہ

گیارہ سو اب اصغر علی خان	مبارک سلامت سلامت مبارک
ہوئی محو آبستی و ناتوانی	رجوع قواعود طاقات مبارک
معالج ہوا فکر درمان سی فارغ	مجھی فکر تاریخ صحت مبارک
حساب اس سخن کا نوکر لین جو ہے	کہا اختدال طبیعت مبارک

## ولہ

دخت روشن روان ہوئی پیدا	کیا ہی چو کا ہے خستہ مومن
نڈل کشتی کی ساتھ مات فٹے	کہے تاریخ دختہ مومن

## ولہ

شخصہ دہلی خلق آزار	بچا افغان رشوت خوار
خوار ہوا باری اس سال	لوگوں کا تباہ اقبال

تاریخ وفات جدہ مومن سربراغہ دخلت لعلی خلیفہ	تاریخ وفات جدہ مومن سربراغہ دخلت لعلی خلیفہ
جب کہ اس غم سہری کی جلت	جدہ مومن پریشان نے
سال تاریخ حسب حال کہا	دخلت بالنعیم ضوان نے

تاریخ جلت وحید زمان یثامی دوران برین برمانہ امی وزیرالی بیہان	تاریخ جلت وحید زمان یثامی دوران برین برمانہ امی وزیرالی بیہان
انتخاب نسخہ دین مولوی عبد العزیز	بی عدیل دہلی نظیر ولی مثال ولی تسل
جانب ملک عدم تشریف فرما مین ہوئی	آگیا تباہ کیا کہین مرد و نکی انما عنین خلیل
ہی ستم ہی چرخ تو کسکو بیان سی لی گیا	کیا کیا یہ ظلم تو فی بسکون پراہی جل

جب و تہائی نعل ایک عالم تہ و بلا ہوا کیا کس ناکس تہا صد مکیا جسوقت دفن مجلس دافرن لغزین میں ہی تھا دست بید و اجل سی بی ہر و پا ہو گئے	لوٹا تھا خاک پر ہر قدسی کروں محل ڈالتا تھا خاک سر پر ہر غرور مبتذل جیتے ہی تاریخ مومن لی ہدایت بدل فقر دین فضل نہ لطف و کرم علم و عمل
چو سید احمد امام زمان اہل زمان تو کیوں نہ صفحہ عالم یہ لکھے سال و فنا	ایمان نازہ کروں شہور و سنن بدست کری ملاحد بیدین سہی راہہ جنک خروج مہدی کفار سوز کلاک تفنگ
ایضا	
کتاب سب سہی ہوتا ہون نغز اندیشہ وہ کون امام جہان بہا نیان جسد زمین کو مھر فلک سہی کیوں ہو دعویٰ نور عروج سنگ در قصر جاہ یہ کہ جسے ز بسکہ کام نہیں ہی اوس سی سوا سی جاہ شرف ہی مھر کو اوسکی زمانی سی دایم وہ بادشاہ ملایک سپاہ کو کیدین وہ شعلہ خصلت الحاد سوز و کفر گذار وہ برق خرمن رباب شرک و اہل ضلال وہ قہر مان فلک تو سن و نچو جم چشم وہ شاہ مملکت ایمان کہ جسکا سال خروج	کہ فکر دحت سبط قسیم کو تر ہے کہ محض تقدی سنت پیہر ہے کہ اوسکا رایت اقبال سایہ گستر ہے نہرا طعن جفیض و ج لامکان پر ہے جو کوئی اوس سی مقابل سہی وہ کافر ہے ز بسکہ روز و شب انصاف سی برابر ہے کہ نور شمس و قمر جسکی گردن شکر ہے کہ جسکا نقش قدم مھر روز محشر ہے کہ شعلہ خوشہ حاصل تو د ازا خگر ہے کہ ترک چرخ غلام اوسکا مہر جا کر ہے امام برحق مہدی شان علی فر ہے
شور انجیری قلم سینہ چاک اشک فشان در ماتم حکیم غلام نبی خان	جہان نکوئی نکوئی جہان وحید زمان البدھربان

<p> یہا تک اوہ نہیں شوق خلد برین  نہ دلیں نہ اونکی زبان پر کہو  غرض آگیا وقت موعود جب  تاسف لی کیا کیا ستایا مجھے  غضب جا بگو پھر اری ہوئے  کہ کہا دل عشرت آلود مرگ  جہانسی جیسا شفیق و شہ گیا  کہوں کیا کسی سی کہ کیا غم ہوا  ولی شعر کی جو مویں سی کمال  جنازہ اوٹھایا فرشتوں نے آ </p>	<p> کہ ہر دم کو گنتی دم و پسین  رضاسی الہی سوا آرزو  گئی تیں سی وہ جان عشرت طلب  قلق لی زمین پرٹایا مجھے  برجالت ایسی ہماری ہوئے  ہوئی زندگی اپنی محسوس مرگ  توجہنی کا سچ سی مزا کیا رہا  سزاوار استغاف ماتم ہوا  اوسی غم میں تیاریخ کا تہا خیال  تو قد فارغوز اعظیا کہا </p>
<p>عقد عبارت و معانی باطہار سال نکاح یا جانی</p>	
<p> کہا تک تغافل میں اب لی خبر  شراب تنہا پلا آج تو  میں شک دار قسم دی مجھے  معالج دل سرسبز جوش کر  کہاں تک سیستلی شک خون  کہاں تک ہوں تلحکام و خراب  جہان سی سراپا سرور نشاط  عجب وقت آسائش و کام ہے  نکلی لگی خواہش و مدعا  جہا نہیں کیسکو ذرا غم نہیں </p>	<p> خبر ہی سی کچھ ساقی خنجر  ہو سہامی مردہ جلا آج تو  سب کو سب کو خیم کی خم دی مجھے  میں وصل سی مجھ کو پیوش کر  کہی تو یمنون بادہ لالہ گون  میں جیش سی میں بھی کایاب  زمانیکو سی دورہ انبساط  کہ گرد و لکھ جیش سی رام ہے  یہ جو فاب ہوا سی سچ مجھ پر  کہیں مرگ حسرت کام ماتم نہیں </p>

انہیں ہی زمانی میں روئیکھا نام	صراحی ہی سخی لکی شل جام
جو شبنم کی تھی شک ندان ہوئی	ہرنگ لب غنچہ خندان ہوئی
عجب گر کوئی یار سی ہو جدا	وہ اقبالی منداب ہو اکد خدا
ہی اقبال جکا جہان پر محیط	سعادت زمین و زمان پر محیط
وہ خالق خاک رتبہ عباس نام	خجل جسکی جلو سی ماہ تمام
نمیونکر ہو ہواوسکی جلو سی داغ	ہی کس مہر تابا نا چشم پر داغ
وہ عبد العزیز خاں گردون مکان	جسکی جسکی آگی سر آسمان
خلیق و شفیق سراپا وقار	زمان کو ہی جس ہی سوا افتخار
طبیعت میں اوسکی گرم سا گرم	سراپا مروت سراپا گرم
محبت فراموشی ل ریش ریش	گرم گستر مومن مہر کش
عجب بزم عشرت کا سامان کیا	سلیف سی عالم کو حیران کیا
کیا کیا سر انجام سباب سور	کہ صرف چراغان ہوئی چشم چور
سر انجام وہ ہو سکی کیا بیان	زبان سخن کو طاق کہاں
ہو اجتن کیا کیا سامان سی	گئی یلکی کس شوکت نشان سے
بند ماعتد کیا محکم و استوار	کہلا عقدہ خاطرہ روزگار
کیا مینی تاریخ کا جو خیال	یہ شعر آسمانی پر محاسب حال
وصال دومہ طالع مہر اثر	قرآن و وحشم سعادت نہر

ترانہ ریشی ہزار در شمار نہ تمام گلشن بخار

کیا تذکرہ شیفہ فی لکھا	ہی شیفہ جسکی جان شفی
یون نکتہ شناس میں پریا	کوئی نہیں قدر دان سنی
اگر ماریند سے بنایا	نہ چرخ پر آسمان مسفر

ہر شعر روان روان معنے	ہر فقرہ شرجان مضمون
اسی منتخب چہان معنے	کیا بات ہی منتخب تیری
خال رخ دلبران معنے	ہر نقطہ انتخاب تیرا
الفاظ کا پایشان معنے	تیری جو سخن ہی ہے شیراز
الفاظ میں مدح خوان معنے	معنی ہیں تناظر از الفاظ
اسی گلشن بی خزان معنے	اسی تازہ بہار باغ مضمون
فردوس ہی یا جہان معنے	ہی تذکرہ یار یا ض فردوس
سیر گل و ضمیر ان معنے	مومن ہے جب زمین تیرک کے
تہا وہ ہی تو باغبان معنے	آیا ہی خیال سال اتمام
یکچند وہ بہر بان معنے	غنچہ کی طرح سی سرفروہا
دستان ان استان معنے	جب نغمہ سرا ہو سکا وہ

بات فنی کہا ہی اسکی تاریخ  
گلدستہ گلستان معنے

تیری مقدم کا تہا تہائے	رام پور ایک مان ممتد سے
اسی سرا یا قبول الالائے	جب پیرا ہوئی دعائی یار
تیری قدموں پہ کی جبین سائے	یعنی اس ملک کی نصیب گلی
حکم رانی و کلام فرمائے	تیری خدام کی نصیب ہوئی
تجکوزنبا سر بر آرائے	تجکوشاہتہ کر سی عزت
ناگہان خیب سی صلائے	میں ہوا گرم فکر سال جلوس
ورثہ صدر کا م آبا ئے	کہ محمد عید خان کو ملے
مینی تاریخ کی روش پائے	اسی سادہ پہ تجکوبہٹ لا کر



امی وزیر بلند پایہ تجھے	التفات تھی مبارک ہو
قدر عالی و خصلت محمود	خان حامد علی مبارک ہو
رفعت یار روز افزون ہے	آسمان یا کی مبارک ہو
امرا سی زمانہ سی ہی تجھے	ہر طرح برتری مبارک ہو
کار گاہ سپھر سی ہر روز	تجھ کو خلقت تھی مبارک ہو
ذات کرسی ترا مقام بلند	کیا کہوں پاک مبارک ہو
خیل کروں مطیع ہی تیرا	فیل تشریف ہی مبارک ہو
تیری دولت سی سکوی شش پنج	خضر زوہ دہی مبارک ہو
میری تیغ زبان کی تیری سی	تجھ کو اعدا کشتہ مبارک ہو
مومن باہمی نرم میں تیری	صحت آدمے مبارک ہو
تہنیت خوان کا مالی سے	صلہ ہو و سنتے مبارک ہو
بہتر تاریخ یوں کہا بی تکر	
خلعت آصفی مبارک ہو	
نواب کو بادشاہ سے بخشا	خلعت میں جو فیل چرخ تیش
مینی ہی زیادہ بھرتا رنج	تشریف وزیر کیا سیل
رباعیات	
اس تذکرہ کا جو ترجمہ ہی بہایا	مومن کو خیال سال تاریخ آیا
مضمون کا ہجوم دیکھ کر سنہرایا	کیا گلشن بخار یہ بادل چھایا
رباعی	
تہا ہم ہی ہی رابطہ ہو فایا کہ نہ تھا	ایسی ہوئی کچھ ہی کہی گویا کہ نہ تھا
یار و یمن تہا ہی ہم ہی تہا کہ نہ تھا	دیکھو تو ادھر کو کبھی کچھ تہا کہ نہ تھا

ہو حق وفا ادا قضا نے چاہا	کعبہ کا سفر بخت رسا نے چاہا
ہی ترک عمل ج ان تونکا مومن	دیکھو چاہیے ننگے گر خدا نے چاہا
رباعی	
کیا کوشہ خفا میں انجمن میں ہی تو تھا	کیا دشت کشتکدل چمن میں ہی تو تھا
کچھ اور نہیں سفر میں اندا لیکن	ایک درد ہی لہیں سو وطن میں ہی تو تھا
رباعی	
جب ہی وہ گئی اودھ نہیں یاد کیا	بہی نہیں کچھ نہیں یاد کیا
ہم یاد میں جسکی آہ سب کچھ ہوئے	اوسنی ہمیں بھول کر نہیں یاد کیا
رباعی	
کر جو روستم پہ طبع آئی اچھا	ہی شوق محبت از مائے چھا
بیان روز جزا کی اس ہی روز افزوں	کر لہجی جو ہو سکے برائی اچھا
رباعی	
گردل میں تیرے غم کا ہوتا	کا ہے کو یہ لوٹنا تیرے ہوتا
کیسی آرام سی کر رتی اوقات	ایکاش کہ میرا دل ہی تجھ کا ہوتا
رباعی	
محسوس حصول مدعا کی چاہا	حسرت زدہ بخت نارسا کی چاہا
سومن اوس بت کی گرز چاٹا نہ سہی	ہم خوش ہیں دسمین جو خدا کی چاہا
رباعی	
کیون مد نظر ہی تھکو مرنا سیرا	کیون بہائی ہی جانشی گرز نہ سیرا
ہی روز وصال یا کہ عید قربان	واجب کتنی ہو فوج گرز نہ سیرا
رباعی	

جام آب نی دمدوم دنی بین کیا کیا کچھ کشمکش صبر و جفا کے حسبہ	خونابہ درد و غم پی بین کیا کیا انصاف کرو ستم کئی بین کیا کیا
رباعی	
کہہ دین میں لقب یگانا اپنا تہی سخی سب دھڑکھڑکھ چٹکھوں کیا خاک بین	کاہی نہ کو مہنی جانا اپنا اسدی خطا وکیا تو کہین نہ بیکانا اپنا جی بیہ گیا
رباعی	
جب پاس وفا اوسے سہارا نہا قرمان میں کس اداسی کہتا ہی تہین	سکھو ہی خیال دوستی کا نہا اتنی ہی میں عاشقی کا دعو انہا
رباعی	
کیا طلم یہی نالہ بیاک کیا افس وہ لعل لب نہین گرم سخن	اوس شعلہ مزاج کو غضب ناک کیا اس آتش خاموش نی جی خاک کیا
رباعی	
یون کا ہیکو یار ہو فاجانا تھا ایسا کہین آتا ہی دل ایسی پر ہے	یون کہا ہیکو دشمن ہشنا جانا تھا کیا جانتی مینی ٹکھو کیا جانا تھا
رباعی	
اندیشہ پایاں جفا کرنا تھا غیر دن کی لٹی ہاتھ سی کہو یا مجھ کو	نادان ذرا پاس وفا کرنا تھا کیا مٹی کیا آوارہ کیا کرنا تھا
رباعی	
میں دل سامکان برباد دیا مانند جباب یہی مکان تہا خدا کا مسکن کرد رہبان	ان گدگو گدی کی کیا خاک لیا خرچ و غدا برباد کیا اوتھی کیا کام کیا اچھی خراب
رباعی	

یہ چند ساقی نہ گناید عبت	ہی کفر و ضلالت فتنہ کی طینت
تبدلی میں بدعتی امام حق کو	گو یا کہ جہاد ہی خلاف سنت
رباعی	
اسی حلقہ زلف دام داری ہی عبت	اسی ناز واد اکین ہمارے ہی عبت
میان دل سے قرار جا چکا ہی کب کا	اسی شوخی یا رستقارے ہی عبت
رباعی	
درمان میں مری طیب کو غور ہی راج	معلوم ہوا مزاج بی طور ہی آج
اس حال میں کل ملک تو جینا معلوم	آجاؤ کہ زندگی مری اور ہی آج
رباعی	
پامال ہون میں اگر جفا سی ناصح	کیا کام محبی شیریں بلا سے ناصح
جس بت کو کہ جو جی خلق میں لہی ٹن	کیا غلم ہی ڈر ذرا خدا سے ناصح
رباعی	
جوان ہین عمر بہر پہر امون ای چرخ	ہر شہر میں در بدر پہر امون ای چرخ
اونسا کوئی مہر دوش کو تو دیکھا ہی نہیں	میں تجبسی زیادہ تر پہر امون ای چرخ
رباعی	
مومن فی کیا نام محبت برباد	ہی طوف جرم میں اور کیا کیا دلشاد
آتا ہی یہی جی میں پوچھی کیوں حضرت	اب ہی وہ تیون کی گرد پہر تا ہی یاد
رباعی	
مومن نہیں زہد لی ریاسی امید	کیا شیخ بنون کسی دعا سی امید
جب رحم محبت صنم میں نہ کیا	کیا عشق حقیقی میں خدا سی امید
رباعی	

کرتا ہی لگا وٹین وہ رشک رعید	بیوجہ نہیں ہی جوشن ریاسی اسید
یاں اوکسنے جو تجھ پہنیا مومن	ترواسنی وصال کی سے یہ نوید
رباعی	
تہمت تیری عشق کی لگادی مجھ پر	کردی مرجان جسم ستادی مجھ پر
نہ دکھو قرار اور نہ ہی رات کو خواب	دل لی مری نامی کیا بنادی مجھ پر
رباعی	
ہم ملہوس اور عیب بھری جانباز	ہم عیب نبی عذوبی محسوس مراز
گو بات بگڑ گئی پر سب کچھ بنائے	کہہ بولی موافق یہ سچھنا ساز
رباعی	
شریف وہ بیان لای افسوس فوس	مرتی دم ہی نہ آئی افسوس فوس
سب ہ گنیں لگی حسرتیں ل ہی میں	افسوس فوس لئی افسوس فوس
رباعی	
پردا نیکو کس لیے جلایا شمع	بیجرم کو خاک میں ملایا اسی شمع
سرکش سی سی ہی ذرا شرارت نہ گئی	توئی تو غضب ہی ملو نہ پایا اسی شمع
رباعی	
ہر روز ہون مثل مہرستا پا داغ	ہر رات ہی سوڑ سینہ مانند چہر داغ
سیماب کی طرح جان مضطر کی سبب	مر کر ہی ہوا نہ مجھ کو جلنی سی فہر داغ
رباعی	
گہ وہ بیان ہی طالع بدتر کی طرف	کہہ چشم امید لطف دلبر کی طرف
ہی خوف بلا و انتظا رجائان	ایک آنکھ ہی سوی چراغ ایک کی طرف
رباعی	

تائیرنجی عتق نی، پنی مطلق گلگونہ لالہ رنگ خوانہ کو دیکھ	چھتری ہی زیادہ شوخ ہنگام خلق کہتی ہیں وہ کیا ہی ہونہ یہ پھولی ہی خلق
رباعی	
مومن شوق گناہکاری کب تک مان اپنی خدا کو باز آہر خدا	اسی تیرہ درون سیاہ کاری کب تک اسی دشمنین تونسی یاری کب تک
رباعی	
خاطر میں بہت فتنہ لائیں کب تک ناچار جہانسی ہم اوٹھ جاوینگے	صحر اصرہ یہ خاک ورائیں کب تک جو روستم فلک وٹھائیں کب تک
رباعی	
ہر ایک پہل رہا ہی سارا احوال افسوس یہ پوچھا کہ احوال ہی کیا	مشہور ہی خلق میں سارا احوال سعلوم ہوا مجھی تمہارا احوال
رباعی	
مومن تب تاب غم میں وہی سی حصول یہ تھم کھدین ہوا ہی سرسبز آب تک	پہل پاکی ہفت جان کہونی سی حصول اس دن سوختہ کی بونی سی حصول
رباعی	
کیون زرد رہی نگ کیسی انسو لال کیا شکل یہ بن گئی ہی تیری مومن	کسو اطمی ہر کھڑی رہی ہی تو ند مال کیا ہو گیا تجھ کو کیون ہی تیرا بچال
رباعی	
دہ نام کیا تیرا برا ہوا ہے دل مومن کو بتوں سی کیا سرو کار بدلا	نام کام کیا تیرا برا ہوا ہے دل کیا کام کیا تیرا برا ہوا ہے دل
رباعی	

مین شمع بنین مری رولانی سی حصول	لوبان بنین مری جلالی سی حصول
ہون خوردہ گل زاب بہاران بہار	خالہ میری خاک مین ملانی سی حصول
رباعی	
مصرف روای کار تہی ہر جہاں	کام آئی ہر ایک شخص کی کیا کیا ہم
پر جہلی ہوئی نجانا دوسرے اپنا	دنیا میں مکان وقف تہی گویا ہم
رباعی	
کس واسطی متصل رو لانا طالم	یون کیسیں و سبدم جلا نا طالم
ہوتی ہی ادا اگر قضا ہو بیداد	ہی فرض مگر مر استنا طالم
رباعی	
ہی تملو عداوت آمانا معلوم	کیا زینت کہ گور پر ہی نام معلوم
ہم جانی جانی یا جانی لیکن	ہو آپ کی دل میں کچھ نہ جانی معلوم
رباعی	
سومن تہمین کچھ ہی جچی پاس ایمان	ہی معرکہ جہاد چل سیجہ و مان
الضاف کرو خدا سی رکشی ہو عسیر	و جان جسی کرتی تھی بتوں پر قربان
رباعی	
اس طالع شور کا تو چار اسی بنین	دنیا میں علاج ایک ہمارا ہی بنین
اغیار کو نوش جان مٹی صل کہ بیان	جز شربت مرگ کچھ گوارا ہی بنین
رباعی	
سومن رہ عشق آہ کچھ خوب بنین	والد بتوں کی چاہ کچھ خوب بنین
آمان کہان سوسے رے تخت ناز	کچھ خوب بنین یہ راہ کچھ خوب بنین
رباعی	

اب ہم چو پھر گہری وہ جھلانی ہیں	ارطاف قدیم آہ یاد آتے ہیں
تہا یا تو وہ لطف یا یہ نفرت اس	لوگ ایسی ہی دنیا میں مل جاتی ہیں
رباعی	
پانی اوس بت لی تجھے پینیکا مومن	احسان میں سرسبز ڈوبو یا مومن
ہی کشت امید سبز و خرم باری	ابر رحمت کچھ آج برس مومن
رباعی	
اچھا ہی گراوسکی دم میں پہاڑوں میں	چاہت کی سزا زیادہ تر پاؤں میں
اس دشمن جانکا پاس اتنا کس ہی	کہتا ہوں کہ دل ملی تو ملجاؤں میں
رباعی	
قاصد میں تری سخن کا شائق ہی نہیں	کچھ ذکر ہو طبع کی موافق ہی نہیں
پیغام سی بن ملی ہو کیونکر تسکین	باتوں میں جو پہل جائی عاشق ہی نہیں
رباعی	
پاسی یہ سزا چاہ کی جی کہوتا ہوں	سنسنے کی ہی کیا جائی اگر دوتا ہوں
اس جو پر اب تلک نہیں شرم نہیں	میں ذکر و خاکر کی محفل ہوتا ہوں
رباعی	
آرام و سکون کہاں ہی بتائی میں	صدر برق تپان نہاں ہی بتائی میں
ایک آن ہی دلو چین سینے نہ دیا	تیری ہی سی شوخیاں ہیں بتائی میں
رباعی	
کیا خوب عذاب میں گرفتار ہوں میں	جاندا وہ لطف شک اغیار ہوں میں
جینی سی مرئی ہر دشمنی سی خوش ہی	جانی ہی کہ زندگی سی سزا ہوں میں
رباعی	



تا شیر بہ سب کی ہی مین ہی کیا کہوں ایحضرت موسیٰ اب تہا ری ضدی	بہم کہتی مین آپ اور مین جلتا ہوں انشاء اللہ پسر بتوں کو چاہوں
رباعی	
اتنا عاشق یہ ظلم اتنی بیداد اسی فغان صدف بخانی قدر او سکی تولی تباہی ہ	بہم لوگ بہا مین شمع کا فرج لاد بیدار مین خسوس کے بات ہی کہ مین ہو براد مین سا جوان
رباعی	
ہی فکر سدا کوئی نہ چاہے تجھ کو شکوہ کر کے کرونگا سب مین ہوا	ہو کچھ ایسا کوئی نہ چاہے تجھ کو تا سیر سوجی کوئی نہ چاہے تجھ کو
رباعی	
کیسی دینی یح دتاب دل فی مجھ کو وحشت زدہ تو کو کو پڑا ہوا ہوں	دکھلائی بہ بہ عذاب دل فی مجھ کو کیا کیا دکھیا خراب دل فی مجھ کو
رباعی	
نہ صبر و سکون کا گہر مین یار مجھ کو سیاہ کی طرح ایک دم حین نہیں	نی کو چہ یار مین گذار مجھ کو بتائی دل نے آہ مارا مجھ کو
رباعی	
پھر کوئی ضمیر پسند امی مجھ کو جسدن فی دکھائیں بہ اندر ہی اتین	کوئی بت مہر جلوہ بہا امی مجھ کو وہ دن اسیر دکھ امی مجھ کو
رباعی	
کیا خوار و زبون کیا وفائی مجھ کو نظرون ہی بتوں کی گرڑا تھا مین	کوئی مین بیبا دیا حیا فی مجھ کو صدر شکر اوٹھایا خدا فی مجھ کو
رباعی	

میں کیا کہوں اپنی موندہ سی کیسی تم ہو	تم آپ ہی جانتی ہو جیسی تم ہو
ہر جاے و ناقہ رعد و کو نکھو	کہہ بیٹی کو رے مبادا ایسی تم ہو
رباعی	
سومن ہی ہمد وصل بیا بجا نکھو	کرم فی شوق نے ڈھو یا بجا نکھو
پائے پینیکا تو کرم جو شے نہ سبھ	نادان یہ دیا ہی دسنی چندا نکھو
رباعی	
افست میں ہی محکو دکھ دسی جانی ہو	نڈ کو رندا مت کا کئی جاتے ہو
کہتی ہو کہ اب غیر کا میں نام نہ لون	یون ہی تو وہی نام لی جاتے ہو
رباعی	
بیفا ندہ غیرون سی جدا ہوتے ہو	کب مائل اربابے فاموتے ہو
ایک ایک سی میری سیو فائی کا کلہ	کچھ خیر سی غیرت خلی ہوتے ہو
رباعی	
کیا جسم نہ آئی بات باور نکھو	کیا لون جگر چاک دکھ کر نکھو
ہوں کا غذا نہ کی ہزاروں پر رے	حال دل صد چاک لکھوں گر نکھو
رباعی	
جو میری بخار کا سبب ہی نہ کہو	یہ بات جگر سوز غضب ہی نہ کہو
علوم نہین تمکو طیبوا حوال	جلتا ہوں یہ کہنی سی کرتب ہی نہ کہو
رباعی	
کب تک ربط تان دلجو کی نہا	کب تک فکر حصول حشمت اوجا
آتا ہی یہ جی میں چوڑے کچھ ہوں	ایک کوئی میں بیٹی کیجی ادا
رباعی	

گر دیکھی ہی آلودہ نوازش خان کاہ	اور پڑی ہی صورت مبارک پہ نگاہ
بلیس کی شب بدین سپہ پستی میں آپ	لا حول ولا قوۃ الا باللہ
رباعی	
وہاں ٹکسو سفر ہوا جو مجبور سیہ	ہیان ناک میں دم ہی ہو مجبور سیہ
تم تو وہاں پہنچی اور میں ہیان پہنچا	مرن کی قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
راز غم عشق کو چیا یاھسنے	اس ضبط سی جان کو کپا یاھسنے
تہی دلیں بہری ہوئی ہوا ہی جانان	درد قولنج اوسی بتایاھسنے
رباعی	
دل درد کا سبب تلا خرابی یہ ہے	تو یار سو ہو فاخترابی یہ ہے
میں جان دون تجھ ہوئے تجھ کو معلوم	اسی خانہ خراب کیا خرابی یہ ہے
رباعی	
شوخی تھی بس مری بہستان کی لٹی	کرمی تھی یہاں پر ثانی کی لٹی
دشمن یہ گناہ سرودھری کی سبب	تم آگ ہوئی مری جلالی کی لٹی
رباعی	
افسوس شکایت نہائی نہ گئے	دل پر سی فزب کی گرانی نہ گئے
اطاف تھی بس کہ رو بروی دشمن	اوس شوخ سی محکوم دگانی نہ گئے
رباعی	
مومن یوں ہی کسی پہ مڑا ہی کوئی	اس طرح ہی جان سی گذر تا ہی کوئی
خود کام کیا سمجھ کی دل تو فی ریا	نادان ایسا ہی کام کر تا ہی کوئی
رباعی	

خاطر نہیں تھکو کر ہماری سہی	گر اپنیں وہ جو دوستی تھی سہی
منا نہیں تو سام ہی موقوف	جب نہ رہا تو خیر یہ بھی نہ سہی
رباعی	
ہی اور ہی آگ سوڑش پہنا نے	یہ بات طیسوں کی کہاں پہچا نے
سبھو نہ عسرق کہ دیکھ کر دلکی جلن	تپ شرم سی ہو گئی ہی پانی پا نے
رباعی	
کی صرف کمال زندگانی سننے	دیکھی نہ جہان میں قدروانی سننے
افسوس کہ ایسی بی تیزوں سی گلہ	قدرا سی کچھ آپ ہی نہ جانی سننے
رباعی	
دنیا کی طلب نہ روضہ رضوان کے	ہو کوئی خفا کہین گی ہم ایمان کے
چھوڑا گیا کچھ تیری لپی پر تخب کو	کافر ہوئی کچھ قدر نہ مومن خان کے
رباعی	
آتش دل زار میں لگانی اوسنے	برسون جان خرمی جلائی اوسنے
پہنیکا مچہ پر کل اختلاط پانے	پھر کی ہوئی آگ کیا بجائی اوسنے
رباعی	
احسان کیا اگر ستایا تو نے	فضہ سی نباہ کی چھرایا تو نے
کرنی لگی پہر وہی سبجہ کی باتیں	باری ہمیں آدمی بنایا تو نے
رباعی	
عاشق ہوئی کیا کہ ایک مصیبت آئی	جون روز نشور شام فرقت آئی
گویا یہ مکان تہاتک کناسی عالم	جسوقت کہ دل گیا قیامت آئی
مثبت بر غزل مولانا عرفی شیرازی	

لذت فراست در دل شہا گریستن	خوشی خورشید حسرت تو با گریستن
اینہاں بلول بودن و پیدا گریستن	
مست سحاب و تونہ یون جہان کیا رسو	ای دیدہ شرم دار کہ مقبول عشق کو
رسوا نگاہ کردن و رسوا گریستن	
منظور ہی کچھ اور کراشک آنکھ ہی چلی	من خود کیم کہ گریہ سجا لم کنی ولے
می زبیدت بہ نرگس شہلا گریستن	
ہیں خوف نشانیاں عبت ای چشم اشکار	اگر کام دل زکر یہ میسر شدی زیار
صد سال میتوان بہ تنہا گریستن	
حیران ہون کیمہ ربط گل و شبنم ای ہزار	بیدر درایہ صحت ارباب ل چکار
خندیدن ہشتا نبود با گریستن	
بیسر فہامی روتی مین کن تون خچان	عمر مگر یہ مامی ہوس صرف شد کنون
عمری بتازہ با بدم و دا گریستن	
ای شمع سیر بندہ و خلد برین پرست	گاہی سیا و سر و قدی گریہ ہم خوش است
تا کی ز شوق سدرہ و طوا گریستن	
لاکھوں تباہ حال ہیں میں اشکار ایک	سر کس کہ بہت گریہ سجا شمع است یک
نتوان بعالمی تن تنہا گریستن	
مومن یہ کہدی کجی کہ ہی گر چہ دل شیاق	عرفی زکر یہ دست نداری کہ در فراق
دروست ز دل نمی بردا لا گریستن	
تخمیس غزل خواجہ حافظ علیہ الرحمہ	
دور ایام دگر شرم و حجاب ہے دارد	فلک ازاں بر بخار نقاب ہے دارد
سخت سیراب نکامان سر خوا ہے داڑ	آنکہ از سنبل او غالیہ تا ہے دارد

باز بادل شدگان ناز و عتابی دارد	
جی گیا مفت میں حاصل نہ ہوئی مئی مراد	کیون نہوں بیش زن دل گلہا می جلاو
شوخیان میں قلع بسمل مضطرب زیادہ	از سرکشته خود میگردد همچون باد
چہ توان کرد کہ عمر بہشت تنہائی دارد	
ہر بلا ہی سرعشاق پر آورده زلف	ظلمت شب جی کہتی ہیں پرورده زلف
روز کس کس کی نہیں آہ سیر کرده زلف	ماہ خورشید نمائش زینس پرورده زلف
آفتابی بہت کہ در پیش سجاہے دارد	
گرچہ ہر بوسی پہ ہم کرتی ہیں سو جان نثار	پرچہ میں زندگی تازہ می ہی ہم بار
جان لیجادی اجل تو ہی ہی مراد شوار	آبجیوان اگر نیست کہ دار لب یار
روشن ہستائیکہ خضر نرسرالی دارد	
جستجو میں تیری ہر بوسی وان سیرل شریک	دیکھتی ہی تیری وکی تلک سیرل شریک
تو جہان جی ہی پچی ہی مان سیرل شریک	چشم من کرد بہر گوشہ روان سیرل شریک
ماہی سرور تازہ آب ہے دارد	
زندگانی سی ہون بیزاجدی میں اشد	شاد ہوتا ہوں جب حوال نظرالی ہی بد
ہون تو بچم یہ نقد پر سی خوشی ہون بچد	غمرہ شوخ تو خوشم بختی می برید
فرحتش باد کہ خوش فکر صوابی دارد	
سینہ اشکدہ ہی آہ سی جہرتی میں شرر	اس تپ تاب سیرنا ہی ل افسردہ نظر
ایتک اس خام کو ہی حاجت صلیغ وگر	چشم خونریز تو دار درد لہم قصہ بگر
شرک بہت مار سیرل کبابی دارد	
لب بلا نیکیا ہی باقی نرا ضعف حال	کیا کہوں سیدہ میں کیسا ہی بہر توفیق حال
دلک دل ہی تین ہی عرض تناسی حال	جان بیمارہ نیست ز تو روی سوال

ای خوش آن خسته که از دوست جوانی دارد	
ایک دشمن بی پیر و من کو خدا دفع کری	سخت بدخواه عزیزان بی کین جلد مری
اوسه کتشی که خاموش بود آه بهری	کی کند سوسه دل خسته حافظ لظری
ایضا	چشم مست که بهر گوشه خرابی دارد
عنادل گل رو تو گلدارانند	اسیر دام بلائی تو دل شکارانند
خبار راه و فاسی تو شه سوارانند	غلام نرگس مست تو تاجدارانند
خراب باده لعل تو بهشت یارانند	
بهرای مد نظر تپی بهشت شیب و فراز	نه کوئی دافن اسرار پنهان محرم راز
پیکرین که بهر بی قضائی زو نیاز	ترا حیا و مرا آبدیده شد غماز
و گرنه عاشق و معشوق راز دارانند	
خرام نازی پامال بی جهان بجه	بی عاشق و کاتیری سانه سانه یک لشکر
دل بنین تجی احوال پر کسیکه نظر	ز زیر زلف دو ما چون نگه کنی سبگر
که در یمن و بیارت چه بقرارانند	
جاری چلتی سی کیا بشجو کون لگی بی لو	نمین نه ایک تیری تو بنای باین سو
بیان بنین کوئی دیوانه جو کرسی تک و دو	نصیب است بهشت ای حدیث شناس بود
که مستحق کرامت گناهکارانند	
کسی بی پیر بخان یک پنهان به رنگ سخن	بی تازه توبه ابی یاد کر شراب کهن
بکی بی تیره درون لغو اسکی بات نه سن	بی بیکن و چهره ارغوانی کن
مرو ابلو معده کا نجاسیا بکارانند	
ده کون بی که بنین پای بند دام بهوس	بهوی بنین زمره سنج و خاکس ناکس
پڑا بی شور زمانی مین ای نسیم نس	نه من بران گل حاض غزل سرایم و بس

که عند یسب تو از هر طرف هزارانند	
سیاه پوش هی یک خلق یک جهان غمگین	و ده کون هی که پریشان خسته خانین
جاری کنی کاشکو اگر نه آئی یقین	گزار کن چو صبا برنفته زار و دین
که از طراد زلفت چه سوگوارانند	
مین او چند هوساک عاشقی دشمن	میوی بین راه رو جلوه گاه رشک چمن
بین خار بیان تپا و دان بین پیران تون	تو دستگیر شوی خضر خجسته کمن
پیاده میروم و سحرمان سوارانند	
همین امید رهای نه آرزوی خلاص	نه چوئی گی تاک و نه جستجوی خلاص
هی ناگوار بلا جیکو گفت گوی خلاص	ز دام زلف تو دل را سباردوی خلاص
که بستگان کند تو رستگارانند	
هی سیر خال گله گرد هی لباس بدن	بکورت دل غمگین عبیر پیراهن
غبار فرق سی آئینه جبین دشمن	ز نقص چهره حافظ هی توان دیدن
ایضا	که ساکنان در دوست خاکسارانند
تجبین	
کسی لب کده تا کی لبصحن باشد	ز داغ رشک عدد کرم سوختن باشد
بگویش جگر افشان و ناله زن باشد	خوش است خلوت اگر یار یار من باشد
ز من بسوزم و او شمع انجمن باشد	
تنگانی بین اب تلکو چو ژد نیکی هم	همین پسند زمین یو فایده لطف کرم
که غیر سی هی ملاقات هی اگر چه هی کم	من آن نگین سلیمان هیچ لستنا نم
که گاه گاه برودست ابر من باشد	
که تالشک هی خاطر چرخ رنج و ملال	که تالشک شتم رشک هی بوجان پامال
پس و سکی مغل دجیب سی عدد کوکال	روا مدار خدا یا که در حرم بیم وصال



رتیب محرم و حرمان نصیب من باشد	
شد و کی بات پہلی اور تری مری اشعار	پسندالہ زارغ اور رد و لوامی سزار
کہاں ہی جلد پہنچ دھند صبار قرار	ہمای کو مغلک سایہ شرف زہنار
در آن دیار کہ طوطی از زغن باشد	
و فور و خشت جوش قلق ہی در افرون	نہین ہی صبر و تکیب قرار و تاب سکون
اگر چہ خوار و زبون شت پرتاپون	ہوای کوئی تو از سر سیر و دیرون
عرب را دل و بارہ با وطن باشد	
میں کیون ہات کروں جس سچی و توحج کل	و فور و لولہ کی اتماس سے حاصل
ہر ایک حرف ہی لٹکانی تاب کسل	بیان شوق چہ حاجت کہ شرح آتش ل
توان شناخت سوز کی در سخن باشد	
ہی ہوسن لگی تری کیا ہی مجھ ج حافظ	مجال ہی جو کرسی تجسی جد و کد حافظ
تو رہنمای سخن اور نالہ حافظ	بسان ہوسن اگر ذہ زمان شود حافظ
تضمین مصرع و جملہ چو غنچہ پیش تو اس مہر بردہن باشد بطریق تجنیں	
خندہ زن چاک کریاں تو بخیری نیست	لی نکلن لب پرتیان تو بخیری نیست
لی نمک خندہ پیمان تو بخیری نیست	می حریف لب دندان تو بخیری نیست
خواب این زگرستان تو بخیری نیست	
کے گہرات تو ای غیرت مہتاب رہا	کونسا بیدہ سر کام ہوس ناب رہا
بستر خواب نہ تھا مای کہ سچو اب رہا	نہند آئی نہ تراکت سی جو بیتاب رہا
خواب این زگرستان تو بخیر نیست	
شب کسی زند قہر خوارنی سونی نہ دیا	باوہ عیش سی سرشارنی سونی نہ دیا
آرزو مند ہوس کارنی سونی نہ دیا	حسرت آلودہ طلبگار نے سونی نہ دیا

خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
تو به سجده ای که من محرم سر از زمین	کسی که تپا می که بخیر و نسی سرو کار زمین
مین کمین و در رمارت کوزنار زمین	چپ که بیداری شب قابل آکا زمین
خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
شب کسی لی تخی جهان بولایا هوگا	بید که پاس عجب لطف او نایا هوگا
هوس لوده ن کیاز ستایا هوگا	سخت بیداری دشمن کی جگایا هوگا
خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
غیرنی گرمی صحبت من جلایا ای تجھے	میری فسانه جانور سنایا ای تجھے
طغنی دی دکی به بد گوئی رو لایا ای تجھے	شام سی صبح تک خوب جگایا ای تجھے
خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
لی مزا پایا بیلا هوش کو کوتا ہی کوئی	واسن لوده نهومی سی تو دوتا ہی کوئی
بی ہم آغوش کسند بی توتا ہی کوئی	تو ہی کہہ صبح کو بن جا لی توتا ہی کوئی
خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
بید تو کیا سونہ ہی کہ ہم بستر اغیا رکھون	دشمن ننگ حیا پرده در عار رکھون
بان کنایت سی مگرد و لت بیدار رکھون	گر ہوا زردہ تو اس پر ہی تو ای یار رکھون
خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
یا تو چہ شب کو را آج تو ہم نرم رقیب	گہر من آیا ہی ہی صبح نخست کی قریب
یا بیانیسی ہی دہانکی جاری تقریب	کچھ نہ کچھ تو ہی کہ اسی یا یار تم و تنگیب
خواب این نرگس فان تو بخیر نیست	
کیا شب حجر عذاب دل مضطر نہ سہا	ایک دریاتہا کہ سین بدہ جافط سی بہا
صبح دیکھا اوسی منجور تو حسرت سی کہا	اسی بت افسوس تو مومن ہی ہم آغوش رہا

خوابین نرگس قنار تو خیزی نیست	
تخمین غزل رئیس المستغزلین مولانا نظیری نیشاپوری	
خاندان عشقم داند و همه از من است	ایس و محرومی شربت طبع ناسا دانت
از جفای طالع بد داد و بیداد نیست	آنکه رحم از دل بر دانا شیر فریاد نیست
و آنکه نسبان آورد غاصیت دانت	
هم کبھی تھی می پرست اور گاہ تھی شاید پرست	کہہ خیزیں مضطرب کہہ بخود و پیشو نیست
عاشق بت تھی کبھی کہ محو مشوق است	نیت در عالم تناسی کہ از قیاس نخست
ہر کجاییں ہوا سی صیاد ازاد نیست	
آنکہ ہم پرستی ہی کہ آتا ہی دہ زیب انجمن	شوق کہتا ہی کرو آریش بت انجمن
جب نہیں آتا تو کیا جلتا ہی جی کو تین	ساختن مہمون دیدار و صحبت سوختن
از تصرفی حرام خدا دانت	
دیکھہ لی ہمسایہ کیا ہو گیا الفت پرست	میں خوش اس جو رہائی کہ چشم نیم نیست
جی کبھی بیا ہی ہر آیت تو کا تین پشت و	حرف عاشق بی زبان شکوہ دل عاجزیت
انچہ سرگزشتنا بالی شد دانت	
ایک شت استخوان ہی بلکہ کپاڑی ہی کم	جو کین میں اپنی ہو سچ تو بہہ ہی و سکار کم
قل کہ میں سرنگون خجالت زد و بی ہن ہم	آن شکارم من کہ لائق ہم بختن نیستم
د شرم می آید مرا از انکس کہ جلا دانت	
جو ہو خود سہر کام میں و آمادہ و صلاح جو	اوس سی مطلب بکلی کیا وادائیگی یل بندو
جاسی رو نیکی ہی ہون سادگی تو دیکھہ تو	کار و شوا از نظیری گریہ می آرد کہ او
شاد از تدبیر نامی ست نیا دانت	
تضمین مصرعی از واسوخت و حشی نیرودی بطریق تخمین	

سن زپیش آمد اغیار چو زقم فرستم	مرد از راه بیزار چو فرستم فرستم
با چنین رنجش و آرام چو زقم فرستم	از جفای تو من زار چو فرستم فرستم
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	
جب که جی پیغم گیا ناز و نهان معلوم	او نه گیا دل تو ساحت بی نهان معلوم
اپنی جان پچہ دم تو بخانا معلوم	پیر گئی تجسی طبیعت تو پیرانا معلوم
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	
او برین جو کبی آتی مین کی جاتی مین	ہم نہین انیکل ہر بار کبی جاتی مین
جو بر میر فکسی ہی سہی جاتی مین	ابکی ہر خاطر الفت سی ہی جاتی مین
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	
کننے کوئی حریف غم و حرمان ہوگا	پایاں ستم شک قریبان ہوگا
تختہ مشق جفا نامی نمایان ہوگا	چو رودی جو نہین دیکھ پشیمان ہوگا
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	
کیا ہی دیوانہ سچہ کا ستری یار نہین	قابل لطف عدو لائق آزار نہین
غیر کو عیش ہو اور زینت سی بیزار نہین	ہاتھ سی مجکو نگہو دیکھ و فادار نہین
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	
صبر آئی جو عدو کو ہی ستانی تو کبی	نہ لگی آگ جو او سکوی جلالی تو کبی
جیمین ہی جاؤں وہاں بک نہ آئی تو کبی	کم کروں آپ کو ایسا کہ نہ پائی تو کبی
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	
رحم ہرگز نہین آنا تجھی ہم رطالم	دل ٹہرتا نہین ٹہری کوئی کیونکہ رطالم
تیری محفل میں چلی سخت مکہ رطالم	اسی دل آزار جفا کیش تنہا رطالم
لطف کن لطف که این چو فرستم فرستم	

ایسی کہ دیکھ کی پشیمانی دکھائی گا کوئی	یاد کیا کر کی پشیمانی دکھائی گا کوئی
کونسی بات ہی جس بات پہ جائی گا کوئی	سر پہرانی کہ تیر سی پاس پہرانی گا کوئی
لطف کن لطف کہ این با جو رقم رقم	
کیون نہ آزرده ہون کچھ جالسی میں پیر ہنیر	مجھ میں تاب شمع غیرت اختیار ہنیر
جس سی ملجائی تھی لڑ بھڑکی وہ آزار ہنیر	آپ کی ہو ترک وہ فہم سی تو دشوار ہنیر
لطف کن لطف کہ این با جو رقم رقم	
کیا تیری عشق میں پائی ہی سہل سر بخش	یعنی موجود تھی ملنی کی برابر بخش
بسکہ موتی گئی ہر بار فروز تر بخش	آپ کی سجد و نہایت ہی سنگم بخش
لطف کن لطف کہ این با جو رقم رقم	
لا علاج آہ جب آزار کو اپنے پایا	عدم آباد کو ناچار سفر ہنیر پایا
لہو سبھی یا سبھی سیسی بھی سبھی پایا	یہ نہو گہر کہ کب اور بھی بے پایا
لطف کن لطف کہ این با جو رقم رقم	
ای صدم رشک ہی کبتک کوئی ناشاد رہے	مثل ناقوس سدا صدم فریاد رہے
دیرویران سہی کعبہ مر آباد رہے	یعنی مومن ہون چلا جاؤ گا میں یاد رہے
لطف کن لطف کہ این با جو رقم رقم	
<b>محسن بر غزل مرزا قاسم علی</b>	
چون شکوہ ام بدست نم آن ل شکن کند	اور جواب کار دل خویش تن کند
خجرت حیا سجان من خستہ تن کند	گو سخت آنکد یا شکایت زمین کند
چند آنکہ مدعی نتواند سخن کند	
یون ہی تری وفا سی دل زار نا امید	جیسی کہ جینی سی کوئی بیمار نا امید
ایسا پہنا امید ہی اسی یار نا امید	اگر دہزار بارہ گرفتار نا امید

گر شکوه دل ز تو پیمان شکن کند	
یارانه بتان پهلای اعتماد کیا	یا تو کسی کو دخل نه تپا و ان مری سوا
یا اس قدر و شکل سی بیزار موی کیا	گریه سر گرانی او نیست غمیرا
منم چرا ز بهر سی خوش تن کند	
غیرت بی ای قتل کیا مجبور بالیصیب	و کلماتی بهر خدای بی بهرم اجل قریب
مین دور بیرون اور عدد یار کی قریب	آن طالع کجاست که از بیلوی قریب
قتل مرا بهانه بر خاستن کند	
مدت سی و سی هم سخنی کی ہی آرزو	اب عین وصل ہی تو نہیں تاب گفتگو
امی جوش گریه بس ہی تیری مانتا برو	او کیس سوال و مراد جواب او
از اضطراب دل تواند سخن کند	
ہی چند جمع می کش خون دل ایک جا	جائی کیاب غیرت عاشق کا ذکر تھا
مومن ہی کیا ہی شوخ ہی کس معن کیا	سید ہزار حیف کہ آن می پرست را
ایشا	ذوق شراب ساقی ہر سخن کند
کیست تا پیشش پیام شوق کا من برد	کیست تا غمناخہ خونی کلام من برد
کہ نہ بد یک خیال فتنہ کا من برد	سکہ قاصد را بہار از د چونام من برد
رحم نگزارد کہ بجزارم پیام من برد	
بہ کہان قسمت کا لونی سنون کہ گفتگو	ان مگر قاصد ہو سدا بعد حید جستجو
انکی کامی ہی دل ہی مین دلکی آرزو	ہر نگرد قاصد از شرم جواب تلخ او
چون پیام من بر شیرین کلام من برد	
سیری ہی قسمت مین تہا یارب عذاب دوان	جیتی ہی تو تہی لہای فراوان فہ جان
بعد مردن ہی پال غم و حرمان کہ ان	ریشک ارم بر قبول آنکہ پیش از دیگران

شده مرگم بسود و خوشخنده من مین برد	
دل سی پیر صید صیاد ای ندیر جو	اس اسیری مین گرفتار کجند مشکبو
مرغ دل بستم بی صیدش بدم آرزو	ای تغافل لاپهسا اوسکو که بی دامن کو
آه اگر آن مرغ وحشی بی دامن مین برد	
کیون مری ماتم مین جلنا کیون شور غم فروز	بجز شیرین لب مین بوغین تلخ عین تلخ فروز
تلخ باشد زهر مرگ اما بشیرین بنوز	فی الحقیقت گرچای ارباب شور و دل سوز
می تواند تلخی هجران ز کام مین برد	
شکوه اوسکا غیر سی کرمانه تپالی اختیار	گود لایا تو مین کهنانه تنها یون ایجار
خاطر جمعیت از بدگونی دشمن که یار	لیک بکیون بی پشیمان کیستی بی بقرار
گوش بر جوش میدارد چون نام مین برد	
پرموا عاشق بی بی و بی دیوانگی	کل ملاسمن اگر چه بی تو وحشت پهل بی
رام شد وحشی بی سیلی با و از سر کشته	نبا کتا تبار و در و در و در لیت تو
تخمین	ایضا
بر زمان آرام از آهوی رام مین برد	در بزم یار همه دشمن گذر کنم
سویم چون بکر و سوی دیگر نظر کنم	گر کریم سرده کله در دگر کنم
ترسم که از محبت خویش بگریزم	با خویش سرگران او پیشتر کنم
تنها جبین کچه کهون که ملی آرزو مری	کیا یک امید بی تری ناتوانی قتل کی
ترسم ز بوفامی خود منفصل شوم	پر کیا کردن نزاکت دل یاد آگشته
گراز امید داری خوشتر خبر کنم	
کهانی قسم پیرانکی ایچوش اضطراب	دیکها جو میر حال پستی مین شیخ و شباب
وقت و ذاع او من دیوانه خراب	پر دهنشین بی آنی ز کس طرح سحر جاب

با هر کرد و بروی شوم گریه بخشم	
کیا طلوع صبح کهان بی نمود روز	هی گهرین جلوه گرایی و ذاه و لغوز
کیا کیچمنشین کله خوش تاب سوز	بی طاقی شوق بسین کر برهم سوز
نگذشته یار و روی براه دگر کنم	
ناصح ذیل کنی لگی مجکوشیخ و شاب	ملنی سی میری کرنی لگی خلق اجتناب
اتو خوشی مولی تری عیانیان خراب	رسوایم رسیدی بجائی که از حجاب
دیگر پیش و نیتوانم گذر کنم	
زراجرت پیامبران سی نه تبار یاد	زور آیا کام دشمن پر کینه و عباد
زار سی زهی سوا سپید کیا کیاتی عباد	اکنون که هیچ داد و دم گریه هم نداد
در کوهی اولشیم و خالی بخشیم	
موس کی طرح جوشین پترامون کوکو	شوق نظاره سی هوئی برباد ابرو
افسوس کاسیاب مین موسکا کهبو	میله ز شرع عشق بجایم که نسوی او
با شوق اینچنین نتوانم نظر کنم	
تجسس غزل ابو طالب بهمان کلیسم تخلص	
طبع سنبلی کده گاهت پریشان ازین	اگر که ورت بدلت شدت بیابان ازین
چه کنم من که ز صحرای گلستان ازین	نه همین میدان تو گل خندان ازین
میخند خار درین دیده و اما ان ازین	
لطف بی پرستم آلوده گرم مین آزار	دل کهین باورشی بیضا بیل مین ناچار
ایکدم بی تو نهین شوخی بجایستی سر	با من آینه شش و الفت موج دست دکنار
رزد و شب با من میوست که بران ازین	
کسکو دهنودن مین کهان کون اتی نهین	کیا کرون و نهین سکناتری کوچی ظلم



وقت رحمت دوم الطاف ہی ہنگام کرم	قمری ریختہ با لم بہ بہا کہ روم
تا بکی سرگشتی اسی سرور زمان از من	
اتک صدر الفت سی ہین ہون آگاہ	کچھ ہی توانہیں میری گرفتاری آہ
کوئی دلدار ہوا و کوئی اداسی دلخواہ	ہر تکلم بخوشی بہ تبسم بہ نگاہ
میتوان بر دہر پیوہ دل سالی ز من	
کرتی مین زند قلع کش مری محبت سی خدا	ایسی ناکام کی جینی سی تو مزنا بہتر
جل رہا ہون بھی کیا آتش دوزخی خطر	نہیں پر سپر مین از زبد کہ خاکم بر سر
ترسم آلودہ تودا من عیان ز من	
گفت کشادہ ہی پرافسون نہیں ست کرم	میں گدا ایک شہنشاہ اعلیٰ ہم
گر کوئی لی تو مین جان پی تلک حاضر ہم	گرچہ پورم ولی آن حوصلہ با خود دارم
کہ جستم بود از تلک سلیمان ز من	
قابل چارہ نہیں ہی مرا احوال تقسیم	رو گئی سپر مری ساری طباطبائی
تجو کو مین کی سی الفت ہی دیا تو حکیم	اشک پیوہ مری اینہا ز دیدہ کلیم
کرد غم را نتوان شست بطوان ز من	
تخمین غزل نواب محمد مصطفیٰ خان بہادر شریف تخلص	
کہتی تہی لب کہ نہ نہیں بچی کی شب تلک	نادان مین یار انہیں کی سبجائی کبتلک
دشوار ہی صال مین ناکام جب تلک	رجائی کیون سحر مین جان کی لب تلک
ہی از زوی بوسہ پیغام اب تلک	
ہر چہ عمر بہرستم ناسر اسہا	پراوس جفا شکاری شرنده ہی را
سیدہ لوسی اب ہی پیہ دریائی خون بہا	کہتی مین سیوفا بھی مینی جو پیہ کہا
کرتی مین کی تہی جیتی مین جب تلک	

کب بزمین میں کام ہوئی اب ہو سکا	کب مجھسی کچھ مخالف آداب ہو سکا
میں کیا کہ عجب ہی نہیں ہم خواہ ہو سکا	انگین حسن ہی کہ بتیاب ہو سکا
خلوت میں کہی لی خلق کی دہ تلک	
بش ہر دی دی مضطرب ای چارہ چو نہر	گذر این ایسی عینی سی گایف، لو نہو
خزیم جان کچھ نہیں باقی سے سو نہو	آجاسی کاش موت ہی تسکین نہو نہو
ہر وقت بے قرار رہی لی کب تلک	
بس او سکی مت کرا لی لی بیوشن جٹ ف	کیا جانی تو کہ ہی نگہ لطف اس طرف
سو نہ پیر لی ہی بزم میں پٹو ٹین جٹ ف	وہ چشم التفات کہاں حج اس طرف
دیکھی کہ ہی دروغ گاہ غضب تلک	
نقد روان شک کا ہی حرف روز و شب	یا قوت نخت ل کا بیان حرج ہی غضب
وہ در بی بہا جی کینین عزیز سب	ایسی کریم ہم میں کہ دیتی ہیں لی طلب
پیار و پیہ پیام اصل جان طلب تلک	
اچا نہیں ہی عہد وفا دشمنوں ہی یار	کہو ہاتھ سی نہ مجھی ستم کش کو زینہار
ہونا ٹرگا ناز سرشتوں سی شرمسار	مایوس لطف سی نگرامی دشمنی شعار
اسید سی دہائی میں ہم جو رات تلک	
وہ جو کہتے ہیں کہ کسی سی مل فریب	ہم ادنیٰ شک سی جو ہیں اتنی جھل فریب
دو نو طرف سی ہوتی ہیں اب متصل فریب	بیان غجری ریاضی دمان ناز دل فریب
شکر سجاد گل دی سب تلک	
مومن کو دیکھ چشم میں آیا لہو اتر	پیہ حال تھا کہ مضطرب و حیران ہی چارہ گر
کتا تھا ایک فریق کو ہر بار دیکھ کر	ایسی ہی بے قرار رہی متصل اگر
اسی شیفہ ہم آج نہیں پختی تلک	

تضمین شعر خواجہ میر درد قدس المیرہ بطریق تیس

دل لگا کر میں ہوا سخت پشیمان یارو	اس ٹور ہی ہی پیہ پایوسی و خزان یارو
ماہی افسوس نہ نکلا کوئی ارمان یارو	

جیکے جی ہی میں ہی بات نہونی پائے	
ایک ہی وس ہی ملاقات نہونی پائے	

دل مذیتی اگر دسکو تو نہوتے بدنام	کیا خبر تھی کہ اس غار کا پیہ ہی انجام
ریخ ہی ہوتی میرا لغت میں بعد آرام	کہیں نہ نیامین نہوگا کوئی سمہا نام

جیکے جی ہی میں ہی بات نہونی پائی	
ایک ہی وس ہی ملاقات نہونی پائی	

جذبہ شوق اوس کی کینچ کی لایا نہ کہیے	اثر اس درد نکش میں ہی پایا نہ کہیے
ماجرائی الم و در مسنایا نہ کہیے	سخن شوق غرض لب تلک لایا نہ کہیے

جی کی سچی میں ہی بات نہونی پائے	
ایک ہی وس ہی ملاقات نہونی پائے	

ایک دم صحبت دلدار میر نہ ہوتے	نظر لطف عنایت کہی ہی ہم نہ ہوتے
عشرت و عاشق ہی فرصت ہی ہم نہ ہوتے	اپنی منی کو کوئی جاسی مقرر نہ ہوتے

جیکے جی ہی میں ہی بات نہونی پائی	
ایک ہی وس ہی ملاقات نہونی پائی	

ایک دم صحبت اعدا سی گنہارا نہوا	پیہ مقرب ہوئی کچھ پاس ہمارا نہوا
ہجو غرض قلق و رنج کا یارا نہوا	ماہی وس بزم تک ایجا رگزارا نہوا

جیکے جی ہی میں ہی بات نہونی پائی	
ایک ہی وس ہی ملاقات نہونی پائی	

کیا یہ روزین یارب مری آرام و شکیب میری گہرائی کی ہرگز بھی نہ پائی تقریب	کہ رہی جلوہ گہ یارسد ابرم رقیب اکدن ہی نہوئی ماسی شب وصل ضیہ
جیکل جی ہی مین ہی بات نہوئی پائے ایک ہی اوس سی ملاقات نہوئی پائے	
تیرہ روزی کی رہی جلوہ فرامی ہی ہی کیا کہوں اپنی نصیب کی برائی ہی ہی	نہوئی صبح کبھی شام جدا ہی ہی طالع بد کی یہ جوئی نظر آئی ہی ہے
جیکل جی ہی مین ہی بات نہوئی پائی ایک ہی اوس سی ملاقات نہوئی پائی	
لہو دیا سفت میں ل میں کہ دکہہ ہی پایا پرہ پرہن نہ ملاو نہی سدا ترسایا	قلق پھر فی کیا کیا نہ مجھے کہہ پایا نہ وہاں محکوم بلایا نہ یہاں آپ آیا
جیکل جی ہی مین ہی بات نہوئی پائی ایک ہی اوس سی ملاقات نہوئی پائی	
بیان وہ آواز عیادت کو ہی پچھا افسوس گر سکا دلولہ شوق نہ اظہار افسوس	مرتی مرقی نہ لگی حسرت دیدار افسوس نہوئی ترغ ملک والہ کفتر افسوس
جیکل جی ہی مین ہی بات نہوئی پائی ایک ہی اوس سی ملاقات نہوئی پائی	
تہوا عشق میں اوس شوخ کی آرام کہیے لب شیریں سی سناذ و شنام کہیے	نہ دہی ست نگارین سی مجھی م کہیے نہ مل لذت عوض مہوس کام کہیے
جیکل جی ہی مین ہی بات نہوئی پائی ایک ہی اوس سی ملاقات نہوئی پائی	
مین پہلی حاضر تھا نہوئی جب طرف کعبہ ان	حضرت مہوس تقویٰ و شہ و شہر مان

بی ادب ہستی تھی کیا لوگ میں بہو کہان	پڑھ کی سیم ورد کا مطلع جو ہوئی اشک نشان
جیک جی ہی میں ہی بات نہونی پائی	ایک ہی دس سی ملاقات نہونی پائی
الضمین شعر طوطی شکرستان ہند	
کیا کہوں کچھ پوچھ اسی کا احوال کفر نثر	بعد دانہ وصل پر آج ہوا جو دسترس
کچھ تو برای آرزو رہ گئی دلین کچھ ہوس	یعنی نور عشرت و جوش نشاط تبا کہ بس
صبح میڈ شب گذشتہ تاہمید خانہ رفت	روی سحر سیکند یار باین بہانہ رفت
ہامی نظرمین پتی میں شبکیہ مستیان	بادہ سرخ رنگ کی فرشتہ میں کمی نشان
تاب کسل خمار ہی نشہ وصل بکہان	سیل سرشک ملا گون چشم ہی کیون نہان
صبح میڈ شب گذشتہ تاہمید خانہ رفت	روی سحر سیکند یار باین بہانہ رفت
اے جو شب کو وہ بہان چارہ رنج و غم ہوا	دشت فضا الم کدہ اشک وہ ارم ہوا
گو کہ حصول مدعا ہو تو کیا یہ کم ہوا	عین سرور و لطیفین قہر ہو ستم ہوا
صبح میڈ شب گذشتہ تاہمید خانہ رفت	روی سحر سیکند یار باین بہانہ رفت
ساتی ماہر و ہنرین سچی کس طرح شراب	سینہ ودل کو کر دیا آتش سچری کہاب
آخر سخت جل گئی دیکھ شعلہ آفتاب	راکلی صحت اب کہان پہر ہی ہم وہی غذا
صبح میڈ شب گذشتہ تاہمید خانہ رفت	روی سحر سیکند یار باین بہانہ رفت
اگر چہ کئی برس کی بعد رات ہوا دھان	بہدم و ہشتین ہی ہم نفسا و رہم کنار

لیکات و لکچین تپا اور نہ جانکو تپا	جس سی کو در رہی تھی ہم وہی ہوا مال کار
صبح میڈشب گذشت ماہ شید خانہ رفت	روی سحر کنید یار باین بہانہ رفت
آئی سی دلی ت بیان بچ تھی دلیں جگنی	وصل کی میاب کر کامی مائی کہو گئی
شام سی تادم سحر عیش نصیب ہو گئے	جاگتی جاگتی غرض سخت ہماری سو گئی
صبح میڈشب گذشت ماہ شید خانہ رفت	روی سحر کنید یار باین بہانہ رفت
کیا مٹی ملی وٹھائی شب کی جو آگنی ہ بیان	لذت وصل و ستوتسی مین کیا کروں بیان
لیتی تھی لبے بوسی ہم دیتی ہونہ دین زبان	مائی تھی کامیاب عیش و لونہم کہ ناگیاں
صبح میڈشب گذشت ماہ شید خانہ رفت	روی سحر کنید یار باین بہانہ رفت
دورہ چرخ نی جھپی خاک مین بس ملا دیا	چاندنی رات کو میری رو سیہ بنادیا
یاد شبصال نی پیر وہی دن دکھا دیا	جلوہ آفتاب نی سینہ مرا جلادیا
صبح میڈشب گذشت ماہ شید خانہ رفت	روی سحر کنید یار باین بہانہ رفت
جلوہ بزم عشرت و رونق خانہ مایہای	زمرہ و ترنم و قصہ ترانہ مایہای
ساتی مطرب ہی دوصل شبانہ مایہا کر	گردش چرخ حیف حیف و در زمانہ مایہا کر
صبح میڈشب گذشت ماہ شید خانہ رفت	روی سحر کنید یار باین بہانہ رفت
مومن بادہ کو حریف تو نہیں اپنی راز کا	رات کو بیان گذر ہوا اوس بت و دلواز کا
وقت اذان تک ہا زمر عیش و ناز کا	کس ملی دامہوا بصلق موش کہان ناز کا

صبح دسید و شب گذشت ما تهنید خانه رفت رومی سخن شنید یار این بهار رفت	
تضمین شعر منشی فضل عظیم	
بهر رنگ زرد چو سی اور اشک گئی میں لال سیان کرتی ہوئی جی کئی سی بہا حوال	بہر سب بال غرض جی لگنی کاسی دیال خدا کی واسطی یار و پیو چو دل کا حال
دل فریقہ رومی قاتلے دارم زدست دل بعد اہم عجب دلی دارم	
ترپہستی گذری سی ہر روز جاگتی شہب کسی سی کہہ ہی تو سکتا نہیں کیا غشیب	بہر کیسی بن گئی مجھ پر یہ کیا ہوا یارب کہ شب عذاب پر یہ لکی سبب میں لکی سبب
دل فریقہ رومی قاتلے دارم زدست دل بعد اہم عجب دلی دارم	
نہ شکوہ فلک و بخت نارسائی شمع غرض کسی سی نہ شکوہ نہ کچھ گلا سی بھی	نچھہ تکایت دلدار بیو فاسی مجھ اگر گلہ ہی سی تو اپنی دل ہی کاسی بھی
دل فریقہ رومی قاتلے دارم زدست دل بعد اہم عجب دلی دارم	
خدا کی واسطی اسی یار و کیون جلاتی ہو بتنگ کرتی ہو یک یک کی جان کہانی ہو	بہر پوچھ پوچھ کی حوال جی دکھانی ہو جو ماجرا سی سولو سن لو کیون ستانی ہو
دل فریقہ رومی قاتلے دارم زدست دل بعد اہم عجب دلی دارم	
کہاں تلک نفس سرواہ کرم بہر ن کہاں تلک قلق و اضطراب سی مین مرون	کہاں تلک پی تسکین جگر پہ پشہ بہر ن انہیں ہی مین نرا ایسی لگو صدق کرو ن

	دل نہ بقتہ روی قتالے دارم	
	ز دست دل بعدا ہم عجب دلی دارم	
کہا جو مینی کہ مت پوچھو سر گذشت مری	جی آپ جانیں ہوتی ہی کیسی لگی لگی	
کہ دل ہو میرا اور چاہ ہی ہو مری	تو مجھی کہتی ہیں کیا سکر لگی ہیں	
	دل نہ بقتہ روی قتالے دارم	
	ز دست دل بعدا ہم عجب دلی دارم	
بہ میرا حال جو اسی یار و دیکتی ہوئے	کہ رنگ نہ رہی مونہ فقی ہی بکری بکری گاہ	
	بہ میرا ہی لگی سبیل فی منجھو مارا گاہ	
	دل نہ بقتہ روی قتالے دارم	
	ز دست دل بعدا ہم عجب دلی دارم	
خلق میں کہی ہی منجھو ہمیشہ میرا دل	مری تو سینہ میں سی کاش کی نہ ہوا دل	
	اگر ہوا ہی تو تہا جیسی ورس کا دل	
	دل نہ بقتہ روی قتالے دارم	
	ز دست دل بعدا ہم عجب دلی دارم	
ملا جو مونہ عسکین بجال زار سحر	کہا یہ مینی کہ کیا حال ہی بیان تو کر	
	تو کیچہ ہی مونہ ہی بولا وہ دل گرفتہ مگر	
	دل نہ بقتہ روی قتالے دارم	
	ز دست دل بعدا ہم عجب دلی دارم	
	میں میں بضمون واسوخت	
اسی شکر کہاں تلک بیدا	سہ پامال عاشق ناشاد	
	قول دینا عدد کو حسب مراد	
	مگر کیا تیری ماتہ سے فرما د	



	فکر جو رو سرخساک تک بیوفا غیر سی و خاک تک	
اب بھی آجانی دلی ل ازارے دیکھ اچھی نہیں ستمگارے	چہرہ دہی خود سری خوشخوارے نہ پر سی صبر نالہ و زارے	
	کہیں تو ہی نہ دلو کہو بیٹھے کہیں آنکھوں کو یوں نہ دے بیٹھے	
کچھ نہ مانے کا اعتبار نہیں عشرت دہر پائیدار نہیں	دور گروں پر اختیار نہیں چرخ کو ایک دم مقرر نہیں	
	ہو بجائے ہماری بات تیری کہی نہ ہی کہی ہی رات تیری	
حسن آخر سی بیوفا نہ ہے شوخی نازش وادانہ نہ ہے	چہرہ گل رنگ باصفا نہ ہے لب شیرین میں کچھ مزار نہ ہے	
	شور اوٹھی نہ خوشخوار می سے بیہلاوت ہو تلخ کامی سے	
طرہ مار سپید سا ہو جائے زلف کے بدلے ہڈو تا ہو جائے	کاکل ایک جان کی بلا ہو جائے خوش نما چہرہ بٹا ہو جائے	
	آپ ہو کی عوض پریشان ہو رومی آئینہ وار حیران ہو	
تیغ ابرو سے دل فگار نہ ہو خنجر غمزدہ خنم بار نہ ہو	تیر مژگان جگر کے پار نہ ہو کوئے دنیا میں جان نثار نہ ہو	
	ایک تعلق طبع نازنین پر ہے	

ابنی ارادی شکن چین پر ہی	
کلفت آجاسی ماہ کا مل سین	داغ رخ لالہ کے مقابل میں
غنچہ ہو گلر خوشکے محفل میں	مثل سنبل شکن پرین دل میں
جلوۂ بی بدل بدل جائے زلف خوش خم کا بل نکل جائے	
پیر مری طرح نازا دہائی کون	پاس اپنی تہی بیٹا ہی کون
ہی فسوں ایک دم میں آئے کون	لب شیریں کو مونہہ لگائی کون
مٹھ زن ہو وہی انکین لب پر کہنیاں پھنکین شکنیں لب پر	
ہو عرق جب کہ ابرو نہ رہے	نندی و ناز کے خون نہ رہے
دلربا یا زلفت گون نہ رہے	بہی قیامت کہ اب ہی تو نہ رہے
بہوس بات بات پر کپڑے کچھ نہ بنیاسی اس قدر کپڑے	
چھوڑنے کے مری ندامت ہو	آپ کو دم ملامت ہو
بیٹھی اوٹتے ایک قیامت ہو	پہرے تجھی کے شامت ہو
یوں غضب میں ہی بلا مری بہی مصیبت سہی بلا میرے	
فکر انجام سے نہو انجان	مجھے ملجا تو سپہ اکہنا مان
اس زمانہ کو ظالم آیا جان	دل میں اپنی ذرا سچہ نادان
کت تلک کوئی نامور رہے بہول جادو نگا میں ہی یار رہے	

کوئے ہے اس طرح جلاتا ہے	کوئے ہے اس قدر ستاتا ہے
کوئے ہے اتنا بھول جاتا ہے	یہ رہ رہ کے چین آتا ہے
میں ہے پروا تیرے ذرا کمزور	ہوں تو عاشق دے وفا کمزور
وہ جو ہمدرد ہی تیرے مر پارہ	شوق جیسے نجوم سیارہ
وہ ہے ہوتے چلے سناوارہ	تازہ تازہ ہے شوق نظارہ
مرہ سے سوخیاں ٹپکتے ہیں	آنکھیں زہرہ منط چپکتے ہیں
پردے کو دم بدم اور بٹا دینا	روئے تائبہ کو دیکھا دینا
گاہ آواز خوش سنا دینا	جون سحر گاہ مکرادینا
جلوی خورشید کی سی ہوتی ہیں	نفسے نابید کے سی ہوتی ہیں
بسکے ہے ولولہ جوائے کا	لطف ڈھونڈی ہے زندگانے کا
قصہ سن میرے جانفشانی کا	شیوہ سیکھا ہی مہربانے کا
کمر شدہ دل کی جستجو ہی بہت	مجھے عاشقی کی آرزو ہی بہت
دُھب پر اپنے او سے لگا لون گا	حسرت و آرزو نکال لون گا
ستجے بیباک ترین لون گا	ناز و انداز سب سکھا لون گا
چاہیے آفت زمانہ بنے	غیر آشنا یگانہ بنے
نہ مہین جب وہ جلوہ فرما ہو	کوہ تنکین سے نالہ پیدا ہو

تیرے داماد کے تماشیا ہو	رشتک پر ہے قیامت اوٹنا ہو
تجھے شکل زمین ہلاکب جائے	اوسکے شان شکوہ میں بجائے
سر پہ مانند گل بیٹاؤں اوسے	تیرے آگے گلی لگاؤں اوسے
ہاتھ وہ گلی سے جب ملاؤں اوسے	گلے کا مار بس بناؤں اوسے
دست رنگین جو یوں حسیل ہو	تو کلا کاٹنے پہ مایل ہو ہو
اوسکی جانب رہی نظر ہر دم	تہا م لون بس دل و جگر ہر دم
کبھیچون میں آہ پر شر ہر دم	بزم میں اوسکو دیکھ کر ہر دم
مسکراؤں تیرے رولانے کو	داغ کب اؤں تیری جلائے کو
سب بیہ پاس و محاظا وٹھا دمی	رشتک سے جی تیرا بیٹھا دمی
جو رہی داد کے سزا دے وہ	کیا تاشا غبرض دکھا دمی وہ
کیسے کیسے بہم نظر رہے ہوں	تیرے دکھانا نیکو اشارے ہوں
لعل لب سے جو درفتا لے ہو	جلوہ جون محض آسمان لے ہو
مثل شبنم تو پالنے پالنے ہو	زرد رنگ ارغوان لے ہو
تیرے گلبرگ خندہ زن پینہی	مثل گل غنچہ دہن پینہی
کہے وہ بین بیہ کیا بلا زلفین	ختم سی کتنی حسین کج ادا زلفین
دور کر ایسے بد نما زلفین	روسیا ہی ہی چوڑا زلفین

	یون جو وہ متصل کرے چوٹیں تیری جہاں پر سانپ سی لوٹیں	
پانی پالنے ہو تو حرارت سے جی ہلا دے تیرا اشارت سے		بس جلایا کرے شرارت سی دیکھے تو دیدہ حقارت سے
	طعنی ہر دم ہون سیخ ابرو پر چشمکین تیری چشم جا دو پر	
سونگ کر بو کو تیری ناک چڑھائے بکڑی جتنا تو او تجھ کو بنا لے		دم تیرا شوخیوں سی ناک میں لائے دست لگلوں سی اپنی عطر لگائے
	بس تیرا دسکے ماتھے سی زچلے حسرتوں سی تو اپنی ماتھے سے	
نقش پاچشم سر سدا کو کہے بند غم کا کل دوتا کو کہے		خوبی بدنا خوش ادا کو کہے کہہ بار وئی دلربا کو کہے
	طعن و تشنیع ہی سی کام رکھے جائی جائی کو تیری نام رکھے	
اگر مجھ سے مین ہی جلائی تجھے قصہ درد و غم سنائی تجھے		شوخیوں سی سدا ستائی تجھے حال ابتر مرا دکھائی تجھے
	کہی اب ہے یہ نگو چاہتی ہیں ایسی صورت پر یون بنا ہتی ہیں	
کھیا گلہ حرف اہل سودا کا اب تلک وقت ہے مدار کا		ست برمان عہد میں سچا کا گر علاج آفتاب فہ سا کا
	کر مکافات ہجہ دل جو ہو	

پہر وہی مین ہوں اور وہی تو ہوں	
جوش اندوہ کے سبب آیا	جب گلہ دل سے تاللب آیا
ور نہ بن تیرے چین کب آیا	مین گیا بیان سی تو غضب آیا
گور در وازی پر بنائون مین سوئی پر ہی زبان سی جاؤ مین	
پر گروں کیا کہ اختیار نہیں	دل بیتاب کو قرار نہیں
کچھ محبت کا اعتبار نہیں	یعنے اچا مال کار نہیں
ٹکونو ہو گئے نفاقل کے بیان نہیں حد رہے نخل کے	
کب تلک یہ جفا سہوں گا مین	اس ستم پر نہ کچھ کہوں گا مین
یہ نہیں ہے تو بس ہونگا مین	جو کہا ہے سو کر رہوں گا مین
جلے کیوں مومن آتش غم مین جاسی ایسی وفا جس ستم مین	
ایضا واسوخت بہمان قالب مسدس	
دوستو عشق نہفتہ نہ ستایا ہی مجھے	آتش شوق نہان نہ جلا یا ہی مجھے
کیا کہوں کیا غم نہانی دکھایا ہی مجھے	خط و حشت نہ بہرہ دیا نہ بنایا ہی مجھے
چہرہ زاری پر وہ نہاؤں کب تک گو غم پر وہ نشین ہی چہاؤں کب تک	
ناب پر شاش ستم ہا ہی نہان کی جا ہی	قوت کشمکش آہ و فغان کی حد ہے
کچھ فریب دل بیتاب تو ان کی حد ہے	خط و سوزان نفس شعلہ فشان کی حد ہے
کیونکہ خالی نکر وں جی کہ بہر آتا ہے	

پیش چلتی جو نہیں غصہ چلا آتا ہے	
کبت تک کوئی نہ سرگرم حکایت ہو دی	کبت تک لب نہ شرر نیر شکایت ہو دی
ہو تھکل جو تھکل کی نہایت ہو مے	کیجی صبر اگر صبرے غایت ہو مے
کیجئے بان ہی تو نہیں ور کہ چل نہ سکے	
غم کھیراں نہیں کی نکل ہی نہ سکے	
حبیب سی عاشق ہوئی ہم رنج نہ پای کیا کیا	لب پر آئی ز گلی جی میں گرائی کیا کیا
کیا کہیں اہ کہ خاطر میں نہ لاسی کیا کیا	جب تک تاب ہی نازا و ٹھائی کیا کیا
پر نہیں جو صلہ نیم ستم ہے اب تو	
یو فانی ہوئی جاتی ہیں ہم ہی اب تو	
دل سیری کہنی میں ہوئی کچھ لب پہچان	پر بکڑی گئی جب بات تو کیوں بات ہو
اسکو ہی چاہی طاق کہ میں چہ پہچان	کچھ سن آئی ہی نہیں ہی عجیب رنج ہو
دل نہ کیا تہہ ہر وں تہہ ہی قابو میں نہیں	
سر رہی کس پر کہ حالت مری تو میں نہیں	
دل ہی یاد دشمن جانی کہ ستا تا ہی مجھی	داغ ہی یاتپ غیرت کہ جلاتا ہی مجھے
جوش ہی یا شب وعدہ پہراتا ہی مجھی	شکوہ ہی یا خبر وصل کہ بہاتا ہی مجھی
غش مگر اوسکا تصور ہی کہ آجاتا ہے	
جی جی معشوق ہی گویا کہ چلا جاتا ہے	
ہم یہ جو گذری قلق اوسکی بلا سی گذری	جان حسی میں لی وہ نہ جفا سی گذری
ہی و فاسی ہی حاصل تو و فاسی گذری	کبت تک کچھ نہیں ایسی حیا سی گذری
پاس ناسوس ہیں کیوں ہو جو او نکوس ہی نہیں	
جس نظر ہی کہ بچا تا ہی تہا اب و وہی نہیں	

ملک الموت بھی آتا نہیں مان کیا کبھی	کچھ توقع نہیں دجوسی جان کیا کبھی
نہیں کہنی میں زبان منع زبان کیا کبھی	دم ہی باقی نہ رہا ضبط فغان کیا کبھی
نار گرم و دم سرد کی طغیانی ہے	کوئی دن اور جو دنیا کی ہوا کہانی ہے
دلکوار سن سن جان سی لگانا ہی نہ تھا	باتوں پر اس لب سباز کی جانا ہی نہ تھا
دم میں دس چشم سخن ساز کی آنا ہی نہ تھا	جو رکم سہنی تہی یہ قصہ بڑانا ہی نہ تھا
اب بھی پکاش کچھ ایسا ہو کہ جھلکا جائے	رحم آجای اوسی پامچی صبر آجائے
خوب کرتی ہیں کہ ظلم کئی جاتی حسین	رنج دینی کو دل اور وکی لجاتی حسین
وا دیر حمی و پیدا دسی جاتی حسین	سم ہی ایک اتنی توقع یہ جاتی حسین
کہ جو ہوا بکی ملاقات تو بدلے لیں	جتنی خوب لئی جائیں طغی دسی لیں
چشم قاتان نگہ شوخ وہ شرما جائے	عرق شرم کی طوفان میں ڈوبا جائے
جی یہ کچھ ایسی ہی رخ یہ تغیر آجائے	بکری یہ چہرہ کہ مجھسی ہی نہ دیکھا جائے
ہو وی یہ ہنگ پہر ہو نہ دیکھا ہی نہ سکے	سر کو زانوسی مری طرح اوٹھا ہی نہ سکے
اب کی ہو گرمی صحبت تو جلاؤں والد	کیا ستایا ہی مجھی جو میں ستاؤں والد
رومی تو اور یہی سنس کی زہلاؤں والد	رنگ دڑ جائی پر لکیتہ دیکھاؤں والد
لسن حیران ہی ہ جا ہی یہ حیران کروں	اوسکی تصویر نکال اپنی یہ خزان کروں
چہرہ نیلو کہون ہی ہی یہ زمانہ کیا تھا	کشب و روز کوئی آپ کی کہہ رہا تھا



دیکھنا میری ہی صورت کا گولی شہید تھا	نام موسیٰ ہی کسی چاسنی والی کا تھا
یا کہیں سیکور قیون کی سوا بھول گئی	جھکو پچاسنی ہو کون ہون یا بھول گئی
اب بھی کچھ یاد میں وہ روز میر جان تھکو	جن دلوں میں تھی شب وصل کی رات تھکو
آئینہ دیکھنی دیتی نہ نگہبان تھکو	اقر باکیا کیا کرتی تھی حیران تھکو
گہر میں ہی پھر نہیں کہتی تھی ناقد میں کیا	آپ یوسف تھی غرض جن میں کیا قید میں کیا
ہفتشیں ایک ذرا سرنہ اوٹھانی تھے	سردیوار سی جلوہ نہ دکھانی دیتے
جہانگنی کی لہی درنگ بھی اتنی دیتے	کہیں شادی ہو ولی تھکو خانی دیتے
اوس پر پیدا گئی یون چاسنی الی تھے	گہر میں بیٹھی ہوئی یہ پاؤں نکالی تھے
اپنی ہی حال میں تھی زلف گر قار سدا	کہانی پر میری غم نرگس بیا سدا
غمری کو لوک مرہ سی خلش خار سدا	تازہ آزار میں ہر عشوہ بیا سدا
آرزو چشم کو وحشی نظری کے کہتے	دست نرگان کو موس پر وہ در کی کہتے
قیدی سلسلہ زلف و دانا ایک نہ تھا	بی سب کشتہ شمشیر جفا ایک نہ تھا
پانہ مال روش فستہ قرا ایک نہ تھا	نام رسوا کن انداز حیا ایک نہ تھا
حیرت حسن کی چرچی سی تجل ہوتی تھے	کیسی فسوس مئی یکہ آئینہ کو روتی تھے
شوخی و چستی فعال کہان تھی ایسی	خلق رقا رسی پال کہان تھی ایسی
بانگ شورا فگن خلخال کہان تھی ایسی	پہ چلن کا سیکو تھا چال کہان تھی ایسی

	آنچلون سی کہو مقیس کہاں پھر تاتہا کب دوپٹہ بیہم طرح گرا پڑتا تہا	
گرم تہا یوں ملک الموت کا بازار کہاں کو کہو کہ تہی بیہ فغان ہائی غبار کہاں	زندگانی سی تہی کہ حوصلہ بیزار کہاں زندگانی سی تہی کہ حوصلہ بیزار کہاں	
	نہریوں خون کی کس روز بہا کرتی تھے بیہ وہی کو ہی جہاں خاک اڈا کرتی تھے	
نکو بیہ طور بیہ انداز کہاں آتی تھے ایسی دمہائی فسون ساز کہاں آتی تھیں	ستم حادثہ پر داز کہاں آتی تھے اس قدر مہر فرانا کہاں آتی تھے	
	یوں لگ رہی مین عاشق سی گاؤٹ کب تھی روز بوجہ بگرنی مین بناوٹ کب تھی	
زلزلہ تھی ہم اثر شام غریبان کن کن برق خرمین تہا کہو خندہ پنہان کن کن	صبح محشر تہا بہلا چاک گریبان کن کن سرمہ تہا رشک بلای شب بچران کن کن	
	خوبی طرز تغافل کی خبر کاہیکو تھی شوخی جنبش شرکان بظہر کاہیکو تھی	
حلقہ دام نہ تہا حلقہ گیسو ہرگز در پی قتل نہ تھی طبع جفا جو ہرگز	موج شمشیر نہ تھی جنبش ابرو ہرگز فتنہ پردازیوں کی کچھ ہی نہ تھی ہرگز	
	چشم فتان کو خیال نگہ نہ تہا غمزہ مانند مری اشک کی غماز نہ تہا	
مجھ سی جب آنکھ لڑی برس پر سکار نہ تھی جھکو جب کام پڑا سی تو جفا کار نہ تھی	لیکن جب مرنی ل کو تو دل ازار نہ تھی ایسی بیدار و ستم پیشہ و خوشخوار نہ تھی	
	طرز عشاق کشی آپ کو معلوم نہ تھی	

شہر میں اسخرو دلول کی دہوشم تھے	
جہاں سے اگنی تھی طبع کی آجانی سے	کیا ہی خوش ہوتی تھی دلیں مری غم کہا ہے
شوخی روز فزون تھی مری گہرائی سے	ماہرہ سی جاتی تھی دلی مری ماترائی سی
اپنی مہر تھی جو دم مرا بہر تاسی کوئی اسپہ مرئی تھی کہ اب ہم یہی مہر تاسی کوئی	
دس دم کیا مری لہجہ و دل داری تھے	دستی تازہ نیا شوق نئی یاری تھے
وصال میں بھیج تلک شام سی بیداری تھی	ہم کنار می و میستی و سخواری تھے
عش مری بچو دی نشہ سی مہوئی کتے دیکھ کر کریمستی کو ہی رونے لگتے	
بیمروت تھی اون آنکھوں میں مروت کتنی	راڈن مد نظر تھی مری الفت کتنی
بدگان تھی نگہ چشم محبت کتنی	دور میں تھی نظر لطف و عنایت کتنی
بیمروت نظراتی ہو کہا کرتے تھے دیکھتی ہی مری چٹون کو را کرتی تھے	
ابو برجمی و بید روی و بیباکی ہے	بی سبب رنجش و بیوجہ غضبناکی ہے
لطف میں سستی و آزار میں چالاکی ہے	کہو دیا آپ کو کیا وضع یہ پیدا کی ہے
جالتی جاتی میں ہم اور نہیں پروا سی نہیں منو گئی ایسی کہ گویا کہی کچھ تہا سی نہیں	
ایکے جیب میں کہا تا ہونے سوتا ہوں	ہی خدا خون جگر ضعف سی بخش تا ہوں
ادایا مہ ملاقات میں ہی کہوتا ہوں	راڈن کلیا خزان میں پڑا روتا ہوں
خندہ زن زخم جگر دیکھ کی ہر دم اپنی یاد آتی ہیں گل خندہ پیہم اپنے	

گوسوا شربت دیدار مرا چارہ نہیں	جز نظر تار رنوی دل صد پارہ نہیں
پروان آن پروں سیاہی وارہ نہیں	کیا کروں صبر نہیں طاقت نظر نہیں
کیونکہ بدلی ہوئی تیور بہت باری دیکھوں	کیوں کر ان آنکھوں سی غیر نکلی شادی کیوں
چوڑ دینا تہا نہیں جوٹ قسم کو نہ بھی	دل سی کہو نا تہا اس انداز ستم کو نہ بھی
بہول جانا تہا جفا سی پیہم کو نہ بھی	نہیست کردینا تہا اندوہ دالم کو نہ بھی
قابل ترک تہی خوی ستم آرا نہ کہ میں	لائی سہو تہی میر بخش سجاد کہ میں
غیر میں ہمزہ تو وصل گور کیوں ہو	دو جواب آکو تو میر عرض کا یا را کیوں ہو
سب سی گذری تو کسی کا گلی را کیوں ہو	گر تیری چشم سی جو او سی شارا کیوں ہو
کس یی شغل نظر باز ہی میدا کہ رہے	پردہ کیوں میری کریان کی طرح چاک ہی
ما سی یکبارگی وہ لطف پیہم چوڑ دیا	انس اخلاق و دلاسا و کرم چوڑ دیا
چارہ رنجش و درمان الم چوڑ دیا	مینی ہی آپ کو اس سر کی قسم چوڑ دیا
اب اگر دوہی تو داد دل نا کام نہ لون	گو کہ بدنام ہوا مہون پہ کبھی نام نہ لون
جب نہو چارہ تو کس واسطی چاہو نہیں ہی	ہو خاکلی تو کاہی کو بنامہون میں ہی
تم ہو گر قنہ دوران تو بلامہون میں ہی	خوب ہی جان کہو نہ کہ برامہون میں ہی
پیرا و نہر منہ نہ کروں شکل دکھانا تو کہاں	اوس طرف مٹی چلون کوچہ میں آنا تو کہاں
ول سی ہی عہد کہ مٹی کی قسم کہا ونگا	اک مٹی ہوگی کہیں پاس تو اوٹہ نہ جا ونگا

کہر میں ہی آئی تو صحران کو نکل جاؤں گا	کیونکہ کہو دون کمین بہر جان کہان یاؤں گا
دم ہی آنکھوں میں بہہ صد مری لہر گذرا	گذری نیاسی بلا تم ہی سنی میں در گذرا
دیکھ لو نگاہ میں بس اب مہر تھا اور کوئی	آتش خرمن ازار و جفا اور کوئی
تو بھی آتش بغیرت سی جلاؤں تسکو	تم تو کہتی ہو میں سچ آگ لگاؤں تسکو
وہ پر نیراد کہ دیوانہ ہو عالم اوس کا	چشم جادو و فسون عشوہ پیہم اوس کا
تیغ ابرو کی پہچینش ہو کہ بون کٹ جائے	دست فرگان کی شایسی کلیچہ پیٹ جائے
نیکلے ہر بارشی طرز ملاقات میں بات	کس داسی کری ایما و اشارات میں بات
چپ سی لگجالی تھی جب وہ فیکو کر بولی	ہر جگہ بند کری جب وہ زبان کو کہو لے
رات دن نغمہ سراز فرہہ پرداز رہے	طعن و تشنیع میں ہی چاشنی ناز رہی
گالیاں جب لب تیر میں ہی سنائی تجھ کو	دانت کہیں ہوں تیری بات نہ آئی تجھ کو
دعویٰ نیکوئی اوس ہی شایستہ ہووی	روشن یک فتنہ جھنڈ کی علامت ہووی
جون تیری سامنی ہو تجھ کو نہامت ہووی	جب تیری پاس سی نکلی تو قیامت ہووی

لگ چلی ہی تو اگر اوس بت مغور کی ساتہ پہنچی مرنیکی قریب ایک ہی چلن ور کی ساتہ	
ہاں جی بیٹہ گیا بسک اوٹھائی میں ستم صدہ عشق فی بی طور کیا ناک میں دم	دل پہنچ کیوں بہت پہنچ چکارنج و الم ایسا بیزار ہوا ہوا کہ خدا ہی کی قسم
اوسنی ہی کام نہ رکھا تو نہ رکھو ناک کام پہر رہیہ سچو ناک کوسن کو تو نہ کسی کیا کام	
شمن روضہ گستان دلفروز بہ گلفشانی مضامین اسوہ	
اسی چارہ گر اچک کہ دم چارہ گری ہی کیون پہلی ہی رمان سی یقین بی شری ہی ہو جاؤں میں جان بر تو تری ناموری ہی	میں جان سی مرا ہوں تجھی خبری ہی اپنی سی نوکر دیکھت نشخوری ہی یوں عوی بیصرف تو یہودہ سری ہی
گر سہمی مریضوں کی دوا ہولی توجانی بیمار محبت کو شفا ہولی توجانی	
ہر چند کہ در مان ہی نہیں عشق بتان کا مرا فلقی ہجر میں سچا ہے بیان کا وہ حال نہیں ہی ل بیتاب و توان کا	زخم دل مجروح پہ لگتا نہیں ٹانکا پر شکر ہوا سہل علاج اپنی توجانکا تہتا نظر آتا ہی لہور خسم نہان کا
تا شیر و اواب تری کر جائی تو کر جائی ہر چند کہ ناسور ہی بہر جائی تو بہر جائی	
یعنی کہ دل اوس شمع جانی سی پہر اب بی طافتی جان نہیں آزار فزا اب وہ عشق کی خاطر ہی نہ وہ یاس فاب	گو تہا مرض الموت چمکن ہی شفا اب سینی سی مری ماتہ جدا ہونی لگا اب وہ قند کی الفت ہی نہ وہ شوق بلا اب
کچھ کام نہیں بچ و خم زلف و تاسی	

کہا یا گرمی بل سیکڑوں اب میری بلا سر	
ایک عمر ملک زیست تھی پیرا رہا میں	سرمشق غم و وقف صد کار رہا میں
مشتوق کی پر سپر سے بیار رہا میں	بیچرم جفا و کن کی سزاوار رہا میں
کہا کیا نصیبت میں گرفتار رہا میں	افسردہ دل گرمی اختیار رہا میں
آخر پیش اس لٹس خاموش میں آئے	
جان گرمی غیرت سی غضب جبین آئی	
کل گہر میں ہ بیٹھی تھی سرا سید و حیران	اس حال کی دیکھی سی موا حال پریشان
غصے کی سبب چپٹ سکی رنجش نہان	سمجھا میں کہ یوں بھی تو بی یو سی خزان
انصاف کرو صبر گرمی کب تلک انسان	ناچار کہا طعن میں یعنی کہ مری جان
کس سوچ میں بیٹھی ہو ذرا سر تو اڈیا و	
گودل نہیں ملتا ہی پر انگہ میں تو ملا و	
دیکھو تو ادھر کو کہ کہی یا رہتی ہم ہے	غیر دن کی طرح محرم اسرار تھی ہم ہے
سر مست ملی حیرت دیدار تھی ہم ہے	آئینہ نظ پشت بدیوار تھی ہم ہے
منظور نظر صورت اختیار تھی ہم ہے	اس چشم عنایت کی سزاوار تھی ہم ہے
یوں شربت دیدار سم آئینہ نہیں تھا	
کچھ تر گس جیار کو پر سپر نہیں تھا	
کہیے تو یہ کیا بات ہی قربان تھا	کچھ طور نظر آتی میں بدلی ہوئی سا
ہی ناز نہ ایمان ادا میں یہ اشاری	اب کس لینی رہتی نہیں تم گہر میں جا رہی
آئے کہی برسوں میں تو آتی سی مار رہی	بیٹھے ہی اگر پاس تو چپ شرم کی مار رہی
پہر کس لپی کو گنگٹ رخ روشن پہ لیا ہی	
پہر کس لپی کو سر سی وہی پہلی سی جیا ہی	

دو ہی تو مہون میں جہدم و دسا زنتہارا	مدنظر چشم نظر باز زنتہارا
وہ جسکی ہوا صرف سب انداز متہارا	ایک عمر ملک جہیز مانا زنتہارا
وہ محسوس ہر غمغزہ غماز متہارا	پوشیدہ زنتہا جس کوئی راز متہارا
حسن انبیا دیدار طلب متہا	
سر حلقہ عشاق و فاداد لقب متہا	
وہ مہر و الفت وہ محبت ہی نہیں ہی	یا طبع میں الطاف ہی یا پر سرکین ہی
پیہو وہ سدا بروی خدا زمین چین ہی	پیو جہش روز شکن زیب چین ہی
آتی ہی بیان بس چلی جانگی کسین ہی	اب ہوش کہاں آپ کہیں بیان کہیں ہی
فرق آہ پڑا طرز ملاقات میں کھیا	
غصہ ہی چلا آئی ہی سہرات میں کھیا	
وہ پیچ و خم طرہ طہار کہاں ہے	وہ کشاکش کا کل خدا کہاں ہے
وہ ناز کی نگر سہار کہاں ہے	وہ نازگی و رونق رخسار کہاں ہے
وہ بوہی تن رشک سمن زار کہاں ہے	وہ رنگ رخ غیرت گلزار کہاں ہے
گلگوند سی چہرہ پہ کدورت ہی نہیں اب	
بدلی گئی کچھ تم تو وہ صورت ہی نہیں اب	
سہی طبع می ہر روز فروز رخ فراہی	اپنی میں سمانی نہیں کیا دل میں سانی
سہم بندی خو تو نہیں کچھ گرم اولئے	اس شعلہ مزاجی نی مرجان جلائے
سہرا کی سی سہرات پہوئی ہی لڑائی	کیون خصلت مذہوم پسند آپ کو آئی
کسو اسطی بیوہ غضبناک ہوئے سہو	
کچھ شرم میں تباہ عیب کرینا کہ ہوئی ہو	
تم گہر میں کہاں آئی کہ گویا غضب آیا	کوئی ہو جہان ساسنی آیا غضب آیا



کچھ خیر تو ہی ایسا کہان کا غضب آیا	پہر لڑکی چلی جاتی ہو یہ کیسا غضب آیا
سبھو تو ذرا بات کر سجا غضب آیا	گہروالی کہان جا بن یہ کیسا غضب آیا
ہر ایک سی بکڑ کر مری دم پر نہ بناؤ	دشمنات جہان رستی ہو اب ہی میں جاؤ
کیون ہاتھ ہی جاتی ہو تم اتنا ہی نہ لگاؤ	جو تم کو ستایا کریں تم او کو ستاؤ
دل سرد ہو اتنی سیراجی جلاؤ	اس گرمی لفت کو بس اب آگ لگاؤ
کب تک جلی کوئی تیرے پیش خاک میں ملجائی	تیرے اندر ہو کلیجہ جو کہیں سوزش دل جائی
افسوس مری غم فی نئی تجھ میں سیریت	بے فائدہ ہی آتی ہی نظر حرف و حکایت
آئی وہ ہی در پیش جو تہی عشق کی غایت	بیجا میں کلی سب مری پہودہ شکایت
بہولی سی جو ملجاتی ہو یہ ہی ہی عنایت	یعنی ہوں سبب بوجہ کی شرمندہ نہایت
ہی سچ سجا بات یہ بہائی مری حبیکو	سچ کہتی ہو دل مینی دیا اور کسیکو
میں ہی تو رہا ہوں کہیں کو خوش و خرم	میں ہی تو کی بادہ کشی بغیر سی باہم
سیر سی ہی نظری ہی عیان نیند کا عالم	آئی ہی جاعی نہ جانی مجھی سہ دم
انگڑائی ان لقا ہوں سہ میں ہی تو پی سہم	مری ہی تو گردن میں پڑا جابی ہی ختم
سیر سی ہی تو آنکھوں میں غضب نیند بہی ہی	سیر سی ہی جبین ہی یہ جو کہنتی یہ دہری ہی
میں ہی تو کہیں ات کو میدار رہا ہوں	میں ہی تو ہم آغوش طلب کار رہا ہوں
میں ہی تو مٹی صلی سی سرشار رہا ہوں	میں ہی تو کف غیر سی سچا رہا ہوں

ملک ہوس تازہ خسرید ارمانوں	لذت دہ او باش ہوسکار رمانوں
بدستیان میری تو آنکھوں سی عیان ہیں	میر میری تو ہوسٹوں پر پیدائش کی نشان ہیں
کوئی نہ کہی یہ کہ سکھایا ہی کسی نے	تجھ کو میری جانب سی لگایا ہی کسینی
بیچرم پٹو فان اوٹھایا ہی کسی نے	ایسا سچی دیوانہ بنایا ہی کسی نے
یہ چھوٹے ہنیں سچ ہی بتایا ہی کسی نے	کیا کیا ہنیں آنکھوں سی کہا یا ہی کسی نے
یوں مان کی ایسا کوئی نادان نہیں ہے	تم غیری ملتی ہو طوفان نہیں ہے
کیوں لوگ لگی آپ پر بہتان لگانے	یہ بات تم اوس سی کہو جو بات کو مانے
مینی تہمین جانا کوئی جانی کہ جانے	سب عذرین بیفائدہ یہودہ بہانے
کچھ خیر سی مجھی ہی لگی باتیں بنانے	معلوم ہیں ساری سچی جتنی میں بگڑنے
گھر کسی تو ایک ایک کا میں نام بتا دوں	یہ پر وہ ناموس کی چاک اوٹھا دوں
یہ بات تو ہی آپ کی گفتار سی ظاہر	یہ حال ہوئی آپ کی رفتار سی ظاہر
اقرار ہی صاف آپ کی انکار سی ظاہر	ہی سستی شب نرگس میخوار سی ظاہر
عالم ہی خزان کا کل رخسار سی ظاہر	بد طور سی دھستہ نہلی طور سی ظاہر
کیا شکل بکاری ہی بس بے موندہ بناؤ	آئینہ دکھا دیجی تو صورت نہ دکھاؤ
کیا قہر سی کیونکر نہ اوشی در و جگر میں	میر میری تو بغل خالی اور آپ اور کی پرین
ایک آن ہی مجھی ملو آئینہ پر میں	گھر چوڑ کی اپنا رہو یوں اور کی گھر میں
سنتا ہوں شب روز تہمین نرم در گھر میں	کیونکر نہوتا ایک جہاں میری نظر میں

	ہر روز تو اسی مہر درخشان ہی کہین اور ہر رات تو اسی شمع شدت ان کہین اور	
اندیشہ انجام سی سچا تو بہتر جو دلین ٹہرتی نہیں ٹہراؤ تو بہتر اب ہی جو ان اطوار سی باز آؤ تو بہتر		ہی وقت اگر دلین سمجھ جاؤ تو بہتر میا کی ہر صدف سی ستر ماؤ تو بہتر اغیار سی ملنی کی قسم کہا تو بہتر
	ہر روز مری طرح کچھ بناؤ گے دیکھو اپنی کئی کی تم ہی سزا پاؤ گے دیکھو	
تم سی ہی زیادہ میں طرح دار جہان میں اس جنس کی ہی گرمی باز جہان میں میری ہی ہزاروں میں خریدار جہان میں		کچھ تم ہی تو دلبر نہیں اسی یا جہان میں باقی میں ابھی دلی طلبگار جہان میں نکلین گی بہت آگلی اغیار جہان میں
	معتوق مجھ گر تہین عشاق بہت ہیں پیدا در ہی میری ہی مشتاق بہت ہیں	
تم اتنی بگڑ جاؤ میں اس پر ہی بنا ہوں تم سی ہوں آرزو میں گو جیسی خفا ہوں ایسی کسی معشوقہ دیکھو یہ خفا ہوں		کیا ایسی نبی مجھ کہ پا مال جفا ہوں تم چہرہ رو یوں اور میں پاسبند وفا ہوں پہ چاہتی محکوم ہی کباب اور کو چاہوں
	سہ دم جو سوسے عاشق اضطراب گران ہو فلک ستم اس کی دل نازک یہ گران ہو	
ان بلہو سونسی کہی رسا نہ ہو وی جو دور زمان حادثہ پرواز نہ ہو وی بے صفا داداؤسی کوئی ناز نہ ہو وی		یوں دلشک عاشق جانبا ز نہ ہو وی بڑا کس کس محرم و ہمارا نہ ہو وی بار فلک تفرقہ انداز نہ ہو وی
	کیا زگر تنہی بولی وہ بیٹو رکسے سے	

کچھ بات ہی وہ بات کرسی اور کرسی ہی	
لازم ہی کہ خلد ہی تیری ہر نرم چٹاؤں	ایک ہی کہ نہ دیکھی کوئی احوال دکھاؤں
ہر ایک کو افسانہ دیکھ سناؤں	یہ تیری جفا اسکی وفا سب کو بتاؤں
اس شعلہ زبانی سی میں کیا کیا جلاؤں	شاعر ہی تو ہوں شکر و شکایت چٹاؤں
مشہور اوسے اور تجھی بڑا نام کروں میں	
نا کام تجھی اور اوسے خود کام کروں میں	
غیر دن کو ملاقات سی تیری حذر آئی	ہر کوئی بہانہ سی مراقبہ سناے
یوں غیر کی بنیائی تو کیا کیا نہ بناے	طعنی تجھی دبی دیکھی جو دم نالین لائے
تو بیٹھ رہی شرم سی اور وہ نہ بلائی	پر داکر سی کچھ ہی تو جامی کہ نجاے
ہرگز سب ترک ملاقات نہو چھے	
لگ جائی تجھی چپ کوئی بات نہو چھے	
بہہ نالہ ہو لب پر کہ خداوند دو عالم	ہم ہی کہی رہتی ہی جہان میں خوش خرم
کس جرم کی قعدیر میں یوں خوار نہ ہی ہم	حقیقی کہ ہوئی ہی خوشی و تناسی ہوا غم
وہ شیش جو یا د آئین تو کیا کیا نہو ماتم	دلین کہی حسرت و افسوس سی ہر دم
جلتا ہو نین تو انجمن افروز کہاں ہی	
دل داغ ہی تو ای مری دسور کہاں ہی	
بہوان حرکات و فنی ندامت تجھی کیا کیا	رہ رہ کی خیال آئی کہ یہ پنی کیا کیا
قسمت ہی بری ہو تو کرسی کوئی بہلا کیا	الزام دون کیونکر اوسے میں اسکی خطا کیا
ہر وقت ہو افسوس کہ ہی ہی یہ ہو کیا	عاشق نہ رہا کوئی تو معشوق رہا کیا
ہر ایک سی کہی کچھ تجھی تدبیر ستاو	
اوسے حشری مہ خوردہ کی تسخیر سکھا دو	

<p>ہر آن ہی آن سی بس و بروا جانی ہر وقت شہزاد سی ہی آگ لگا جانی ہر شہر سدا میری سنائی کو پڑا جانی</p>	<p>ہر ایک ہی سی بھی جلوہ دکھا جانی ہر خط مری سامنی ہی منس کے چلا جائے ہر شہر اشارت مری لکھ لکھا جائے</p>
	<p>کیا کیچی چین نازا وٹھانا نہیں آتا روٹھے کو مناسے یہ مناسا نہیں آتا</p>
<p>پہر جان کہ سنہلی مری پرچند سنہالون بیتاب ہو بس وڑکی چپائی سی لگا لون تجھ کو ہی میں اپنا سا وفا دار بنا لون</p>	<p>پہر دل نہ ملی بات سی گو بات کو ٹالون ناچار ہو پہر آپ سی میں تجھ کو سنالون پہر دل نہ ملی سر سی سب مان لکا لون</p>
	<p>ہی نام جو پہر تاج فرمان کروں میں مومن ہوں تو تجھ کو ہی سلمان کر دوں</p>
<p>ترجیع بند</p>	
<p>خیم پہر لی کو چشم خوش نشان ہی کیا دور بلا ہی ناگہان ہے یہ رہ کر شندہ نوش جان ہی بہستی شوق سرگران ہی کیا لغزش پازمان مان ہی اس جوش پر زدل نہان ہی سنی کامری سبب عیان ہی جس بات میں جان کا زبان ہی کیا حرف بہ لائق بیان ہی کیا دل کی کہوں میں لکھان ہی</p>	<p>ساقی می سرخ را یگان ہی لبریز ہوا ہے کاغذ عس حام می عشق سی جہکامون یجبار آگئے خہ اسے اوٹھی ہی نہ تھی کہ گر پڑی ہم کس پردہ نشین تی تیر دیکھا یون غور سی بند گو کی باتیں یعنی وہی جانکر کروں میں چپ لگنی کا ماجرا پوچھ آہ اسی ہدم جان نواز تجھ سے</p>

<p>آتشوخ چنان ر بود از من گوئی که دلم نبود از من</p>	
<p>ہی وس سی زیادہ ہو فادل افسوس کہ میری پاس تھا دل یعنی ہمیں میری کام کا دل ایل او دہر آپ ہی ہو دل الضاف سی دیکھنا مراد دل تبا ورنہ بہت ہی پار سا دل السد بگڑ گیا ہے کب دل کیا بات کروں کہ ہی خفا دل کس آفت جان سی لگا دل کیا پوچھی ہی کیونکہ لی گیا دل</p>	<p>لو چوڑے چبے چلا گیا دل دلدار کے کہنیچے پڑی ناز یہ دشمن جان ہمیں مبارک کیون دعویٰ دلربائی اتنا دیتا ہوں دم ایسی قنہ گر پر اوس چشم فی کر دیا خراب آہ کیسی میری جان پر بنائے کہو مٹی ہی کوئی گلی کو بھدم ای محرم راز کیا کہوں میں ای مونس غمسا رہدم</p>
<p>آتشوخ چنان ر بود از من کوئی کہ دلم نبود از من</p>	
<p>کیوں کہ نہوں سیاہ میرا ہی مقبرہ خواجگاہ میرا ہو دل میں گدا رگاہ میرا آئینہ ہی سنگ راہ میرا ہی شوق ستم گواہ میرا آتشوخ قشون نگاہ میرا خود جرم ہی ہذر خواہ میرا</p>	<p>پر دین ہی رشک ماہ میرا کیا مرنگی بعد پاؤں پلائی بس آپ میں آؤ تم کہ شاید اس سد سگت رسی کو توڑو میں کشتہ شہید بی بیت ہوں دیکھا تو نے کہ رنگ بدلا مرا ہمیں جہت یار ک بات</p>

<p>اسی دوستو نامہ تہی جلا میں          اسی چارہ گراب تو ہینک تدبیر          ناصح الضاف تو ہے کریار</p>	<p>قابو میں ہین دل آہ میرا          ہی حال بہت تباہ میرا          دل دینی میں کیا گناہ میرا</p>
<p>آتشوخ چنان رہو داز من          کوئی کہ دلم نہو داز من</p>	
<p>جلون سی ہی حسن کیا نمودار          بیان بخت مان ہی خوابین مان          آئینہ حجاب سے نہ دیکھا          میں مرگ وصال سی بختی شمع ہن          خود کام ہی وہ مبارک ایدل          دیوانہ نہیں کہ خاک اوڑاؤن          خون ٹپکی ہی اوسکی تیغ کھین          غم کہانی میں کیا ترہ اوٹھایا          اسی حسرت یا نبوس قافل          دل لیس گئے اوسکی چہرہ دستی</p>	<p>یون چپاتی ہیں صفائی خسار          بیان چشم وہاں نصیب بیدار          کیا جانی وہ کیون ہی صبر شوار          دل جان سی کس قدر ہی ہزار          ناکامی شوق تباہی اغیار          عاشق کو ہی سرسی کیا سروکار          کیا ترہ ترہ ہی چشم خونبار          کہتا ہی وہ شوق محکو غم خوار          بیان کام میں ہی زبان نہار          مونہہ دیکھہ کی رنگیا میں ناچار</p>
<p>آتشوخ چنان رہو داز من          کوئی کہ دلم نہو داز من</p>	
<p>ورد طلب و غم جدا گئے          دیکھا نہ کئی نہ دیکھی ہمراہ          دی چرخ نی کس طرح سی سمکو          پروانہ خدا سی کل ہی شاید</p>	<p>دل جاتی ہی کیا مصیبت آئی          طہر ہوئی جانی پوفا گئے          آسود گئے شکستہ پائے          دیکھا ترا پنجہ حنائے</p>

اسی آہ ذرا بتا دی سیدنا	ہی چرخ میں سخت کج ادا لے
اسی پردہ نشین ہی ہی سودا	پہر شکل اگر نظر نہ آئے
تو رشک پر سی تری بلاوے	آسیب زد کو پہنچے کہا لے
مہون خاک در راہ کا جب تلک لے	کردن مری سامنی جہکا لے
اسی یاسن صال سنگدل ہی	بیفائدہ روز آرمائے
اسی بد بین رہی کہ دے لے	ایسی سی کہو طرح رمائے

آتشوخ چنان رہو دازمن

کوئی کہ دلم نہو دازمن

اوس در پہ جو میں غبار ہو تا	شکر دم شعلہ بار ہو تا
اوس زود کسل سی خود بگرتی	گر عسر کا اعتبار ہو تا
بیکار نہون بہہ ڈر ہی ایکاش	نا کام مال کار ہو تا
دن پہرتی اگر سیہی ہے	کیا کردش روزگار ہو تا
کتا ہے کہ چو راوس کو جسیر	دشمن سا ہی جان نثار ہو تا
یہ بات زبان سی کہہ نکلتے	ناصح جو تو دوستدا ہو تا
حسرت پر ہی زائد ایکاش	ادس کو میں کہہ گداز ہو تا
اوس حسرت حور کو بلاؤ	واعظ نہیں شہر مسار ہو تا
اسی پند شعار مہوش میں آ	کوئی ہی ہے آپ خواہ ہو تا
سہم کا ہیکو دلو جانی دیتی	اپنا کر امتیاز ہو تا

آتشوخ چنان رہو دازمن

کوئی کہ دلم نہو دازمن

منجوس ہی زہرہ مشتری ہی

طالع میں نہیں طرب ذری ہی





	آتشوخ چنان رہو داز من گوئے کہ دلم نہو داز من	
مین اور محبت مجاز سے سو گند ہم پر حجاز سے دیکھیں تو فلک کی حقہ بازی اسی نغمہ یاس و لنوا سے اسی خاک نوید سرفراز سے دیکھو تو مری زمانہ ساز سے ہی تم سے زیادہ بی نیاز سے کم سے شب بھر کی دراز سے بہائی کسی میری جاگداز سے الدر می او سکی ترک تاز سے		الدر می دلی مہرہ تاز سے بہندی صنم آفت جہان ہی پہر سینہ مین الی مہرہ دلی ہی رشتہ جان پر زخم زشتہ جوان سی ہی و سکو قصیدہ مال اوس چشم کا محو یون شب روز امید وصال ہی بنین بیان طول اہل وصال کیا ہو سینہ مین ایک لگ رہی ہی محبور وہ ماسی دل کا خانہ
	آتشوخ چنان رہو داز من گوئی کہ دلم نہو داز من	
کیا بات ہی وس مسج دم کے اسی آہ شرر فشان نہ چکے یاد اگلی ہی تری قسم کے جان فی دین ہا لی عدم کے جو خاک ہی یار کی قدم کے کچھ حد نہ ہی مری لم کے رواق ہی یہ ساری اپنی تم کے		پوچی ہی خبر مریض غم کے بجلی تری شوخیوں کی آگے میں جان شکنی کا غم نکھاتا جس وقت یہ یہاں سی گہر سدا کی اسی اہل عزا وہ سہرہ ڈالو نالہ فلک نہم سے گزرا وہ کوچہ ہی اشک خوشی گلزار

<p>لوں کیوں بلبلمینا ہ بیان داسن یہ تمہاری جہر ہی ہی ہی روز جزا کی آئی میں دیر</p>	<p>لصویر ہی زلف حم مجسم کے مہو خاک ز میسر ہی چشم ہم کے اب کون دی داد اس قسم کے</p>
<p>آنسو رخ چنان رہو دازمن کوئی کہ دلم نہو دازمن</p>	
<p>ایک سخط نہیں قسرا جیکو اوس آفت جان پودن پامانی پردی نی شیر می مار ڈالا اسی رشک پری حجاب کبتک میں ناز کہا شک او نہاؤں پہرتی ہی نظر چشم میگون تریا گئی جب تلک جھیسم وہ بھی چاہی ہی کم ستاؤں آتا نہیں صبر دل گئے پر کوئی نہ مانا کہ پوئے آنسو</p>	<p>موت آئی بس ایسی زندگی کو جو عیب کئے ہی دل دے کو اس مضطر تنگ غا شتہ کو ہی شرم ضرور آدے کو الضاف لازم آپ ہے کو تسخیر کیا ہے کس پری کو آرام نہیں یہاں کس کو پر کیا کری ناز فطرتی کو سمجھاؤں کہا شک آہ جی کو کیا روں اپنی بیگمے کو</p>
<p>آنسو رخ چنان رہو دازمن کوئی کہ دلم نہو دازمن</p>	
<p>پہل پاپا فلک کی کیا ستار مدت میں مہوئی دعا کی تاثیر کچھ کام نہیں کسی جھسکو طیروں سے ملی گا بدسری</p>	<p>خاک آہ نی کر دیا جلا کر اوس بت سی ملی خدا خدا کر کیا چوٹ گئی میں ل پھنسا کر اسی عمر اوسے ہی ہو خاک کر</p>

کاتون کیونکر نہ وہ گئے ہیں کوئی مین بیٹا دیا حسد افسوس کیا سرمہ ہی اوسکی پاؤں کی خاک ہر دم جو نظر میں ہی وہ صورت کہتا ہوں کمال رشک سے مین گہرا آنکھوں میں کر گیا وہ بید	دامن مری ہاتھ ہی چھوڑا کر اوس بزم سی رشک فی اوٹھا کر روتا ہوں مین آنکھ سے لگا کر گو چہ گئی وہ جہلاک کہا کر اسی پردہ نشین ذرا چہا کر دل چہین لیا نقطہ ملا کر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آتشوخ چنان رہو دازمن  
گوئی کہ دلم نبود ازمن

سے مجھے نگاہ بطف منظور خوش کیوں نہ ہوں بات بات پر آج کیا آتش دل سی دم رکے ہے میری دم گر م کی مقابل بہولی سی ہے اور کو نہ دیکھوں لیکن نہیں حسرت اختیار سے کیا عشق مین موخلاف ناصح امی ہم نفس لب کہاں نہ ایام تھی اپنے پہ اعتماد کیا کیا کہتا ہوں مین دل کبھی ندوں کا	کیا خوب نظر ہے چشم بد دور ہی اوس کی زبان پہ میرا مذکور اف کر نیکا ہی نہیں ہی مقدر بس شمع کی مونہہ کا اوڑ گیا نور جو نکو وہی ہے مجھ کو منظور نظارہ چرخ سے ہوں مجبور دیوانہ ہے یہاں نہیں ہی بخدو ہی دوز مان کا یہی ہی ستور دعویٰ مری مین جہا عین مشہور ہر چند کوئی پرے ہو یا حور
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آتشوخ چنان رہو دازمن  
گوئی کہ دلم نبود ازمن

بدعہدوں سی بات بن نہ آئی	تھی موت ہی دشمن نہ آئی
--------------------------	------------------------

کیا بخت عدو ضار خوان تھی	کیون نیند شب سخن نہ آئی
کیا جاتی تھی جان بی شکایت	کیون موت م سخن نہ آئی
یون لغ عدو کا شکر ایدل	بی شرم تجھی جلن نہ آئی
قصہ ہی خوشیوں کا لب پر ق	کیون آہ ز بانہ زن نہ آئی
سجھی ہی وہ التماس ہوسہ	جوابت کتا دہن نہ آئے
اوس کو مین جو خاکین مومہر	بلبل طرف چمن نہ آئے
کب لوٹ گئی ناز خصلتوں پر ق	ہیہ طبع نیاز فن نہ آئے
اس رشتہ کی ناز کی تو دیکھو	آواز کس سخن نہ آئے
جسوقت بکڑکی لی گیا دل	مومن بھی کچھ ہی بن آئی
آنسو خ چنان رہو داز من	
کوئی کہ دلم نہ بود از من	
ترکیب بند بضمون مرتبہ معشوقہ حور طلعت	
ملک شیم خصیلتہ و صا لہا فی جنت لغیم	
خمیا زہ عیش کا مرادل کینچنا ہی آج	آغوش رشک حلق اہل غزا ہی آج
ہر باد شور رعد میوا آپ اشک ابر	کیسا دفرشیون وجوش لگا ہی آج
جیتی رہی تو لال طمانچونی موندہ کیا	تغیر رنگ شرم و خجالت فرا ہی آج
یانی کی بدلی موندہ مین جہرائی ہی لہو	لب کاٹنی مین نامی کہاں فرا ہی ج
مچکو نہ اپنی ساتھ عدم مین لئی گیا	ہر دم شکایت نفس نار سا ہی آج
آواز ہا ہی کی آتی سے متصل	گردن طلسم کنبہ ماتم سر ہی آج
اتنی کہاں حواس کہ تدبیر مرگ ہو	اپنی خبر بنین بھی کیا جانی کیا ہی ج
ای دل خبر لی تعمیر شاوی کو کیا ہوا	لب پر ہاری نالہ و حسرتا ہی آج

کیاروی اوسیکاجین پشیمانی آج دل آہ زندگانی سی کتنا خفا سی آج	بیٹی مجھی جو روی وہ کہتی تھی بارہا اوترین گلی سی کہونٹ زنجیات کی
	مرنا یہ کہکا جان سی نیاز کر گیا ماتم میں مرنا ہوں میں یہ کون مر گیا
دم میں نہیں ہی م مری جانان کو کیا ہوا کیا جانی ادسکی زلف پریشان کو کیا ہوا اوس سنست شک پہ تجھ ترخان کو کیا ہوا شرمندہ ساز مہر و خشان کو کیا ہوا برہم ہی حال کا کل سچان کو کیا ہوا کچھ زخم سہرا میں نکدان کو کیا ہوا اوسکے شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا اوس چشمہ رشک فتنہ دوران کو کیا ہوا اوس خوش نظر کن جنبش شرکان کو کیا ہوا اوس دلی غمیرت ستا بان کو کیا ہوا	دل کی طرح سی یہ ہی چلی جان کو کیا ہوا سیر پشیمانی شانہ پرداز و نونا تہ سے پیتی ہی اپنا خون دل افسوس سی خفا شبنم کو پیر ہی جانب خورشید التفات دل میں شکن ہی زلف سلسل کدہ برگو لذت فراہمین الم و س لب پہ کیا بنی بوی قبائی یوسف گل سی نسیم میں گردش پہ اپنی ناز ہی پیر روزگار کو دعو ہی شوخیو کاغذ الاان دشت کو کتان ہی سیدہ چاک رخ ماہ و یکہ کر
	عجب و حجاب شمع رخاں جہان گیا وہ مہر آسمان نکوئے کہاں گیا
وہ نو بہار گلشن دنیا نہیں رہا وہ حسن جس سی عشق ہو رسوا نہیں رہا جس سی کزندگی کا مزا تھا نہیں رہا کیا چاہیں روزگار دقت نہیں رہا وہ شمع روی انجمن آرا نہیں رہا	یہ گلستان سرائی تماشا نہیں رہا افسوس کوئی پردہ نشین پردہ نہیں حیف اپنی تنہا کامی و شو ریدہ طالعی ایچرخ چاہی سی رہی مہر و ماہ کو اپنی خرابیوں کو کہاں جاکی روی

<p>وہ قدر دان شکوہ بجا نہیں رہا وہ خوش گلوئی سینہ صفا نہیں رہا دنیا میں ماسی نام وفا کا نہیں رہا وہ پردہ نور چشم تماشا نہیں رہا آنکھوں میں ہوئی اب کوئی ایسا نہیں رہا</p>	<p>دل میں جگہ نہو نیکا کسی گلہ زدن کس کو گلی لگائی اسی شوق بکھار کس سے بنا ہئی کہ سو اسی وفات کے اب کس کو دیکھی کہ کس کو نہ دیکھے اوس نور چشم حسن کو کیونکر نہ روی</p>
	<p>سردم جبین آئینہ الودہ دم سے تھی بہ آب و تاب حسن اوسی بہل م سے تھی</p>
<p>میں نالہ ماسی صورت پر قسم نہیں بہ حادثہ نزول قیامت سے کم نہیں کہتی تھی ہم کہ اسکی طبیعت میں ہم نہیں اس خوف میں سہمی بہ ایسا نہیں آنا نظر وہ سلسلہ ختم نہیں ایسا رہ گرا اب آپ میں آئی تو ہم نہیں میں نا تو ان سزائی جفا و ستم نہیں کوئی نہیں جہا نہیں کہ پامال نہیں وہ آنکھ پہ پوڑ دالتی ہیں حسین نہیں اب حضرت مسیح کی بھی دم میں نہیں</p>	<p>کیا ماجر آنکھوں میں کہ تاب روم نہیں اوٹھی ہی نعش خوش قد خضر خرام کے ایسا گیا کہ بیاتنگ آنا مجال ہی جا کر میں گی عرش پر ارباب تعزیر وحشت مری نگاہ سے ہو گئیں جلوہ گر پہنچا دیا ہی سچو دیون فی قریب گ بہ زندگانی اہل ہوس کو نصیب ہو بیدار یکہ تازی ترک فلک پہ چہ اہل زمانہ دیدہ بادل کی طرح از بک سے جیانیسی و نہ جانیکا خطر</p>
	<p>افسوس یوں وہ جان جہاں جانی تھی دنیا تھا غسل خضر کو آب حیات سی</p>
<p>اس زندگی کی مانتہ سی مرنا پڑا نہیں غم بھی دیا فلک فی تو کیا بھیرا نہیں</p>	<p>اوس حور و شمع ہی کیا چلی ہمیں دلجو زجان کہا تو بہلا خاک کہا ہی</p>

<p>شکرہ ہی اپنی طالع شوریدہ کا ہمیں          بچا ہی خاک چھانی وہ کب ملا ہمیں          ایکاش خضر آن کی مہر ہما ہمیں          کرتی ہیں دریا کہ اوٹھالی خدا ہمیں          تیغ مڑہ کا لاکھ تھوڑ بند ہمیں          دن رات کو خیال تبسم رہا ہمیں          جب چوڑ جاسی بسکس تہا قضا ہمیں          ہی دس سی ایسی مہر وفا پر گلا ہمیں</p>	<p>شیریں ہنسن ہ خون کہ پتی میں جاسی اب          چھلنی تو پاؤں ہو گئی اس جستجو میں          اوس تک پہنچی کی کوئی تدبیر ہی نہیں          اوس کہہ دو کی گلشن شد دسی مثال          جنبش ہنسن کہ زخم کوئی کار گر لگے          بجھلے نہ ایک بار گرمی ہم پہ یا نصیب          دامن بکڑ کی روئیں کیوں ایک ایک کا          یہ چوڑ رشک خاک میں ملجاسی ایذا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا کیا کرد و زمین میں ل نا صبور میں  
 کیوں بند لگئی اوسی آغوش گو میں

<p>ناصح کی بات کون سنی تو گر نہ ہنسن          اسی موت آکے تاب خلق نا سنجہ ہنسن          ملتا جہاں میں کوئی پنجا مسر ہنسن          اب آکی دیکھ جاسی باور اگر ہنسن          سہم خیال تیغ مڑہ میں آہن ہنسن          ایسا تو آسمان ہی پیدا گر ہنسن          بازو می نرم نرم وہ بالین ہنسن          غنچہ ار و سیاں آیا کہ میں جامہ ہنسن          اکا ہ میری درد سی مشفق گنسن          اسکی حصول کی تجھی سہم خنسن</p>	<p>میں مر رہا ہوں سکی نلا کو خبر ہنسن          سچ پر ہی ہی عذاب شب اولین گو          ایسا کہ اوس سی عوض کر جی کی پیغام          یہاں خوش غم میں موت سی تری رنسن          میرا لہو پی جو گلا کٹنے نہ سے          اسی ہلٹھین ترپنی ندی خاک پر ذرا          پتھر پہ سر ٹکنی دسی مہربان آج          چوڑ ہنسن کہ جامہ ہستی قیا کروں          بچا رہہ بیقرار ہی در مان کی فکر میں          بننا لکہ ہنسن میں مری خاک سیران</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوس سیم تن کو ماسی ملایا ہی خاک میں



کردون فی گنج حسن چہا یاسی خاک میں	
<p>آئینہ دیکھتا ہی موند نہ آئینہ ساز کا بکرا ہی کبیل کیا فلک حقہ باز کا غیرت سی انتظار نذیکہا نماز کا نخل غزا ہی آہ پیہ کس سروناز کا ہی تنگ تافہ ہوس سبزہ تار کا محتاج کون ہوا جل بی سار کا اسی محرم آہ فائدہ افشائی راز کا خواب عدم میں چین ہی گر خواب ناز کا شعلہ جاری سوز سمندر گداز کا اسد کیا گمان تھا عسمر دراز کا</p>	<p>ویران ہی خار جلوہ حیرت طراز کا ماہون سی اپنی مہر تریاک کہو دیا پہلی ہی اذن عام کہا نقش بار پر سیرتھی بین حلقہ ماتم میں قسمیان کب پتہ پی باغ خلدین ہسی گناہکار زندہ ہی دفن کرد وچھی و ستو کاب ہی کفر مت کہنا دسی کس فیصال بحر کستارخ نالی فتنہ محشر جگائیں گے گر گلشن خلیل جلاد دی تو کیا عجیب نادان دلکومرک کا اتناک یقین ہی</p>
<p>خود کام ہی عجیب بھی مٹنی کا کیا تری کام آئی تیری کیون دل جانفزا تری</p>	
<p>پتر مردہ ہو گئی گل رخسار مایہا کے نقش اوسکی جامی ہی سر باز مایہا کے کیا ہو گئی وہ شوخی رفتار مایہا کے کیا سو گئی مین طالع بیدار مایہا کے دن رات ہی فروغ شب تار مایہا کے سر ہوڑو اپنا اسی در دیوار مایہا کے اوسین نہیں ہی طاقت گفتار مایہا کے کہہ میری ساتھ تو ہی تو غمخوار مایہا کے</p>	<p>کہو دی خزان فی رونق گلزار مایہا کے پہر فی زہتی جو پردہ نشین کہیں حجاب سرو قفا وہ قامت محشر خرام ہے بہم خواب مرجین کی مری آنکھ بند گئی وہ شمع مہر پر تو بہ جلوہ سجے گئے ہی کچھ خبر ہی کہہ مرا ویران ہو گیا اب پوچھی مجھی عشق بکس کے بات کون روتا مہون جانکو ملک الموت کی ذرا</p>

<p>ایچرخ یا رکش سچی پاسنی فائین اوس مہروش کی مرک فی خفاش کردیا</p>	<p>مین اور رنج و سخت و آزار مایہای ہی اضطراب مانع دیدار مایہائے</p>
<p>نظارہ ہی محک ماتم ہزار حریف ابرو ہوا بلال محرم ہزار حریف</p>	
<p>مدفن بنی زمین چمن و مصیبتا جس نازنین صنم پہ گران تھا چرچین دسی منکر و نکیر کو ناچار وہ جواب جب کو شکستن دل عاشق غدا ہو جو عرض مہر تازہ سے ہی ہون سزگون تشیہ آئینہ سی جو ہوتا تھا آب آب دیتی تھی جو روش ہی جس رام دلچہان جو مردہ سی تو تھی تھی جہاں پہلو کو نکو جسکے بون ملایا تھا خاک مین وہ طائر باغ عیش محل جب کا نام تھا</p>	<p>معدوم مہو وہ غنچہ دین و مصیبتا اوس کا فلاں کعبہ کفن و مصیبتا جو جو سی کری نہ سخن و مصیبتا وہ اور جا بکھنے کی محن و مصیبتا اوس پر جفا ہی چرخ کہن و مصیبتا ملجائی خاک مین وہ بدن و مصیبتا اوس کا غم ملاک شدن و مصیبتا وہ زیر بار تاب شکن و مصیبتا ہی اوسکی خاک وقف مین و مصیبتا کہتی مین اوسکو بیت خزن و مصیبتا</p>
<p>کیا اختیار دیر کا عبرت کی جائی ہی عشرت سرا کہی کہی ماتم سرا ہی یہ</p>	
<p>چپانی کا پتھر و نکی ہوا انتظار حریف بیلی کو مونہ دکھائیگا وہ سعد حریف بی ابرو سی شرہ اشکبار حریف دیکھا گئی وہ میری طرف بار حریف کس مونہ سی سراوٹھا نیکی ہم شر حریف</p>	<p>کیا میرا سدا رہ ہی سنگ مزار حریف یار بن مین ہنسی کہ سما جاؤن ورنہ کیا ہون غرق آب شرم کہ دو باہنیں ہون ایک چشم لطف کہ حسرت سی مرقی دم کہتی تھی اونکو جان قیامت مین غامی</p>

<p>دوم کی لگی نہ آتش یا قوت کو ہوا جو گلر خوشی قبر پر جاتا نہ تباہی ہر دم زمین کو زلزلہ میری پیش سی اندھ مرگ کی ہی برائی نہ آرزو زندہ رہوں میں اور وہ مجھ ہی فتنہ</p>	<p>کیا خاک ہو گیا گہرا ہندو حریف چڑھتی میں دسکی گور پر اب گل ہزار حریف وہ شوخ خاک میں ہی رہا بقدر حریف ما یوس ہو گیا دل میدوار حریف کیا اعتبار ہستی بی اعتبار حریف</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ہیں نیم جان ہی کاش اجل کی پسند ہو شیون کا غلغلہ مری گم سی بلند ہو</p>	
------------------------------------------------------------------------------	--

<p>وہ مہر جلوہ ریز زمین ایفلک دریغ ایسی مرد و مہفتہ کو رنج خسوف ہو ہرگز سوائی روز قیامت نہ وجود یوسف تھا و گرگ اجل اسی نہ آہ ظالم تری کدورت ہی کو کیا ہوں کیون لیکیا بہشت میں شکر کو سوچا کچھ عادیہ معدوم ہی مجال سوز غضب سی ہی گرہ نارسین اوسکو کہ جب انقش قدم رشک ہو ہیہ نالہ نامی شعلہ فشان زباز زن</p>	<p>گردن نشین ہو خاک نشین ایفلک دریغ دوران کا اعتبار نہیں ایفلک دریغ اتنا مہبوط رہے چین اسی فلک دریغ عیسیٰ نفس ہو مرگ گزین اسی فلک دریغ نایاب ہو وہ درختیں اسی فلک دریغ پیدا کہاں میں اسی حسین اسی فلک دریغ نسیان جو ہر زمین اسی فلک دریغ ایک مشت خاک اور یہ کہیں ایفلک دریغ کرتی میں خاک مال کہیں اسی فلک دریغ پہو کہیں گی تباہ عرش سرین ایفلک دریغ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ہم با مال مرگ بھیاب سر او نہائیں گی جستی رہی تو حشر کو جہان بلا لنگی</p>	
---------------------------------------------------------------------------------	--

<p>ابھوشن لکاوش ہر دم کہاں تلک اوس مہروش کو روز کی دنی کی حصول</p>	<p>یون موت سی شکایت مہم کہاں تلک اسی اشک بھیراری شبنم کہاں تلک</p>
------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------

اگر دن چلی ہو لہو ہی وہی بار ویش ہی جل جل کی میری دلکی طرح خاک ہو گیا میں صحن و سلی کہر کا سمجھتا ہوں گور کو سینہ کی ساری آبد ناسو ہو گئے ہی جستجوی یار میں سہی رہ عدم تاثیر کو بھی الگ ہی موت اولی ساتھ ہے اس ننگ کی سہی میرا دم آیا سی ناک میں اللہ سینہ کو یونسی ہاتھ نہنگ گئے	اے لہو نیال بروی خوش خم کہا تنگ اے آہ سینہ سوزی بدم کہا تنگ اللہ مجھی تنگ ہی عالم کہاں تنگ اے دست چین وصل کا ماتم کہا تنگ اے شوق و کیسی کہہ ہی دم کہا تنگ کہا یا کروں امید اثر رسم کہا تنگ آخر تحمل خلق و عشم کہاں تنگ پیشین کی اپنی جان کو یون ہم کہا تنگ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اے مرگ اس عذاب سی اگر چٹا مجھی  
مومن ہوں قید خانہ ہی الفنا مجھی

## مشنویات

اے نالہ شکایت ستم نام ساقیا و یچک آپ آتش رنگ نالہ آتش میں ہی تفت پرورد جوش صیف و شتا حلیٰ ہنیز میں طیب روان مخزون ہی سید اگر التفات فرما ہو گرم تدبیر کرد ہی ہو جائی چارہ سازی کری جو بعد ہلاک گر عوق زہر فکدیر مان ہو اسی ممکن علاج عاشق ہی	با من خود گفت سال نام گرم سرد روز ناز سخی ن تنگ کرۃ ز مہر بری ہی دم سرد اس ہو امین گہا اعتدال ہنیز خم بادہ خم فلاتون ہی با د صر صر دم سیجا ہو تپ غم بار عصری ہو جائی بہی خاک شفا مزار کی خاک گر یہ ماتم آب حیوان ہو گرم و تر ہم مزاج عاشق ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>         کہو دی بہر رشک شربت اعجاز          کیا کہوں اسکی چارہ فرما تے          میں بھی محتاج چارہ سازی ہوں          اسی خواہوں میں منتشا بہت          جوش غفلت ہوا سقدہنی سی          پاس ناموس ننگ اوڑھائی          مثل قفل خروش میں آؤں          دامن تر حلسم باران ہو          خم کی خم متصل کروں خالی          مطلب آما ہوشور مستاز          جوش ل کو جو یک بیک آدمی          لگے یار و شکوہ گردون          یعنی طفلی سی ہو نہیں پریشان          تہی برس ہم شمارۃ افلاک          کہو دیا چین ایک ہر رونے          خنجر غمزدہ فی ہلاک کیا          اوپر ادسکا ہی مجھ پر دل آیا          دشمنی تھی زخم بار دو نوکے          صبر و آرائش و ثبات چلی          ہوئی آرام و صبر بردوروان          پناہوش و سکی ننگ کا بیرو       </p>	<p>         نزلہ اشک چشم اہل نیاز          ہی ہیہ تریاک زہر تہا تے          خستہ ناز بی نیازی ہوں          خم کی خم لاک ہی خار بہت          نہ صراحی سبویا پی دی          ہوش مانند رنگ اوڑھ جائی          صورت بادہ جوش میں آؤں          رعد شور سیاہ کاران ہو          جی بہری ہیہ کہ دل کروں خالی          کہدوں بہو نشیومین افشار          راز نہان زبان تلک آدمی          چپ لگی جس سنی ہیا کہدوں          بلدراہ گرہان جہان          کہ ہوا اپنا مال صورت خاک          شب سید کی ہلال ابرو نے          نرگس سرمہ سانی خاک کیا          کہو کی دل مینی جان کو پایا          ہوئی سینی نگار دو نوکے          آپ سی دو نوسا تہہ ہاتھ چلے          بی اجازت گئی سکون توان          او کا صبر اپنی ننگ کا بیرو       </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دو نو دلدار دو نو دلدار ۴۵	دو نو ایک تازہ کار اقادہ
غرض کی دلکی آرزو باہم	ہوئی نظر و بین گفتگو باہم
اون کو منظور التماس وفا	ہم کو چشم سحاط و پاس وفا
سبحان شتیاق درد زبان	ترس جو رفاق زیب بیان
ہوئی وعدہ وصال کی کیا کیا	نکلی ارمان خیال کی کیا کیا
کچھ بچتی نہ تھی یہ کیا جانا	ہا ہی بچین میں دل کا آجانا
کھیل کھیل تو عشق بازی کا	شوق آیا تو دل نیازی کا
ہوش کی آتی ہی ہواس گئی	شغل طفلان دلکی پاس گئی
مینی تکلیف جب وٹھائی تھے	عمر تکلیف کی نہ آئی تھے
کہ ہوئی واقف رہوزالم	پونچھی سن وقوف کو بہی ہم
نیم سہل ہوئی یہ سہل تھے	آہ درد زبان و لولہ تھے
سبق اولٹا پڑا دیال نی	کچھ نہ سیکھو سکھا دیال نو
پڑھتی دایم الف کی آگئی تے	لذت آئی جو لفظ الفت سے
سبق احمد کا نہ ہتا یاد	بسکہ تہا دلین شکوہ بید
نام لکھتی تویسے و شیرین	زلف و لب سر خط و دل نگین
عذر فریاد کی خوشی ہوتے	جو راوستاد کی خوشی ہوتی
حیدر آہ و نالہ ہاتھ آتا	رونی کو ایک بہانہ ہو جاتا
تختہ مشق اشک سی و ہوتی	بسکیا دنگار میں روئے
لام آتا تو لب کو چاٹتی ہم	واو پڑھتی تو ہونٹ کاٹتی ہم
ہونٹ لب کی لطف یاد آتی	بی کہی سی جو ہونٹ لمجاتی
فرصت ایک دم نہ روز شب میں	حفظ قرآن و یاد مصحف رو

دن کو در زبان سبق ناچار	رات پہر درس شوق کی تکرار
ہوس راحت آہ کیا کیا تھی	لیکنی سخت خواب میرا ہے
گہری عشق و طرب کی جوش گئی	میری نیند اقربا کی ہوش گئی
ہو جی سرگرم چارہ و تدبیر	گئی کیا کیا علاج تیرے تاثیر
دستہا سی گل و ہجوم سخن	بستر خواب رشک صحن چین
چشم بد کی لپی فسون سازی	تازہ ہر شب فسانہ پردازی
اور گیا اور بھی مسد آرام	حال تغیر مقتضای مقام
ذکر ہجران سی قستیں آئین	وصل کی جاتی حسرتیں آئین
شہرہ عاشقانہ ہوئے لگا	حال میرا فسانہ ہوئی لگا
گہ کبھی جو وصال ہوتا تھا	وہ بھی جکیا و بال ہوتا تھا
دیکھ وہ غمزدہ ہر کس آلود	لکھہ آرزو تھے یاس آلود
شبنم و نرگس کی ترنگین	جی پہر آئی دیکھ کر انگین
کان رکھوں جو اچھسم پر	صد مہ نو ہور سے دم پر
آفت جان دل فراق وصال	الغرض یونہی کٹ گئی وصال
جب پرسی دونوں کی فلق کی ہوا	اوشنی ملنی سی بھی ہو سی محروم
اوشنی ناچار پہ چہ پایا مونہ	اس وفا پر نہ پہر دکھ پایا مونہ
لاکھ عاشق کی چشم بہر آق	زندگی تھی وہ کیا نظر آتے
جوش خمیازہ ریزش انتظار	چشم آغوش حسرت دیدار
سجرا شک ایسا رنگشن ابر	لکھہ یاس برق خرمن صبر
شوق پایا مال حسرت و حیران	کھف افسوس بچہ مفرگان
سرمد سا چشم آبناک ہوئی	آرزو سی نظارہ خاک ہوئی

خاک مین جی ملا دیا غم نے	خاک اڈرائی کدورت مہ ن
دل پہ جب پہ غبار بٹھلایا	چرخ سی فتنہ کر کور حم آیا
راہ پر آسمان کو لایا کچھ	طالع خفستہ کو جگایا کچھ
ہوئی شادی بہار میں لیکھار	آئی مہمان وہ دولت بیدار
شکر ت محفل سہرا پارِ ب	اوسکی آئی کی ہو گئی تقریب
ایک خالے مکان میں اگر	مل گئی چپ کی چمکے ٹہنیاکر
کیا ملاقات رشک تنہائے	وہ دم تازہ حسرت افزائی
دو نو جانب سی نالہ و فریاد	شکوہ چور و طعنہ بیداد
گرد و لٹی ٹپن میں کی ہوش	نالہ آسمان فلک کا جوش
صور کا نفع اولین افغان	فتنہ محتمہ آخرین افغان
اشک آنکھوں سی متصل جاری	خون دل تاب سخت دل جاکر
آرزو پامال یاس وصال	سخت خطہ حشر اب ترحوال
اوس پر آواز مازر خست	دور ایام فی نہ دی فرصت
ہ گیا دوسری ن میں روز نشور	منتشر ہو گئی وہ بہم سرور
آئی رنج و غم و تعب مہمان	گہر گئی اپنی اپنی سب مہمان
شعلہ زن آہ سینہ سوز و داغ	جہر شہر آفتاب روز و داغ
لاشہ صور دوش افغان پر	ایک قیامت بنی بول و جان پر
وہ ملاقات آخری ہی ہے	کیسی دلداریان مری ہی ہے
وہ نگاہ ہراس آلودہ	حرف امید یاس آلودہ
آرزوی وصال کی باتیں	حکم و احتمال کے باتیں
سخن اتفاق سی تسکین	اثر اشتیاق سی تسکین



مایه اوسکی دم ضنون پرداز  
 لیک تسکین دل کهان مجکو  
 نکلی روزی کسی گردن کوئی بات آه  
 ملکی بی بی تپی دو نویم ده جهان  
 مایه نی کعبه فی کشت پرست  
 مسجد مایه نشان پامون مان  
 جایی جایی کی مایه نی پامون  
 خواستین حشرین سدا خون مان  
 او نکا احوال کچه پریشان تر  
 طبع نازک کو او نکلی تاب کهان  
 دل بتان شوق بهکناری سے  
 ایک قیامت ل خیزن پر ہی  
 ایدن جی زیادہ کہہ سہ آیا  
 ایک جان ور غم کا وہ انبوه  
 خوش یاس آسمان تلک ہی ہی  
 تنگی و سہر وحشت افزا تہے  
 بہرہ تسکین شدت خفقان  
 گئی جنت میں لبکہ ایسی حور  
 رشک سی خضر پایاں ہوا  
 کیون ہو کر ممنت نیروان  
 اثر حسن سی بنی بحار

چلتی چلتی سنا گئی آواز  
 بیقراری زمان زمان مجکو  
 آہ نو سیدی ملاقات آہ  
 روتی روتی بہنا دیا وہ مکان  
 بن گئی ایک سنگ فحشت پرست  
 در و دیوار پر خدا مہون مان  
 گہی سریشکی گہ گلی سی لکائین  
 کاشتین بخت لخط افزون مان  
 چشم خواب حسرت افشان تر  
 طاقت ضبط اضطراب کہان  
 خفقان ضبط بیقراری سے  
 تہلکہ جان نازنین پر رہے  
 جان بیتاب کو نہ صبر آیا  
 ایسی نازک بہ شدت انبوه  
 تاب لامی کہان تلک ہی ہی  
 پیش ل قیامت آرا تہے  
 ٹہری گلکشت روضہ ضلوان  
 ہو ہی بیتاب کیسی کیسی حور  
 ملک الموت سی وصال ہوا  
 دہن کور کو علی بہر زبان  
 رشک خورشید ز مای غیا

پیشانی مرگ کی خیر لائے	مجھ کو جس وقت یہ خبر آئے
ہوش ناسوس ننگ کا نہا	پاش بدنامی ایک ذرا نہا
مثل دل جاہ پارہ پارہ ہوا	خار خار خشم آشکارہ ہوا
جلد سیم رنگ کسوت ماتم	ہو گئی بسک لونی خاک پہ ہم
چشم س روتی روتی خون آیا	کیا نظر خشم اندرون آیا
کہو دیا اضطراب رنی آرام	لیا پہر تہہ رنی آرام
تیر حسرت جگر کے پار ہوا	سینہ کو بی سی دل فگار ہوا
سر پٹکتی پٹکتی پہوٹ گیا	دم اٹکتی اٹکتی ٹوٹ گیا
چاہہ بابل کی بس اور انجی ہو مین	آہ فی دسی کیا اوٹھائی ہو مین
ایک قیامت کی وہ فغان گئے	سراوٹھایا خروش بہان فی
نفخہ حضور جوشش واویلا	شور محشر خروش واویلا
خواہش مرگ فی ملاک کیا	جی کو رشک زمین فی خاک کیا
سینہ بی دم پر پرنہ بگڑا دم	موت پر نکلی آرزو کا دم
رکتی رکتی جنون ہوا دل کو	مار آخر جنون ہوا دل کو
حرف تسکین ہی خستین کیا کیا	چارہ ساز ونسی نفرتین کیا کیا
دور دور اقربا ہستی بگین ہم	پانس بٹو فاسی بہا بگین ہم
نام تہریدی سی بخار چڑھے	ڈاکر درمان سی اور در دہری
دشمنی سخت و سدا روئی	خضمی کسیدہ غمگسار وئی
بند غم دام الفت احباب	جان اسیر عداوت احباب
خازن ندان کدہ مین ندانی	سختی چشم بگمہیا نے
بطوق گردن کنار آب و غم کے	تحققان الفتوشی بہدم کے

درت شفقت کو اکتاب انشور

سایہ مادر حشر ان مجسم

دازد مائے سلاسل جبین

اس سلاسل کا ٹوٹنا معلوم

رم کو زور آزمائی ان شکل

خود نامی سی حشر تین بوس

ملک الموت کا حشر ال رما

خاک مین مٹی کی مٹوس کیا کیا

آرزوی ہلاک مین پیار

زہر و خنجر کی نارسائی حشر

چارہ سازی سمن جلیون کے

نہیں پیش انکی آگی جاتی کچھ

کیونکر اس درد کی دو کچھ

سرخ قہر حیات ہو کیونکر

حلقہ اقربا سے ہم چوین

نہیں اسکی سوامی کچھ تدبیر

بات حب ہی کہ بات نا تو تم

نکرین اسقدر لگھبائے

کہا سکوز بہر کنج خلوت مین

ضبط بیطاعتی کی ٹہر آئے

نالہ شعلہ ریزہ کو روکا

شعلہ داغ جنون و فرق انور

ابر رحمت تب عذاب لبیم

قطرہ قطرہ شورشک حال عین

ان بلاؤں سی چوینا معلوم

غم کو وحشت فراکیان شکل

بیقرار سی کو جوش کا افسوس

ایک مدت تلک یہ حال رما

حسرت مرک داوین کیا کیا

خلس خارجا صدا آزار

رر و مندی وید وائی حشر

دور بینی ستم فریون کے

جب یہ دیکھا نہیں بن آتی کچھ

دل سی کی مشورت کہ کیا کچھ

اس بلا سی نجات ہو کیونکر

کس طرح سی یہ سلسل ٹوٹین

یون کہا دل فی انی یون تقدیر

کہ ذرا جان کو سنبھا لو تم

چارہ سازو کو ہو حشر نے

جان کا ہو علاج فرصت مین

بات دل کی محبی پسند آئے

نفس تیز تیز کو روکا

<p>لاغندی کے سوا مرض نہ تھا مین بصدور ہوش میں آیا اور اطب کو دھوے تدبیر عاقلون کو نبایا دیوانہ غش ہی ہو تو خیال خواب کرین</p>	<p>ظاہر آزار کچھ غرض نہ تھا فرق جوش و خروش میں آیا صبر بیان بہ حسیلہ و تذر ویر کیا کہون اس افسوس کا فسانہ ہل سکتی بچہ شکر تاب کرین</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پار دوم گرفتاری دام بلا و نعمت جی بعد فراد و وادیا

<p>خواب نما زچھان فراموش ہوش روپوش و خود نا غفلت جان پر غش کی کیا بلا آئے واہ بوی تن سمن اندام ہوش تو آئی لیک ناچار آئی ز چلی بس خدا کی قدرت ہے ہو گئے باز چشم و البستہ جلوہ افروز سے سر بالین کہ ہوا اختر بلا کا عروج والہ اس ماہ کا کی محب کو چون کستان سمنیہ پارہ پارہ ہوا تھا داغ آسمان پر اپنا آبیوان سی جام زانو سے یار چشم سی خنجر داد خواہ ستم سخن دل سے کا جوش و جھوم</p>	<p>ایک دن محلو جوشن بیہوش ضعف سی طاقت آزمای غفلت اس میں ایک بوی جانقر آئی کرد یار شک صحن باغ شام بچو دی کو خواہ اس کیب آئی غش سی سبکدافتہ ندرت ہی سہل گئی کیا در فرا بستہ دیکھتا کیا ہوں ایک زہرہ جبین سال سرداب ہی ہم شمار بیروج چرخ نے داغ نو دیا محب کو صدمہ جان کسل دوبارہ ہوا دیکھ زانو پر او کی سرد اپنا جان اگئی کہ تھا شرمسار پڑ کیا کہون پریش زکاء کرم ذکر امید خاطر محسوس</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             ایک غنچہ سی لاکھ پہوان چہرین              ہو گیا آب ابر نیسانے              بڑھ گیا نہور سخت جانے کا              الفت آلودہ گفتگو کیا کیا              بات میں آگئی تو انا نے              ہامی باتیں وہ دوستداری کی              غش یہ پہر نکو آج کیا ہے              یہ بنایا ہی تھی کیا احوال              موسیٰ کی پیچی نہیں جاتی              کچھ مزا دیکھو زندگانی کا              اپنی مرنی کی آرزو کب تک              یہی دودن کی زندگانی ہی              داد اس پناہی دل لینا              ہی گرایا ہی اشتیاق تہین              حور کا بھی نہ نام لیجو تم              خواب آشفہ ہی خیال اسکا              نالہ بی افرسی کیا حاصل              مثل غم حسرتیں نکالو بس              واہ او سکی کلام کی کیا بات              کیا کلام آسمین بیا حکم تھا              بس گلی سی لگا لیا سینے           </p>	<p>             حرف مونہ سی جواو سکی لکلی پڑین              دیکھا بس شب کی گوہر افشانی              حال پوچھا جونا تو انے کا              لب جان بخش چارہ ہو کیا کیا              واہ او س لب کی چارہ فرمائی              شاہیان دلوں کو ہم کناری کی              پوچھا اب مزاج کیا ہے              دیکھو کس کس کا ہی براحوال              جان سی یوں گد نہیں جاتی              حظ اوٹھا و ذرا جوانی کا              عمر رفتہ کی جستجو کب تک              آخر ایک روز جان جانی ہی              جاکی خلد برین میں مل لینا              پہر نہو گا کہی فراق تہین              وہاں کسی سی نہ بات لیجو تم              یہاں تو ممکن نہیں حال اسکا              گریہ چشم تر سی کیا حاصل              ایک ذرا آپ کو سنبھالو بس              آگئی جان کو قرار و ثبات              نفس جانظر اٹکلم تھا              چارہ درد و غم کما سینے           </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ابرار شک طرب کا باعث واہ	ہنگے ماتہ میری مالہ ماہ
صبر آئی لگا مجھے کم کم	شوق جہت نابڑا ہوا غم کم
متصل کی جو اونسی دلداری	مندی زندگی سی بیزاری
ہوس مرگ وصل کی خواہش	مسبت ملائی فزائش و کاہش
سہم دم و ہم مزاج لیل و نہار	حسرت خفتہ دولت بیدار
آخر آرام آگیا جے کو	چہوڑ کر غم چلا گیا جے کو
روز گلہائی انبساط کا خوش	ہر سو خندہ نشاط کا خوش
کیسی دو نو طرف سی کیروٹی	دو نو جانباز محو و کجوستے
چشم لطاف چارہ جو باہم	کیا نگہ نامی آرزو باہم
و مسہم تازہ محفل آرائے	دلہی دلبری دل آرائے
کس قدر تہ نہ کام بےصال	کاسے چرخ جام بےصال
و ایسا غم و سو بیکار	سستے اشتیاق بوس کنار
ربط جذب دل و اثر کیا کیا	دو نو مشتاق کید کر کیا کیا
کوئی آیا تو ہٹ گئے لاچار	ورنہ ہر خط شغل بوس کنار
ایک برس تک یہی رہا عالم	زندگی کی مزی اوٹھائی ہم
بعد یک سال خصم دیرینہ	چرخ بیدا و گر زہن کینہ
آگیا اپنے کج خراسے پر	غش ہوا واز گونہ کامی پر
کیسی جلد سی آگئی شب تار	دن پہری ہتی سو پہ گئی بیکار
مہو گئی خیم سعدہ گشتہ	نامی بیدا و سخت برگشتہ
کیا پامال سیر اختہ نے	پاؤں پہلائی نخس کبر نے
راہ پر اپنے آسمان نہ رہا	زہرہ جبریں کا قرآن نہ رہا

اپنی وادی پر آگیا گردون  
 ظلم دوران کا ماحرہ اچھے ہی  
 تھی شاط و سرور میں مشغول  
 محو لذات بوسہ و آنجوش  
 گلی لپٹی پڑے ہوئے باہر  
 نجات ہی اپنی ساتھ سو گئی آہ  
 ہوش جاتی رہی تھی خواب نہ تھا  
 اپنی سر پر بلائے آئے  
 چشم بد دوراؤنی کیا دیکھ  
 اوس تب کارئے کیا کیا کام  
 بد زبانوں کی مونہ پر تھی یہ بات  
 بڑھتی تھی سخن فسانہ ہوا  
 حرف گروئے کے بات بن آئی  
 فتنہ خفت ہو گیا بیدار  
 ہو گئی خواب آرزوی وصال  
 شور محشر دم ملاست ہے  
 دہن یادہ گوئی روزن صور  
 عیب جوئی وجوش غمازے  
 بیروت نگاہ آنے لگے  
 گل نواغچہ ماے نشگفتہ  
 برق گل خندہ ہاں زیری

پروہی شوق دشت وجوش جوں  
 اس مصیبت کے ابتدا بھی ہے  
 ایک دن ہم موافق معمول  
 بادہ شوق وصل سی مدہوش  
 بخود اشتیاق کیا کیا ہم  
 نید دونوں کو آگئی ناگاہ  
 حائل ایک پردہ حجاب نہ تھا  
 ایک حالہ دہان چلے آئے  
 دونوں کو جب مدعا دیکھا تو  
 انکر سب میں کر دیا بدنام تو  
 خوش بیانون کو بات آئی بات  
 بدلہ سخن کو ایک بیان ہوا تو  
 بات عصمت میں سخن آئے  
 بیکسی چونک اٹھی یکبار تو  
 ہم بھی سوتے اوتے جو بعد ازل  
 دیکھتی کیا ہمیں ایک قیامت ہی  
 گہر میں ہی سب کو اضطراب شور  
 نفس ہم صرف طنز ہے  
 انکھ کچھ سب کی سب چرائی لگے  
 لب پہر ایک کے حرف ناگفتہ  
 کہ ہا جگر سوز حرف بی ادبے

یاس و محرومی امان و شفیع  
 کوئی کہتا تھا آپ کی کیا بات  
 کوئی کہتا تھا کیا کہی کوئے  
 دیکھنا عشق کی فسون سازی  
 اور ہم دو نور ہی حیرانی  
 دو گہری کی ہی بات کچھ ہی تہا  
 اتنی مین ہو گئی خیر کیوں کر  
 کیوں ہوا بگڑی اپنی عالم مین  
 فکر و تدبیر و چارہ تہی باہم  
 اتنی مین ایک فی کہا آکر  
 آپکی سبکو یاد گاری ہے  
 کہدیا جو ہرج کار نہو ہو  
 تو ذرا ایک دم کو آ جاؤ  
 وہ صد اہی سہوم جان آزار  
 وہاں سی ناچار آئی ہم گہر مین  
 ڈرسی ہر کام لغزش پا تہی  
 آستانہ پہ چون قدیم رکھا  
 دیکھنا کیا ہوں سارا گہری عین  
 دیدہ ہا چشم مردم سے  
 اقر باکی بنگاہ قہر آلود  
 نغمہ ویک کا تہی صد اخی م

تیر باران طعنہ و تشنیع  
 اتنی سی حسرا اور پہہ حرکات  
 کس سی یہہ ماجرا کہ کوئے  
 کہل بچو نکا موٹی جا بنا زمی  
 کہ کہلا گئیو کہ راز پینا نے  
 کوئی واقف تہ تھا کہ بات ہی کیا  
 ہوئی بدنام اس قدر کیوں کر  
 گل کہلا یا یہہ سنی ایک دم مین  
 مشورہ کر رہی تہی کیا کیا ہم  
 گہر مین ہوائی ذرا حسا کرے  
 ہو گئی دیکھ باری ہی  
 دیکھنا ہٹکو ناگوار نہ ہو  
 اپنی صورت ہمین دیکھا جاو  
 میری اوسان اور گئی یکبار  
 پاؤں رکھتی وہاں اژدہ مین  
 ایسی سستی خار مین کیا تہی  
 سہرہ ہا سنگ عسہم رکھا  
 جو نظر آئی ہی سوچین چہین  
 مزہ ہر ایک شیش کنڈم سے  
 دست دشمن مین تیغ زہراوہ  
 ہوئی آگ آتی ہی صد اخی قدیم



دیکھتی تھی دل اور بہر آیا	چشم نم میں لہو او تر آیا
مونہ میں آیا سونا صحران کہا	پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ
نہ کی دوس جوش جانگدازی میں	گو تھی کچھ زبان درازی میں
گہری اوٹھی حد ملامت کی	ایک ایک فی حد اقیامت کی
بد زبانوں کی مونہ پہ کہا	جا کہ تو اپنی کام کا نہرھا
دوریں یہاں نہیں ہی تیرا کام	گہری خانہ خراب کو کیا کام
ہم کو بدنام کر دیا تو نے	اسی زبان کا کیا کیا تو نے
کہیں کس مونہ سے جانیگی اب ہم	ہاں کیا مونہ دکھا مینگی ہم
تجسسی بی نام و ننگ کو کیا عیب	دل لگا کر ہمیں لگا یا عیب
کیوں نہ اکہیں لڑائی آئی حیا	تیری آنکھوں سے یہ نہ لگا گیا
ہم سمجھتی تھی اب ملک معلوم	یہ سید کا ریاں بہتین معلوم
جان تی تھی کہ ہی ابھی بیوش	کیا خبر تھی کہ یہاں میں بیوش
الاغری کی چون کھایت تھی	چورا و ستاؤ کی شکایت تھی
بیوشی واقف نہ حرف طلب سے	بیٹھا وہاں تھا اوٹھ کی مکتب سے
سر مفہوم کا دماغ کہاں	جب مرادی زبان کو ہم وہاں
نام کو خاک میں ملا یا حیف	تو فی جون کا فہر اوٹھا یا حیف
تو سہی ہم ہی ناگین دم لائیں	بہ چین مکتب میں پہر نہ در پر لائیں
کب ملک در گذر پہلا ہو وی	کیا کیا یہ تیرا سب اہو وی
ہم سمجھتی تھی گہری کیا دسی	تو نے کی ہاں خانہ بربادی
نہ در اہم کہ کھل سنجائی کہیں	کوئی آخر میری ہی ہی کہ نہیں
آرزو تھی کہ نکلیں گی ارمان	کہ خدا ہی کی کرتی تھی سامان

<p> سنتون کو کلام تہی کیا کیا  اس توقع سی اب ہو سی مایوس  سکے ایسی صفات نامستول  نہ ہو اتجو کو پاس اپنا کچھ  دل شکن حرف نادرست  رامی سالم بلا بلا انگینہ  طغہ حرف نصیحت آلودہ  کہ سنا اب ہی چوڑی پی خیال  غرت و شان خاندان کو دیکھ  چون میں بس ذیل موارنبو  جون فلک کج روی سن رآ تو  کیون روش تیری بی محابا ہی  کسنی یون سعی عشق بازی کی  کون تہا محو آئینہ رو کا  کسی اکہین تہین فرشتہ برگم  کسکو تہا اشتیاق چشم سید  کسکو تہا شوق مصرع گیسو  غش ہو اکون عنبرین مو پر  کسکو تہا ان خزاں پوئی کام  باعث عبرت جہان تو ہوا  تیری جیسی دل کیا کیا </p>	<p> جا بجا سی پیام تہی کیا کیا  اگیا حرف بات میں مفسوس  نگر لگا کو سی جہا میں قبول  دور سبھا تو آپ کو کیا کچھ  طنش عبرت فراورست درست  سخن لطف ہی جفا آہستہ  طرز تفہیم وحشت آلودہ  خواب ہو جائی تا پریشان حال  جاہ ہم اوج آسمان کو دیکھ  دل احباب کا غبارنبو  ہیرہ سہراہ ماہ سیما تو  سیمہ چلن سب خلاف آباہی  کسی اس طرح ہرزہ تازی کی  تشد لب آب تیغ ابرو کا  کون تہا با مال طرز حسد رم  کون تہا نختہ مشق کلاک ترہ  منتخب کے ہی بیاض گلو  دم ویا کسنی تیغ ابرو پر  کون تیری سوا ہوا بدنام  ہامی کیا ناک خانان تو ہوا  اب خوشی موت کی ہی نشا </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سنے مینی کہا عتاب کی ساتھ  
 بات کہتی ہیں رو دیا سینے  
 عرض کی وجہ انفر کیا ہی  
 خیر ہی کہوں خیال حقد ہی  
 کس طرح چوٹی یا ورائی بات  
 مجھ نادان عشق کیا جانی  
 اکہ میں ہلاک کرتا ہوں  
 گلینہ انتقام لیتے ہو  
 چوٹی اکہ وہ جب قہم کہانی  
 صاف طوفان او سکوجان گئی  
 کہ وہ ان جانکی مگر بندی  
 دام ناز نگار بن میں اسیر  
 ہی کس نور چشم پر تکیہ  
 اب کہان وہ وصال چٹائی  
 سے آرام و ماصوری ہائی  
 تبش رکھی حدتین کیسے  
 صد سووی از روی وصال  
 حسرت آمادہ طلب گارے  
 محشر آباد باش و حیران دل  
 خار غم تیر سینہ کا دی بین  
 مالہ قیس جوش واو ملا

گریہ کیا بھی جواب کی ساتھ  
 جو جواب آیا سودیا سینے  
 رو دیتی ہو ماجر کیا ہے  
 کس شرا لکڑ کا چھتہ بدہ ہی  
 کیوں کڑی ہوئی بنائی بات  
 شوق زلف سپہ بلا جانی  
 یسی مری ہو کپہ مریا ہوں  
 دل نہ بنی کی طعنے دیتی ہو  
 سمجھ سچ ہی بہہ سنہ شیدہ  
 دشمن جان او سکوجان گئی  
 محسوس دل بند اور نظر بندی  
 حلقہ چشم حلقہ زنجیر  
 لگی اکہ ہو نہیں رکھنی بے ہید  
 غم غزل ملال تنہا لے  
 خور وصال ورنج دوری کا  
 مجھے نازک پہ شدتین کیسے  
 سے پرواز و شوق بی پروبال  
 غوت افتادہ رہ خوارے  
 تھانہ زار و جنون پھان دل  
 فرہ تر گرم خون تراوی بین  
 روز غم ہم تجیلے لبلا

جای اخت گزین ستیزه شعار	شب بجزان خواب روز شمار
چشم بپیم بلا ہونے دے	چشم چپ کی پڑک نہ سونی دے
شوق نظارہ سی مگر بیتاب	نجم سیارہ دیدہ بنجواب
جان مصیبت کش شمار مایم	خواب و جور صورت شراب حلوم
گرم بازار گریمہ جوش	دیدہ پرہم دکان شیشہ فروش
دل تنگ و بچوم درد و محن	رخسہ توہمشین داغ کمن
نفس گرم و شعلہ افشانی	سوز تقریر و وزخ نا حے
چہری ہولون کی بدلی موہہ شکار	ریشک گل ریزہ آتش باز
شعلہ آہ سے فلک بیتاب	حوت ہم داغ مایہ بی آب
بیخودی مین نہ بات کا سراون	اوڑکی ہوش رکبکی سریر پاون
چاک دل گشت زعفران دیدہ	رخ گلون گل خنہ ان دیدہ
مرتی مرتی ندیکہا میرا موہہ	رنگ رفتہ اب پیرا موہہ
جون ہوا چاک و مین سلوایا	کب گریبان خون کی ہاتھیا
مفعول خیر آباد لب پر آئے	پر نہ یہ سجیا مصیبت جا
زخم پنهان سی دل ہوا گلار	گل کہلا تھسا سواو کی دیکھی
دیہان سی جلد ہوش جانی لگا	یاد سی پشیم غم شرا نے لگا
مہر و جہدہ دو نو دشمن کین توڑ	داغ دین کہانی نئی شب روز
دم شماری مین گزری ساری رات	نفس واپسین مین سبا وقت
خواب کیا گر کروں تصور ہے	چشم و اہبہ ہو سکی نہ کہی
غم نگہبان دیدہ بیدار	آنکھین دکھ لای حیرت دیدار
وہم در مان دل کری ہر شب	شکل بستر سی مشور سی شب

شمع بالین کو دیکھ رو آئی	شعلہ رو کا خیال جان جلائی
لوٹتی لوٹتی سحر ہو جاوی	ہریان مہتاب پہنچی جو جلائی
صبح کی ساتھی ہو کر بیان خاک	چہرہ رستی کرے جنوں بیاک
مجھ کو جون تاب مہر ش آئی	سامنی جون ہ مہر و ش آئی
صورت سایہ درو دیوار	گوہر و صحن خانہ میں ناچار
بیقرار سی مجھ کو پوش آئی	شوق دیدن کو لبکہ جوش آئی
مضطرب دیدہ تماشائی	دیکھ کر اوسکی جلوہ فرمائی
بیٹھا دیکھوں نگاہ سرتی	خواہشیں لگوں پودین شلت سی
پہلوئی شوق میں بھٹائی کی	آرزو لذتیں اوٹھائی کے
مستعد دل کو گر شری ہری	گلی لگنی کو بک جی ترسی
چہن لبی سی اضطراب کہاں	جان کو ہیرنی کی تاب کہاں
ورد لب اپنی حسابی شعار	مضطرب سامنی پہون ناچار
بیقرار سی بیقرار سی ہی	برق بیتاب شرمساری ہی
غم فرقت فی انتقام کیا	وصل کی آرزوئی قتل کیا
تیری سر کی تہمین چال	دست بردالم سی ہون بال
نام مردن سی لذت آئی ہی	تیری بنیت سکھائی ہی
جان جاتی ہی جذبہ کو نگہ آئی	بی ملی چہن کیونکہ مہر آئی
تیری ملنی کی اسٹیٹ گئی	بھئی قسمت بھاری ٹ گئی
طالع خفتہ فی سلا یا تھا	پنجر نہ کہچہن آ یا تھا
کیسی اپنی اولٹ گئی تقدیر	سجدہ شکر نہ کی تاثیر
نہ پیری مای نخت گر گشتہ	سیر اختر سی ہون میں گر گشتہ

<p>             ہو گئی رجعت آہ گردون کو              ماہ فی خاک پر لٹا یا ہے              کیا فروغ آتش فراق میں ہیں              جان پال اس ہی چون خاک              ہی عطار کو اندنوں میں بال              ہندوی خرخ فی تباہ کیا              دوریل و نہار نے مارا              لکڑی ایام کس قدر افسوس              درودل ہر طرح سناتی ہم              کچھ نہ کچھ کر گئی اثر طغی              گئی دن بعد ایک شب تنہا              بس مجھی بکھتی ہی رونی لگی              گر یہ رہ رہ کی بار بار آیا              لب پہ ہر دم وہ ناغم کش              نفس گرم کا خلق و مساز              چاہی وہ چپ ہون پرہ زسکی              جوش میں زردل کہا کجائی              آخر اوس دلولہ سی صبر کیا              دلولہ کی طرف رجوع کیا              کہ تیری واسطی میں خوار ہوئی              کہی سوا بیان ہو تین ہی ہی           </p>	<p>             عکس تھا مجھ سی سخت واژونکو              گردش مہر نے جلایا ہے              مشتری زہرہ احراق میں ہیں              سیر مریخ فی کیا ہی ہلاک              خط تقدیر میں سکی بہ چال              روز روشن مر سیاہ کیا              ستم روزگار فی مارا              بن گئی کہی جان پرفسوس              بیجو اسی سد اجبانی ہم              کہ ہوا مہربان فلک یعنی              اتفاقاً ملے وہ سیسا              سدا گونٹار ہون لگے              جنوم جنوم ابرو ہوا آیا              رعد جکا نہو سکی دم کش              غیرت برق شعاع آواز              جبین لکی کہون کہہ نہ سکی              یونہی برابر حق طلب جاتی              جی یہ ہی اختیار جبر کیا              قصہ درد غم شروع کیا              بی حجابی سی شرمسار ہوئی              مشتری آریان ہو تین ہی ہی           </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مضطرب ساز جان نامست  
 تیری الفت تھی دشمنی اپنے  
 تیری بھی غضب ہوا کیا کچھ  
 کاوش قرباکی دل شکنے  
 خاشخا رخسار رنج و ملال  
 یہ خزان اور بلا جنو کا جوش  
 جس جگہ کرتی تھی بہم آرام  
 سگ گزیدہ کی طرح ہوں مضطرب  
 مجھے نے مضطرب کیا محکم  
 یاد آتی ہیں وصل کے آرام  
 اگلی باتیں تمام بھول گئی  
 میں کہان اور کہان فضا غنیر  
 میں کہان دروہ فکر آرائش  
 میں کہان اور کہان وہ ناز و عود  
 میں کہان اور کہان خود آرای  
 نر ہارنگ شوق آئینہ کیا  
 ہی نظر میں میری سیہ عالم  
 چشم خود بینی آنکھ دکھلائے  
 چشم میگوں ہی خون ناشان  
 ہر شب غم یہ حوش ماتم ہی  
 نیند آتی نہیں کسی ڈسب ہی

صبر اب ہی نہیں یہ شامت ہے  
 کیا کہوں تجھی میں مٹی اپنے  
 پیش آ میں بلالین کیا کیا کچھ  
 طعنہ دشمنان کی شیش زنی  
 اضطراب فراق و شوق وصال  
 دم بدم اشک لالہ گونکا جوش  
 وحشت آتی ہی دیکھ کر وہ مقام  
 کاٹ کہا نیکو دوڑتا ہی گھر  
 تیری ملنی نے کہو دیا مجھ کو  
 ہوں میں بیتاب گردش آرام  
 سوچ میں کلام بھول گئے  
 ہو گیا خواب ساز ماہ عیش  
 سادگی ہی ہی رنگ آسائش  
 بات کر نکا ہی نہیں مقدر  
 بنجودی ہو گئے تماشائی  
 روی حیران کا معائنہ کیا  
 بسرہ الودہ کیا ہو دیدہ نم  
 بن تیری دیکھی کب نظر آئی  
 رگ حلق بریدہ ہی مرقان  
 کز شب شہد محمد ہے  
 آنکھیں ملتی ہیں ایک کو کب ہے

<p> شام سی چشم باز صبح تلک  سنبہ خفتہ سنبل شاداب  لذتین شور شوین آتی مین  سو نہ مین پرتی نہیں ہی کیل و گر  بہوک ہی گر لگی تو غم کہاؤں  زندگی ناگوار ہی تجسہ بن  تلخ کامی ہی شہزاد کی گھوٹ  کوفت پر کچھ یہ تاب لاتی ہے  ایسی صدی ادھاتی مین مشکل  چہرٹی مین جذبہ قلع سی شہار  تپ غم شعلہ زن ہی سنی مین  نالہ کی ساتھ دل مین دھڑی درد  خونفشان دیدہ پر آب رھے  اگر امید بر نہیں آتے  ابتدا مین ہی کیسی سی سرور  آخر کار دیکھتی کیس ہو  آپ سی چاہی کوئے تدبیر  دوباب انہین کے خیال مین آیا  ننید آخر تو ساری رات نہیں  جبکہ ایک ایک گہر مین سو جای  اؤ تم بیان پہ ہوشیاری سی </p>	<p> ہج مین کی لگی پک سی پک  خارستہ ہی خواب بستر خواب  حسرتین جان لائی جانی مین  زندگانی ہی غصہ کہانی پر  تشنگے ہو تو اشک پے جاؤں  پانی اوتری گلی سی کیس مین  زہر کی گھوٹ مین شرب کی گھوٹ  کوی سندان کرمیری چھاتی ہو  مچکو کہنا بجا ہی سنگین دل  ہی جگر سنگت تنگ آتش بار  بوی خون آ می ہی سہنی مین  آہ کی طرح دست دیا ہوں ہر  حال گہر کی طرح خراب رہی  جان رہتی نظر نہیں آتی  سچ ہی پر کھی کینو کرا سی دور  دو ہی کچھ ہو تو کب تا نشا ہو  آگی جو جو دی خواہش نقدیر  سو چتی سو چتے ہرے فرمایا  سہر شوق سے بجات نہیں  بہو دانی طرح سی ہو جای  پختلگی سی نہ خام کاری سی </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



زمین بیدست پائیان ہر گام  
 خاک ہی چون نشان پاؤں ہی  
 بانگ پا چشم بست کی نظر  
 حال سی بی خبر میں غبار  
 آپ کے یہ بات گروہی مشہور  
 آگے بیان ہی نہ پاؤں پہلانا  
 یہی بس ایک دو کہری ٹہیری  
 یوں ہی چند ہی گریہی وقات  
 دور ایام کچھ ستم نگرے  
 دولت بی زوال جائیں ہم  
 کیا کہوں میں کہ سنتی ہی بیوید  
 سر کو پاؤں پہ دہر دایسے  
 صدق کیا کیا نہ میں ہوا اوگی  
 ہو گیا پہر فسانہ شکوہ غم  
 کم کم اسید باری بر آئے  
 اوسنی رخصت کیا بچوے  
 اسی گہر میں تپ الم کی ساتھ  
 گہر میں آتی ہی ہانک دہیان آیا  
 تاسحر جان پر عذاب رہا  
 صبح دم پہر وہی نظر باری  
 احوال کا ستم طلب

میں گرائی لگو پہر سبک ہو خرام  
 پاؤں اوٹی ولی صدا نراوٹی  
 خاک زیر قدم سر مر اثر  
 نکلی حسرت نہ پاؤں کے آواز  
 پہر ملوں تسی اسکا کبیا مذکور  
 اب نہ ہو گا شب کا رہ جانا  
 نہ کہ دل پہرانی بلکہ جی ٹہیری  
 راہ پر آئی چرخ جھڑکات  
 شب عشرت کو روز غم کرے  
 شب روز وصال جانیں ہم  
 ہو گئی کیسی اپنی گہر عید  
 سجدہ شکر یوں کیا سینے  
 گلی کس کس طرح لگا اوگی  
 قسمت بخت خفتہ خواب عدم  
 رات اسعین زیادہ تر آئے  
 پہر وہی ہم وہی غم دوری  
 شعل دسی اوٹی قدم کی ساتھ  
 چل دیا صبر جو مکان آیا  
 ماہ کی طرح اضطراب رہا  
 چشم نماز اور ناوک اندازی  
 نظرون ملوں وثوق عذاب

انتظار سواد روز گزار  
 گیم دیدہ فروغ سواد  
 وودہ شام نقش صفحہ میل  
 دن ملاقات کی خوشی میں گہنا  
 تھی ہی حالت ادھیڑ تلک  
 غور شلیت چشم کو کب میں  
 نیم شب جب ہوئی عنان کش دل  
 تباہم فکر خواب ناز کا وہم  
 ہوئی آنکھوں سیڑھی رتی رتی وان  
 تیرہ بجتی لی کیا ڈرایا تھا  
 فکر رفت و گشت و گشت تم  
 اور کسی کو ذرا خبر نہ ہوئے  
 لطف چرخ پند پیشانی  
 نہ ہوئی چشم عیب بہت ان باز  
 خواب سرخوش لی سربازی کہا  
 رہی پوشیدہ گرم خوشی شب  
 دوسری رات بھی صاف ہوا  
 نہ ہوا بارسی پہر کوئی آگاہ  
 جب ہوئی خاطر پریشان جمع  
 کہیں عجب کر محو شیان لی لی  
 قصہ کوتاہ ایک زمانہ دراز

سر شہ چشم آرزو شب تار  
 طرف ہمہ پیش سے زیاد  
 شوق نقشہ سورہ و لیل  
 دل بڑا جقد رکہ روز گہنا  
 دسبد چشم شوق ہوئی فلک  
 آرزو وصل کی دل شب میں  
 جانب منزل ہمہ کامل  
 نگہ چشم نیم باز کا وہم  
 لغزش پاستی جنبش ترکان  
 سایہ اپنا پر یکا سایہ تھا  
 باری پہنچی ملی پہر آبی ہم  
 انجم تحس کی نظر نہ ہوئے  
 دیدہ نہ لی کی نگہبانے  
 نہ ذرا سراو نہا سکی غار  
 سخت سیدار لی سلامی رکھا  
 کہل گئی ہم یہ پردہ پوشی شب  
 روز فرقت کا انتقال ہوا  
 بچو اسونکی ہو شاری دہ  
 پہر تو ہر شب بسا شعلہ شمع  
 لگی ادس برق جلوہ سی مانی  
 نہوا کہہ میں کوئی محرم راز

<p>             ایک شب جو شل بیساط و سرور              ظلمت شب بیاض روز پسید              ہر پر اختر جواب ماہ و شان              شرم اوس شب سی شمع طور کر              جلوہ ماہتاب نور فشان              ذرہ ذرہ غب ر نورانی              چون دل صاف کاشف سرار              روشنی سی نظر کو پاسی نظر              عالم آئینہ تجلی ذات              زیر خاک آسمان کہا سی دک              محکو پیہ رنگ یکہکر و سواس              کہ کوی محو ماہتاب نہو              دیکہ لیوی وہ آتی جاتی مبار              آج جانا و بانکا خوب نہیں              پردل بقیرارہ نہ سکا              دیکہتی ہی مجھے وہ گہرائے              لگی کہنی غضب کیا تو نے              چوڑ دی ہاتھ کیا پکڑتا ہے              دور تجکو نہیں ہی پاس حیا              مینی منت سی التماس کیا              کیا کروں دل پر اختیار نہیں           </p>	<p>             ساغر لبالب مے نور              قمر و کاسہ سیلے خورشید              خرمن برق خط کاہ کشان              لیلة القدر اخذ نور کر می              پردہ سایہ ہم قماش کتان              صبح محشر کی سی درخشان              ہم فروغ ضمیر شب بیدار              نکتہ چشم مور آبی نظیر              جنبش عرش گردن فشان              بی نشان کا نشان دکہا سی دک              کثرت اشتیاق پر پیہ ہراس              چشم واپاسی نیند خواب نہو              اوٹھ گہری ہوں کچھ وقفہ فنا              بات بنکر پکڑ بجای کہیں              صدمہ اشتیاق سے نہ سکا              پاس گم کردہ ہوش صبر آ              محکو رسوا پہراب کیا تو نے              جا ابھی کوی آپکڑنا ہے              شرم آتی نہیں پیہ تنگی              کہ محبت نے سچو اس کیا              جان کو تیری بن قرار نہیں           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہم گئی باری اضطراب کو دیکھ	ہم گئی باری اضطراب کو دیکھ
دل میں وصل سی خراب ہوا	دل میں وصل سی خراب ہوا
اوٹھ گئی ایک جلد وہ خود گم	اوٹھ گئی ایک جلد وہ خود گم
گہر میں آیا دل میں خود رفتہ	گہر میں آیا دل میں خود رفتہ
نپیش دل سی در پہلو میں	نپیش دل سی در پہلو میں
تہو جا جی تو اوٹھ کی بہر نی لگا	تہو جا جی تو اوٹھ کی بہر نی لگا
جب کس طرح سی ز صبر آیا	جب کس طرح سی ز صبر آیا
رگو و مان پہر چلو تو ڈر کسکا	رگو و مان پہر چلو تو ڈر کسکا
لیچل لیچل اضطراب سی مجھے	لیچل لیچل اضطراب سی مجھے
ایک ہر کام و لگو و ہم جانی	ایک ہر کام و لگو و ہم جانی
صحن میں تھا کہ لونی ایک ن پیر	صحن میں تھا کہ لونی ایک ن پیر
ہم تو بچو ایوں سی مرقی ہیں	ہم تو بچو ایوں سی مرقی ہیں
نوسہ سی صبح و ہوم اوٹھا و عین	نوسہ سی صبح و ہوم اوٹھا و عین
اوٹھتی ہی ہر جہاں کہتی ہی گان	اوٹھتی ہی ہر جہاں کہتی ہی گان
گہر میں آیا یہ خوف سی جی جانی	گہر میں آیا یہ خوف سی جی جانی
کیا خیال و گمان کی نہ نجات	کیا خیال و گمان کی نہ نجات
صبح کا دم ہی دسی کیا نکلا	صبح کا دم ہی دسی کیا نکلا
اوڑ گیا رنگ و رہ رنگ شفق	اوڑ گیا رنگ و رہ رنگ شفق
منتظر اب قیامت آتی ہے	منتظر اب قیامت آتی ہے
راز شب آشکارا ہوتا ہے	راز شب آشکارا ہوتا ہے
سارسی ن و سب دیکھی سواس	سارسی ن و سب دیکھی سواس

ہم گئی باری اضطراب کو دیکھ  
 پر یہ نام کام کامیاب ہوا  
 میں ہی بیکار رہ گیا دل تہام  
 شعلہ بیتابی دل تفتہ  
 جان بیٹاقتی کی قالو میں  
 ہر طرف سایہ وار گرنی لگا  
 شادگی فی یہ نقش ہلایا  
 ہوش رکھتی میں بیکار کا  
 کہ نہ تھی کشمکش کی تاب بھی  
 اپنی کہنکوشی آپ سہا جانی  
 میں یہ دو نوجوان کیسی شیریں  
 آپ ہر رات چین کرتی ہیں  
 فتنہ خفہ کو جگان میں  
 اوڑ گیا دانسی بس چن اوسان  
 فتنہ اٹھنے جان بیٹھی جانی  
 تہی بہت سانگہ و تہو نجات  
 مہر لگلا تو کانپتا نکلا  
 ہو گیا چون شجر مر موندنی  
 تیرہ روز و گئی شامت آتی ہی  
 شور محشر دوبار ہوتا ہے  
 رشک روز شور و ہوش حواس

باری و سکی کہی سہی کچھ مکھ	لیک راز نہان نہان ہی رہا
سترود ہوا و سکی خاطر شاد	بسکہ یہی خیال تھا کہ مباد
مجھے وہ صاف دل مکدر	زنگ اندیشہ آئینہ پر ہو
ملی تنہا وہ راحت دل و جان	تہا میں لگات میں کہ اگر ایک آن
شکوہ خوش پیچ و تاب کروں	حذر تحریک اضطراب کروں
ملی تنہا وہ شمع شعلہ عذار	سو سرشام او دہر ہو جو گزار
ہو گئے آگ دیکھ کر محکو	چشم نم سی ٹپنی خطہ محکو
جی بہرائی ہی جلا جا بس	لگی کہنی کچل ہو کیا بس
کھڑی ہوتی میں رونگٹی میری	پاس اپنی بٹہانی سی تیری
جل گئی جان تجھ کو آگ لگے	چاہی دل کی بدلی لاگ لگے
سخت بیگانے برای کے	وہ کیا خوب آشنائی کے
ساتھ اپنی بھیج نہ اب کیا	سور و طعن شیخ و شاب کیا
خسکو مہونا ہو خلق میں نام	تجسب دل لگائی وہ ناکام
کیا کیا یہ تو خاک میں بھجائی	کیون نہ دلیں میری کدورت آئی
ہاتھ اوٹھا میری طہی تجی اب	ڈھونڈ لی اور کوئی مہرو اب
ابھی کچھ کم ہوئی ہی رسوائی	کیون زیادہ ہی مجلس آرائی
مشوق دل کی مہارت نہنی	پیشی کی جتنی معذرت نہنی
صدر ہی اپنی لا واپسے پر	رنج آیا خستہ خالے پر
مہربان وہ قمر لقا نہ ہوئی	خواہش گردش زمانہ ہوئی
مونہ بنا کر وہ اوٹھ گئی اٹنی	بات بگڑی زیادہ افغان سی
قرعہ برعکس مدعا آیا	میں سب ناچار ہو چلا آیا

سجده طالع کو پھر زوال ہوا	اپنا گہر خانہ و بال ہوا
قلق و جوش منفعل کیا کیا	مجھسی بیتابان شعل کیا کیا
اوس غذا و تپہ ربط زاری سی	باری اس کین پہ تپہ زاری سی
گہر غم ہجر و گاہ پاس وصال	خون زمان ہمد م تغیر احوال
کبھی چون سایہ خاک پر گرنا	کبھی بیتاب دُور تی بہرنا
کبھی جوش سرشک طوفان باز	کبھی آہون کا باند و سنا مار
تار و دم چلہ عرش پر باند ہے	کیا ہوا آہ بی اثر باند ہے
دم افسون نالہ سے تاثیر	جادو اوٹھی جیشہ چون تقدیر
اشک برباد دیدہ غم مین	خاک اثر آتش تپ غم مین
دور گردون سی مدعا پامال	دست حسرت کف عالمیصال
التجاء ادخواہ دور قفا	عاجزی شاکی جفا سی رضا
روز افزون تباہی احوال	الغرض یون ہی کٹ گئی نوال
اپنی کوٹھی پہ ایک دن تنہا	پہر ہی تہی وہ آفتاب تھا
اوس سی مین ہی ناگہان پہنچا	داد کو میری آسمان پہنچا
دوڑ کر لگ گیا گلی سی بس	زور کرنی مین جسطرح بی بس
وہ بہت اچکھوچٹا یا کے	تہی میری جان تلک لایا کے
صيد آخر ہوئی وہ نازک دوش	حلقہ دام تہا ز تہی آغوش
گر گئی باری دل مین تاثیر آہ	تہی مجرب قسوں شخیر آہ
کیا کہون رشک چشم ہم کا جوش	ہو گئی آتش غضب خاموش
ہو گئی دل سی دور کین عباد	مل گئی باری جو تہی اپنی مراد
پہر ہی وصل سی ہوئی بہر دوش	بن گیا گہر و دکان بادہ فروش

خوب ل کہو لکڑا ہٹا ہی مری	اوسکی دستک کی ہا ہی مری
در و ہجران سی شقام کیا	تنگ کامی کو تلخ کام کیا
دو نو کا شوق روز افزون تھا	کامش یاس کا جگہ خون تھا
مخون رات اس خیال میں ہم	دو نو جانب سی دل ہی ہر دم
مونہ تکی وہ چین چین نہو	سختی وس طبع نازنین نہو
پہم گردن رمانہ ترش قیب	ہر طرح جان و لکھو کویب
راہن تاب ہر و شعلہ و شمع	اب پریشان میں خاطر جمع
دوڑہ عشرت و نشاط رما	یونہی بچندار تباطرما
پہر نی رنگ سی کیا و بخون	ہا ہی نیزنگ چرخ و قلمون
چرخ کی طرح تفرقہ انداز	یعنی ایک پیرزاں شعبہ باز
ہوئی سر گرم خانہ ویرانی	بی سبب میری دشمن جانی
کیا حریفان دوستدار بنی	اوس سراپا و فاک یار بنی
لاسی اوس ساوہ رو کی کیا لگ	خیر خواہی جانی رنگارنگ
محرم راز و راز داری ہم	جب یقین ہو گیا کہ یاری ہم
ہوئے آخر ذریعہ پیغام	لگی ہوئی ہر ایک طرح کی کلام
میں جہان ہون بلا کی یجائی	جب بلائی وہ آگنی یجائے
ون نہ تھا ہی شب جدائی	ایک دن جو بلائی آئے وہ
پہنچی دیوان خانی میں ظالم	وہ ہونڈ کر سر ہٹکانی میں ظالم
درکشائی سخن دل آگاہ	بند دروازہ و کھٹا ناگاہ
باندھا تھا میں لکشا مضمون	شوق کو عشق نالہ سوزون
آج کیا بند و بست ہی رکھوں	آگ بولی کہ کوئی ہی تو بول

مینی میناب مہو کہا کیا ہے  
 کہا مینے کرہ کی آؤن گا  
 گئی بکری مہوئی وہ مایکین  
 جاکی اوس سی کہا کانی دان  
 تو سی ونکی لپی حزمین و ملول  
 اب وہ کہل کہل کب مین تجھ پند  
 رختہ درسی مینی جب جہانکا  
 ایک پر پوش تجھی غیرت حور  
 ہیری آواز سن نہ آئی نکل  
 جو مین یہ حرف تا ملب آیا  
 بات کہنی مین اوسکی کام کیا  
 مین جو آیا تو اتفات نہیں  
 اشک جاری مین دیدہ نمی  
 پوچھتا مہون سہرا باعث نکین  
 چلین بارہ مہوئی ساجت سے  
 پہر کوئی مینی کی طرح نہوئی  
 آج ملک مینی ہاٹن نشین  
 سی و سی چشم بی سبب تنک  
 رشک جب باعث کدورت ہو  
 اوسکو پروا نہیں ہی مرنا مہون  
 بن علی انتقام لون گامین

لگی کہنی مہین ملایا ہے  
 ایک دو شعر کہی آؤن گا  
 مہونہ بنائی تہی چین چین  
 بی خبر کس طرف ہی تیرا دیان  
 وہ مین عشق و نشاط مین شغل  
 ویکہر محلو کر دیا ورسند  
 اور عالم نظم پڑا وٹا نکا  
 پاس پٹی تہی اوٹکی آپ سی ور  
 مین سی بولی آؤنگا تو چل  
 گئی وہ ماتہ سی غضب آیا  
 قصہ دوستی تمام کیا  
 وہ نظرو سخن ہاٹن نہیں  
 بات ظاہر سی حال پر ہم سہر  
 خرموشی وٹان جواب نہیں  
 سرگرائی پڑھی سجا جت سی  
 صلح اکلی کس طرح نہ مہوئی  
 و ہم طوفان وٹا نکا نہیں  
 و سی غصہ سی غضب تنک  
 پہ صفا سی کی خاک صورت ہو  
 چند سی اور انتظار مہر تا مہون  
 سچ کسی اور سی ملو نکا مین



<p>بطف پر فلک ان کیوں نہ گئی ایسی ایسی سیہ شبین آئین دیکھیں گی دیکھائی کیا کیا مومن تو ہی اپنی نام پر جا چھوڑ لفت مجاز سے کو کب تلک حسرت صال انات رنج و اندوہ بی نہایت کیوں کتنی کی ہی یا نہیں تعلیم</p>	<p>عمر کیا ہے کہ ایسی غ و بی ایسی ایسی بلائیں دکھلائیں ہی ابھی سترہ برس کا سن نام کو ان تہوں کی آگ لگا کر سلام ایسی عشق بازی کو کیا نہیں جانتا تو حال انات حیلہ اندیش کی شکایت کیوں آیت ان کید کن عظیم</p>
<p>نام میں چند نالہ ہم کینچ دار و مرز کب تلک یوں پہر لب سی میری لگا دے ساقی میں پہر روز نامی گلشت اب دور فلک سی دل ہوا نشاد میں جلوہ نور بہار کے دن ترتین سمن کی میں یہ آیات کیا رنگ چمن بہار پر ہے آیا سی منظر جو سر و لبستان اور دیکھہ کی کی جلوہ ہاشمی شمار ہی وجد فزا تو ای بسیل دلکش ہی غضب جلدی تھری</p>	<p>ہمچو تاریخ گلشت فصیح بس جام میں بہر شراب گلگون ساغر کئی متصل ملا دے ہی غربت باغ بر بہر و شب ہی نام حمل کا مہر آباد بدستی بادہ خوار کے دن گلکشت چین کی میں یہ آیات عالم گل و لالہ زار پر ہے شمس و کھر باسی سخت حیران پابند طرب ہی سہر و آزاد قربان ترانہ مائے بسیل کیا خیر ہی مائی مائی قسمی</p>

باغ ہی ہی ہو انیم کتنے  
 کیا کیا ہی چار نامی دہوم ابر  
 چل سوئی چین بہار دیکھین  
 بیہین لب آجھو ایکدم  
 شاید سیرج چین آئے  
 پامی دل بقیہ ارتکین  
 ہو چارہ پیر درد الفت  
 پامال نہ یوں کر می غم عشق  
 اس سچ و عذاب ہی چین ہم  
 خواب کہان تلک ہی دل  
 گہرائی میں جب سیاہ بادل  
 اندی ہی وہیں سحاب گریہ  
 چلتی ہی جو باد نو بہار می  
 جب دیکھی ہی سبزہ لبہ لباتا  
 لالہ کا خیال آئے ہے گر  
 گلبرگ کہین جو دیکھ پایا  
 یاد آئی ایک عذار گلزنک  
 زینتی بزم کا بندہ و ہیان  
 وہ گوچہ حلسم رشک گلزار  
 دیکھین تو یہ فصل کیا دکھائی  
 آگاہ مال کار سے ہو

ہی روح فتنہ انیم کتنے  
 آگاہی مدام جہوم جہوم ابر  
 سیر گل لالہ زار دیکھین  
 پہنچائیں سب سبویہ یکدم  
 جی نہری کچھ اضطراب جاتی  
 سرور ذرا ہو جان غمگین  
 اوڑ جاتی جہان ہی گرد و کلفت  
 جیسی دی عذاب ہر دم عشق  
 اس حال خراب ہی چین ہم  
 ترپی ہی شراب کی لٹی دل  
 اور پرتی میں بس نگاہ بادل  
 پہنچی ہی فلک تک آب گریہ  
 دم بہرتی ہی جی کا بغیر ہی  
 کیا کیا ہی یہ جی ہی تملاتا  
 پڑ جاتی میں تازہ داغ دل پر  
 خواب دل آنکھ فی بہایا  
 دل غنچی سی پشتر موتانگ  
 جون بوسی گل و گلی بس و ان  
 سر جاتی ہی پیش چشم کیار  
 کیا کیا یہ بہار گل کہلاتی  
 واقف میری حال زار ہی ہو

ہی بہہ ہی زمانہ غمکاری	ہی بہہ تو وقت دوستداری
پہر سوئی چلی ہی وہ ہی حالت	اگل سی ہی یعنی پہر ملاست
بیتاب ہی جان ناتوان پہر	اب عشق مچا ہی مہر ان پہر
سینہ میں خلش سی پور ہی ہی	پہر دل کو تپش سی پور ہی ہی
پہر آن لگا سلام عہد کا	پہر پہنچی ہی اب پیام لم کا
پہر زخم جگر بستے ہی گل پر	پہر داغ کہن ہی نازہ و تر
پہر چہرہ بنا ہی عہد ان زار	پہر چشم ہی خوف نشان و خنبار
پہر ہاتھ ہی مایل گریبان	پہر دیدہ تر ہی رقبہ دامن
پہر ہی وہی بھجوری کا عالم	پہر آن میں وہی غش پائی ہم
پہر سینہ کا زخم خندہ زن ہی	پہر ناوک و رد دل شکن ہی
سرنالہ ہی ہم نواسے بلبل	پہر داغ خون ہی سر پہی کل
پہر ہی وہی اضطراب دل کو	پہر ہی وہی ہیج و تاب دل کو
پہر ہی وہی ہے وہی تپسہ	پہر ہی وہی سنگل و زوہی سر
دسارے نالہ سحر گاہ	پہر ہمدرد ہم نفس ہوئی آہ
مورنبہ لگنی لگا ہی کچھ خفاں پہر	گستاخ ہی آہ و خنجکان پہر
دیتی ہی قرار بہ قرارے	غم کرنی لگا ہی غمکاری
پہر خار سی چھتی ہیں جگر میں	پہر ہی سر سرشت سر میں
پہر کر میری واسطی قفس ہی	پہر کو چہ یار کے مہوس ہی
پہر سینہ ہی گرم سار ہی ہی	پہر آنکھوں سی خون لہی ہی ہی
نالی سی برس رہی ہی آتش	پہر دل میں میری لگی ہی آتش
پہر اوتھتی ہیں شعلہ سی ہن ہی	پہر جھرتی شیراز ہیں سخن سی

دوتا ہوں کر دل کہنیں لگ جاسی  
 ایسی کسی کی پرن نہ پاسے  
 ایسا نہوایا بیوفا نہو  
 میں چاہوں اوسے وہ بچا ہی  
 میں وہ سپہ مروں مری نہ پروہ  
 اوس سے بھی عشق ہی نہایت  
 بجران کا بھی ملال ہر دم  
 بیان چشم میں سرسہ خاک دے  
 بیان لہیں بہر ہی اسید دیدار  
 بیان چشم کو خواہش نظارہ  
 اور اوں ہی صال کی حکایات  
 وہاں نہ مین راگہ مہور نہ ہو  
 وہ غیر کی ساتھ شب گذاری  
 وہاں وسعت خواجگاہ گلزار  
 وہاں زانو سے غیر تکبیر  
 وہاں سو سے قریب عشق ہی  
 وہاں بہو سوئی وہ ہم غوش  
 ہوسوں کی حد و فری و ہائین  
 وہاں موندہ میں بان شمع فوس  
 وہاں وہ تو ہم طعام کہا میں  
 وہ می کی سبویا کہیں مان

پھر اور نہ سر پہ کچھ ملا آتے  
 چارہ حسد سے مار ڈالے  
 جو جسم کو عیب جانتا ہو  
 میں اوس سے وہ اور ہی نہا ہی  
 میں جان دون و سپر اور پروہ  
 مجھی وجہ سے چاہ کی شکایت  
 غیروں سے اوس وصال ہر دم  
 جہانگی وہ عدا و کجاک دے  
 وہاں ل پر قریب کی ہ خسار  
 وہاں غیر سے سب دم اشارہ  
 اور میری پوچی بہول کربات  
 بیان مانو نکا مار بندہ گیا ہو  
 بیان بندہ آئی غم کی ماری  
 بیان اپنی نصیب بستر خار  
 بیان سخی دہرا مہر کی تہر  
 بیان جانی ساتھ دھکار  
 بیان ہدم بیشتر بدوش  
 ہم جانی تو کام جا میں  
 بیان حسرت لب گزیدن فوس  
 ہم مفت کا غم دم کہا میں  
 ہم دل کا لہو پاکرین بیان

او لکو هو سرور په کونجو منم  
 و چېن سى کافي پاتى قفات  
 لگتا سى وړان شکر و سى  
 مستشوق پين چنى پوهان  
 پين پنى پيه عاشق و سى  
 عاشق کو چو پچ و تاب پين  
 بي در و نه و کيهين حال و کا  
 عشاق تو کنه چين آه پر و و  
 رو چار طلق کى ماري نالى  
 هر گز نه او هر کو کان کيهين  
 بنسدين جو پوه شکر کو تو  
 دشمن کو پيه و ستار سچدين  
 جو لکو سچا سى او سکو چاين  
 جو کوئى کر سى علاج انکا  
 غمخوار کى اپنى جان کيهين  
 جو کيهين دل دل و سس کيهين  
 جو بات کر سى اوس سى خوش  
 جوان کو بهلا سى ياد کيهين  
 جوانکى وصال سى پوه سرور  
 جسکو نهو حسرت ملاقات  
 جو کوئى که مائل و فضا پوه

موه عيدا و نهين پين محرم  
 پيهان و لکو پوه اضطراب نرات  
 اولى خدران شکر و سى  
 پيه ايک پين کسکى شکر پين  
 پين پنى سى و ستونکى دشمن  
 آرام سى زلف کو بنا مين  
 تو پى نه پرى و بال او سکا  
 پيه کر تى پين چشم سره آلود  
 عاشق گه سى لب سى گر نکالى  
 پيه گاني مين اپنا پيهان کيهين  
 راحت که سى بقدرار کوئى  
 بيگانه و شان کو يار سچدين  
 ايسون سى پيه پوه فاني پين  
 اوس سى ربه خوش مزاج انکا  
 جو جان دنى و سکو مار و مين  
 جوان سى بولى اوس سى پين  
 جو ياد رکى و ده پوه فراموش  
 ناشاد رکى تو شاد رکيهين  
 اوس سى کيهين مبدم که چل و و  
 انکه چل سى پين کيهين او سکو نرات  
 بيچاره پين عهده جفا پوه

اور جب کہ ہو غمِ حیدامی	اوس سی گرین یہ بیوفا سی
ہوں کشتن خون گزشتہ شاد	معتشوق نہیں ہیں یہ بیوفا
جو کوئی کہ ان کی چچی مر جائی	ان پر سی نثار جان کر جائی
وہ عشق میں انکی جان سی مائی	دو رخ کا عذاب سریل مائی
بہنگام پسین نہ آپہرین پاس	کیا عذر بجائیں جانی و سوس
ہوں گزشتہ سی و سکی خوش و شاد	فریاد یہ کیا ستم سی فریاد
حسرت سی نہ مانتہ کو ملین یہ	تا بوت کی سہا تہ لہ چلین یہ
تا حسرت دل نہ کچھ کہی وہ	محرورم اوس طرح رہی وہ
دو اشک نہ آنکھوں سی بہائیں	چہلم میں سو ہم میں یہ بتائیں
پیشین نہ اوس سی یہ کہوں کربال	روئین یہ ہونہ یہ پرک دمال
ہو دین نہ شریک محفل غم	دیکھیں نہ بہا رخیل ماتم
آپہرین گزشتہ یہ لوگ اوسکا	دو دن کرکین سوگ اوسکا
بہت وقت سی ہو پاں کہائیں	آج آپ کو اور بھی بنائیں
اکوہہ عناسی دست و پا ہوں	اغیار نہ دل میں بلخا ہوں
خاطر ہو عدد کی مائی منظور	سہ روز سی ہوں زیادہ ضرر
اور اوسکا نہ ہو خیال ہرگز	مخزون نہ کرسی ملال ہرگز
افسوس وہ مراد ناستاد	ایک روز نہ آئی ہوں گریہ
سیج سی یہ ایک بیوفا ہیں	ہیں جتنی حسین بری ہیں
میں حال کو انکی جانتا ہوں	افعال ان کی جانتا ہوں
اسد بھی بچا سی ان سے	ہرگز نہ خدا ملا سی ان سے
لی شوق سی جان گیر ہو کار	یہ محکونہ دی یہ نہ بچ و آزار

<p> ہر آن ہی مرگ ناگہائے  دورخ کی عذاب ببول  بہر شعلہ وہ ہی جو سروٹہای  بیمہ داغ وہ آتش جہان سوز  بہر عشق ہی رنج جاو دلے  گو آپ کہیں نہیں دیاول  گرستی تو کچھ بیان کرو نہیں  ہیں چند فغان عاشقانہ  ہی قصہ داستان صادق  کیا حال عجیب نشین ہی </p>	<p> قرآن اچل پہ زندگائے  لیکن نہیں تاب سوز جانگاہ  اخرامی حجیم ہی جلائے  ایک جکا شرار آسمان ہونے  مکن ہی نہیں نجات پانے  پرو کہیں ہیں عاشقان کمال  ایک راز بہان عیان کرو نہیں  آلودہ درو سے فسانہ  ماز صنم و نیاز عاشق  افسانہ دعا آفرین ہی </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### آخانروستان

<p> اس شہر میں ایک نوجوان تھا  تھا نام تو مومن اور دین کفر  رسوائی زمان و تیرہ ایام  دل بستہ دام تار زمار  سرخ خط سیاہ مست کافر  رابطہ او ملکوتیان نادین ہی  آشفہ کا کل پریشان  خونبار فشان کہہ ہونہ دیکھا  وقف غم و درد گہ نہ پایا  مدہوش شہر آب نوجوانے </p>	<p> عشاق میں شہر کہ جہان تھا  جان محبتان و دل نشین کفر  آوارہ و سہرہ گرد و دہنام  جاروب کشن کان خسار  تھا ایک ہی بت پرست کافر  دنیا سی نہ کام کچھ نہ دین سی  انداز پرست کفر کیشان  سرسو نگران کہہ ہونہ دیکھا  گرم دم سرد گہ نہ پایا  سرسار نشاط و شادمانے </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مشتعل سرو و طیش انزات	آرام و طرب بین سرف اوقات
سر مست می مراد و یکسا	ہر دم اوسے شاد شاد و یکسا
بہوئی سی حسین حسین دیکھے	وہ طبع کہی غمین نہ دیکھے
سر وقت ہر آن مسکرا نا	جون غنچہ سد اکہلی ہی جانا
صد خندہ و وقتہ پیالے	جون شیشہ سیر قلقل سے
اشعار کا دوق بی نہایت	دیوانوں سے شوق بی نہایت
علم شعرا میں فساد کامل	تقصیح سخن پہ طبع بائلی
ختم اوسے پہوئی لطیف گوئی	بی بند لہسنی نہ بات کوئے
تہا یا غرض جہانین تہا جو	مل چلنی کی ہر کوس سی تہے جو
ساری ہی جہان کی شنائی	ہر پیر و جوان سی آشنائی
یارانہ دار تہا طحید	اور محبسی تو اختلاط حید
وہ میرا میں اوں کا محرم راز	بہم دم وہ میرا میں اوں کا دم ساز
دو قالب ایک جان گویا	دو یکدل و یک زبان گویا
سو عہد و فاکہ مسبد تہو	پیان نباہ کے بہم تہے
المدری جوش گرمی خون	تہی تحک کھی حد سی افزون
بہولی سی کہہ جو حد از ہونا	اور آنکہہ سی ایک ذرا ہونا
جون معنی و لفظ دونو تو ام	جون زونیا ز دونو ہسم
ایک رشک پریشی دل لگایا	ناگاہ کسی سی دل لگایا
ایک تہچہ نگہ کی پرچی کہاؤ	آنکہہ آفت جان سی لڑائی
موسن ہی بنا برہمن افسوس	ایک بت کا ہوا وہ آستان بس
بیگانہ رہی جو آشنائی سی	کی دوستی ایسی ہیو فاسے



یار اپنی ہی گون کی ایک عیار	جیالہ دل فربہ سحر
باتوں سے توڑ پکے کیا محبت	اور دل میں ہنوز راجت
دیکھی جو ادھر ہی یوں لگا وٹ	سمجھا نہ کہ سب یہ ہی بناوٹ
الفت ہی کہاں کہاں ہی پری	باتیں یہ فریب کی ہیں باری
ہیں سب یہ فریب ہی کی نگ	ہیں دام میں اپنی اپنی کی شنگ
ہی اتنی جو گرتی ملاقات	ہی اول عشق کے مدارات
آخر ہی وہی غم جہالت	و وہی گلہ ٹٹے ہو فالت
آغا زمین پائی جو بہ آرام	سوچا نہ کہ کیا ہی اسکا انجام
سمجھا کہ سد اپنی کی یونہی	یہ مہر و وفا ہی کی یونہی
اب رنج محال مرتے مرتے	ہی عیش وصال مرتے مرتے
ستی کی نہیں کہی یہ سوز	افسانہ طہ از سے بدلتوز
بیان غیر نہ آسکے گار نہار	ہر ایک ہی اسکو کیا سروکار
کٹ جائیکی یوں ہی نہ گانی	اب محکوم ہی عیش جاودانی
یہ مشغلہ سیر زمان رہی گا	ایسا ہی بس آسمان رہی گا
چند ایسی خیال خام میں ہ	آتی ہی بس آیا دام میں وہ
رہی لگا سچو اس کشر	جانی لگا او سکی پائیں کشر
دیکھی جو ادھر ہی طور الفت	سمجھا ہی اسی میری محبت
جب ہو گیا مرتبہ یقین کا	بس پھر تو یہ مہر و مہین کا
پایہ جو زرا و مان ٹھکانا	سب جانی کا چھوڑا آنا جانا
ہم ہی ہی رہی پھر تو وہ بات	ایک مرتبہ ترک کے ملاقات
کی ہمیں بہت تلاش و سکی	پر پائی نہ پور و باش او سکی

دیکھنا نہ کہیں نشان اوسکا  
 ہر چہ تلاش کو بکوکے  
 لیکن کہیں کچھ اثر نہ پایا  
 اوس سے نہ ملی گئی برس ہم  
 ایک روز ہوا ہی روح افزا  
 جنش دہ دست دیا تصویر  
 تکلیف کن سیاہ ستے  
 بربادہ نشان تو بہ  
 زاہد کی جو وہ ہوا ہوتی  
 اور اوس پہ وفور ابر باران  
 ابر و گل و سبزہ سب طریق  
 بس دیکھ کی اوس گھر کا عالم  
 کہنیا ہی ہوئی داسن دل  
 جی چاہا کہ سیر و شت کیجی  
 دل میں ہوئی اپنی جانی صحرا  
 آخر ہوئی مضطرب شتابان  
 دیکھیں تو کچھ دور ہی ہی عالم  
 رخسار زمین پر سبزہ ہر سو  
 ازبکہ ہی سبزہ جلوہ آرا  
 یوں سبزہ گیاہ جانفزا ہی  
 کیا یوں جو ہی جوش سبزہ بچہ

سرگز نہ ملا مکان اوس کا  
 ہر عیش کدہ میں جستجو کے  
 بیدید کہیں نظر نہ آیا  
 ملنی کو گئی ترس ترس ہم  
 دم جسکا بہرے دم سچا  
 تن پرورد جانفزا ہی تصویر  
 مفتی طریق سے پرستے  
 رخسار گر خانان تو بہ  
 کا ہی کو رہی ہوئی جنت  
 شگائے عید بادہ خواران  
 افلاک و زمین سرور انگیز  
 اپنی نہ تھی اختیار میں ہم  
 ہر کی تپ شوق گلخن دل  
 ہی ابر شہاب ناب پیچی  
 زنجیر بنی ہوئی صحرا  
 لی اپنی گئی الفت بیابان  
 صحرا ہی نہیں بہشت سی کم  
 ریحان خط عذار گل رو  
 ہی خاک طلسم چرخ خضر  
 گویا خط یار دلربا ہے  
 ہم چاہی مسجدن ز مرد

خود رو گل دشت کیسی کیسی  
 ہر رنگ کی گل جو بین نمودار  
 ہی سرخ تر شک لالہ گل  
 جام می لالہ گون سی خالق  
 ہی کوئی اگر سیا سی مائل  
 ہی ترو تو نور چشم گلزار  
 اور ہی جو سپید تودہ و خواہ  
 ہم جلوہ دل سپر ہم نام  
 ان پہو لون سی ہی میں نگین  
 شرمائی ہی بیدی گون سر  
 گردشت ہمیں ہی غیر باغ  
 سنبل کو پیچ و تاب کیون ہر  
 منہا سیر کس قدر گرم  
 او سوخت کہ لطف آسمان تھا  
 میں موخیلے تماش  
 ہی مایل عشق شادمانے  
 قسمت نی زمان ہی م دیا گے  
 ایک اور ہی تازہ گل کہلایا  
 تھا آب جو زیر کا ہنہاں  
 تہی سیر کہاں کے کیا تماش  
 وہ سبزہ کہ باعث طرب تھا

شاید کہ بہشت میں ہوں ایسی  
 صحرائی زمین سی صحن گلزار  
 ہم رنگ سر شک خون بسیل  
 داغ آتش جلوہ شقائق  
 سو دیدہ اہل حسن کامل  
 یا جلوہ حسن عاشق زار  
 جیسی شب ہجر کی سر گاہ  
 جانسوز نجوم آب اندام  
 صحرائی نگار خانہ چین  
 فوارہ آب حوض کوثر  
 ہی لالہ کی دل میں کیلی داغ  
 احوال چمن خراب کیون ہی  
 گلشت میں شبنم شہر گرم  
 ہم پر پیہر پہر مہربان تھا  
 ہر سمت روانہ بی تماش  
 دم دیتی ہی ہم پند گاہے  
 سیم سخت زبون لی کیا کیا گاہے  
 عینے وہ جوان یاد آیا  
 غم عین سرور میں ہوا دمان  
 کچھ اور ہی تو تھا تماش  
 وہ گل کہ لٹا کا سبب تھا

و وہی میری حق میں ہم ہوا پہر	و وہی سبب الم ہوا پہر
بہی بڑی موجب تبسم	اور موجب ابر کا ملاطسم
ہی ہی پہراوسی فی جی جلایا	ہی ہی پہراوسی فی خون ولایا
طغیان سرشک چشم گریان	خارت گر خانان طوفان
نابین رعد آہ و زاری	اکش وہ برق ہیرا رسی
تہی ہم جو گئی پی تماش	سو آپ ہی بن گئی تماشا
انقصہ بنگ آگیا دل	سہر گرہ کس طرح لگا دل
روی ہوئی ہم حللی دمانسی	دو چار قدم حللی دمانسی
بی طرح قلع نصیبان تھا	گہ آنیکا مویش پہر کہاں تھا
بیاب ہوئی خبر چلے آہ	لی جوش خون میں ور ہی آہ
گمرا ہی ہر ایک کام پر پھی	گمرا ہی تھی کاہیکو خضر تھی
او یکہو تو یہ بخت کی رسائی	گمرا ہی کی ہی رہنمائی
یعنی اوسی حالت قلع میں	وارد ہوئی دشت قلع میں
کیا دشت کر شک دشت مجنون	جس سی کہ ہو کر بلا کا دل خون
سہر نہ بہار صبح خون تھا	سہر سنگ دمانکابی ستون تھا
سہر نخل بجال صاحب ق	سہر موج باد آہ عاشق
سہر نعمہ طائران صحرا	جون نال قیس و خشت افزا
سہر برگ درخت چہرہ زرد	سہر چشم طلسم چشم پر درد
ایک شخص بہت خراب ستہ	چہرہ پر غبار غم نشستہ
پٹیا تھا جانشین مجنون	خیران و ملول خوار و مخزون
کیا تن نہ خاک الداد	کیا صورت پاک الداد

یہ جلوہ حسن نا تو اسنے  
 تشریح کا صفحہ وہ تن زار  
 کیا جب سے نور عشق تابان  
 لٹکی ہوئی سر سی بال سر کے  
 کرتی تھی بیان وہ خم نجم بال  
 وہ موئی سی شب جدائی  
 وہ بال کہ زیب بخش سر تھے  
 بس یک سر نو کو جہاڑے گر  
 سر پر گل داغ یوں نمودار  
 سب جان جبین کی چین سی ظاہر  
 حیران سا چہر آئینہ دار  
 در دل پوشہ ہم بہ گیسو  
 آنکھیں سبب سر شک گلگون  
 شرکان موسیٰ شہر سیدان  
 اب آنکھوں میں ان شک جو بہر آئی  
 ظاہر رخ مردک سی ہی غم  
 بین وزنہ سیاہ پیرن کیوں  
 پر غم ہی تو انکو کسا ہی غم  
 جاری ہی جو متصل سدا خون  
 بیوجہ کہاں یہ ہا جڑ ہے  
 ہی کچھ تو کہ ہی کچھ اور طہر

زیبا اوسے لاف لہن ترانے  
 ہر سرگ و پی غم خن نمودار  
 مسجود سے آمد خیر ابان  
 تہی ضعف سی کیا وبال سر کی  
 سب جان کی بیج و ناکل حال  
 ہاں ہجر کی رات سر پر آئی  
 آلودہ خاک اسف در تھے  
 پیدا ہو و بین زمین دیگر  
 جون لالہ ہو زیب بخش ستار  
 قسمت کا لکھا جبین سی ظاہر  
 سو نہ زرد بزرگ زعفران زار  
 ناخن کی خراش نام ابرو  
 جون جام شہر سید پر خون  
 بیا خار کہ دل میں تھی وہ پنهان  
 وہ گریہ کی ساتھ باہر آئی  
 ہی ان کو مگر کسی کا ماتم  
 بین دست ترہ سی سیدہ زین کین  
 ماتم ہی تو کسا سے یہ ماتم  
 شاید دل زار کا ہوا خون  
 یوں ہی یہ فلق کہیں ہوا ہجر  
 کچھ تو ہی کہ ہی نظر ہی کچھ اور

دل خون کن آہ حسرت الود	اندازی نگاہ حسرت الود
چون طرہ خم نجم پریشان	انداز نگاہ چشم حیران
وہ کان کہ برگ شغل ماتم	وہ کان کہ دجلہ جل غم
صدر برگ عذار پارہ پارہ	سخت دل چاک کو شوارہ
لب یا بر عسہ فخرم	بینی تہے کہ شمع بزم ماتم
چون سبزہ تربت شہیدان	سبزہ سریش لب مایان
ہیہ لطف فغان شعلہ زاتہا	ایک داغ سیاہ خال ساتہا
لب ہو رہی لالہ رنگ و گلگون	آموئی جو شیکے منصل خون
سورخ نئی گلو دمان تہا	سر گرم فغان دمان کہان تہا
یا زخم میں زنیہ ہامی لباس	وہ دمان تہی وہ وقف لہدیا سر
خنجر سی زیادہ تر روان تہی	خنجر تہا لہے یازبان تہی
یا شعلہ آتش جسم	تہی یا کوئی تیغ آتشین دم
جو سو کہہ کی زرد ہو گیا وہ	تہا سیدن قن تو سبب تہا وہ
تہی حسین ہو کی کہوٹ صہبا	گردن کر مئے الم کا سینہ
عروانی کی جابرہ کار بیان	کیا دست جفا گلو سی چہان
آغوش کشادہ چشم حیران	امید نعل وصال جانان
تہی ماتہ کہان بنال گل تہر	داغ او سکی زبش مال گل تہی
جون ست نگا چہہ گلگون	پوچی تہی جوا شک چشم پر جون
یا نخل چنار کا دچہہ	اوس سوختہ دل کا تہا وہ چہہ
مان پنجہ مہر سے فزون گرم	کیا دولت سوزش زدن گرم
غواں سا بن رہا ہی سینہ	تیرون جی چین رہا ہی سینہ

زخموشی جو خون لہی جاری  
 ہرزخم سی کہا بہا خون ہی  
 سینہ میں بس بنان ہی کش  
 کاشش سی یہ حالت تن زار  
 ہی فرق جو استخوان میں باہم  
 ہی قید میں مرغ جان غناک  
 ہتی پشت خمیدہ یا کمان ہے  
 دل سینہ میں تہا ریکہ مضطر  
 اس لکڑی کو عین کوئی نہ سیاب  
 مان کہی تو مرغ نیم بسمل  
 وہ جوش قلق پرانی گراہی  
 اسکی تپش ایک جہاں ملاوی  
 لاغوتہا ہیچ ہم کس دہی  
 پیشانی چین نا کرہ ہے  
 وہ ناف کہ بحر غم کا گرداب  
 یوں دیدہ جان سد جو دہی  
 کہتا ہی حجاب چپ ہی سنا  
 پیرتی نہیں کام میں بان کچھ  
 چپ خاموشی کی چاہی ہو من  
 سرازیو کا جو دہن ہی اسان  
 یہ ساق کا حال ضعف ہے

ہمتا نہیں متصل ہی جاری  
 سینہ نہیں آتشا خون ہی  
 یہ بال نہیں ہواں ہی کرش  
 پہلو کی سب استخوان ہواں  
 تشبیہ بنائیں اسکی کیا ہم  
 پہلو ہی نفس یہ اسکی میں کپ  
 تہا تیر کہ آہ خوشچکان ہے  
 رعشہ کا ساتھ اخلل بدن پر  
 سیاب کہاں ہی سیابیتاب  
 پیرا دسکا کہاں یہ مضطر ل  
 دو چار گنر آپ شاید اور جانی  
 ہرز لرزہ آسان ملاوی  
 پرتی ہی کمر میں مل ہو اسی  
 ہتی زلف کیسی یا کرہ ہے  
 وہ ناف کہ چشم جان بیتاب  
 کیا راہ اجل کی دیکت ہی  
 یہ حرف نہ گفتنی نہ کہتا  
 ہی مہر دہن حجاب ہیان کچھ  
 انگشت بلب جاسی ہو من  
 ہی زانو و فرق کوئی جو گان  
 ہی سلسلہ گران رگ و پی

اور پشت سی ہوگی نمودار	صحرای حبیبی جو باد و عین خار
جیسی کہ ہوا پشت صحرا	بہ حال شہرنگ پشت پاک
اور اوس سی ہی لہو کی نالی	پاؤں کی چوہوں کی خام چالی
عالم عجیب ایک بہار کا ہے	اور اوس سی جو پاؤں تیرے ہی
خوش رنگ کسی نگار کا پاؤں	جیسی کہ جناسی یار کا پاؤں
جیسی شجر خزان رسیدہ	بہ حالت قامت خمیدہ
جون بیدا دسر مرا تھیں	وہ قامت خم الم فزایوں
والدو سی جوان مطلوب	دیکھا جو نگاہ غور سی خواہ
تہا اور کچھ اور ہو گیا کچھ	پراور ہی طور ہو گیا کچھ
نسیان جون سی جو سی	نی ہوش آشناسناسی
جون نگہت گل ز خود رسیدہ	جون خشک شجر ستم کشیدہ
جون عدبندت اہ وزاری	جون بہایت شکباری
دیک کا ہی لغت جون خیر	برآہ کرب پی شہر ریز
جون لوحہ مرگ لہو جان ہی	جون نالہ زینت زبان ہی
سجھی جو بہت خیال کر کی	القصد سنا جو کان دہر کی
افسانہ الفت صنم ہے	نار بہین حرف درد و غم ہی
ند کو رحمت بتان ہی	ایام گذشتہ کا بیان ہی
ہی حالت دلی قصہ خوانی	ہی ورد زبان غم نہا نے
ہی یار سی نہ کر م گفتار	یعنی ہی ز بس تصور یار
اسی شعلہ آتش جہان سوز	اسی خلوہ برق خانمان سوز
اسی موجود قتل بیگناہان	اسی طعنہ زن فنون نگاہان



ای غارتِ جانِ جهانِ مومن	ای آفتِ خامنانِ مومن
ای دلبرِ و دلربائیِ لدار	ای کافرِ بیوفائیِ عیار
ای محرم و محرمِ منا	ای همدم و همدِ سچا
ای مهرِ عروجِ کجِ اداستے	ای ماہِ بروجِ بیوفاستے
ای نقش و نگارِ مسکینِ جن	ای مارِ بہارِ گلشنِ حسن
ای نورِ لبِ بوستانِ جلی	۱ سجدہِ پرسیِ نثارِ جانِ خوی
۲ ای جادویِ ہر فرخِ خسون ساز	بازیِ ودِ عاشقانِ جانباز
ای باعثِ قطعِ دستِ موسا	ای غیرتِ دلبرِ زلیخا
ای دار و درِ بقیہِ اران	ای مرہمِ زخمِ دلگاران
ای موجبِ آہ و زاریِ دل	ای باعثِ بقیہِ اریل
ای حوصلہ سوزِ چارہ سازان	آتشِ زنِ آزر و گذاران
کبتِ تکِ پیہستم کی طوطا لم	کبتِ تکِ پیہ جفا و جورِ ظالم
کبتِ تکِ پیہستم گر بگاشیوہ	کچھ پیہ ہی دلبرِ بگاشیوہ
کیون بہائی میں اتنی جو رنگو	آتا نہیں کیا کچھ اور تجکو
کیون رنج پسند غم کشونکا	کیا پسند ہی نہری ہوشون کا
یا ہی تیری ز غم میں وفا عیب	ہم ہی تو سنیں ہی سمدینِ کما عیب
کیا تو ہی جہان میں جینے ہے	آخر کو تے او ہی حسین ہے
میں اور ہی لوگ واقفِ ناز	اور میں ہی میں تیری سی انداز
رکھتی ہیں جہان میں او ہی آن	اور وہ یہ ہی لوگ رہی میں جان
مرتی نہیں تم یہ کچھ سچی تو	عشق میں آخر او کی بھی نو
تم سا نہیں کوئی شوخِ جلا د	کرنا نہیں کوئی ایسی بیدا

یہ بتی ہی طرح نکالی  
 سہ ناز واد استمگری ہے  
 جو جو کہ ستم کئی ہیں تھے  
 جو تہی بنائے میری جی پر  
 درپیش ہی ہو گئے سب سے  
 دیکھو تو نگاہ غور سے خوب  
 مجھوں ہی تہی کیا سلوک او کو  
 شیریں کہ وہ موجب جفا ہو  
 وہ ہی تو نہ تھے ستمگری  
 سٹیوں کئی بعد مر گیا کیا  
 سب کرتی ہیں پاس یا صاف  
 ہوتی ہی جو گرم نالہ بلبیل  
 ہی سرو کی دل میں جا ہی تھی  
 پروانہ جو دی ہی شمع چان  
 وہ ہی تو نہیں وفا میں کچھ کم  
 جل جائی ہی سریلی قدم تک  
 گشتان کا ہی چاک پرین گر  
 ایک تم ہو کہ ہی نہیہ حال میرا  
 پر تم ہی تو ہو گئی اب یہی  
 یہ ظلم تہی کہ کہاں ستم تہی  
 تہی حد ہی زیادہ صبر ہائے

معشوقی ہی آپ کے نرالی  
 عاشق کشتی آہ دلبری ہے  
 جو داغ مجھی دیں میں تھے  
 یہ ظلم کوئی کرے کسی پر  
 چاہی کوئی کا ہو کو کسی کو  
 ایسے ہی تو نہی کسی محبوب  
 ایسی ہی تہی یا سلوک او کی  
 شہور جہان میں ہو یا ہی  
 پہنچی سر کو کہن یہ کیسے  
 پر کیا کری چارہ قصا کیا  
 ہوتا ہی سہی کو در عاشق  
 کر ڈالی ہی چاک پرین گل  
 سر کہی ہی زہر پانی قمری  
 ہوتا ہی نثار شمع سہاں  
 پہنچالی ہی آپ بخل ماتم  
 روتی ہی تہی ہر تہی دم تک  
 ہی داغ کلفت دل قمر پر  
 اور نکو نہیں خیال میرا  
 تہی پہلی تو لطف کیسی ہی  
 کیا کیا میری حال پر کر تم کو  
 اظہار محبت نہاے

سہراہ ہی بس ندام کہانا	سچہ بن نہ کہو طعام کہانا
ایک خط کہی جدا نہ ہونا	ہرات کو میری ساتھ ہونا
می جانتے تھی حرام مجہن	سم تھا تمہیں می کا جام مجہن
دلدار می و دلہی ہمیشہ	تھی لطف و کرم ہی ہمیشہ
الفت کو جتا کی جی ہی سینا	بیں یکہ کی مسکرا ہی سینا
دلین سی طرح راہ کرتے	دزدیدہ کہی نگاہ کرتے
وہ بن میری زار زار رونا	وہ بن میری ہفتہ رونا
وہ بچو دو بچو اس مہنا	وہ میری بغیر او اس مہنا
ایک دم ہی فراق ناگوارا	غم چین چین سی آشکارا
سید فکر کہ سلیٹی ہوئی میر	گر کوئی کہری کی لگ گئی میر
و سو اس سہل ہی لین کہنا	ہیفائدہ ہی سہار ر ہنا
کیون آنی نہیں نہ کیا سب	کیا دیر کا یا خدا سب ہی
بیکس کے طرف نگاہ کرنا	گھر کو نہ میری تباہ کرنا
میں جی چکی اوس بغیر الہی	جو تیری رضا ہو خیر الہی
یا حلقہ در وہ دیدہ تر	وہ دیدہ منتظر ہوئی در
ساری حرکات و حشیانہ	بیاب وہ گشت صحن خانہ
یا قادر و یا قومی زبان پر	بیٹا قتیون کا زور جان پر
دیکھا تو خطر میں آن آئے	میں آیا جوتن میں جان آئی
کس ناز سی غصہ ہو کی کہنا	کس لطف سی موندہ کو دیکھ نہنا
جاو وہیں تہلک جہان تھی	کیون دیر لگی تمہیں کہان تھی
ہیان کا سیکو اب ہی آپ آئی	تشریف شریف جلد لائی

اب اور طرف جی تہارا  
 لگتا ہنیں اب بیان ذرا جی  
 اب میری ہنیں سی راہ ولین  
 اب کا ہی کوئی ہاگلی سی بات  
 یا آئے لگے گئے گئے تم  
 ہی یاد وہ رات دن کی صحبت  
 پہر وہی گلی سی لپٹی رہتا  
 اب سی میری لب ملائی کہنا  
 وہ سینہ پر لیٹ کی ستانا  
 وہ صبح اور اور سر زائے  
 وہ مونہہ میں باغی لذتیں بائی  
 اپنا جو ہوا کچھ اور ارادہ  
 پہ کیا ہی اداسی کچھ ادائی  
 وہ ماتہ کو رکھ کی خوش نگار  
 وہ ماتہ کو دمبدم چٹکنا  
 آہستہ لکانی آہ لائیں  
 وہ ماتہ کو زور سی چٹکانا  
 سر جہاں کی چٹکیاں لینیں  
 وہ نیچی پڑی سی تھلانا  
 وہ جی سی تنگ ہون لگنا  
 وہ چین چین ہو کی کہنا

انا ہی بیان کا ناگوارا  
 سزا رہاں سی مہ گبیاجی  
 ہی اور کسی چاہ ولین  
 یا رہتا ہی میری پیر نہرات  
 ویسی ہنیں مجھی اب ہی تم  
 آپس کی وہ الفت و محبت  
 یہہ بچ لڑا کتوں پہننا  
 بازو سی وہ سراوٹھائی کہنا  
 مطلب کی سخن پر روٹھ جانا  
 وہ میں خفگی وہ میں صفائی  
 طاس حرکت سی رختیں بائی  
 جی چا نا کچھ پس سی ہی زیادہ  
 کس ناز سی کرتی ماتا پائی  
 وا کرنی نہ دینا بند شلوار  
 وہ تکیہ پر سر کو دی ٹٹکنا  
 حیلہ کی وہ کیسی کیسی بائیں  
 وہ ہو کی تنگ کاٹ کہنا  
 آرزو ہو کالیاں دینیں  
 قابو سی تڑپہ کی نکلی جانا  
 کچھ میں نہ جلاتو روئی لگنا  
 کن بکسین ہی رو کی کہنا

ہی تجھ کو تو میری شغل و نرات  
 بہر تا ہی نہیں ہی جی تیرا بس  
 اتنا تو سچا ہے ستا نام  
 اس ظلم کا کچھ نہکا نا ہی ہے  
 یہ ظلم اوٹھائی کوئی کب تک  
 کیا جان ہی لینی کی چچی میں  
 منظور ہی ہے گر تو کہدو  
 مان مان تیری تاب میں سمجھی  
 چاہی ہی تو یہ کہ اسکو موت آئی  
 پہر اور کسی سنی ل لگاؤن  
 میں کیا ہی سلوک عاشقانہ  
 بیرحم تو اتبو محکودی چوڑ  
 اتنا ستا کہ جی ہی جائی  
 یزار میں سا لطف کیا ہی  
 ہی یاد وہ دوستی کا عالم  
 کس لطف سی چہر تی ستانی  
 ہو جاتا میں ہستی ہستی ہدم  
 کہتی کسی فی تمہیں کیا یاد  
 مان کنسی کیا ہی یاد بولو  
 لا تا گل و عطہ میں کہی گر  
 یہ گل تو عمل کیا ہوا ہے

اچھی نہیں لگتی محکودی بات  
 کرتا ہی نہیں ہی تو کہی بس  
 ہر شام سے صبح تک جگانا  
 آخر کسی اور کی ہی جی ہے  
 آہنچی ہی اتبو جان لب تک  
 ہی فائدہ کچھ تمہیں سی میں  
 گر جان ہی لینی ہی توی لو  
 ہی بات ہی قسم خدا کے  
 مرجائی یہ اور میری بلا جائی  
 انگہ اور ہی شوخ سی لڑاؤن  
 یہ رہ گئے الفت زمانہ  
 بس چوڑ خدا کے وسطی چوڑ  
 فرصت ہی کہ جان میں جان آتی  
 آسور میں وقت خواب کا ہی  
 وہ شوخی و دلبر کا عالم  
 گد گد لون سی خوب سامنا  
 آتی مجھی چکیان پیہم  
 آتی تمہیں چکیان سوا یاد  
 ہی کون تم اور سکا نام تولو  
 فرماتی یہ مجھی مسکرا کر  
 یہ عطر فسون پرنا ہوا ہے

سید سولگھون نہ میں یہ لگاؤں  
 آگہ دیکھتی تھی مجھی غم میں گر  
 کہتی تھی کہ آج خیر تو ہے  
 کسو اسطی قمر او داس سے ہو  
 کیا کس سی مو اخلاف مرضی  
 کیا مجھ سی خفا ہو سچ کہو تم  
 اچھا نہیں بند غم میں رہنا  
 سنہرے ل کی قید غم سی چھوٹو  
 کہتا کہ میں بات کچھ نہیں ہی  
 کہتی تھی کہ مجھی بھی چھپاؤ  
 کہتا میں قسم تمہاری جانگی  
 گر کچھ ہو تو مجھ کو کہو نہیں  
 کہتی کہ قسم دروغ کہا ہے  
 ایسی مری جان ہی کہاں کی  
 میں یاد وصال کی وہ راتیں  
 آئینہ کو رکھتے تھے لا کر  
 لو دیکھو زرا کہ خود انصاف  
 ہی دو لونہیں کون خود بصوت  
 پہراپنی غور میں جو آتے  
 خود بینی سی ہوش میں نہ رہتی  
 دیکھو تو بھو رحشتم بد دور

ممکن نہیں تیری دم میں آؤں  
 پاتی تھی کہی جو چین چین پر  
 کیسا ہے مزاج خیر تو ہے  
 کس سوچ میں تجھ سے سی ہو  
 کچھ تھیں کیا خلاف مرضی  
 کسو اسطی یوں او داس ہو تم  
 جانی ہی دو فکر مانو کہنا  
 کیا بات ہی کچھ ہونہ سی ہوٹو  
 کچھ آپ سی آپ دل غم میں گر  
 کچھ بات نہیں قسم تو کہاؤ  
 تم نے کوئی بات کب نہ انکی  
 کچھ بات نہ ہو تو کیا کہو میں  
 تنہی مری جانگی سہل جانی  
 کیون کہاؤ قسم نہ اپنی جانگی  
 میں یاد وہ شوخ شوخ باتیں  
 او کہتی یہ ہونہ سی ہونہ ملا کر  
 ہم دو لونہیں کسکارنگ سی صاف  
 ہی دو لونہیں کون ماہ طلوع  
 خاطر میں کیسکو ہی نہ لاتے  
 آئینہ کو پینک مجھی کہتے  
 یوسف کہ وہ ہی جہان میں شہور

کیا اوسکی ہی صورت ایسی ہی تھی	کیا اوسکی ہی صورت ایسی ہی تھی
خدا روسیہ وغیرین ہو	کیا اوسکی ہی ایسی ہی تھی گیسو
یہ حسن کہی ہو انہوگا	کیا ایسا ہی حسن تھا نہ ہوگا
ایسا ہی وہ چہرہ نکو تھا	مانا ہی کہ یہ ہی رنگ رو تھا
ایسی ہی خمیدہ مو ہو تھی	اور ایسی ہی موی شکو تھی
کیون میری سی کات تو ہوگی	بہراوسمین یہ بات تو ہوگی
ایسی تو ہوگی دلربا ہی	ایسی تو ہوگی خوش اداسی
یہ شوخ نگاہ تو ہوگے	یہ چشم سیاہ تو ہوگے
یہ گرمی گفتگو ہوگے	یہ خوش سخن کہو ہوگے
ایا تو خرام ہاں نہوگا	پامال روش جہاں نہوگا
سربا تین با نکین نہوگا	یہ فتنہ فراچلن نہوگا
ایسی تو ہوگی طرح داری	ایسی تو ہوگی عشوہ بارے
ایسی تو ہوگی دلہریے	ایسی تو ہوگی ہمارہ زیبے
یہ گرم اشارتین نہوگی	ایسی تو شرارتین نہوگے
یہ ناز نہوگے پر نہوگے	عمر ہی فتنہ گر نہ ہون گے
ایا کہ پس اپنی جیکو بہا یا	گرفندق پایہ رنگ آیا
کس ناز سی محکو دیکھانا	کس رنگ سی اور رنگ لانا
رنگین ہی باندہ لو یہ مضمون	شکر امیری حسینہ کو کہا یوں
ہی باد وہ شوخی اشارات	ہی یاد وہ عالم ملاقات
وہ بیان آہی گیا سب اثرت کا	سیلان جو ہوا سب اثرت کا
اور پاس جیاسی کہہ نہ سکتا	بس خواہشیں لسی رہ نہ سکتا

پر کیا ہی شرار تو تھی کہتا  
 انگڑائی کہی تو تھکے لیٹے  
 بین وعدی ہوئی تھی جو بھلا  
 کہتی تھی مجھی قسم خدا کی  
 گردیتی ہوں اس میں ہمیں کچھ  
 بے دل نہیں میرا میری بس میں  
 ہی مصحف رو کی لپی لگند  
 اپنی مجھی ناز کی قسم ہے  
 وہ رخ کہی رشک لالہ باغ  
 وہ طرہ عنبرین کی کا  
 وہ رحم کی کا یعنی میرا  
 وہ دل کہ کی کا مبتلا ہی  
 وہ آہ حبس نہیں ہی تاثیر  
 وہ حال کہ جسے رحم آوی  
 وہ دیدہ کہ خوفناک ہی  
 وہ دن کہی رشک روزِ محشر  
 شام غزالی سرِ بزم  
 لب تشنگی حسین عباس  
 بیدار سنگران بدکیش  
 تاب و تپ آتشین فناء  
 ان سبکی مجھی بڑا ہو گند

پیر و عین اشار تو تھی کہتا  
 چلون کہی اوٹھ کی چوڑی  
 ہی کچھ ہی وہ قول اور قسم  
 سو گند حبیب کبریا کی  
 ہو تیغ علی کی مار مجھ کو  
 جو تھکوتین ہوں میں قسین  
 اس روی نگو کی اپنی سو گند  
 تیری ہی نیاز کی قسم ہی  
 وہ سینہ کہ میری غمی ہی باغ  
 وہ دو دہل حزن کی کا  
 وہ درد کی کا یعنی تیرا  
 وہ جان کہ مجھ پی فدا ہی  
 وہ جرم ہی جسکی قتل تعدیر  
 وہ درد کہ جس ہی جی جی دگر  
 وہ نالہ کہ پا پر شش کا ہی  
 وہ شب میری زلف ہی سیر  
 صبح دہم در محرم  
 امواج طرات و شرم الیاس  
 فریاد ستم کشان دلریش  
 سوز دم سرد بیکانہ  
 سو گند بڑا ہو گند



ہی تجھی جی دے محبت  
 اور جیسا کہ تجھ کو چاہتے ہوں  
 مجھ کو تیری جان کی قسم ہی  
 ایسی ہی سی کی آشنائی  
 اس میں نہیں فرق یکہ ہو  
 جہوئی نہیں میں کہ راست گو ہوں  
 سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹیں  
 سچ جان کہ دلی سی تیر چاہ  
 کہتا میں اگر کہ جھوٹ ہی سب  
 معشوق فی کس سی کی فانی  
 تم ملا کہہ کہو یہ میں نہ مانوں  
 باتیں یہ بیانی کی میں ساری  
 باتیں لگی جیسی ہی بنانے  
 جس روز کہ بکری میری جان تم  
 پہر پوچھنی کی نہیں میری بات  
 ہو گا یہ کرم نصیب دیگر  
 کیا کیا نکر و گے یہ جفا تم  
 اسی وادی تیری بدگمانے  
 تو آپ زبک ہو فاسے  
 تہی جیسی کہ وہ کرم تمہاری  
 تہی جیسی کہ پہلی مہر اپنے

گو تجھ کو نہو میری محبت  
 تو دیکھو کیا بناتے ہوں  
 جس وقت ملک کہ دم میں مہی  
 اتنی نہیں مجھ کو ہو فاسے  
 یہ بات یقین جانو تو  
 اگر اس میں کچھ ہی جھوٹ بولوں  
 انکھ میں میری ساسنی کی پوٹیں  
 والد والد تم تامل  
 تم لوگ کسی کی موتی بدوک  
 ان قسموں کا اعتبار کیا ہی  
 ہرگز تمہیں با وفا سچا لون  
 دور دور کی چاہ ہی تمہاری  
 اوس سی کہو کہ گونجائے  
 بس خیر کہاں میں وہ کہاں تم  
 سستی کی نہیں کہیں میری بات  
 اور ظلم و جفا و جو بھیر  
 دیتی یہ جواب ہو خفا تم  
 اللہ ہی تیری بدگمانے  
 اپنا ہی ساسب کو جانتا ہے  
 میں ویسی ہی اب ستم ہارے  
 میں ویسی ہی اب جفا میں جان

پہر کیا ہی کہ اب نہیں دے عالم	آخر وہی تم ہوا رو ہی ہم
اس ظلم و ستم کا کیا سبب ہی	پراسکا مجھی بہت عجب ہی
کیا بات ہی ہونہ یہ صاف کہہ	ہو کس لٹی پر خلاف کہہ دو
کیا مجھی ہوا گناہ ایسا	بیوجہ غضب اور اہ ایسا
کیون ہو گئی میری شمع جان	کچھ بات تو کہنی گو بہستان
دل میری طرف صاف کیجے	کیا جرم ہوا معاف کیجے
ہو جائی ویسی ہی میری جان	پہر بہر خدا تمہاری قربان
وہی مسکے حسرت میں نکالو	پہر خلوت خاص میں بلاو
پہر وصل سی کا سبب کیجے	پہر ملکی شراب ناب پیجے
کب تک میں مہوئے اب ہر وقت	اب مجھ میں نہیں ہے تاب ہر وقت
مہوئے کوئی کٹر یکادم کا مہمان	بیتابی دل سے لب پہی جان
فانی ہی بہی خدا ہی باقی	اب مرنی میں میری کیا ہی باقی
کچھ جوش جنون میں کہ رہا تھا	اس طرح غرض بہک رہا تھا
یہ جوش کو طوفان موش آیا	اس جوش میں اور جوش آیا
منصور سے مرتبہ نہ کہ تھا	پہر و دربان انا انصاف تھا
اب طاق ہوئی طاق کوٹ	بس مومن دل گداز خاموش
سیوری درد و غم میں حالت	باقی نہیں اب تو ہم میں حالت
تہی شعر کہنا بہائی موزون	جاری ہی ہر ایک چشم خمی بن
اس سوز نہائی دل جلا یا	اس قصہ غم فی جی کہنا یا
اگلی نہیں تاب سامعین کو	گر ڈالا کہا اب سامعین کو
سی آگ کا شعلہ ازبان ہی	ہر حرف تیر شر و نشان ہی

زین بیش ز سوز سینه مخروتن چون شمع خاموش باش خاموش

## مثنوی سوم

<p>و ان سخن غم که شنیدم دل قول نمین آمده سالت چو نام شریت مرگ چکها دمی محکو دسی ده می یعنی کف باز سیاه حسرت ذوق شهادت کب تک سم ملائ تیری کچھ پاس نہیں اور نہیں پاس تو جلا جلدی بس جلا جی تو کہاں ہی ظالم بہول کر آپ مین اوں نہ کہی ایسی جینی سی تو مرنا چہا بدد داعی سی سرزیت نہیں کب تلک یون تم مرگ سہون در دلکب لغو اللہ رہے کب تلک در دگری دل داری دلکی آئی مجھی آئی ایکا ش مین جیون اور سیر اول مرجائی آئی دشمن کی ہی آئی محکو جینی سی جی نہیں بہر تارگر مین جو مرنا ہو سو مرنا ہی نہیں</p>	<p>تارہ فغانی کشیدم ردل بہست خوش افسانہ جوین کلام ساقیا زہر ملا دی محکو ہاں سیستی حرمان پہ گاہ تجھی یاس عیادت کب تک کیا ذرا سودہ الماس نہیں گریبان ہی تو اوٹھا لاجلدی کیا خار خفقان ہی ظالم بہر دمی یک جام کہ مر جاؤں اپنی کاسہ عسر کا بہرنا چہا کاش مر جاؤں کہ چین کی نہیں کب تلک نزع کی حالتین ہون کب تلک ناک مین دم آہ رہی کب تلک چشم ہی خون جاری عمر برباد سخا می و یکا ش ما می یہ ظلم سہا کیو نہر جائی ہو وصال ب نہ جلدی محکو جو کسی پر نہیں مرنا سرگز لغوہ و نہا مین تہر تائی نہیں</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             آہ سچ ہی کہ بڑا ہی بیدرد              کیسی سیم آن سہی دل پر آہ              رنج سار رنج ہی غم سا غم ہی              کیا کہون کس ہی کہون حال اپنا              بات پوچی کوئی یہ کہو دماغ              غم و دن کا کہو کیا غم ہی              جانتی ہم میں سہی کا احوال              قہر و ریش بجان ریش              اپنی سب خوش ہیں کہو کیا کام              کوئی محرم ہی نہ ہم از میرا              متوجہ ہو کچھ احوال سننے              چارہ مو من آوارہ کری              وصل جانان نہ سہی ذکر تو ہو              روتی دیکھی تو زار و روتی لگی              ٹانگ دی چاک کریبان تو کہہ              پیرین ساتھ میری چاک کری              میں جو بڑبڑون تو ذرا تنہا مری              سر کو دی چگون تو زانو کہہ کر              جی کسی ڈسب سی میرا ہلائے              ماجر اپنا سناؤن کسکو              عاشق بیکیں تنہا میں ہوں           </p>	<p>             ملک موت ہی کیا ہی بیدرد              تنہا ہوں ہوں و لکوسد ابھرا              جان ہمہ رنج و سہرا غم ہی              دیکھتا ہوں عجیب احوال اپنا              درد بھران ہی سہی کو ہی فراغ              سب میں بیدرد انہیں کسا غم ہی              کون پوچی ہی کسی کا احوال              کون سنتا ہی غنا و دیش              کوئی ناشاد ہوا نا کام              کوئی بدم ہی نہ دمساز میرا              کوئی اتنا نہیں جو حال سننے              کوئی اتنا نہیں جو چارہ کری              چارہ گر موت کی فکر تو ہو              ماجر اس کے میرا روتی لگے              سینہ چاک کا گر موخرو              چشم خونریزی خون پاک کری              دل ہو مضطرب تو نہ آرام لی وہ              نرم سا کچھ تہ پہلو کہہ دی              کچھ کری بات ذرا ہلائے              مائی میں ہونڈ کی لاؤن کسکو              کون میرا مگر اپنا میں ہوں           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہی ہی مشکل ہی کھاموش ہوں  
 سو یہی کیونکر ہو کہ ہوں بیہوش  
 جو کیسے نہ ذرا بات سنے  
 اور کہنا ہے ضروری مجھ کو  
 سو یہی نہیں ہی سنو گو کوئی  
 اس تکلم سے یہی مطلب ہی میرا  
 گو کہ میں ہو وہ کسی جا ہو وہی  
 ہو یہ مجھ سے وہ نہ ہو دیوانہ  
 او سکوپہنچا ہو حدائی کا درو  
 ماجرای غم حیران سبھی  
 بات کچھ میری ہی بانی سننے  
 سب مضامین معانی سوچی  
 نہ کہانی نہ یہی ہی افسانہ  
 نہیں اشعار یہ ہیں نہ کہی  
 منظر حسرت و حیران ہی یہ  
 یعنی ایک شوخ یہ ہم قہقہہ  
 اور وہ سرور قہقہہ باب جفا  
 حرف بدگو کو پہلا جانی وہ  
 بیگنہ مجھ کو ستایا او سننے  
 ہر طرح دل کو میری اغویا  
 دیکھی کیا کہانہ تاسی سینے

ہاں مگر خود ہی سنوں خود ہی کہوں  
 فی حواس اور نہ سمجھ ہی بی ہوش  
 مجھ ہی پوئیکے کیا بات سنے  
 کہ نہیں ضبط و ضبط ہی مجھ کو  
 کیسے ہی آپ پریشان کوئے  
 جو سننے ہی یہی مخاطب ہی میرا  
 دل میں پروردہ زاسا ہو وہی  
 تاسے سچے میرا فسانہ  
 تا وہ جانی کہ ہی اسدین کیا درو  
 سرگزشت شب ہجران سبھی  
 غوری ساری کہانی سننے  
 مطلب راز نہا ہے سوچی  
 داد و پیداد ہی منظر لومانہ  
 سوزش ل کی میں تجالی کئی  
 باعث عبرت یاران ہی یہ  
 صدق دل جان فدا کرتی تھی  
 حسین الفت نہ مردت نہ وفا  
 بی ادائیگی کو ادا جانے وہ  
 اف نکی تو بھی جلایا او سننے  
 خاک کی مجھ ہی کہی خاک کیا  
 مدتوں تو بھی نہا ہی سینے

پہر تو بیکار کی صحبت بکریٹے  
 ایسی بکری کہ صفائی نہ ہوئی  
 خفگی پہر کسی صورت نہ گئے  
 کب منایا کہ کہیں نہ نہ منے  
 چند ہی س غم میں ہر حال ما  
 کچھ غم و غصہ لڑائی کی سبب  
 کچھ ہیشیان کہ کیوں کی تھی چاہ  
 اور جو چاہتا تھا چپایا موتا  
 جو رخصت نہ اوٹھائی ہوئے  
 یوں نہ سہنی ہی جفا ہی پہر ہم  
 اور کیا تھا تو یہ لڑنا کیا تھا  
 گاہ یہ جی میں کہ اب پہر ملے  
 وہم سی ل یہ قیامت ناحق  
 سخت نا کردہ خطا کی محبت  
 الفت و مہر تماشائی نہ گاہ  
 چہر زار جیسے کا کچھ طور ہی تھا  
 وہ بیان میں جو رہی جاتی تھی  
 صبر ہی شکل دکھاتا تھا  
 اشک بہی نگہوشی کہ تھی تھی  
 خار پہلو میں بکری جاتی بستے  
 دشنہ گردن سی خفا موتا تھا

ہم میں اور او میں قیامت بکری  
 نہ ہوئی ترک لڑا سے نہ ہوئی  
 نہ گئی دل سی کدورت نہ گئے  
 بن بکری نہ نہی پر نہ بنے  
 کیا کہوں آہ کہ کیا حال ما  
 اوس سنگ کی حدائی کا سبب  
 اسکا انجام نہ کیوں سچ ہی آہ  
 عشق اتنا نہ حب یا موتا  
 نا بیکار نہ اوٹھائی ہوئے  
 یوں نہ کر دینا تھا جو کہ ہم  
 جو بکری تو بکری کیا تھا  
 بی سبب قصہ ہی سب پہر ملے  
 کچھ نہ امت سی مذمت ناحق  
 بدگمانی فی سجا کی محبت  
 ان خیالات سی حوال تباہ  
 ان خیالوں میں خیال وہی تھا  
 ستم کروہی یاد آتی تھی  
 دل نہ ملنی پہی آجاتا تھا  
 جان آرام ہی مل رہی تھی  
 دست و زانو میں بکری جاتی تھی  
 سنگ ہی سر سی حد موتا تھا

<p>         کہیں نہ لوگ مان کیا کچھ بہتا          کیا حماقت میں گرفتار ہوئے          پہونچی ہم اور کہاں تک پہونچی          حبلۂ عالم بالائے افلاک          ہم ہی ایک محرم اسرار ہوئی          ایک شدت سی ظریفانہ مزاج          رات دن ہنسی مہمانی ہی کام          شاو خندان خوش خرم رہنا          دل خسرہ لگا پہیلی مان          صحبت زندہ دلان بہا ہی گئے          وہاں کی جانی کو ضیعت جانا          پہر تو ہر روز وہاں جانی لگی          روز پہر و ن کی ملاقات رہی          کہ ہوئی اس میں بلا ایک نازل          میری بیٹی ہی وہ مہمان آیا          پردی کی واسطی آیا با ہر          دم کی دم جان کی با ہر ہیرا          کچھ ہنسی بولی ذرا جی بہلائی          جی میں کچھ سوچ کی میں گہرا          جانب کو چہ رشک بستان          تازہ مضمون سی غرغخوان سہرا       </p>	<p>         کہ سجانا کہ وہاں کیا کچھ بہتا          محو تدبیر و صد افکار ہوئی          سو فریون سی مانک پہونچی          وہ مکان رشک قصور افلاک          ہنشین سہم و غمخوار ہوئی          اگرچہ تھا او طہر حکانہ مزاج          زیر لب مضحکہ ایجا دکلام          رنج و افکار سی بی غم رہنا          دیکھی یہ گرمی صحبت جو وہاں          طبع آسم کو ذرا آہی گئے          ہنسی آنی کو ضیعت جانا          لطف اس طرح کی جانی لگی          ایک چند ہی ہی اوقات ہی          وہاں ہر ایک طرح بہتا تھا          کہیں باہر کی کوئی وہاں آیا          سنتی ہی دسکی میں آنکی خبر          ایک ذرا آن کی با ہر ہیرا          مدعا یہ کہ وہ پہر گہر میں بلائی          اتنی میں لی جو میرا کہیں آیا          دوسری دن جو ہوا گہر میں ان          ایک دیوانہ حفات آگاہ       </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## غزل

<p>             کیون نہ کہا میں ہیں غم بہا ہے              سین کون ماہ تہہ تہا ہے              دل کہیں کہیں لیتی جاتا ہے              جی پہر آپ صبر کا کہہ رہا ہے              و لولہ ناک میں دم لاتا ہے              فلک انگہ میں جی دیکھتا ہے              پہر زبان کہو لتی شرماتا ہے              میری مٹی کی قسم کہا تھا ہے              خازن موی میری سہلاتا ہے           </p>	<p>             پہر محبت میں مزا آتا ہے              پہر کجائی ہی ہستی دیکھوں              مدد اسی کشمکش شوق کہ پہر              دلی مطبوع مکان میں ہر دم              عشق کی زمرہ سبھی ہی ہے              کسکی چشمک سی ہی اختر شمری              ہی علم پر دہ نشین جو نا صحیح              کس سی پہر وعدہ و صلت کجی دل              پہر مہون دلوانہ بخود کس کا           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پہر دل ایک بت کو دیا مومن  
 کب وہ ان باتوں سی باز آتا ہے

<p>             پہر دل سادہ فی گھر کیا              الفت تازہ کارمان نہ تھا              مژدہ و لولہ ماتم ہے              وحشت تازہ کا دیتی ہیں پیام              خبر غیب سنائی تین جھی              مرگ نوکی پہر بشارت صیاف              عقل بصیرت پیشانی نامی              ورنہ ایسا ہی تو نا فہم نہ تھا              تازہ پیغام اجل اپنیجا           </p>	<p>             گرچہ اوسنی مجھی آگاہ کیا              بیخبر تھا مجھی کچھ دہیان تھا              کہ جھپٹا پہر شگون غم ہی              یہ مجھ کو پکی لب پر جو کلام              دل کا لگ جانا جاتی میں مجھی              جان ہی کی اشارت صیاف              کچھ نہ سمجھا میری نادانی نامی              کیا کہوں سو نہ و سہم نہ تھا              الغرض جب میں مان جا پہنچا           </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>             دم لیا ہی نہ کہ دم دینی لگی              دام الفت میں گرفتار ہوئی              نہ کچھ اتفقد سری نے مارا              کی پہچان شخصیں فی میری تدبیر              ہو گیا نبض شناسی خون              صاحب خانہ نے بعد اکرام              کہ یہاں عید و محرم ہی بہم              یعنی وار دہی وہ جہاں عزیز              ایک بیمار و پریشان حال              بی بدل شمعہ نایاب ہوا              ہی رگ خواب سی غفلت محسوس              یہ نہرا کتب تو گران ہی جی پر              آپ کچھ چارہ کری کبھی غرض              مینی اوس نبض چو ہاتھ دہرا              صاف صندل لٹی یاد دہ ہاتھ              پنجہ مہر کا سا شمعہ نور              اوسکو جان ہاتھ لگا یا مینی              دیر دیا تہا مگر ہاتھ پین ل              آفت تازہ جو جان پرانی           </p>	<p>             مٹھکا مکی مری لیسے لکے              پائی بند ستم یار ہوئے              کہ بھی چارہ گری نے مارا              کہ مواد مہدم احوال تغیر              سہو حال دل دیوانہ کھون              بقیر ارادہ کیا مجھے کلام              کل سی کیا کیا طرب غم ہی بہم              جسکی قربان میری جان غم              نہ وہ جلوہ نہ وہ رونق جمال              رنگ رومہ سی مہتاب ہوا              ہو گئی طرز سجاہل کا بوس              ملی کیا تات و توان بچ سفر              نبض بیکہو کہ ہو تشخیص مرض              ہاتھ سی میری سیر دل سی چلا              نرم مغل سی زیادہ وہ ہاتھ              دست گل مستہ ہی جسکی حضور              دسی بس ہاتھ اوٹھا یا مینی              لپی بیٹا تھا مگر ہاتھ پین دل              یہ غزل اپنی زبان پر آئی           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### غزل

<p>             دل گیا ہاتھ سی اور کام سی ہاتھ           </p>	<p>             کیا لگا دست دل رام سی ہاتھ           </p>
---------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------

<p>کسی ماتهوئی لگا تها که جدا          پخته مغزان خون من سی بوئین          ماته دیتی تو مهاب ماته من پر          دهبوی شبنم سی نهوگا سترنگ          مای پهنی نهین و سن اون تلک          کیا کهون آه بقول مومن</p>	<p>نهین موتا دل ناکام سی ماته          کیون او نهان طمع خام سی ماته          کان پر کهی پیر کام سی ماته          مبر کا دست کل اندام سی ماته          ایک شب گردش ایام سی ماته          دل گیا ماته سی ور کا سی ماته</p>
<p>آگاه شدن محو قرا از افغان شرر زیز و گل افشانی سخنانی ز بهر</p>	
<p>اس غزل فی اوسی آگاه کیا          سبکلی یون صاحب ز سی کہا          سی بیه بیچاره تو آپی بیار          کوئی نادان ہی کمی سکو طبیب          مان خلل جوئن جو نکا ہی اسی          کیا تا شاهی که ہم جانین مرض          بیه ہمار از خلل تیلایین          پہلی وہ آپ ہسی بیه کہہ کر          سکی بیه سینے جگر تہا مایا          طبع فی کچہ ہی جہا یا نہ جواب          مونہہ سپر حسی کہولانہ گیا          جب بیه حالت ہوئی سکو معلوم          کوئی کہنی لگی رنجیدہ میں آج          کوئی بولی کہ لڑائی میں کہین</p>	<p>ماتہ کو ماتہ جنگ پہنچ گیا          کہ بیه در مان مرض جانی کیا          زردی رخ سی عیان ہی آزار          درد میں خود ہی گرفتار غریب          شرط سم بدقی میں سودا ہی اسی          بیه طبیب در نہ پچا میں مرض          ہم مرض انکا مرض پا جانین          پیر تو سب لوٹ گئی تہہ کر          خوش بیانی فی غرض کام کیا          بات ایسی تھی کہ آیا نہ جواب          چا ما ہر چند یہ بولانہ گیا          پیر تو منہ کی مچی ورنہ ہوم          جمرہ میں نہین کل کاسا مارج          کچہ کسی سی مگر آئی میں کہین</p>

<p>             کہیں جی پی تھی کہ بات نہ چڑھا              بخود ہی بھجری چپا جی ہی              کچھ بچہ تو ہی کیہی ہیں خوش              آئی درپیش بلا کیا انکو              کچھ تو ہی بات کہ خاموش ہے              انکی ہی موندہ میں بان کی نہیں              کہیں کچھ بات اگر آتی ہی              کچھ خفا تو یہ نہیں میں ہم ہی              آج تشریف عبت لائی ہیں یہ              یہ ہی کچھ بات ہی چپ یہ ہیں              بیہین کا میکو چکا ہی سر              مردہ کا زندہ دلون میں کام              پر دیا آپ کو نہام تانا جواب              پر ہو ایسا ہی پر کیا سایا              بات جو دگی تھی پہچان گئے              بی دٹرک طغہ زنی ہوئی لگی              ایک فی صاف زبان کو کہولا              ایک فی پردہ میں جہت دی گلی              دلین چکی سی کسینی لی لے              گو نہ تھی خوش تھی بات کی تاب              نہ منہ ہی خود پہنہایا سبکو           </p>	<p>             آپ فی اتنی میں منہ کر رہا              یا کیسے انہیں یاد آتی ہی              بھوشتی نہیں نام کو خوش              کوئی پوچھو تو ہو کیا انکو              کیا سبب کس لئی بہوش ہی              انہیں کچھ تا بن کی نہیں              انہیں کچھ بات ہی گراتی ہی              کیا ہوا بی ہی کیوں یہ می              گھر میں آزدہ تو کیوں فی میں ہے              اور جو ان تو کچھ بات کہیں              یا سد مارن کہ ہی ہی تو گھر              چاہن نا کا موعین ہیں کام              محکو چہ نہ تھی طاقت تاب              کہ میں چاہتا ہیاں جب آیا              بس یہ کہتی ہی تو سب جان گئی              پہر تو ناوک فگنی ہوئی لگے              ایک ایک او یہ رکہ کر بولا              ایک فی اپنی یہ رکہ کر ڈالی              ایک فی تعریف دلبری کی کن              ہم ہی تھی رہی پر سبکو جواب              طور پر اپنی لگا یا سب کو           </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ساری ان تو رہی ہم صحبت بار  
 جی تو اوٹھنی کو نکرتا تھا دسے  
 او سکی کو جی سی اوٹھتا تھا قدم  
 ومانسی آنکلی کہاں طاقت تھی  
 دلیں جب ہوک اوٹھی بیٹھ گیا  
 عجب احوال سی گہر تک پہنچا  
 گہر میں آیا تو دل بہتر کہاں  
 شوق فرمائی کہ مان پر چلے  
 دل بیتاب کو پہرہ تمام لیا  
 نہ گئی وہ مان کہ نہ وہ بدنام  
 پہرہ ہی طرح گذاری وہ رات  
 صبح تک شام سی بیٹابی تھی  
 یاد جون آئی وہ دن کی تقریر  
 وہ بیان دس مارٹہ کا جو آن بند  
 خلمر رشک لی طغیانی کی  
 بن گئی جان پہ دستل سی  
 صبح دم خوش زیادہ آیا  
 یعنی بیٹابی دل اور بڑھے  
 شوق فی سلسلہ ضیائی کی  
 ایک دم گہر میں ٹہرتے نڈیا  
 صبح کو دیکھتی سی لی سی گئی

جب ہوئی شام تو اوٹھنی ناچار  
 پاس سوای سی ہم اوٹھنی چلی  
 بیٹھی جانی تھی ہر ایک کام پر ہم  
 کیا کہوں آہ عجب حالت تھی  
 پاؤں اوٹھا ہی تو جی بیٹھ گیا  
 خون دل دیدہ تر تک پہنچا  
 دل مان جان مان بیان مان  
 جی میں بیٹھ آئی کہ وہ مان چلے  
 بیقرار سی ہی میں آرام لیا  
 بیجو اسی سی لیا عقل کا کام  
 جاگتی سی کٹی ساری وہ رست  
 بستر خواب پہ بچوالی تھے  
 لگ گئی چپنی رشک تصویر  
 آپ سی ماتھے سی اپنی جھلا  
 دست ترکان لی درافشانی کی  
 ہوئی تو صبح پہ کس مشکل سی  
 جلوہ روز حسینزا دیکھ لایا  
 خواہش صبر کسل اور بڑھے  
 بیقرار سی لی بیہ طغیانی کی  
 نہ لیا چین ذرا پر نہ لیا  
 نہ سنی کچھ نہ کہی لی سی گئی

<p>             میری آنی کی رتھی اونکو خبر              بی دہرگ ہو گئی محبتی دوچار              ہوش ہی صبر نہ جان لگا              پیر جو دیکھا تو نہ کیا نہ نہا              جو نہ دیکھا نہ سنا تھا دیکھا              پر سر اپسی یہاں لال زبان              ملی محمول سی باہم بیٹھے              پیر و شیریں سخن ہونی لگے              آج بوقت یہ آنا کب تھا              پڑی سونی ہی جگایا سب کو              راہ ہلکی ہوئی کچھ کبرئی              رات کو نیند ہی آئی کہ نہیں              اپنی باتوں سی نہ تم شرم ماؤ              سوزش طعن سی جھکے بولا              یوں نہ سونوں کو جگانا ہرگز              دیر تک چین سی سونا گہرین              کبھی پہلی ہی چلا آتا تھا              صاحب خانہ فی یوں اس کی              انکی آنی سی سچی گیا تکلیف              بی تکلف یہاں نہیں کا گہری              کہ لگا وٹ کی یہ ہونی لگی طور           </p>	<p>             مانگیاں تھی وہ کہیں کوئی پر              بی خبر سامنی آنی بھیسار              دیکھتی ہی محبتی جس آنی لگا              پیر ذرا آپ کو تھا مانا چار              یو چھوہت کیا کہ نہیں کیا دیکھا              اوس سنا پا کا مین کرتا چنان              جا کی اون لوگو مین جہد مہی              پیر و شکر شکنی ہونی لگے              ایک لی ہنسنو مین سی کہا              مفت میں آکی ستا یا سکو              صبح کی ہوتی ہی دوری ہی              سو گئی طالع بیدار کہ مین              کیا ہوا خیر تو ہی فہ ماؤ              پیر تو مین ہی زبان کو کہولا              نیند آتی تو نہ آتا ہرگز              عیش و آرام مین ہوتا گہرین              کب مین اسوقت بہلا آتا تھا              یہی سمجھ کر کہ نہیں ہوئی نہ خفا              لاتی مین پاس یہ میری شریف              چاہا جب آئی یہاں اپنا گہری              مان مگر تیرا راہ ہی کچھ اور           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سبھی میں ناز کی سہ بائیں میں  
 سکی وہ بولی کہ مان کیا صاحب  
 گہر جان کا ہی سہ تو ہی زمین  
 سن کی آواز یہ ہم رہ نہ سکی  
 سہ سخن ایسی ہی کچھ بونی لگی  
 و مان می ہفتہ سنائی ہی ہی  
 رنج و اندوہ ہی جی کہوتی ہی  
 پیر تو کچھ اور ہی جی بہر آیا  
 گہر میں آیا تو زون تراحوال  
 جی کو دم لینی ندی خوش فغان  
 بی قرار ہی نہ ٹہرنی دی کہین  
 بی سبب گاہ توقع گہ یاس  
 آرزو مای نہانی کیا کیا  
 بیجو دی سی دل جان بی لم  
 بوی گل لای صباستان ہی  
 لب کچھ آمادۃ الفاظ نوید  
 کیا بہ تمکین و بہ انداز خرام  
 طرز رفتار سی عالم پامال  
 ہو سواری تو سلیمان کی ہو  
 آئی ایک نام نہ ولد یار دیا  
 نام نہ تھا کامیکو حرجان تھا

اور انداز کی سہ بائیں میں  
 کیا کہا آپ فی اچھا صاحب  
 ہم چلی جاتی میں سو بہر ہی میں  
 آہ کی اور تو کچھ کہ نہ سکی  
 وہ تو شہنی لگی ہم رونی لگی  
 ہم اور حال جتائی ہی ہی  
 جب تک بیٹی ہی وئی رہی  
 ہو کی ناچار اوٹھا گہر آیا  
 زار کل سی ہی فزون تراحوال  
 سختی جان ثقاہت گئی ان  
 صبر اب کیا ہو کہ طاقت ہی نہیں  
 ہوش جینی کی نہ میلی حواس  
 حسرت و دل نگرانی کیا کیا  
 نیلہ اسین بی تعطیت نام  
 یعنی ایک نام نہ بر آیا و مان سی  
 خندہ زن جیسی گل باغ ہید  
 شوکت و دید بہ افراہر کام  
 بل بی شوکت کہ باجہ و جلال  
 آمد آمد کسی دی شان کی ہو  
 خط مشکین قسم یار دیا  
 یا دسان بند دم افغان تھا

<p>             واکیا چون طلبم انون              کیا تہاری ہی عجب چن کات              کیا مناسب تھی یہ بیاک سخن              حرکت اچھی نہیں مد نامی کے              پاس رسوائی کا اپنے نہو              بسکہ ہوتا ہی محبت میں اثر              دل مشتاق تیان ہی بیان ہر           </p>	<p>             تا تہہ آیا یہ کج مضمون              ایسی دان کہ سمجھتی نہیں بات              نامناسب تھی یہ بیاک سخن              یہی باتیں تو میں نامامی کے              دیکھو تم مجھ کو تو رسوا نہ کرو              محکوسب درد کی تیری ہی خبر              زینت لب یہ بخان ہی بیان ہی           </p>
<p>نخل</p>	
<p>             کاکل شفتہ دچان کیون ہی              کسکی نالی بنی دہی دم پر              رنگا ڈالی کہیں کسکی آئین              کسکی حشت کا خدا صبر پڑا              غمزدہ نی کسکو رو لایا بیاک              خندہ زن کیسکا ہوا زحمہ رون              کسکی یہ متصل آنسو پوچھے              کون تلخی سی ہوا شیریں کام              کسکا دل بیکل گنہ گار ہوئی           </p>	<p>             زلف کا حال پریشان کیون ہے              زمرہ سیدم افغان کیون ہی              چہرہ جون مہر و خشان کیون ہے              شوخی چشم غزالان کیون ہی              خار و امن سرترگان کیون ہے              شدت گریہ نسیان کیون ہے              ہاشمہ ہم بیچہ مرجان کیون ہی              ہیز اشور نمک ان کیون ہی              خوار خوشکی دامان کیون ہے           </p>
<p>             دل مومن سی ہوئی کیا محبت              بندوی زلف پریشان کیون ہی           </p>	
<p>             مینی نگہون سی لگایا او سکو              پڑہ کی وہ نامہ لبریز عتاب           </p>	<p>             جی کا تعویذ بنایا او سکو              مختصر سا یہ لکھا مینی جواب           </p>

<p>کہ تیری صدقی سیرجان مومن اس طرح روجود بازار و نزار دل میری قابو میں ہی جان تھا کہ کچھ آتا نہ خیال انجام اس جگہ تو ہی بہت ضبط ضرور کیا کہوں کس سے کہوں حال لہ آہ چین ہی نگور شب کو آرام سہر زمان آہ ہی سردم روتا ہی روان چشم ہی جیوں نزلت</p>	<p>جان مومن تیری قربان مومن دل کی پہرانی سی میں تھا ناچار ورنہ ایسا ہی تو نادان نہ تھا جانکر میں سچے کرتا بدنام پر کروں کیا کہ ہوں لسی مجبور در دسی میری کوئی کیا آگاہ بیقرار ہی سی شب روز ہی کام ہر کثری جان خرین کا کہونا لب پہ پہنہ مالہ موزون نرات</p>
<p>جلوہ ادس بت لی دکھایا مجکو سرمد دیدہ خوش بید ہوں میں شعلہ روا بتواو ثباوی چلوں ناصح ادس نہ کوئی ہی لیلے ان کس شوخ چچی ٹوٹی ہی دیکھوں ادس دل بت بید کو میں مخودیدارت کا فرمون شکل بستر کی سی بخت اپنی کہان میر کو رنج شب میجر نصیب</p>	<p>کب قیامت میں غش آیا مجکو خاک میں کسنی ملا یا مجکو سوز پہنہان لخت جلا یا مجکو توئی دیوانہ بنا یا مجکو نیشن دل فی ستا یا مجکو خواب کیا نظر آیا مجکو کیا ہوا نامی خدا یا مجکو اوسنی کب ساتھ سلا یا مجکو وصل کا دن نہ دکھایا مجکو</p>
<p>مونہ کو مومن سی چہا نا کافر پہم تقیہ تو نہ بہا یا مجکو</p>	



اب کیا وہاں تو لکھم بر لب  
 پہر وہی اگلی سی شیریں سخن  
 اور وہی حرف دلا و تیرا نہ  
 آخر اس طور سی ماہر تہا میں  
 کہو دیا دسی بھی کنی ہ گمان  
 جان بیتاب کو ہی سچایا  
 روز یکبار مقتدر جاننا  
 لیک کچھ دن بن احوال تباہ  
 سو نہ کی پہلی سی بجالی نہر ہی  
 آنکھوں میں اشک ہی آہی جای  
 رہی مولوں پہ فغان خون بار  
 تہا مون گو آپ کو پر تہم سکون  
 رہی کچھ چشم سی حیرانی سے  
 مجھ ہی میں حال کو جب پہنچایا  
 ساسنی چکی سی آجانی لگے  
 حرف و تشکین و مواسا اکثر  
 عذر نہر خط میں مجھو رہی کا  
 حالت اپنی جو ہوئی اور تغیر  
 پہا لگی چشم میں ایک بچوایی  
 دیکھ بھل گئیں وہ عجیبی عم کہا تی  
 کسی سی روتی اگر سن لیتے

دشنہ در جان و غبسم در لب  
 ولین سورخم ولی خندہ زنی  
 آشناسی سخن بیگانہ  
 کچھ نہ ہو پہر ہی تو شاعر تہا میں  
 وہم کا کچھ نہ مانا نام و نشان  
 پہر تو رسول سی ہیرایا  
 دو پہر تین پہر بیٹہ آنا  
 آج تک کل ہی کہین حال تباہ  
 رنگ میں نام کو لالی نہر ہی  
 خون دل رنگ کہا ہی جای  
 دسدم دیدہ تر جیون بار  
 تہوں تہنی دی گرد و درون  
 نیکی نظرون سی پریشانی سی  
 رحم تہوڑا سا اونہیں ہی آیا  
 جب کہ وہ شکل دکھا جانی لگے  
 دل ہی اور دلا سا اکثر  
 ذکر نا چاری و مجھو رہی کا  
 ہوئی او سکوی زیادہ تاثیر  
 دیکو ہی رہنی لگی بیتابی  
 سنی حسرت سیری میں بچا تی  
 چکی سی کوئی میں جا رو دیتی

صبح تک شب نوز سو یا کرتی  
ایک شب ایک جگہ فرصت پا  
مین چلا کیسی تجل سی او دہر  
جب کہ دروازہ پہنچا تو کہا  
یا ون کہا جو مین گہر کی اندر  
یعنی وہ شعلہ رخ شعلہ غدار  
برہ گئی تاب جگر سو ز میری  
کہا کچھ بات کہوں کہ نہ سکا  
چشم و دل دو نو پریشانی مین  
وہ کہی چپ کہ ادب کی جا ہی  
ما تہ کہانی ہی سی صحت  
نا کہان ملتی ہی بہ تہناے  
سو دم چند تو خاموش رہا  
محو نظارہ تماشا ہی حسن  
تجوش جب ہوم مچائی آیا  
پہر تو ہم غم کی بیان پرانی  
ایسا احوال سنا یا اوسکو  
سنی فرماتی ہیں دکیا سیٹ  
بہ تو مانا ہی نہ مانوں گی مین  
سنی یہ مینی کہا ہی بیدر  
ور نہ پہنچا ہو مین مرنیکی قریب

یا دگر غم میرا رویا کرتے  
مجھ کو وہاں چکی سی بلو اہیجا  
یا ون رکنا فلک ہستم پر  
یفتح اللہ لنا الباب عطا  
لگی ایک آگ جگر کی اندر  
بی حجابا نہ ہوئی محبتی و چار  
خرمن صبر پہ بجلی سی گری  
چاما خاموش ہون نہ سکا  
جنگ بیتابی و حیرانی مین  
وہ کہی کہلی جو کچھ کہنا ہی  
سفت مین جاتی ہی سی صحت  
پر کہان ملتی ہی بہ تہناے  
نشہ حیرت کا تہا ہوش ما  
سخت حیران خود آرا ہی حسن  
رفقہ ہوش اپنی ٹھکانی آیا  
دانشین مالی زبان پرانی  
درد دل خوب جتا یا اوسکو  
عشق صادق کا بنی خواہی جو  
تکلو بیتاب سجا لون کی مین  
سچ تو یہ ہی کہ تو ہی ہی بیدر  
بہ مرض اور نہ در مان طبیب

غوری سن پیش جانگو میری  
 سختی و لولہ عشاق سی پوچھ  
 تو غم و درد کو کیا جانی ہے  
 کیا کہوں آہ یہ قسمت اپنے  
 او سکو پر دہی نہو کچھ نہ ہار  
 کچھ نہ واقف غم جان سی ہو میری  
 جی سدا جکی لی بہر آوے  
 کہہ کی یہ بات جو بین و لی لگا  
 پہ تو اشک آنکھوں میں ہ بہر لائی  
 کہہ دوں میں ہی اگر اپنا احوال  
 میری حالت کو لی کیا جانی ہے  
 کہلی نہیں کی یہ بین و روئی  
 آگئی یہ وہ جدائی کی کھڑی  
 وہ او دہر گہر میں مگر پہنچے  
 شب جو باقی تھی سو غم میں گزری  
 شب کا کیا حال کہیں جل سی ہم  
 وہ ہی صحت ہی وہ ہی عالم  
 یونہی باخترت و عیش و آرام  
 بعد پسندی فلک ناخبر  
 جمع احباب پریشان گردان  
 ۱۰۰۰ روز کا حانا مہرا

دیکھ چشم جگر افشان کو میری  
 شوق ل و لہ اشتاق سی پوچھ  
 شب غم تیری بلا جانے ہے  
 جکے چھپے ہو یہ حالت اپنے  
 فکر و زمان نہ خیال آزار  
 بیخبر درد نہان سے ہو میری  
 درد دل او سکو نہ باد آوے  
 اور ہی حال میرا ہو سنے لگا  
 بد سخن رو کی زبان پر لائے  
 پہر کو آپ کا ہو کیا احوال  
 کیا کہوں خیر خدا جانی ہے  
 روئی اور خوب ہنی و نور وئی  
 بات کہنی میں گئی رات ٹہری  
 ہم ادھر روئی ہوئی گہر پہنچے  
 اوسی اندوہ و الم میں گزری  
 صبح دم پہر گئی معمول سی ہم  
 دو ہی ہنسنا وہ ہی رونا باہم  
 جب کہ گزری ہمیں کچھ اور ایام  
 بد چلن بد روش و کج رفتار  
 گردش افزای بیابان گردان  
 بیٹنا ہنسنا نہا نہا میل

داوہیدا دکنی نظام لے  
 سر پہ ایک آفت تارہ لایا  
 اور ہی نقشہ دیکھا یا ہی ہی  
 اور ہی کچھ ستم انجا دکنے  
 کیا کیا نا ہی کیا آوارہ  
 یعنی وہاں کوچ کی دکنی پیری  
 جبکہ ہی سہم ملک آئی پیہ خبر  
 ایک غلو موش پیہوشی کا  
 خود فراموش غفلت کوشی  
 اس میں پیغامبر آیا دانی  
 رسنامی سفیر کیا  
 ملنی کی وہیاں ہی جی ہی مین  
 سوچتی ہتی تہی تدبیر وصال  
 یوں جلدی کی خبر کا سیکو تہی  
 جو کچھ اس وقف بلانی چاہا  
 کہین کیا آہ جو کچھ سچھی تہی  
 خبر وہ تو نہ موار پر نہ موار  
 لیکن اسوقت ذرا فرصت ہی  
 جیمین آجائی تو آجا وہیاں  
 اور اسوقت ہی گر آپ نہ آئی  
 سنگی پیہات میں باجال تباہ

چہرہ دمی راستہ دمی ظالم  
 بدسلوکی سی میری پیش آیا  
 اور ہی فتنہ اوٹھایا ہی ہی  
 جو کئی ظلم سو بیدا دکنے  
 بیٹی بھلائی کیا آوارہ  
 نا کہاں کوچ کی اوٹھ پیری  
 چاہی ہی خبر سی دل پر  
 عالم ایک اپنی فراموشی کا  
 بخود ہی خبر پیہوشی  
 تر جان لعل لب جان ہی  
 اپنا جانا بس اور پھر کیا  
 جی کی ارمان رہی جی ہی مین  
 تہی ملاقات کی کیا کیا خیال  
 دور گردون پر نظر کا سیکو تہی  
 وہ فلک نہ خدائی چاہا  
 نہ موار آہ جو کچھ سچھی تہی  
 چاہا تبا جو نہ موار پر نہ موار  
 ہی مکان اور کا اور خلوت ہی  
 آن کر شکل دکھا جاتا وہیاں  
 سہم کہاں اور کہاں تم پیری  
 بخود نہ موار اس کے ہمراہ

<p> یہ شوق کہا تھا کہ اپنی  کیا تھی دُستِ سی ملاقات ہو کر  ملکی حسرتِ بزدگانِ سیکس  خونِ نشانِ لبِ وہِ مینِ باہم  گرچہ سرِ گزشتہ تھی تابِ کلام  کہ یہ کیا حال ہے کیوں تھی ہو  اب تم اور ونسی لگا لیجیو جی  ہاں مگر فکر ہو تو سہ کو ہو  کہ بری آہِ ہمارے خوش ہے  خیر رہا مولا تک اپنا  تم رہو خوش کسی جانگی ست  کام دل رنج و بلا کو سونپا  کہلی یہ اونہ گئی جی کہوتی ہوئی  ہم بھی روتی ہوئی اپنی گہرائی  کیا کہوں کیونکہ گزاری ہر رات  کس سے یہ صدمہ سہا جاتا ہے  جو ہو دل دادہ سمجھ لی آپنی </p>	<p> وہ تھی جس جانی مانگ اپنی  کہ کچھ بولی نہ کچھ بات ہوئی  رو بہی ہوئی روتی رہی بس  حسرتِ اودہ نگاہیں باہم  پر یہ بولی ہو زرا جی کو تہام  مفت کسو سطلی جی کہوتی ہو  نہوئی ہم تو کوئی اور رہی  رنج و اندوہ ہو جو سہ کو ہو  ہم میں ایک مہر و وفا کی ہوئی  اب وطنِ تلو مبارک اپنا  ہم چلی حسرت و ازمانگی ساتھ  تکو لو سہنی خدا کو سونپا  ہجکیاں لیتی ہوئی روتی ہوئی  بادلِ مضطرب و مضطرائی  گذری کس حال میں ساری ہر رات  کس سے وہ حال کہا جاتا ہے  کار افتادہ سمجھ لی آپنی </p>
<p>سفرِ معشوقہ و دنواز و فلق و اوارگی عاشقِ جانباز</p>	<p>سفرِ معشوقہ و دنواز و فلق و اوارگی عاشقِ جانباز</p>
<p> جب سفرِ قافِ شبِ نی کیا  بار اندازِ ہوا زورِ سپید  وہاں چلی وہ تو بیانِ جانِ چلی </p>	<p> کوچِ ہر اختر و کوکبِ نی کیا  نکلی وہ گہری کہ نکلنا خورشید  ہاں چلی جان کہ مان جان چلی </p>

<p> سہمی ہوا چاہا کہ ہم راہی ہوں  پاسن سوامی سی پر جاز سکے  گھونکی مرحلہ گردی مہسنے  ہام کو کوئی سچوڑا صحرا  دہوم سو دی میں چھائی کسی  ایٹک ہی لوہی دوہی حوال  ایٹک ہی توہی غم و سیاہی  ایٹک باد یہ گردی سی دوہی  ایٹک توہی وہی بیہوشے  آہ وزاری ہی ہی ایٹک تو  وہی حسرت ہی وہی حرمان ہی  وہی دھڑات تصور ہی بندہ  ہر کمر ہی بیان ہی وہی خیال  وہی دیوانہ کی باتیں ساری  دل بیتاب کوہی دلوں پہان  تو کر ہی بیابان نہ ہاتا موگا  دن مسرت میں گذرئی ہوگی  رات کو اور ہی عشرت ہوگی  ہی محبت میں اثر کہتی ہیں  گر یہ سچ ہی تو وہ ہوگی بیتاب  روز و شب یاد ہماری ہوگی </p>	<p> سہم باد سحر گاہی ہوں  سیمرہ اہل سفر جان سکے  ایک کی دشت نوردی ہئی  سیر کرتی رہی صحرا صحرا  دشت کی خاک اڑائی کسی  ایٹک ہی وہی سو دیکھا خیال  ایٹک توہی الم و سیاہی  ایٹک شت نوردی ہی وہی  ایٹک توہی وہی خاموشے  بے قرار ہی وہی ایٹک تو  وہی اندوہ و غم حیران ہی  شکل ہوتی نہیں آگہوئی جدا  وہی مذوہ وہی سچ و دلال  جشن و نکی حرکاتیں ساری  اور وہ ہوگی تغم میں ان  وہی ان ہی ایٹک آتا موگا  یاد ہی ہوگی نہ کرتی ہوئے  غیر سی گر محبت ہوگے  ستے لوگوں ہی یہ ہم ہی ہیں  چہن ہو گیا نہیں جون سیاب  جب نہ تب یاد ہماری ہوگی </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سہر کھڑی ہو گا قصور ہی صبا	سہر زمان ہو گیا اپنا ہی خیال
چند یہ لفظ جو آئی لب پر	صدق انکا نہیں ظاہر نہ پر
جو کہ عاشق ہیں سو جانیکی ہی	مسکرت عشق مانیکے اسے
کوئی سہیات کو کیا جانی ہی	اسکو لوگوں کی بلا جانی ہی
عشق سی سب تو خبر انہیں	سہر کوئی محسوسم سرا نہیں
عشق کی کیا کوئی جانی ہی نگ	عشق کی پوچھتی ہم سی نینگ
عشق کی دیکھی میں نہیں عالم	عشق جانی میں دشت کو ہم
مردی دیکھی میں بہت دیوانی	سیکڑوں ایسی ہی افسانی
ایک دھنیں سی حکایت یہی	کسی مجھوں سی روایت یہی
حکایت پختل اثر عشق ال زار و ذکر جانان شوق عاشق جان نثار	
ایک جوان تھا بالم خو کر وہ	شور و خشت کا ملک پروردہ
حکم لی ربط وہ ملک جنون	افسرداغ لہر چون مجنون
کیا کہا گر یہ کہ کچھ نہ کہا	نر ما مرتبہ او سکا نہ ہا
قیس کو اوس سی بہا کی بہت	ایک شاہ ایک کرا گیا نسبت
وہ کہ مہر سی کیا رتبہ ہے	کچھ بازی کا بہلا تر ہے
قیس ایک طفل لبستان جنون	اور وہ استاد زبان ان جنون
اوس سی جب بزم غم آرامی ہو	عشق کو مرتبہ افسردہ آرامی ہو
غم میں ایک جہان ویکی باعث	درد کو شان اوس کی باعث
خیر الفت کو اوس کی دم سے	ناز و خشت کو اوس کی دم سی
جگر و سر زلزل شتر خم	سینہ و تھپ خلسن خار الم
سر سی لی پاؤں تلک غم تباہ	ہاں مگر عشق محبم تباہ

<p>             سیل خونِ سیدہ سی تادم جاری              جی کی جانیکے تہنا اوس کو              یعینے مرنے کا سدا مادہ              زخم تیر فرہ کہانی کے بوس              پہر تو بس اور ہی کچھ تھا نقشہ              کیا بڑی شکل وہین بن جاتی              جی بکھر نی لگی عشق آنی لگے              نید پہر اوسکو کہاں ساری رات              مونہ میں پانی سا بہر آئی بہین              عشق کا نام لئی رونی لگے              ہر طرح ہر کوئی افسانہ طراز              ذکر شیریں سی شکر پیر سخن              خوشچکان حرف و شرر نیز زبان              لفظ غم ریز و جنون خیر تمام              قصہ خوان اپنی حکایت سی کوئی              ایک دیکھا مو اند کو کرے              پڑہ دی یہ حضرت یمن کی غزل           </p>	<p>             لہو اوس چشم سی سپہم جاری              دل لگانیکے تہنا اوس کو              چاہ کرنے کا سدا مادہ              وہین بس بکھر لڑائی کے بوس              دیکھا کر کوئی دل دار نقشہ              صورت اچھی جو نظر آ جاتی              زلف کی بوجہ صالان لگے              گر کیسے کہی لیلے کی بات              نام شیریں کا جو آ جاتی کہین              ذکر اندوہ سی جی کہونی لگے              اکیلے جمع کئی محرم راز              کوئی مشغول حکایات کہن              حال فرما دسی سرگرم بیان              وحشت قیس سی آشفہ کلام              حرف زن طرور وایت سی کوئی              ایک بیان قصہ مشہور کرے              ایک ن بات میں کچھ پاک محل           </p>
<p>             ناک میں دم ہی جی جاسی تیرے              تنگ تر مون میں قیاسی تیری              کوئی مر جائی بلا سی تیرے           </p>	<p>             بو کچھ آتی ہی صبا سی تیرے              بس لگالی بھی چہاتی کی اب              غیر کو ہی ہی عذاب شب غم           </p>



<p>جوش و خروش ہی ہے تو اکیدن کیونکہ حسرت سی فلک کو دیکھن یہ سنار بج شیب غم ہی ہے آج ہر نگ حنا ہے گریہ ہجرین ہی قلع جان شکنی</p>	<p>او بھین کی زلف و تاسی تیری شرم آتی ہی حیا سی تیری دشمنی مل و فاسی تیرے مل دون انکھین کف پاسی تیری حسرت روح فراسی تیری</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مومن اوس بت سی بکرتا ہی نہ تھا  
بن چکی بات خدا سی تیرے

<p>بہر غل سنتی ہی بیتاب ہوا دلہ ہی ولولہ دورونی کے لی لی چکی سی خلش فی دین شدت غم سی بہر آئی چھاتی کیا دیوانہ و فحاشی و ہٹا تپش لولہ جانتا کس پہنچے اگ جو شعلہ او ہٹائی دوڑی جب یہ سبھا کہ چلی جانین جیحمین آیا کہ وصیت کر لون کہ کوئی حال سی آگاہ نہیں سوزش سی ہوا گرم بیان کہ سنو ہم نفسان ہمدرد یعنی مرقی ہیں ایک آتش جو پیر یہ وصیت سی کہ جیت شمع ہٹاؤ</p>	<p>خونفتا دیدہ پر آب ہوا گرم جوشی نفس سردی کے گد گد سی کی تپش فی دین ناخن غم سی کچا ہی چھاتی شعلہ کیسا دل سوزا نہی و ہٹا آتش سینہ زبان تک پہنچے تو اجل آگ بچاتی دوڑی کوئی دل ہی سودم بار پین کچھ بیان جانکی حسرت کر لون محرم راز نہان آہ نہیں آتشین حرف ہو ہی شعلہ فشان ہیں تپ دلی جگر سوختہ ہم دیتی ہیں دم شکن ابرو پر نفس صحر کی طرف مگر جاؤ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وہ جو ایک ہی بہت روح فزا	وہ کٹا طبع کٹا سینہ کٹا
وہان سر راہ ہی ایک نام بند	سرفراز زمین فلک سی صد چند
اوس میں ایک غرق ہی با صد تیر میں	ایک ہوش ہی وہان غرق تیر میں
ہاٹی اوس کو میں جاسکتا تھا	وہ زمین آپ میں آسکتا تھا
پیدہ بنا اوس کا فر کی لیے	اوس ہی بیدار دھمکر کی لیے
اوس کی شوق میں جان نکلی ہی	سہریں ہوس فغان نکلی ہی
اوس کی عشق میں مجسروم ہوا	وہ چلی کیش ہی میسر ہوا
نفس پہلی میری ہیچا تو وہان	کہ پہلا کوئی تو نکلی ارمان
گو نہ تہک جاوے وہان مہجو	وہ کی دم جان کی وقفہ کیجو
وہ بھی شاید کہیں کر دیکھی	غرق کی چلون اوٹھا کر دیکھی
کہہ کی پیدہ کیجی ایک جانسوز	جل گیا چون دل نہ گامہ فروز
جان سینہ سی گئی در کی ستار	ہو گیا سرد دم سرد کی ساتھ
دیکھہ نیز نگ محبت کا حال	اہل محفل ہوئی حیران کمال
واہا می عشق اوس جانسی کہو یا	بات کہنی میں جہان سی کہو یا
وہ ستاروں کی بر حال کیا	ساری یاروں کی بر حال کیا
کوئی سر گرم فغان جانسوز	نالہ نہ گامہ محشر افسر وز
کیسے لب پر میں مر جا باکاش	کیسے چہرہ پہ ناخن کی خراش
کیسے آہ کر می خونبارے	کیسے چشم سی دریا جارے
آخر طرح باحوال خسار	لیجے نعلش اوٹھا کر حباب
الغرض پہنچی جب اس شکل و شان	جنگل تہا بت کافر کا مکان
وہ گلی جس سی تماشا گاہ تھے	جلوہ گر غرق میں نہ ناگہ تھے

<p>             گر پری دل جو در اکہسہ آیا              جب الفت فی دکہا می تاثیر              جانکر دیتی ہوں جان مرنی ہوں              ہوش ہوتی ہی تو کیا ہوتا مان              مقتضے عشق کی تاثیر کا تھا              اسکی زیر نگ بیان کیا کجی              جس جگہ دیکھو نیلے عالم              اثر اوسکا کوئی چھوڑی ہی کہو              جسے گزری ہی اوسی ہی معلوم              بعد مرینک مقتدر ہو وصال              جذبہ عشق برا ہوتا ہے              یار سو کوس سی آتا ہے چلا              مضطرب ہو کی گئی تھی کہ نہیں              کہ ہوا ناقہ لیلے کا عبور              کہینچ لانا ہی کہیں سی کہیں              وہ ہی آجائی تو کچھ کیا ہی بعد              گاہ چھری ہی تول جاتی ہیں              سوزش سینہ سی تھا شعلہ نشان              بچہ کیا شعلہ بہر کر دل کا              ہچو شمع سحری گشت خموش              ختم اندر لہ باخینے           </p>	<p>             دیکھیں حال کو افسوس آیا              کرتی ہی مر گئی ہیں دلیہ              کچھ نہ سمجھی کہ یہ کیا کرتی ہیں              کیا سمجھتی اوسی تھی ہوش کہاں              کہ یہ لکھا ہوا اقتیر کا تھا              عشق کی دھنک بیان کیا کجی              اسکا ہر جامی جدا ہے عالم              اسکے تاثیر فسون و جادو              یہ کیوں نہیں کہتا محروم              زندگی میں ہوا اگر وصل محال              کون مایوس بہلا ہوتا ہے              کشن ل ہی ہی کیا کوئی بلا              پاس فرما دکی کبے شیریں              سر مخنون یہ ہی تو ہی مشہور              چھوڑتا یہ تو کیوں ہی نہیں              جب ہو سی پر ہی براتی ہو امید              لوگ جا کر ہی تو پہر آتی ہیں              سوسن زار کہ تھا گرم بیان              دل کی آتش سی جلا خاک ہوا              آتشین نالہ زور وقت زہوش              ختم المومنی حاضر ہے           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## مثنوی چہارم

چہ در پردہ دل فغانِ بختم	کہ طرح چنن مثنوی بختم
وہ شعلہ افشان جانِ حزم	بود نام و سانش تفتیشین
کہو کیوساتی موندہ کوسبو کے	پیتی مین کب سی کہوٹ لہو کے
جام شدایا حمہر دے	چشم ہر آئی ساغہر دے
عقلت بچار شک پری کیون	حال سی میری بیخبری کیون
ہوش مین آگیا نشہ ہے تجھ کو	ایسا کہان کانشہ ہی تجھ کو
سحو تعطل کب تک رہنا	مست تغافل کب تک رہنا
ربط لب و چہان کہان تک	ماؤ ہوئی مستان کہان تک
چپ ہو سن آواز کییکے	آہ فلک انداز کسے کے
شور فغن ہی بانگِ ظلم	صور شکن ہی بانگِ ظلم
غوری سن فریادِ ستم کش	جلد کہین دی داؤ ستم کش
مست شرابِ غم کی غبر لے	سینہ کبابِ غم کی غبر لے
جان شکنی پیوند کسل ہی	جوش خاری نشہ دل ہے
بادہ سختی خارہ ہی ظالم	شیشہ دل صد پارہ ہی ظالم
ماہی و بال جان ہی جیسا	جفتش دم ہی ریتہ جیسا
بادہ سر شک و چشم پیار	ماؤ ہوئی مستانہ ہی نالہ
نشہ غم مین حال دگر ہے	بادہ الفت زہر اثر ہے
یعینے بڑی اب آن ہی ہی	دل شکنی ہی جان شکنی ہی
ترقی ہی سینہ بات کئی سے	درد اوٹھی ہی سانس لئی سے
ضعف سی کیونکر حال نہان ہو	لب جو کہلی تو بند زبان ہو

گردش پہلو کیا کیجاوے  
چشم کشائی کوہ کنی ہے  
فرش زمین ہی جسم ہم ہے  
صبا کی چلنی سیال درگون  
جوش تپیدن حوصلہ فرسا  
حیرت و حسرت نالہ وزاری  
برگی خون ہو دل جگر اپنے  
گریخونی غصہ تہ جیون  
بسکہ سرشک خون ہی بہا ہی  
دلکی قلق سٹیشت لوزدی  
چٹکئی لاکھون پاؤنیں چالی  
ماہی اذیت کیونکر جاوے  
کاوش تازہ پیہم جے کو  
سخت مشوش ہون کیا کیجی  
کس کنی بیٹھون کیونکر بیرون  
یار نہیں ہیں اپنی و سب کی  
سیر گلستان خار لگی ہے  
شعر روان ہی اشک و ہن ہو  
در و نہان نے ہیر کا لا  
راحت دل کیا تاب نہیں ہی  
چشم رکھی وادہ نہ ہفتہ

جسم ملی جبت لزلہ آوے  
جنش نرگان نیشہ زنی ہی  
ہیہ ہی مگر ایک نقش قدم کر  
گردش بالین گردش گردون  
دلکی پیش سے زلزلہ برپا  
مضطربانہ باتیں سارے  
اسی ہی رونا حال پر اپنے  
سنبھلے قلم دیدہ پر خون  
عرصہ دامن سخن منا ہی  
نقش قدم ہی صحر گردی  
جوش جنون نی پاؤن نکالی  
چین نہ آوی موت نہ آوی  
ترع کی حالت ہر دم جی کو  
دل کو تلے کیونکر دیجے  
ہیہ ہی ہیر دل تو دم ہیر دون  
اتنی ہی وحشت ملی ہی سب کی  
موج روان تلواری لگی ہے  
راک سنی سنی شوق فغان ہو  
عسرا بدنی مار ہی ڈالا  
موت تو کیسی خواب نہیں ہی  
سوئی نہ دیوی ظالم خفتہ

ضعف ال پناز ورجا و سے  
 ولولہ طاقت سوز قیامت  
 کہا نا بالکل چوٹ گیا ہے  
 کام نہیں ہی جزا کا ہے  
 موجہ دریا اشک دما دم  
 سجدہ ہر دم شعلہ فشانے  
 خلعت زیبا داغ تن اپنی  
 جامہ سالم دیکھ قسطن ہو  
 تابجا خاموش رہوں میں  
 رحم کی دسکی آس کہاں تک  
 ضبط کہاں تک جی پہنی ہے  
 جان کو کوئی کب تک کہو ہی  
 رخصت نام ونگ ہی تو  
 اب تو کدورت الکی نکالیں  
 اب تو سحاط او سکا نگرین گے  
 کہو لٹی ہیں اب زہنا نے  
 نالہ جانکاہ آئی ہے لب تک  
 قصہ عشق آغاز ہوا ہے  
 نازہ حدیث عاشقِ غم کش  
 کون ستم کش یعنی میرا دل  
 جسنی کہ خاک خون میں لٹایا

نیند کی بدلی عشق پہنشن آوی  
 رات کٹی چون روز قیامت  
 غصہ و غم ہر وقت خدا ہے  
 آب کی بدلی خونِ شام ہے  
 آہ و فغان و نبالہ روہم  
 قبلہ و وزخ داغ نہانے  
 گر و غنبرہ ہیرین اپنی  
 حبیب سئی سئی سینہ شق ہو  
 حال ل اپنا کچھ نہ ہوں میں  
 راز نہان کا پاس کہاں تک  
 صبر کہاں تک اپنی بھی جی ہے  
 اب تو کہیں گی ہو وہی سو ہو ہی  
 قافیہ اپنا تنگ ہی اب تو  
 خاک کہاں ہر بات پہ ڈالیں  
 شکوہ بیباکانہ کرین گے  
 شوخ ہی دیکھی شوخ بیانیے  
 درد فراہ آئی ہے لب تک  
 بسلہ تیرا آہ رسا ہے  
 شکوہ جو روتا بستم کش  
 کون ستم کش یعنی وہ قاتل  
 اشک کی بدلی خون رو لایا

جس نے ہمیں ناکام کیا ہے	سچ تو یہ ہے کیا کام کیا ہے
بسکہ طبیعت شغلِ حشر ہے	اپنی سدا سی چاہ کی خواہ ہے
اہلِ جفا میں ہوں مٹی اپنے	جو رکشی معلوم تھی اپنے
شوقِ بہانِ مشہور ہمارا	دیکھو جانِ مذکور ہمارا
سب کو تمنا چاہ کے اپنے	کان کو لذتِ آہ کے اپنے
گرم ادا دلسوزِ جلن کے	تنگ دہن مشتاقِ سخن کے
اور ہمیں ہے چاہ کا لپکا	عشقِ دل و جان کا ہ کا لپکا
سہر و شونِ سی لاگ سی دلو	گرم رکھی ایک اگ سی دلو
ایک نہ ایک سی گا پی رہو سی	نامِ سدا بنام ہی رہو سی
تا ب ہمیشہ صرف جفا ہو	عجب دنیا زنا رسدا ہو
جب کہ بہت تکلیف و ٹہائی	حال پر اپنی راحت آئی
سمجھے کہ بڑا طور کچھ اپنا	حالِ بناب اور کچھ اپنا
جانِ بغمِ خو کر کو شجہا ہے	عشقِ سراپا غم کی برائے
جیکہ سنبھالا حیلہ و فن سی	دل بہلایا شعر و سخن سی
عیش کو پہر جانِ بلایا	رہی قیدیے یا ودلایا
تازہ کہلا گلِ باغِ طرب میں	رہی مہو گلخندہ و لب میں
ہو گئی باری دسی خوشی کی	پھیری تبسم سی ہی منہ سی کی
جان و فرح ہم کو ہر راحت	خواب و فرح ہم بسترِ راحت
چشمِ تر و شورِ آبِ غم میں	سوشکر آبی ایک ایک دم میں
سیرِ حمن میں وز گداز سے	ہم نفسِ دم بار بہا رسے
روزِ شراب و صحبتِ یاران	رات کو عیدِ بادہ کساران

طبع کشیدہ رنج کشون سی	گر مخی صحبت شعلہ و شون سی
زمرہ سازی سی م سازی	جنگ نوازی گوش نوازی
سینہ سی ٹہنڈک کو جو لگایا	سوزش دل کا سینہ جلایا
حوصلہ نامی جان نکالے	دلکی سبھی ارمان نکالے
چندی یونہی اوقات سہر کی	عیش طرب میں شام و سحر کی
چرخ فی دیکھا رام سہارا	نغم سی زمین پر سردی مارا
جان فلک کی ہو گئی مضطر	دم میں بدل گئی نگین چتر
چرخ کپنا چین نہ بہایا	دور زمان کو چین نہ آیا
ظلم فراموش یا د گئے پیر	جو رستم اچھا گئے پیر
عشق کو خواب خوش سی جگایا	بیٹی بیہمی فتنہ اوٹھایا
لتی غم دی عیش دکھا کر	شب پلایا زہر پلا کر
یعنی ہماری ہم نہروں سے	ہم نبون سی ہم گہروں سی
شادی و ٹہلی یک گہریش تابی	اوسمیں ہوتی یہ خانہ خرابی
بسکہ تکلف نالہ اثر تبا	اوسکا مکان بھی پناہی گہر تھا
تہی جو وہ نرہم جان دل آرا	میں ہی وہاں تھا محفل آرا
کارکن و مختار وہاں میں	مہتمم سرکار وہاں میں
اندرو باہر سور افزائے	تہی متعدد نرہم آرائے
سوی ہر ایک نرہم اپنا گذر ہو	محکو پکارین کام جد ہر ہو
اپنا گذر جو صاحب خانہ	تا درنگین نرہم زنا نہ
پر دسی ایک آواز خوش آئی	جسنی یہ چپ ہی محکو لگائی
وصف کی اوسکی تاب کہاں ہی	زنگ بیان کی لال زبان ہی



لفظ جو تہی مروط صدا سے  
 کیا کہوں او سکی سحر بیانے  
 لفظ نہ تہی ایک تازہ فسون تہی  
 چہر کی بائین جادوی بابل  
 گرچہ سخن کا مہوش کہاں تہا  
 ہم سخن پر طور و گر سے  
 آہ فی کشتی تیز اثری کے  
 جلوں اوٹھا کروہین گراوی  
 پردہ اوٹھا یا شوق نہان نی  
 کیا کہوں عالم اتنی جہلک کا  
 جو نظر آئی دوہین نہان تہی  
 دیکھ وہ عالم جلوہ گرے کا  
 قامت رعنا آہ ستم کش  
 زلف مسلسل سلسلہ جان  
 تیغ شکاری جنبش ابرو  
 کشتہ مزگان ترک نگارمان  
 رنگ صبا گلہ زیر حکم +  
 بسکہ وہ شکل پردہ نشین ہی  
 گرچہ میرا ہر موخی زبان ہو  
 ہو مستحیر و کبیرہ رمانین  
 عالم حیرت رخ نی دکھایا

سونہ ادا نہوں لفظ ادا سی  
 لفظ کئی اور لاکہ معانے  
 جسکی ہو کل عشق و جنون تہی  
 جس سی مسخر ہی گیا دل  
 ایک محبت ناز فغان تہا  
 بات او دہری نالا دہر سے  
 پردہ نشین نی پردہ ہی کی  
 ایک جہلک سی پنی دکھا دی  
 مونہ کو چہا یا تاک تو ان نی  
 رنگ وری ہی مہر فلک کا  
 کیسی تجھے برق پٹان تہی  
 مہوش وری یکباریری کا  
 تاب چین یا شعلہ آتش  
 حلقہ کا کل یاد رندان  
 چشم کی گردش شوخی آہو  
 سر ز فسان تیغ صفایان  
 خندہ گلین طرز تبسم  
 دسی زبان تک آئی نہیں ہر  
 تو ہی سراپا وہ نہ بیان ہو  
 دیکھ وہ عالم مری گیا مین  
 آئینہ نی آئینہ بنایا

کہنی بنی ہی رنج پی ہسم	حیرت دل سی کہوئی گئی ہم
دل میں رہی صد حرف نگفتہ	کہل نہ سکا کچھ شوق نہفتہ
کیا کہوں حالتِ جانِ نین کے	بات تو سمجھی بات نہیں کے
دیر تک بیہوش پڑی تھے	اوٹھ کی ہی تو خاموش کہری تھی
وقت سخن کب طاقت آئی	جب وہ گئی تب طاقت آئی
کس سخن بات کہان کی	تاب جو کچھ تھی صرف فغان کی
جاتی ہی اوسکی آئی قیامت	راحت رفتہ لائی قیامت
دل فی او دگر پہر نہ کیا ہونہ	پہر تی ہی وہ مونہ پیریا ہونہ
دم میں بگڑ گئی بازی ساری	تاب تو ان فی طاقت ماری
لی گئے میرا چین وہ بگل	ساتھ سد ماری صبر و تحمل
جوش فی اوٹھ کر جی ہی بٹھایا	شوق فی کیا ہنگام اوٹھایا
دم میں تنہا کی جو نہ آوی	دم ہی ملی جی جاوی ہی جلی
گر نہ فریب مید نکالے	جانکو اوس دم کون نہبالے
تاب اجل فی جینی کا یارا	رنج میں جون توں روز گزارا
شام کو بارسی آنکھ بچا کر	دیکھ گئی اوس حال کو آکر
انکی سے دی گئی کچھ کچھ	تاب تو ان پہر لیکئی کچھ کچھ
کیا کہوں کیا کیا جلوہ دکھائی	وہین گئی اور وہین پہرئی
لطف و لوازشا ہی ہسم	تہی ہی نہ تہی ہی آئی ہسم
روز و ریلع بزم جب آیا	مردہ مرگ تازہ سنا یاد
آئی کہا سونا زوا داسے	بس نہیں چلتا حکم قضا سے
وصل پہلا تدبیر سی کیا ہو	جنگ و جدل تقدیر سی کیا ہو

چاہتا تھا کہ کین دیکھی ہو  
 سو تو کسی شب سنی بن آئی  
 کچھ یہی اگر ترکیب بن آئی  
 دل نہ ہی کرتی اور دل لیتے  
 یہاں سے گئی پر ملنا مشکل  
 ملتی تو ملنا کیونکر ہووے  
 قید کہوں کیا اپنی مین گہر کی  
 وہ بیان نہ آئی پامی کس کا  
 با و صبا پیغام نہ لاوی  
 تا دم مرگ ارمان نہ نکلم  
 ضعف سے غش بھی لئی نہ پاؤں  
 رفتہ زمان کا چرچا ہووے  
 نسکی نید اس فکر میں جاوی  
 آمد و شد کا ہودی فسانا  
 جیسی تباہی کہی کہا تنگ  
 خیر پیرا ہی جان طعن کی  
 یہاں نہ ہی کہی گرا تکی اب کی  
 وہ تو گئی یہ کہے او دہر کو  
 چپٹی ہی سحران سخت کی شامت  
 تائید دل لئے شور مچایا  
 آہ فی آتش ہی لہ جان کو

چہ تو تے کیجے تجھ کو  
 بکڑے جو ترکیب بنائے  
 جی ہی مین جیکی کیوں وہ جانی  
 یہاں ہی جو ملتی تو مل لیتے  
 وصل و جدائی کیا کیا مشکل  
 مین ملی حالت ابر ہووے  
 کا پتی جاوے باد سحر کے  
 فکرنہ ہرگز گرائے کس کا  
 مرغ سلیمان اور لی نہاوی  
 نزع بھی ہو تو جان نکلم  
 ملاقت کیا جواب ہی جاؤں  
 عمر و ان کا چرچا ہووے  
 خواب مین ہی تاکوی نہ آوی  
 رائے کا آنا روز کا جانا  
 صبر نہ آوی قید یہاں تک  
 جیتی رہی تو آن طعن گے  
 تم سے ہی ہم مجا مین اب کی  
 یہاں قلق آیا دیکھتے گہر کو  
 آپ سے مہان آئی قیامت  
 خانہ گردون سہرہ اوٹھایا  
 آپ جلایا اپنے مکان کو

کر گئی رکان تن کی مکان سی	دل ز بیتا بے جان سی
چشمہ چشمہ جیون ریہے	اشک فی کیا کیا کی خونریزی
جی نہ گیا آرام نہ آیا	جوش پیدن کام نہ آیا
کام بکاڑا اسپا دل فی	جی پہنای کیا کیا دل فی
وسعت غم فی تنگ کیا کیا	ز روی رخ فی رنگ کیا کیا
آئینہ دل دم سی مگر	سینہ غبار غم سے مگر
سنگ وزمین سی بسترو بالین	نقش قدم گلہ سہ قالین
مشغول خوابے خواب فسانہ	صبر خیال و تاب فسانہ
دست جنون حلی کی گریبان	عیش وطن اندوہ غریبان
شوق مخیلان تلوی کججاوی	پاپوشی حشت سر نہ اوٹیاوی
سینہ کرسی مہانی دوزخ	سوز نہانے ثانی دوزخ
دیکھ کی حد دل شک و ان ہو	سیر گلستان سی خفقان ہو
ناک میں مہ خوشبوی سمن سی	خار چہرہ گلگشت چمن سی
خندہ گل پر رونا آوی	نغمہ بیل نالہ سکھاوی
حال ہون بہ روز فزون ہو	چہرہ سی ظاہر در و درون ہو
لوٹنی سی ہی چین نہ آیا	ایک دن آخر جی کہلایا
دم نہ گیا سوطہ رح کمالا	دل نہ تہنبا چہ نہ سہالا
پاس و سحاط رنگ کہاں اب	عبر کسل میتا بی جان اب
سلسلہ جنان شوق رول تہا	سلسلہ ناموس جنون تہا
جانب کوی بار چلی ہم	اوٹہ کی غرض ناچار چلی ہم
لغزش پاہر ایک قدم پر	نشہ کا عالم شوق سی ہم پر

سوختی دل میں عذرو بہانہ	خوش حرکات مضطرب باز
دل فی غرض ایک بات بنائی	خضر فی ہی ہیہ راہ بنیائی
جیلہ بیانا گیا کہ کراست	جیتی ہی جی ہو جس ہی قیامت
پہنچی جو میں ہم جا کی گرو سکی	موتش گئی دروازہ پروا سکی
دیکھی نگہبان چشم ہی بہتر	آنکھ سی ٹپکی خون کبوتر
چلنی مذہب میں باد بہار سے	طعنہ کر سی پیغام گزار سے
پہرہ سکی گرداوسکی سکا سکی	ہونہ سکی قربان وہاں کی
آرزوی لب لوسہ زمین کا	سجدہ دراز مان جبین کا
کیا کہوں کیا کیا رہ گئی ولین	دل کی تنارہ گئے ولین
اتنی میں نکلی گہری باہر	خادمیہ مکروہ المنظر
تفرق لب چاک کریبان	رخ کی سیاہی شام غریبان
خاک و محیط گنبد سینو	مرکز چشم و دورہ ابرو
بینی و دور خار فسدہ	بینی کی حشم برابر مرده
خوس کی پشم اشعار خمیدہ	سخت غبار آلا ثولیدہ
نقش اجل تصویر باستہ	صورت فتنہ شکل ملاستہ
ڈانڈون کا دہ کپائی کھلچا	دیو کا خود پٹ جابی کلچا
بات میں وہ آواز سلسل	صلو کا جسی نفخہ اول
منہشی نہ دیکھا اوسکو کینے	دل نہ دیا آسودہ دلی نے
اوسکی جبت میں غلگینے	مشیرہ مادر سر کہ جینے
اوس سی کہا جود لی تبا یا	وہ ہی جو ولین تبا تیرا یا
تازہ پیام سودا پہنچا	مشورہ دل کہلا پہنچا

ہاں ہی جواب صاف ہی لائی	بات بنائی پر زہن آئے
دور شراب سختی قاتل	تلخ سخن مانند بلاہل
ساختہ حرف تلخ نمایان	اوس لب شیرین پر سو بہتان
سایہ نطنا چار پہر ہی ہسم	خاک پہ سر ہر گام گرچی ہسم
دور لب جان سر گشتہ	صد گلہ سخت سر گشتہ
انگی گہرین پہر وہی حالت	بلکہ زیادہ یاس و خجالت
پیش دل زلزلہ آرا	بہر خلق جان حوصلہ سہرا
غافلہ ہم آہنگ قیامت	یاس بہت رنگ قیامت
خوف کہیں کر آئی یہ کیا ہسم	دور کہ ہوئی رسوائی ہسم
نام کیا دنیا می دل نے	کام کیا نا کامی دل نے
بکہ ہوئی تشویش مذلت	کرن لگے تقش مذلت
پائی خبر تو خوب نیائے	ہو گئی عالم میں رسوائے
ہتی جو اسید جان لب اپنی	مر سی گئی کیا کہتی اب اپنے
اور تہی گیا مایوس مٹنا	ہاں ہی سید افوس مٹنا
ابکی شلق بی طور زیادہ	حالت اسر اور زیادہ
یاس و غم و اندوہ خجالت	جان شکنی کچھ نزع کی حالت
طور نظاہر مرنیکے ساری	چار مہینی یوں ہی گذری
کیسی مہینی عسر و عالم	روز قیامت جہاں ایک دم
سخت لی کیا کیا کچھ نہ کیا پیر	چرخ فی زمانہ داغ دیا پیر
یعنی وہ رنگ مہر و خشان	آئی میری یک دوست سہان
اور یہ مجھ کو ہی خبر آئی	جان مٹا دو کر آئے

مشورہ دل سی مینی کیا پیر  
 مضطر بازہ کام پیر  
 جانی کو ہم تو آپ زکیمے  
 جانکی کیون اندوہ فراتے  
 شوق سراپا زور و تقاضا  
 ہیچا و سے پیغام متن  
 محرم راز ایک جلد بلائی  
 حال دل اینا کہلا ہیچا  
 اہ سحر کی شد فشانے  
 سخت سجا آب سودہ کا شکوہ  
 آب وہی خون ناب تم کے  
 مرگ قدم فرسا کی شکایت  
 غدر امید چیا کروں  
 عرض مکر و وصل کی خواہش  
 دینی لگی پیغام مہنار  
 کہنی لگی کس ناز سی نبس  
 رنج پی جسم مجکو نہ دنا  
 دلکی طرح سی اوسکو جلاؤں  
 مجکو ہی کیا بد نام کیا ہی  
 پہرہ خیال وصل کر سی وہ  
 اب نہ تمنا کرنے ملون گی

غم سی شکون تازہ لیا پیر  
 دل نی کہا اسی شوق مجسم  
 جان سی مجکو کہو کی مین گی  
 جانی سی ہوگی پیر سوائلے  
 ایسا ہی گر کسی حوصلہ فرسا  
 لاؤ زبان پر کام مستفاد  
 مجکو ہی دلکی بات چوہائی  
 اوسکو اوسیدم اوسجا ہیچا  
 کر می مشوق و سہز دہانے  
 ایتھم سحر الودہ کا شکوہ  
 قوت فراستی غصہ و غم کے  
 ہجر قیامت پاکی شکایت  
 عرض حجاب رسوا کروں  
 حرف زبان زد ہجر کی کاہش  
 اوسنی لیا چون نام ہمارا  
 سنتے ہی نام عاشق تیکس  
 بار و گریہ نام نہ لینا  
 نام کو اوسکی آگ لگاؤں  
 سنگ دو عالم آپ تو تہا ہی  
 پہرہ سوال وصل کر سی وہ  
 اب نہ توقع دہر نہ ملونگی

<p> اب نہ ملون گی یاد رہی یہ  وہ نہیں اپنی چاہ کی لایق  خواب تمنا یا ب نہ دیکھیں  مرتی میں تو مرجا میں ملاسی  آہ مذکبہا حال زبون کو  عور نہ کی بیتا لے جان پر  عصہ کی بدلی جسم لکھیا یا  سجھی ناحق خون کا اثر وہ  سنتے ہی یہ مرجائی تو کیا ہو  جی سی کذرا کیا عجب آخر  پہلی ہی عاشق یونہی ہوئی میں  سیکڑوں میں مشہور فسانی  آنکھوں کی دیکھتی کہوں میں </p>	<p> نام نہ لون گی یاد رہی یہ  اب ہوں کسی بدنامہ عاشق  ملنی کا میری خواب دیکھیں  چاہتی ہوں میں یہ تو خدا سی  ٹائی نہ سجھی خوش جنوں کو  کان نہ کہا شور و فغان پر  کچھ ہی خدا کا خوف نہ آیا  سوچی نہ جی میں یہ کہ اگر وہ  خون ہی مومن کا نہ وا ہو  دیر ہی سی وہ جان لب آخر  ایسی ہزاروں قصی مٹی میں  اون کو بہلا کر کوئی نمائی  جوش ہی کیا خاموش ہوئی </p>
<b>حکایت</b>	
<p> زمرہ مسخ آہ و فغان تھا  شکل و خال تصویر محبت  خون تمنا سرگ و پی میں  کام ولی ناکام قیام  تاب و پرواز مضطر  شوخی آہ و رام میدان  چہرین جبین آئینہ و جوہر </p>	<p> عشق جلت ایک جوان تھا  تلاپا تا شیر محبت  نالہ و غلام نے میں  صح جدائی شام غریبان  بی رخ رشک شمع مسرور  برق پیش آرام پسیدن  چہرہ سی شکی حیرت یکہ </p>



جلوۂ لالہ داغ فضا ہو	سیرچمن گلر نیر جفا ہو
عکس سی اپنی حشا آوی	آب روانی جی کبیراوی
آنکھہ چراوی ابر بہاری	ہو جو رشک وں چشم جی باری
بہرکت جون صورت قالدین	ضعف سی شکل گردش بالین
بات سی پہلی لب پدم آوی	نیون کہ زبان پر حرف غم آوی
میند کہان پر پیرون ہووی	غش میں پڑ جون مردہ ہووی
توہی نہاوسکو کوئی جگاوی	حال پراوسکی شفقت آوی
آسی حواس ورساری بہاگی	آہی جاگی جاگی بجلاگے
آنکھہ کہلی اور طوفان آیا	جاگتی سی ایک فنہ جگایا
آب وہ آئینہ قلزم	کہ یہ شور آموں غلامم
اہل محلہ مرد م آبے	سیل نہر شک آنا خر آبے
دست مزہ جون پجیر جان	گریہ خونیں سی م طغیان
آہ سحر سی دوزخ تب کے	سینہ بزنک آبلاب کے
دل سی نہ دم بہر تہ خدا ہو	نام دوا از ارفضا ہو
رنگ ہزار دام گست	چہرہ گل و گل رنگ شکستہ
داغ خون خوشیہ قیامت	شور فغان تہبید قیامت
آنکھہ میں آنسو جون نظر آوی	دیکھی جد بہر کو چشم بہر آوی
خواب فراش میند کا آنا	قوت و غذا غم غصہ کہانا
جیب سحر سم دامن امان	جامہ قبا سی گل اندامان
سینہ میں عیش ترارو	شلاخ کمان غم گنجی سی بازو
ہینچنا شکل تابدم اوسکو	ضعف قوی سی چاہم اوسکو

ہر دم لب پر جان خیزن تھی  
 سنگ ہو آب انداز نظر سے  
 دلکی حقیقت کچھ نہ کہے وہ  
 شدتِ وقت میں بند ہو سی  
 رازِ نہفتہ سب سی چھپا دی  
 یار و وعدہ بیکانہ و ہمد  
 جو کوئی پوچھی حال نہ بولی  
 تنگ کرو تو تھوک اور رادی  
 بیان کوئی اپنا کیا سراسری  
 کاغذین پوچھو دھوم مچا دی  
 کچھ نہ کہلی احوال کسی پر  
 دل ہی سی دلکا حال بیان ہو  
 ذکر الم غماز نہ ہو دے  
 جیہ ہو کوئی تب تو بن اوسی  
 اپنی سی ہو وی اپنی حکایت  
 جو روح فاضلی یار کا شکوہ  
 سن ہی لیا ایک یار لی ناگہ  
 اگلی اپنی ادسکو جتاے  
 حرف دروغ اتار سی کیا ہو  
 حال جب پنا آپ کیا کچھ  
 آخر اوسی سہرا زبنا یا

ہر آن آن باز پسین تھے  
 پاس در دو پارسی برسے  
 دیکھی حد ہر کو دیکھ رہے تھے  
 نا کوئی عاشق جان نہ لیوی  
 اپنی کو دیوانہ بنا دے  
 حال سی اوسکی سب نامحرم  
 بات تو کیا ہر موہ نہ ہی نہ کہولی  
 مویش تو خاصی پر کف لا دی  
 سخت کہو تو پتھر مارے  
 بات کو یونہی دم میں اورادی  
 گذری جو کچھ سوا اپنی ہی جی پر  
 درد نہان کا چارہ نہان ہو  
 مونٹ ہی آواز نہ ہو دے  
 باتیں ہزاروں جلتی بناوی  
 طالع و چرخ و دلکی نہایت  
 فرقت دل ازار کا شکوہ  
 موہی گیا سب حال سی آگہ  
 بگڑی سی ہی ہر کچھ نہ ہی  
 ہو کی مقرر انکار سی کیا ہو  
 پیر نہ ہی قسم رہو کچھ  
 درد فراغ نہایا

یعنی ہم غم خیز ہیں نہان ہی  
 اسکا سبب ایک پردہ نشین ہی  
 چشم دل مایوس ملا یک  
 آوی نظر پر برق اداسی  
 ناز نہ ہفتہ طہ ز حیا میں  
 شرم زیادہ ناز و اداسی  
 لانسکون غم دکا زبان تک  
 نکلی توجہ اور راہ نہ نکلی  
 پاس نہیں در دہنہا نے  
 اوسنی کہا پر صبر کیا نہ تک  
 حال سی اوسکو کچھ تو خبر ہو  
 شاید اوس سی چارہ گری ہو  
 وہی کوئی تدبیر نکالے  
 ورنہ یونہی مرجاؤ گی ایک دن  
 عمر کی باقی میں جو کئی دم  
 جانشی نہ ہی تنگ تو تھا ہی  
 مطلب و مضمون خوب کہا کر  
 اوسنی جبا و سکو تنہا پایا  
 حالت عاشق شرح و بیان کی  
 عرض کیا پیغام تمنا  
 رد کی حدیت شوق ادا کی

لقب ان غم خانہ بہان ہی  
 حور کو جس سی پردہ نہیں ہی  
 پردہ در ناموس ملا یک  
 غرق عرق آئینہ حیا سی  
 چرخ کین شاگرد حیا میں  
 ناز و اداسی شرمندہ حیا سی  
 جان کے پیغام و مان تک  
 راہ ملاقات آہ نہ نکلی  
 آرزو اپنی دشمن جانے  
 اتنو کیو بھیجی و مان تک  
 حرف الم کا کچھ تو اثر ہو  
 چارہ در دہنہا سی ہو  
 جان پیش آرا کو سنہا لے  
 چین نہ غم سی پاؤ گی ایک دن  
 ہونہ نیگے صرف نالیہ پیہم  
 و وہیں کیو بھیج دیا سی  
 قصہ سنایا حال دکھا کر  
 حال نہ پارچہ سنایا  
 آہ پیہم در زبان کے  
 مطلب یاس انجا مہمنا  
 آگ پر و غن تہی تنہا کے

جل کی کہایوں سوز نہانی  
 سنکے پیام زلزلہ مضمون  
 صبر نہ تھا تو عشق کیا کیوں  
 پہلی ہی کرنا تھا حذر اونکو  
 مٹی کو سمجھی کیوں میری آسان  
 فائدہ اب پیغام دیسی سی  
 کوئی جفا می عشق سے کیوں  
 ایسی سی الفت ہو نہ کسیکو  
 اور نہ ہوں بدنام کہیں میں  
 سپر کی جو بہن پیغامبر آیا  
 جان الم کش تاب نہ لائی  
 بات سی او سکی جان بڑا ہتی  
 ایک سی دم میں تھا دم خصت  
 عشق کا دنا کام سی سہ تو  
 عشق سی جو ہو کسا عجب ہر  
 مومن زازاب بند زبان کر  
 تا بجایا یہ گرم بیانیے  
 تاب سماعت اب نہیں سمکے  
 پہونک دیا جی تیری بنانی  
 چشم سی سیل اشک وان ہر  
 حرف قلق لی سخت ستایا

جس سی کدل ہو کوہ کا پانی  
 اوسنی جواب ناز و یالوں  
 چاہ کا میری نام لیا کیوں  
 مر لی سی حاصل جانگر اونکو  
 کیوں نہوئی اوسوقت ہرسان  
 حاصل کیا بدنام کسی سے  
 تاب ہو تو زندہ رہی کیوں  
 آگ لگی اس گرم دے کو  
 کاشکی وہ مر جائی نہیں میں  
 آگ کی پیام مرگ سنا یا  
 جوش قلق کو تاب نہ آئی  
 شمع سحر اور بنا دصبا ہتی  
 آہ کی بہی سی غم فی زفر صت  
 نیک بہت انجام سی یہ تو  
 عشق حریف مر طلب سی  
 ختم سخن کر ترک بیان کر  
 تا بجایا یہ شعلہ فشانے  
 آگ لگی اس گرمی دم کو  
 سینہ حلایا سوز نہا لگنے  
 تو نہیں شاعر مرثیہ خوان ہر  
 تیری پیش فی سکوٹا یا

افلقنا ولوالک اصبر

ظال حدیثا لعشق قاصر

## مثنوی چشم

این ناله کہ از جگر کشیدم  
 نام و سالش جبین منوم  
 چین ابروی محابا کس یے  
 رہہ قائل تمنی کفنار ہے  
 بی نمک ہی سر کہ پیشانی تیرے  
 دل ہوا کہتا ترش ابرو ہنو  
 کیا رہی ہی ہکو تیری احتیاج  
 بادہ کش ہون جام چشم یاری  
 سو گیا دگر میونس جی کباب  
 آگئی یاد لب میگون محبی  
 پہر گئی آنکھوں کی آگ چشم یار  
 پہر رشہ خود رفتے کا آگیا  
 خون صراحی گریستنا رہی  
 خون ل مونہ میں بہر آنا ہی آہ  
 طاق صبر و شکیا ہی نہیں  
 کیا کروں تہمتا اینی ل کیا کروں  
 کیا رہی ہی ولولہ سا ولولہ  
 پاس ہو از دنیا کا کب تلک  
 رنگ رو پہر مائل پرواز ہی

این تازہ فغان کہ بر کشیدم  
 حرفیت بخون دیدہ مرقوم  
 ساقیا اب ناز سجا کس یے  
 تند خمی باعث آزار ہے  
 بیغرا ہی شکر افشانی تیرے  
 اسی تنک ظرف اسقدر بد خو ہنو  
 بی نیازی کا سبب ہی بد مزاج  
 کام کیا اب ساغر شرابی  
 مجلس غم ہی محبی بزم شراب  
 حلوہ می فی پلا یا خون محبی  
 دیکھہ دور سا غم کی بہار  
 وصل کا عالم نظر میں چھا گیا  
 چشم تر لرزہ خون چمانہ ہے  
 جوش می کی طرح کیا آنا ہی آہ  
 ضبط سیم کی توانا ہی نہیں  
 ماجرا ہی سخن شکل کیا کروں  
 ناز سجا اور میں کم حوصلہ  
 بس جلی تاب تو ان کب تلک  
 پہر سر شک لا لگوں غماز ہی

پہر ہوا ہی ناخنِ غم جانِ حراش  
 پہرین کیا کیا ولولہ ناشر کے  
 پہر ہی وقتِ نالہ و فریادِ دل  
 پہر کسی لف سیہ کا دسیان ہی  
 پہر غرض کہا نا کہاں پنا کہاں  
 ذکرِ خفتن یعنی بیگانہ ہے  
 فکرِ بامی بخود کا موش ہے  
 پہر وہی در ماندگی بچار گے  
 پہر اطبائی کیا ترکِ علاج  
 ہم نفس میں مبدم گرم فغان  
 رو کی آنسو پوچھتی میں بار بار  
 حال چاکِ سینہ کیا بہات ہی  
 تابِ پریشانی از وار و کونین  
 سوچتی شاگرد میں لافات  
 کوئی شاگرد وہ ستادِ فن  
 وحشتِ مضطر گرم سکین میں  
 اکبر و عظمتِ سرافرازِ سخن  
 باعثِ ناز و غرورِ روزگار  
 شفیقہ سرِ قدیر اہلِ قلم  
 بیعدیل و بی ہیم و بی بدل  
 راز و انِ نکتہ نامی کس مدان

پارہ پارہ دلِ جگر ہی ہاش ہاش  
 پہر پہر ہی دنِ ناکِ شکر کے  
 دشمنِ جان ہی پہر ایک دِ دل  
 ظلمتِ کفر اپنا پہر ایمان ہی  
 خونِ لختِ جگر ہی بے مان  
 طالعِ خواہیدہ پہر فسانہ ہی  
 عقل کو کتنا حقو کا جوش ہے  
 پہر وہی صحرا ہی ورا و ارگی  
 چارہ ساز و نکا پہر اب بگر مزاج  
 ناصحوں کی لڑکھرائی ہی بان  
 زندگی سی ماہیہ دمیوٹی میں یار  
 کانپنا کچھ بچہ گر کانات ہی  
 اوٹہ کی پہلو میں وقتیِ عشقین  
 مرثیہ کی فکر ہی شیونکی سات  
 بی سخن ہی دلربا سخن  
 بیخودی میں ہی جی بکلی حواس  
 پایہ بالائے سرافرازِ سخن  
 میری مشفق میری مونس میری  
 نکتہ خاطر نشانِ حجازِ قسم  
 بی نظیر و بی مثال و بی مثل  
 معنی کرسی نشین خاطر نشان

<p> شقیفہ دلدار والہ جان نثار  سیر یا مونس کوئی ایسا کہاں  بعد میری زندگی و سکی مجال  حال کبڑا جامی ہی یہ کیا بنی  ہامی کس بیدار کی پالی تھی  کیا کروں ہی دوستدار کو کھینچا  سوز غیبت فی جلا یا ماہی  خضر مومن کیا میں مرناسی نہیں  اسی کیا ہی سخت جان سنگ آہ  جو نفس ہی سودم اعجاز ہی  ہر طرح سی ہمیں محروم وصال  درد اپنا قابل درمان نہیں  یا کداسن فی روا یا سی بیخون  چاک پردی ہی جہان کی وہ کھوپڑی  اوسنی کہا ہی میری ملنی کی قسم  بند مومن آنکھیں جو آنکھیں ملن کر  مہروش کی یاد میں ہی لپٹاں  لیکن موشن دس رخ گلگوئی تاب  مشک سی مسوہ ہی زخم درون  بیچ میں کس لف کی میں آگیا  نرنگس بیار کو پر سہینہ ہی </p>	<p> ہم نفس ہم دم رضا جو دوستدار  یار جانی محسوسم راز نہاں  محو اسید و تناسی وصال  جان پر اند کیسی آسے  زندگانی کی چین الی پری  دشمن جانی ہی پار و کیا کروں  رشتک دشمن فی تیا یا ماہی  کا سہ عمر آہ بہتر ناسی نہیں  ٹھوکرین کہاتی ہی مرگ داخو  یا عدیسی کام لب ساز ہی  اس ملنی کی نہیں مرناسی  چار و تہد بیر کا امکان نہیں  کیا تھی پوچی سی شک لہ گون  موشنگاف سیدنگیوں کر رفو  بہ طاق قوت کیا جزیرہ غم  ہی فسون فساد کیوں کھیند آئی  چاندنی کی پیوستی تسکین کیان  چارہ غش کر سکی کیونکر کلاب  راستی کا کل کی کچی کو کیا کروں  نام سی عنبر کی جی کھیر آگیا  درد دل کا چارہ یاں انگیز کج </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لایمی ده یوسف لباسی کینر  
 کچرینین کینتی سی وجه احتراز  
 ایسی عاشق سی حذر بیفاده  
 کیا سی آخر قوسی امل جال  
 مفتیان عشق لکنتی مین تمام  
 مین بر این دو امل جواب  
 اوس تجال کیش کو سجا کون  
 چاره غیر از صبر خاموشی نین  
 کم نگاه و کم جان دید سی  
 حال ابر کو دکباون کطرح  
 التماس شوق نظر و مین محال  
 نکی با تو مین اگر مونه سی نوان  
 شعر سی نیت فزائی خم نورلف  
 آئی گر کچه تذکر مین لفظ آه  
 سرگذشت فیس محرومی مال  
 یون کمی حش فرا افسانه سی  
 تپی نس عاشق نواز و دل فروز  
 ذکر شیرین کس میزی سی سر غلط  
 پیره الضاف دل خار شکن  
 وصل شکر تمنت لذت فضا  
 ادر اندازم کیا کیا کهون

بوسی پیر این رکبی مجبسی عزیز  
 پاکدامن سی وه تو مین پاک باز  
 پاس عصمت اسقدر بیفاده  
 گر نین حشوق عاشق پر حلال  
 بلهوس شوهر سی موقوسی حرام  
 لیکن دس سی که سکی سکی تاب  
 کون سنتا سی بان پر لای کون  
 بیزبان کو حکم سرگوشی نین  
 بمر و ت پیو فانی دید سی  
 ماجرای غم سناون کطرح  
 ناتوان مین پرزدیکی میر حال  
 شعله رخسار مو آتش زبان  
 موشکافی گر کردن بر هم نورلف  
 مو مکر سرمه سی چشم سیاه  
 گر کهون کچه کچه کتی حسب حال  
 ایسی با مین جو کرمی یوانه سی  
 نام لیلی سی سیه روتیره روز  
 پر سهر و ناد پر جانا غلط  
 بیگنه پرویز و مجرم کوه کن  
 تنگنای می شیرین افشا  
 کیا کردن بی پرل و سکا کیا کهون



وزیر بیان تو تنگ ہی نام اوری  
 ہو چکی ہی کیسی رسوائی میری  
 وحشیان عشق میں خیل ہوں  
 جا بجا قصہ مسیمہ مشہور ہی  
 حق تو یہ ہی عشق بازی یہ نہیں  
 پہلی تہا یہ عشق کا رنگ بیان  
 دی گئیں نام مقدر بدنامیان  
 بیوفا میری وفا کی مین گواہ  
 ابتدا اسی جان پر کب لاکیا  
 چکی چکی غل مچاتا ہی رہا  
 جائز سالہم کبھی پس نہیں  
 کیا کہوں لکھی مین کس کی ستم  
 مہربانی دل ہی ہی جو رہی  
 حال میرا لائق اظہار ہے  
 جوش سودا ہی لی بکتا نہیں  
 پہر گئی نالی پہنچ کرتا گلو  
 کیا بن آتی ہی سو جبر و کسب  
 پرخاش کی سینہ کاوی ہی غضب  
 پائیں مطلب ہر قاتل کی بس  
 رک گیا دم کیا کری ناچار ہی  
 لب پر آیا قصہ در آہن سرین

شان و شوکت ہی خرابی ابتری  
 شہرہ ہی ہنگامہ آزادی میری  
 خانہ برباد میں شک سیل ہوں  
 اہل وجد و حال تک مذکور ہی  
 پائے عشق حجاز سے یہ نہیں  
 میری خواری ہی لگی الفت کو شان  
 کام کی نکلیں میری ناکامیان  
 فتنہ گر طرز ستم کی داد خواہ  
 مامی مجھ نہ کام فی کیا کیا کیا  
 تہک نہ بیٹھا نازا دشتا تہی ہا  
 پردہ در تہی ایک ہی پر نشین  
 پر نرالی سب ہی مین کی ستم  
 اوڑھ ہی کچھ اور یہ کچھ اور ہی  
 لیک پاس آبروی یار ہی  
 لگ گئی چپ پر مین کہہ سکتا نہیں  
 آف کروں کیونکر کہی ہر جلعو  
 یوں خرابی ہی نفعان نصیب  
 اہتمام خون تراوی ہی غضب  
 زہر الماس ہی ہر نقوش  
 گر نہ نکلی ٹھہرنا و شوار ہی  
 دلی نکلی ناہا ہی و نشین

بہر استقلال آتا ہی تر  
 سیکہ ایک رشک جانا نہ ہے  
 کیا فسانہ جس نہی خواب زار ہو  
 داستان عاشق حرمان نصیب  
 حیرت افزا ماجرای شوق ہے  
 یہ ہما کون سبھی بن سکے  
 وہ جو قصہ رگبا ہی ناتمام  
 ابتدا اسکی سبھی میں ہی کب  
 کونسا قصہ وہ خوار کیا بیان  
 یعنی جب قاصد پہرا لیکر جواب  
 آس ٹوٹی پہنچا جان گسل  
 اوڑ گیا رنگ ہید چارہ جو  
 ہامی سچر آرزو مائی وصال  
 سراوٹا یا خاطر مایوس تے  
 چشم سی ٹپکی رشک لاگوں  
 شور افغان نی اوٹیا پیر گہر  
 مو گئی دلسوز آہ آتشین  
 خاک اوڑا می شک کلفت نورنی  
 ہو گیا افسانہ سا خواب وصال  
 داغ دل سبزہ اشک آنکھوں میں آئی  
 دہنی پائی جرم الفت کی سزا

گفتگو ہی عیبت آہ سحر  
 ہمد افسون میرا فسانہ ہے  
 فتنہ روز جزا بیدار ہو  
 سرگزشت ناہید نا شکب  
 انتہاء وابستہ شوق ہی  
 عقل کل میری طرح حیران ہی  
 جب تلک اوسکانو وی خفتنام  
 فہم سامع مدعا کو پامی کب  
 اس سی پہلی شوق کی داستان  
 لفظ ہامی معنوی ہضمون تے  
 نکلی وہ پیمان سکین پیمان گسل  
 نا امید کی برائے آرزو  
 جان سی گذری تمنا ہی وصال  
 پاؤں پہلائی کھٹا فوس تے  
 فوج حرمان نی کیا حشر کا خون  
 ہر نفس نکلا ہی تخت جگر  
 آسمان میں لہ کر سی تشین  
 جی بچھا یا آتش جانسوز تی  
 ہتی امید وصل یا تاب وصال  
 خار خار رنج نی یہی گل کہلائی  
 جان نی چکھا تلخ کامی کا مزا

صد غلش خار در گنجائین ہوئی  
 جوشن و حشت سلسلہ جہان ہوئی  
 جان بی طاقت بیکانی لگ گئی  
 دیکھ جوشن دست برد اضطراب  
 آہ و فغانی مہ آیا ناک میں  
 جلوہ او سید کی نظر میں جاسی  
 اشک سی آنکھوں پر چری چال گئی  
 وصل کی حسرت میں سودا ہو گیا  
 ہر نفس صد جوش طبع غم گرین  
 جی پہلی گرچہ بہلایا کروں  
 مجلس احباب سی نصرت ہوئی  
 کینہ یاران ل غمناک میں  
 باغ دستان مجلس ماتم سنگے  
 و حشت سودا بلائی خانگی  
 گہ خیال چشم میں چال خراب  
 گہ فراق طرہ سی چین حسین  
 یاد کو میں دوری پہ نہ گہی  
 شوخی و حشت سی کبریا کروں  
 جب تصور آئی ہو نہیں پائال  
 صبح سی تاشام جون مہر منیر  
 شام سی تا صبح جون ماہ تمام

کشمش دست و گریبا میں ہوئی  
 باد یہ آیا دگر ویران ہوئی  
 ضعف کی محنت بیکانی لگ گئی  
 لڑکھڑاہی پائی تسکین قرار  
 جی کدورت میں طایا خاک میں  
 جطر ف کو دیکھی دیکھا بچائی  
 و لگداز سی نظر میں آنکھی  
 و سبدم لب پر کہ یہ کیا ہو گیا  
 و سبدم بیتاب تر جان خرین  
 دل نہ تھیری لاکھ شہر یا کروں  
 بیکسی سی گرمی صحبت ہوئی  
 پرشش احباب سی ل ناک میں  
 کچ خلوت کی سوا جی کم لگے  
 گوشہ تنہائی و دیوانگے  
 اشک بیگون سی یہ ست شرب  
 گاہ فکر زلف میں لٹا نہ میں  
 آپ اپنی پائیوں پر گرنا کہی  
 جان کہوتی میں مزا یا کروں  
 او سکو اپنی زخم میں بہلا چال  
 و سبدم رنگ رخ و حالت تغیر  
 چشم کو اسودن و خفتن جزام

نصف شب ہم گزشتن سال و بار	دو روزہ خوریم نصف النہار
مہر و مہر داغ و فامی و زو شب	روز و شب حسرت قراری و زو شب
آئین بہرہ را تین لی حلقی رہی	روز بد و یک ہی پہلی جیتی رہی
ہم سہی ببطاقت پہنچی تارہ گور	سخت جانی لی جنائی اپنی زو
زندگی باقی تہی دن مر مر کئے	کٹ گئی پر کیا کہون کیونکر کئے
مر نفس مہر و خم مخمہ ہوا	میں خیال سر بریدن میں ہوا
کٹ گیا دن ہی گزشت کٹ گئی	صبح کی بوتلی کہ چائی پیٹ گئی
اختیار مرگ میں چار زبست	سہل نزع سخت لی شوائست
جہک گذری چند روز اس حال سی	باز آیا چرخ اپنی چال سی
پاس بدنامی فلک کو آگیا	شور آہ نالہ سی کہہ را گیا
پہر گیا جی آسمان کا جوری	لگو خالی کر چکا ہر طور سی
دل گیا جوش اثر کا آہ پر	طالع برگشتہ آئی راہ پر
افت رہی عوی آہ عالم سوز کی	دن پہری کس عاشق بد روز کی
پیر و خواہش حصول آرزو	کیا اجابت کو دعا کی جستجو
نفس کی گم کردہ رہ کو آگیا	حاصل مطلبے مطلب پایا
قصہ کوتاہ ایک دن تہی جانگداز	گر محی فساد زلف و راز
آز شادی مرگ نو مید اجل	یاد مرگان باعث طول ال
ہر نظر محور خ تاب و شبات	پیش چشم او سکی نگاہ التفات
دیدہ شوق تجھے سوی در	گردش چشم و فام نظر
اعتماد نہ سبک گیر تھا	انتظار مقدم تا تیر تھا
ناگہان ارد ہوئی ایک پیر زال	جسکی صدقی نوجوان کا جال

کیا چین داغ دل صبح بہار	رخ سی انداز شکفتن ہنکار
جلوہ گراوس غیت گل کی شہیم	ہر نفس رشک نفسہائی نسیم
خندہ ورق قارون کبک تدر	خم حصو قامت خم قدس و
اوس لب شیریں گلی بایجان	ہنر بان طوطی شکرستان
صد نگاہ آتش بنایگانہ وار	چشم و طرز دل نوازیہائی یار
خندہ منت فرا چون صبح عید	زیر لب حرف بشارت و نوید
ہیہ پیام اوس لعل گوہر سی	گوہر فشان لب گفتار سے
اسی ذلیل اسی مضطرب ہی تفرار	اسی خراب اسی بیجا اسی نابکار
دشمن ناموس بن تنگ عاشق	اسی ہوس امیر رنگ عاشقی
اسی دل آزار دل آدم عزیز	اسی شہانی پسند اسی بی تہینہ
اسی تنگ اسی ستم کش اسی عدو	اسی قاتل و قاتل صد آرزو
اسی لون اضطراب اسی تصور	اسی نصیحت ناشد اسی بی شعور
اسی نصیبت بہہ اسی حسرت ب	اسی قرار اضطراب اسی ناشکیب
اسی پسند و حسرت غوری پسند	اسی قبول شوق شہواری پسند
اسی مطیع حسرت فرمان روا	اسی خراب حالت عبرت فرا
دور رہا تو پر نہ آیا میری پر	اسی عدوی عقل و ہوش اسی چو اس
ساتھ میری کون سوا موتی کا	ہیہ نہ سمجھا ناں سمجھہ کیا موتی کا
کیسی نازک پیر قیامت ہو گئے	کیسی خوشخو کو ملامت ہو گئے
بد کہیں گی لوگ کیسی ب کو	طغی دینگی غیر کس محسوب کو
کیسی نازک حان پر بن جائیگے	کیسی چہانی طغی ہی چہن جائیگے
یاس ہی ہنگار آرمی کی بعد	مل سکین گی کیونکہ رسوائی کی بعد

گزینہ ہی تھو گھنٹائی وصال  
 دیکھنا تھا میری حال زار کو  
 کیا کہوں کس بیگنہ سی کیا کیا  
 اب بھی گر کچھ پاس سوا می کرو  
 کوئی ملنی کی گرون تدبیریں  
 تھا مطلق بسکہ عذر اضطراب  
 گر گیا بخود و هجوم اشتیاق  
 گر ملو شکر عنایت کچھ نہیں  
 کوئی دس پون کی باتیں کیا کہے  
 کہہ گئی ہو واسطہ باتیں ہوئیں  
 گر چہ دل دس دلرہا سی پر گیا  
 پیر کہا پاس فانی تمام تمام  
 ورنہ اس نفرت پیشکش سنا بہ  
 وجہ نفرت یہ کہ وہ آتش عذار  
 پاس سی کیا تو نہیں کیا سچائی  
 غم سی جی چشم غلط بین کا جلا  
 دل ہوا سرد و خنک طاق گرم سی  
 لاف الفت کی ندامت تائی تائی  
 جبہ نم سی دیدہ نم منفعل  
 قدر ذوق حسرت عشاق کی  
 پاس خاطر داری طبع نفور

شوق کا میری تو کرنا تھا خیال  
 سوچا تھا حسرت دیدار کو  
 خیر و فو جو کیا اچھا کیا  
 دور یہہ ہنگامہ آرا می کرو  
 ہجرین کب تک ہوں دلگیرین  
 مختصر سایہ کہا مینی جواب  
 اب برابر ہی ہوں وصل و فراق  
 اور زبانی تو شکایت کچھ نہیں  
 ان جوابوں پر پیام آتی رہی  
 چکی چکی کچھ ملاقاتیں ہوئیں  
 آشنا نا آشنا سی پر گیا  
 بیوفا و غین ہوں ناسکینام  
 اجتماع احسار و شوق و اہ  
 دور ہی سی خوشنما ہی جون شرار  
 سرنگاہ منفعل آنکھیں جراثی  
 چشم بد و راکھ شک صد بلا  
 بچہ گیا جی جوئی آب شرم سی  
 آپ اپنی یرقیامت تائی تائی  
 محبتی لین ل سی با ہم منفعل  
 حسرتیں نا کامی اشتیاق کی  
 دلیر رہا سی غم اپنی جانسی دور

و بس نفق عید و پیمان کی قسم  
 وصل میں رخ جدیہای جبر  
 اگر خوشی موجب دل بستگی  
 شوخیان شکم صبر و شکیب  
 شعله در رخ رخ اوزر کی تاب  
 جبهه یا صبح و دایع بر جبین  
 کرده ایک دل تنگی مایوس کا  
 موسیٰ سر سی شام غربت و سفید  
 ویدہ حیران سی رخ بی تاب تر  
 طره یار در سیاه بلہوس  
 ابروی بی موسیٰ ظاہر جلد یون  
 یا بنام محسن فرستودہ خواب  
 شوخی مژگان خرام ناشکیب  
 یون سفید صحن سیاسی کم نما  
 سیر نگاہ شیر تیغ بے اثر  
 خانہ چشم ایک صحر احراب  
 گوشہ چشم با صوفی تفتند گر  
 کان گل تپی ایک تہجائی موسیٰ  
 لالہ پڑ مرده وہ رنگین عذار  
 ناک وہ مقراض قطع آرزو  
 بلہوس گو بو س دنیا تہر تہا

و سہم جان پشیمان کی قسم  
 شکوہ ہامی کم ناپہنای جبر  
 آمد اوسکی باعث خود رفتگی  
 کیا بلای جانہ شکل مہیب  
 جس سی ہر بوس کو واجب اجتناب  
 روسیہ پر تیرگی ظاہر بنین  
 ہر تکتی تعلق کف افسوس کا  
 خلعت شہبای جبران صبح عید  
 زلف عاشقی ہی کہیں تپ تاب تر  
 جعد رشک دہ آہ بلہوس  
 رنگ خوردہ جسی تیغ سیگون  
 یاس کشند کہنہ محراب خراب  
 رنگس بیمار مرنی کی قریب  
 چون بیا ص صبح صادقین ہا  
 غیرت تیر موسیٰ ہر نظر  
 آنکہ کی دہلی کلون خوردہ آب  
 وہ مثلت حکما ویرانی اثر  
 فضل بہن کی ہوا کہائی موسیٰ  
 داغ چھک اغ اشک زہبار  
 منفعل تشبیہی بنی کی بو  
 وہ لب شیرین کو بیچارہ تہا

باری یہاں تو ابرو میری ہی	دانت وہ مونی تھی کوچھوئی ہستی
گو نہ تھا غنچہ دہن گل رنگ تھا	گوربان سی ہو ولیکن تنگ تھا
تھی وہ دندان سی لودہ سین	ایک سین لفظ وقت وہ سین
اختلاط لب سی عار و رنگ پان	ماری جھلٹ کی نہ بھری گپان
ر شک لفظ صورت آواز بلند	خندہ صبح قیامت زجر خند
کیا کر یہ الصوت جیسی شور و عد	شہر پہ سحلی گری ہستی کی بعد
خانہ و دشمن میں آواز حبیب	کوچہ جانان میں غوغائی قیاب
فضل فروری میں فریاد زغن	بہمن و دی نعمت مرغ چمن
شاکل ہجران کی لب پر نامی صل	نال مرغ سحر شبہائی صل
دام میں بیگناہ مرغان باغ	استخوانہا می ہمار شور زاغ
نال اوارہ گم کردہ راہ	شہرہ فرمان قتل بی گناہ
شورش و اعطو دم و جد و سماع	پامی جانان کی صدا وقت داغ
عاشقوں پرنا، صحن کالولہ	محب کا سیکہ میں غافلہ
آہ و زاری نوحہ انکی لعش پر	وہ صدا ان سیکہ نامطبوع تر
اوس قن کو کسنی بدنامی کنوان	چاہہ بابل کی اوٹھا دسی جوان
کیسی گردن جیکے آگی دمدم	ہو وی گردن تو اسیلی کی خم
پامی گردن میں جواو گئی بابت	اونٹ کو کہتی ہیں بانیان کفایت
عاشقوں کو جلوہ او سکی ویش کا	چارہ در دھسرت آغوش کا
دیکھلی شانی کو او سکی گر کہین	چوڑ دی پس شانی بینی شامین
کیا عفونت آشنا بوی نعل	سبزہ بیگناہ سوئی نعل ہو
سو کی سو کی ساعد و باز و ستم	جسی دو خار غیب لان ہن ہم



وصف ساعد کا جو دیوان چاہی ہو	خامری تہوئی چوٹا جابی ہو
فکری طبع سخنور ناتھ اور ٹہائی	وہ تو کیا تہیہ ہی کرکات آئی
ایک یہ ہی باعث رنگ حنا	وہ کف دھت اور دست کرکلا
طائر جان کشتہ پرواز تہا	پنجر رشک پنج شہنشاہ تہا
اوسکی سینہ کو کہوں کیا آسمان	جوف یہ سطح مضمون کہاں
چہا تیان ہ کتنی نامعلوم بس	بی گمان دو لفظ موہوم بس
تفرق اتنا کہ پیر ربط ہم	شکل خط سخن وہ پشت خم
گر مجازی اونکی ہفہم حکیم	بہول جادوی بخت خط مستقیم
اوسکی جو خول ہی سو محبوب ہے	سینہ صافی کتنی نامرغوب ہے
بد نما تر موسیٰ چینی سے کمر	منفعل باریک بینی سے کمر
تار زنا کشیشان سی خجل	کیا رک خواب پریشان سی خجل
سنبکشا پر خم گیوسی ناف	ناؤ مشکین ہجوم موسیٰ ناف
اگلی جی کہتی موسیٰ شرمی ہے	اپنی باتوں سی خجالت اسی ہے
یہ روز شاعر کی جابی کب	کیا کہوں دارہ گئی حیرتی لب
لکھنی کی قابل سجا بی ہو کی بات	خامہ کو میلان ہنن موسیٰ بات
وہ سرین صاف سطح مستوی	زکر جسم اندیسی کی بالادوی
کیا تصور نی کہا سی کام زہر	کاسہ زانو تہا گویا جام زہر
پھر ہواں و ہبادل شاق سی	جل گیا جی یا د شمع ساق سے
پیشہ کچھوی کی بغیہ پشت پا	خازن اسی رشک برکت پا
پنچا ایسا جیسی پامی عنکبوت	ناخن اوسکی پرو داسی عنکبوت
وہ کف پاکہ قدر نفرت فزا	کون چھیری اوسکو خبر در زخا

رشتک تیغ اصفہانی قدح	خلق کا ہدیت سی نکلا جامی دم
کچر وی ظاہر بر ہی طواری	قند بر یا صدہ ر قناری
شور آواز قدم افلاک تک	چونک اوچی خفگان خاک تک
خانہ بر باد کی غم میں خاص عام	خاک میں ملجائی ہر ہر خسرام
لطف تو یہی ہے کہ اس صورت پر	گرمی خواہش عالم گداز
بی محابا دعوی حسن و جمال	چوش لاف جلوہ نامی بیشال
لب پہ وہم عشق سی جور و جفا	بہوس سی ہی تمنای و فا
اہلی سی دعوی عقل شعور	اپنی نزدیک آپ کو جانی ہی ور
باتیں اس حق کی ہیں کیا کہوں	طعہ نامی سامعین کتک پہوں
کت تک اپنی خرابی کا بیان	بیوقوفی بی حجابی کا بیان
وسعت تقریر سی ننگ آگیا	آدمی ہوں مجھ کو ہی ننگ آگیا
بندہ گیا اوسین تلافی کا خیال	دلت نقص نظر کہنچی کمال
اب کہوں دستاں جن جہان	یون کہی ایسی نصیب ہی کیاں
کیجی ایسی قلاق کی گفتگو	سامعین کا جی نہ گہر ہی کہو
آہو بیان اس لربا کی دلبری	جس سی چہتی پیرتی ہیج روپری
ایسی یوسف کا کروں قصہ رقم	مہو زینچا کو گراں خواب عدم
وہ حکایت جلوہ در بخواہ کے	جس سی بس کہل میں کہن پانہ کی
خیرہ جسکی جن سی ہودی گاہ	میر کی آئی نظر فرو سیاہ
دیکھلی چہرہ کی تابش چشم کور	انکھ چسکی زہرہ کی اوکی حضور
جلوہ فرما ہو جو وہ عالم فروز	کون دنیا میں سی پیر پیرہ روز
کستدری اپنی جانباز و نیاز	ہین مگر عشق اوکی عشق نیاز

خوبنہا ہی گل ہی ناگ لوی دارغ  
 شان شوکت کی ہی کسکی دلیل  
 سر بلند ہی ہر قدم یا مال ہی  
 کیا کہوں یہ رتبہ کیونکر مل گیا  
 ایک جگہ وار دھوا ناگاہ میں  
 کیا جگہ ہی کثرت آفات کے  
 کسی کسی نازنین ایک ایک پری  
 ایک سی ایک تین خسار تر  
 اوہیں ایک شک پری خود حور  
 اوس پر پر خسار پر دل آگیا  
 ہو گیا کیسا اوہیں بچ کا پاس  
 جانب چلون نظر جو جا پری  
 ایسی رخ کی تاب کیا لای نظر  
 ورنہ کیونکر چٹ مکی ایسی چمک  
 ہی تجلی طور کی چلون کی اڑ  
 چشم حق میں گو ہی مشکل امتیاز  
 جلوہ پنہان نمایان ہو گیا  
 دیکھ کر وہ جلوہ مائی لہریں  
 میں تو کیا تھا جو نہ تو مائی غش  
 میری ہی ہوشی ہی ہوش آوی  
 پائی بند غم ہوئی دارستگ

سرفرو شوں کا نہیں ملتا دارغ  
 شان شوکت میری نظر و غم دلیل  
 میری حشت کا بلا اقبال ہی  
 کس طرح اوس ہروش پر دل گیا  
 اس خرابی سی نہ تھا ناگاہ میں  
 ہنشین جمع اوس میں ذات کی  
 کرم فکر دلربائی دلبر سے  
 ایک سی ایک دلربا دلدار تر  
 سب بلا میں ہی لکین جسکی حضور  
 جلوہ پنہان نظر میں چھا گیا  
 رنگ کی ساتھ اوہی ہوش و حور  
 ایک سحلی ہی کہ جان پر آ پری  
 اسلی ہی تھا پردہ نا ہی نظر  
 پردہ کھل جائی جو ہاں ہو فلک  
 کیا کہوں سنگی کی اوہل ہی ہمار  
 یہاں حقیقت کھل گئی کیسا مجاز  
 وعدہ مختصر وفا بیان ہو گیا  
 ہو گئی غش میری جان شکیب  
 ہو تو موسیٰ کو کمر آئی غش  
 خوب خاموشی نی سمجھا یا اوی  
 کھل گئی میتابی دل بستگی

سحر اندازہ نظارہ ہو گیا	راز پنہان انگار ہو گیا
کمان کہوئی دسکی خوشی نہ فی	قدر افرونی غم جا کماہ فی
بیگان دروہان آیا نہیں	جان تباری ہو گئی بد نشین
غل مچا یا شور سیر انگ فی	غم کیا ثابت تغیر رنگ فی
رہ گئی سن نالہ مائی زاری	حیرت آمی حیرت دیداری
اشک حمت آشنا بحیات	گرم جان سختی نگاہ التفات
کیا کہوں تجھی کہ مجھ کیسے بنے	دل گیا کس طرح کیسی آسنے
شرم آتی ہی میں گومعد و ہون	اختیار اس میں تھا محبوب ہون
ایک پر پوش سبز رنگ سبز پوش	جسکی آگ حور کی دریا میں پوش
دیکھ کر وہ جلوہ جان آفرین	رہا کہ مائی سبزہ حلد برین
ما تم لیلی میں محبوب شاد ہو	نوحہ خجالت ہی مبارک باد ہو
چرخ مینو مضطرب آن میں	خضر دہو بی چشمہ حیوان میں
رنگ سی دسکی مشابہ ہی بس	مہر کو ہی مہر کی مٹی کی مہر بس
زور سی ترک نظر دل چہین لے	چشمہ کافر دسکی پیلی دین لی
عمرہ حاد و بلا اعجاز اثر	بانی عابد فریسی سر خطہ
گر اشارہ کچھ پہی دس برہ کا یا	سجدہ کرتا بس نام شہر آئی
گر کر سی ایما ذرا وہ مست ناز	طائف بیخانہ ہون اہل حجاز
وہ فنون طرز کین دلیرے	جسکی پائند وفا ہر بر ہی
شوق گل بیل کی دہلیں خاری	فضل و زور دسکی دل سزا دہی
مگر کین اوس غیرت شمشاد پر	قریان میں سرو سی راؤ دہی
اوس رخ مہتابا ہور کی حضور	شمع سی پرواز بہا کی نور دہی

طاریسی ہی استراز  
 رہا و سکا ہی سوادا ہی  
 ہی پر گرا ہی آئے وہ  
 بدون تجھی میں اگر ہوا ایک بات  
 پیش چلتی کچھ نہ تھی مجھ پر تہا  
 حال بکڑا جانی نہا سر آن پر  
 گم نہ ہو تجھ کو یقین اسی بد گمان  
 ہر جگہ تہا محتر بہوش بیان  
 مہو نہ لگا ہی جبکہ شیریں کلام  
 بس بیان زور آزمائی ہو چکی  
 اگر کہیں سچ ہی میری گفت گال  
 اب بہت مضطرب جانی شکیب  
 وہ اگر چاہی تو ملنا کیا محال  
 بس نہیں چلتا میرا چارہ یون  
 بن ملی خسر راجا تانہین  
 اس جگہ چیرن ہون میں کیا کروں  
 نہیں دیا اس کی پڑھ کر جواب  
 بات ہی ظاہر نہائی دل ہی  
 دل فریب بد وہ عیار یان  
 گاہ گاہی شعر پڑھوایا کریں  
 تذکری سحران کی لہر شاق یون

دن کو کیا ہو چشم حریبا خیال  
 دل کتا کاپٹ گیا مہتاب ہی  
 میں تو کیا تیرا ہی لہجہ مٹی ہ  
 ہی ستم وہ اور مجھ پر انتقامات  
 دل نہ دیتا او سکھ میں مقدور تہا  
 بی طرح سی بن گئی تھی جان پر  
 آپ کر لی آنکر تو امتحان  
 ہو فانی عیب ہی لیکن بیان  
 لی زلیخا یوسف مصر کا نام  
 دام دلکش ہی رہائی ہو چکی  
 تو نکالو کوئی تدبیر وصال  
 کب ملک آخر رہو جمان نصیب  
 اوس ہی ہستہ کاروں میں کیا محال  
 دیکھنا حسرت سی سو سو بار یون  
 صبر کرتا یون مگر آتا نہیں  
 کیا کرو نہیں کیا کرو نہیں کیا کروں  
 کریم کی ٹہری یون آپ تہ تاب  
 روز افزون مہربانی دل ہی  
 میری خاطر سبکی خاطر داریان  
 وصل کی مضمونی شرمایا کریں  
 ہسرتوں کی ذکر سی شتاق یون

گاہ چلوئی دکھا دیوین جہلاک  
 بدگمانی گاہ عشق تغیر کے  
 گاہ باور اتھاس اضطراب  
 گاہ وہ نالایقی پر طغیان  
 عمر رقتہ پر کبھی افسوس ہو  
 ایک دن ناگاہ غور شید خام  
 وحشی ایسی اضطراب شوق سی  
 آرزو دین قنات تیرے  
 کہد یاسب سی کہ ایک راز نہان  
 وہ زبون طالع کہی اختر شناس  
 جو میں دس گہر میں ہوا اپنا گند  
 آفرین ہی طالع مسعود کو  
 کر کی استقبال وہ ماہ تمام  
 بی نئی سپہ گردش چرخ بود  
 لکھ لکھ کر اوج منجم بی سخن  
 پایہ بالا تر سی عرش برین  
 آخر میں کئی ہنری یہ چین  
 مشرق تان تاب رخی جلوہ گاہ  
 تہنیت گو مطرب نامید نام  
 حکم عشرت ان قضای شری  
 تازہ حبت رشک وصل یازین

یہ عنایت چہلی سی نگاہ ملک  
 کثرت الفت سی باہن ہر کے  
 شوخی بجا کو پاس اضطراب  
 عیب جوئی حسن معشوق کہن  
 تازہ دل پہاڑ سی کچھ مانوس ہو  
 جلوہ گر غور شید سان لائی بام  
 محرق جان سوز تان شوق سی  
 اسلی پہلی سی سیتہ تدبیر کے  
 آج پوچھوں گی کہی قیاس جان  
 امی تو تم ہیچ دنیا میری پاس  
 امی کچھ تخلیق زبرہ کی نظر  
 پہنچی ہم یون منزل مقصود کو  
 لیکٹی باری محبی بالائی بام  
 اختر عاشق کو ہوا تنہا صعود  
 جاہ کیوان پر عطار و طغیان  
 خاک کو یون گردیاگری نشین  
 تنہا مبارک اجتماع برین  
 مٹ گیا سب شکوہ روز سیاہ  
 خوابِ راحت نخت خفتہ کو حرام  
 معجز زبرہ رو امی شتری  
 خمس اکبر طالع اغیار میں

صرف دشمن جو رو بیداد فلک	خون حلال تیغ جلا و فلک
شور و غوغا شکر کا دو نو طرف	اختران یکدگر سی سو شرف
آخرین رچی میں الفت کی خبر	کہہ بتقارن کہہ بتقارب یکدگر
بوسہ و آغوش کا عالم رہا	کوئی عشرت کا دقیقہ کم رہا
عبد و پیمان وفا باہم ہوئی	وعدہ نامی وصل مستحکم ہوئی
سیری گہرا قرآنی کا کیا	قول و سہی سپہ بجائی کا کیا
وقت حصد مضطرب فی لگی	دیکھ کر حسرت زدہ رونی لگی
آئی کپڑی گرہ لوگوں کا پاس	ذکر سی جانیکی جاتی تھی حواس
جوش آیا کہنسا کر رہ گئے	تا بد اسن ما تہلا کر رہ گئے
چلتی چلتی کہد یا جلد آئیو	کچھ بہانہ موندو ہو جانیو
دسمدم میل طبیعت ہو زیاد	جو مراد اپنی دسہی و سکی مراد
شام سحران بخود سودا محی صل	روز افزون غبت شہنائی صل
جی سو خلوت کی کہلانی لگا	صحت دشمن میں فرق فی لگا
مضطرب کہنی لگی آوار گے	صاحبی اور اسقدر بچار گے
دیدہ مشتاق مائل ہوئی در	حسرت نظارہ پیغام بر
ہر کیو تر دیکھ کر ہوجھتا رہا	پاس ناموس اوڑ گیا بس بچار
کہہ فغان زاع می ہ فی سکون	بدیں شیدا کی آنکس کی شکون
سوز غم سی ہر زبان چلتی ہی	یاد و لگرمی جان چلتی رہی
گفتگو سب جہد موشی چہوڑ دی	بات کرنی مخر موشی چہوڑ دی
آخر اس حوال کا چرچا ہوا	راز پنہان بن کہی افشا ہوا
جب سنی وس بدلتی یہ خبر	حال جکا کہہ چکا ہون پیشتر

وہ کریمہ الشکل مردود جهان	سہو چکا ہی جسکی صورت کجا بیان
ایک دودن آگی جهان ہ گئی	بد زبان کیا جانی کیا کہہ گئی
ملتی ہی باہم جدائی ڈال دی	نیک کی دلین برائی ڈال دی
بہر دہی کان دس سراپا ناز کی	خاک موندہ میں تفرقہ انداز کی
ایسی سیدر و نکو یار میت آئی	جو بناوین جی پراو کی حاجی علی
جو کہ یہ چاہیں کس کا سوہرا	پشتیراوس سی و سیکا سوہرا
خاکین بلجائی جو جو خاک اڈائی	جستی جی جلتا رہی جو جی جلتی
خانہ بر بادون کا ہو خاہ خراب	ماہی مجھسی بگینہ پر یہ عذاب
پہر کسان ہ دلدی جان پرور	سہید آموزی ہی یا افسوگر
پہرستی میری نہ کچھ اپنی کہی	کیسی صحبت باتیں جاتی رہی
بی سبب دس شوخ کا بکر امراج	سوت آئی تھی ہماری کیا علاج
بگڑی ہو اور میر جان پرین گئی	کیسی جان توان پرین گئی
دونو دہم و بدگمانی ہی خفا	مجھسی ہ میں سخت جانی سی خفا
سرگرا نی سنگی انجام سے	جان نکلی زندگی کی نام سے
یاحس کو بی طافتی سی تقویت	آرزو خون شہید بیدیت
دست بردنالد و اخلاک مستم	کنج غولت میں هجوم درد و غم
لب کزاتر جیسی ذکر وصال	دشمن جان ہستہ دار کا خیال
یاد میں کوئی کی کو توں خاک پر	سر زمین پر اور دماغ اخلاک پر
دہیان او سنگی جان قز آواز نکلا	کان کا پردہ تہا پردہ ساز کا
لب گزدین گذب اما سی شکر	اتساک محسوس ہوسہ کا اثر
وصل کی خواہش بہر دلدین تمام	سہرا و اپنا ادا کر لی تھی کام



جس تنها کا اوٹھا پاتا مرا  
 لکھا می نیست که کجا کرستم  
 سستی سستی اشکباری نهایی  
 چاره دان بیدوای حیف حیف  
 و جاکل جاتی تو عقدہ باز تها  
 لیک ناگفته حکایت ره گئی  
 اب بی ملجائی تو ملجائی کین  
 کاشکی تاثیر جان بعیت ار  
 کچه اثر کو پاس ننگ نام آئی  
 پیر صفائی سی سبی آئینه دل  
 پیر پیرین عاشق سرگشته کی  
 بیغمی پیر آئی غم خواری کرمی  
 پیر نگاه آشتنا آئی نظم  
 پیر و سی میلان طبع یار هو  
 پیر فرغ ماه سیاه دیکه لون  
 پیر و سی باهم ملاقاتین بین  
 پیر میری پیلوون لبر بشید جایی  
 پیر کرمی وه مهر دوزیان  
 پیر بو کرمی صحبت لدار کی  
 طنز ک باتین کین بخماز کو  
 جان د لکو چین مو ارام هو

وه زیاده تر موجی حسرت فرا  
 بهیز امونا مرا پا کرستم  
 بعد راحت بیقرار می نهایی  
 کاسیاب و مینوای حیف حیف  
 عذر رشک اقرار پیر دانه تها  
 حرف شکوی کی شکایت گئی  
 جذب ل سیاننگ وی لایکین  
 ایکدم او سکون یعنی دی قرار  
 کار گری درد ووری کام آئی  
 پیر دیکه بین وی ننگ کیندل  
 شکوی کم چون طالع گزشت کی  
 جانفزای او سکود لاری می  
 گوشت چشم و فانی نظم  
 پیر دل آزاری می بیزار هو  
 چشم حیرانکا تا شا دیکه لون  
 پیر و سی گوش آشنا باتین بین  
 فتنه خواو نهایی تهر بشید جایی  
 پیر شب عشرت کی چون بهر زبان  
 پیر جلی جان پتان اغیار کی  
 چیرین کیا کیا او خل انداز کو  
 ابتدا حویتی و سی انجام هو

بلکہ دلیر ہونے ہی جو ہوس  
 شکر کو ہون طالع بیدار کے  
 کیا کیا مینی کہاں لپی نصیب  
 پر فغان کرتا ہوں گہیری ہی  
 دل نہ ٹھہرتا کہ مضطرب ہو گیا  
 اسی نسیم صبح گر جائی او دہر  
 کب تلک بچے نیاری کب تلک  
 کب تلک سیرم پر جو رجو جفا  
 کب تلک ہو چشتانی میں چین  
 تلخ گوئی تند خوئی کب تلک  
 کب تلک مد نظر اظہار چشم  
 دعوی غفلت گالی کب تلک  
 کب تلک جلاد فی غار تگری  
 عار و ننگ یردستی کب تلک  
 کب تلک عاقبت اندیشی آہ  
 کب تلک جرم بد آموزی عاف  
 رحمہ انصاف کب تلک ادخواہ  
 کب تلک ترک دلاسا کب تلک  
 سیری بزاری ہی جی بزاری ہی  
 تیری ماتھو ہنی ہون پال ستم  
 موت سوچی لی نگاہ التفات

وہ ہی نکلی اس ستم سی کس  
 ساتھ کہا مین ساتھ سو مین کی  
 نام نہائی ازا رام و شکب  
 کیا کیوں ہر کی حسرت آئی ہی  
 جی سنبھلا تھا کہ بدلتا ہو گیا  
 تو یہ کہہ دینا کہ اسی بیدار گر  
 کب تلک شمع لانی کب تلک  
 بی سبب زردگی کیوں ہو جفا  
 آخر اس محروم کا تو دل نہیں  
 انتہای ہی سر کر روی کب تلک  
 انتقام شورا الفت حشر چشم  
 لافہائی لاو بالی کب تلک  
 کب تلک عاشق کشتی کبر پرور  
 کب تلک بدگو پستی کب تلک  
 کب تلک ناقہم کاف کشتی آہ  
 حاجا ابد فریدی کاسی لاف  
 واجب التغذیر کب تلک بیگناہ  
 کب تلک بینا بیجا کب تلک  
 سخت گوشتی نسیم جان پر باد ہی  
 خاک سر سٹار مین زرب قدم  
 پہر گھنٹہ انکھن تیری نکھو کی سا

لاک لب کو واشدن ہی لگ گئی  
 بات بکری سب بکری ہی تری  
 تیری غصہ سی غضب یا غضب  
 کون سی تقصیر کی حیران ہوں  
 جو تہا سی وہ نہیں تا یقین  
 میں کہاں افسوں کہاں کی مجال  
 ابتدا سی منکر تسخیر ہوں  
 تاب طاقت اپنی زور عشق ہی  
 جو کیا تباہ و الٹ جاتا اگر  
 جس فسون گرنی کیا ہی فساد  
 جو ہی بہتان کا سبب معلوم ہو  
 ہی خبر آخر تہیں ہر راز کی  
 یہ نہیں جو کچھ کہامت مانی  
 لاتی جو روجھا ہی وہ نہ میں  
 اور مجا میں کہ دم ہی ناک میں  
 اوس شکر کو ستائیں خوبا  
 گرمی صحت ہوا و سکی روبرو  
 مومن اتنی بی قراری کس لئی  
 ناامیدی اس قدر کسو اسطی  
 آہ لا تقطوا تو مہو کے یاد  
 ساتھ لکھی کہو دیا کیا دین ہی

چب تیری ترک سخن ہی لگ گئی  
 بن گئی بیدب بکری ہی تری  
 دم رکی ہی تیری رکنی کی سبب  
 کیا کہا بدگوئی میں ہی تو سون  
 گرچہ ہوں بیہوش پریشانہیز  
 انتقام چشم جاو کا خیال  
 عامل افغان بی تاثیر ہوں  
 گر غمخت ہی تو شو عشق ہی  
 جان تھی تم میری ہر بات پر  
 سچ ہوا و سکی بات کیا اعتماد  
 حال میرا و سکا سب معلوم ہی  
 بات کیا اوس شہدہ پر دار کی  
 مدعی کا قول باطل جانئی  
 منقری قندہ ملا ہی وہ نہ میں  
 اس کدورت کو ملائیں چاک میں  
 ہنس کے آپس میں و لائیں خوبا  
 گاہ میں اوسکو جلاؤں گاہ تو  
 جوش ماپو سارہ زاری کس لئی  
 شیون شام و سحر کسو اسطی  
 قول حق پر کیوں نہیں ہی عطا  
 مذر اوس بت کی کیا کیا دین ہی

<p>             کا فر آیا ہو گیا افلوس تو              ان ستون کی التجاسی فائدہ              کس پر آیا ہی کہ تجہ پر آئی رحم              چاہی جو کچھ خدا سی چاہیے              بہول جاسب کچھ خدا کو یاد کر              انتقام نفرت پر داز دیکھ              با خدا بسیار کار خویشتن           </p>	<p>             رحمت خطی ہی کیوں یوس تو              نابہائی نارسا سی فائدہ              سنگدل مین انکو کیونکر آئی رحم              مدعا بدین دعا سی چاہیے              ضبط آہ و نالہ و فریاد کر              بہر تاشائی نیاز و ناز دیکھ              زخم کن بر حال زار خویشتن           </p>
<p> <b>مثنوی ششم</b>  <b>افغان شعلہ ریز و خونچکان در</b>  <b>الہی نالہ اغلر فشانے</b> </p>	
<p>             کہ لب تک لاسکون ہوز نہانی              کہ مو غرق عرق تہجسم              کہ جانین شعلہ و گلیر کو بہول              ز با نکو شعلہ و زخ بنادی              دعائی نوح کر ہر نفس کو              تنور سیدی طوفان کر جمعیش              بند تا امید آہ حسرت آلود              کرمی صحرائی محزون میرا پاور              سکناؤن سینہ کاوی کو کہن کو              خزان گر یہ ابر بہاری              بہری پانی فنون چاہا بل           </p>	<p>             عنایت کر مچھی شش زبانی              دی اتنی گرمی طہر ز تکلم              جہرین باتو عین میری نہی پھول              بتان سنگدل کا جی جلادی              اثر دی نالہ افلاک اس کو              کہ گر موج سخن کا دم بہر چی شش              کند نالہ کو دی چین بہبود              نہبود خشت م لیلی سی مایوس              رکھون پہلو میں وس شیریں کو              دکھا دی چشم تر کی اشکباری              ہو گر چشم جاو کی مقابل           </p>

رہی یونہی قیامت آسمان پر  
 کیسین ہوزبات اس بیسی کی  
 رہی نام و نشان بدنامیوں  
 ذرا طاقت کر تیا بی کروں میں  
 تامل کر سکون عرض وفا کا  
 پہری حمت دم اظہار اہفت  
 دل نوید کا ارمان بکھلے  
 رقیب بلہوس بگاز سا ہو  
 میری حالت پر رحم جانی و سکو  
 میری سوز دروہی چشم تر ہو  
 ادب دای پردہ دوری منور  
 دوا سوچی تپ دل تفتگی کی  
 تمیز عشق بازی نکتہ رس ہو  
 دم رفتن قیامت کا جو ہو دکر  
 کرمی دربان بیمار محبت  
 میری اقرار زلت کو نہ مانے  
 کرمی ہر طرح عاشق نوازی  
 میرا احوال سبلی گوش لسی  
 کرمی بیدار دور کی مکافات  
 پی گرمی تو چانی کی میری  
 الہی کیا کروں خود کام ہی وہ

نہ آئی حرف کچھ نہ وفغان پر  
 نہ جانی پیشوائی واپسی کی  
 نکالوں کام کچھ نہ کامیونی  
 رہوں جتنا کہ اوس بت پر مہین  
 تحلل ہو سکی پیہم جفا کا  
 فلک پر ہو دماغ گر دکلفت  
 اجابت کی دعا پر جان بکھلے  
 دل جانان محبت آشنا ہو  
 عدد کی تلخ کافہی بہائی و سکو  
 نگاہ حسرت آلا نہ طر ہو  
 کرمی روز سید کو صبح محشر  
 خبر رکھی میری خود رفتگی کی  
 تغافل صرف ارباب ہوس ہو  
 جواب خون ہومن کی ٹہری فکر  
 نہ سبھی سہل شوا محبت  
 میری نالائقی کی قد جانی  
 میری شعاری ہوئے ساری  
 نہ کہرا ہی فغان متصل سی  
 نکالی کوئی تدبیر ملاقات  
 قسم کہا ہی تو غم کہا نیکی میری  
 بت غارت گر اسلام ہی وہ

تعجب کیا دعا کی ناسمجی ہے  
 پنجوڑی ہضم ایمان کی سیکا  
 اگر ترک نہ جائی سوئی سپہ رخ  
 اگر کلاف و ربع ہو رد و بندار  
 و فوج و سپہی چشم بد دور  
 بہم رہو رقیبان کی خیالات  
 نرا لاسے اوسکا کین و آئین  
 غضب خج نریز و کا فر اجرا ہے  
 گلی پی شہید دہی لگی خاک  
 نہ ہو نہ ہی قل عاشق میں سب کچھ  
 مسلمانوں کی ختمین و زخ اندیش  
 ظلم شکنی جاد و کلام  
 میری لفت چپائی محبتیں  
 خلافت حق لیلی ہی گہ وہ  
 ہوس اور و کا غم طلب ہی  
 بہ ہوس و س ہی کہہ تو جو بخانی  
 کہان نقید مذہب و س پری کو  
 دم رقا جو ہو خستہ اسوات  
 ہلاک خلق جانی چشم کا کام  
 اگر ارض و سما کا ذکر اجائی  
 خدا باندیشہ جلا نہ کہ جانی

اثر مہونی مذی عابد فریب  
 نبائی داغ جبہ شیخ طیکا  
 تو کر دی شتر کو بندوی چرخ  
 بنادی وہ رگ گردن کو زمار  
 شیوع بت پرستی الہی طور  
 رواج شکر میں مصروف نرات  
 محب اہل بیت دشمن دین  
 قضائی خانہ دشت کربلا ہی  
 جسد مدیکاوش بیت پاک  
 برائی مصالحت جائزی سب کچھ  
 کہی کفار کو مومن ہدایت  
 صفت میری جو ہو تو نیک نامی  
 تقیہ فرض جانی مستحب کین  
 میری بس در پی ایمان ہی وہ  
 مجھی تفضیل سب پر واپسی  
 وہ کافر تو خدا کو ہی زمانی  
 جو قدرت سمجھی ہی دو گری کو  
 کرمی دعوائی خلاق وہ اثبات  
 اجل کہی نگاہ ناز کا کام  
 غبار و دل عاشق کا ہلاک  
 جہنم تشریح کو جانے

<p>             کہی کوچ کو فردوس برین وہ              الہی غیرت نشان اسے              مصیبت ہی بلاعتق بتانے              کہا تنگ بی نیازی کہریائی              وہ بت دینا ہی طعنه کس دسی              گذراوس کہریج ہی ترک جنت              غلام جلوہ ہی میرا شعلہ طور              پیو ارحمت کو کیا پہہ کیا ستم ہی              بہنیں زہار شایان غیور ہی              جلال عجز پر و جوش میں آئی              یہ دن کہلائی قلبت نامی              کرسی ترمین نو شریف اسلام              نسائی عرض ایمان مطلب اپنا              پیر ہی کلمہ میرا دنا مسلمان              ادا ہو احتساب پارسیائی              امام شہر کی تجدد ایمان              الہی ناک میں بی م دعا سی              نکی تاثیر بی پروای زاری              ظلم سی اثر کی بی نیاز سے              سیر طافت شکن ہی سختی جور              ہوا کبرئی نانا نامی سحر کے           </p>	<p>             پر پرو تو کو جانی نہ              سنجائی سہل ہوسن کی تہ              کہاں بندین طاق استخوانکے              نہیں اب تاب ایمان آزمائی              کہ اب تم چاہتی ہو کیا خدا سی              ملا معشوق مجاور طلعت              جہنم میں گئی میں کیا بلا حور              تیری بندی پہ بیدار ضم ہی              غور اوس بت کا سیری صبور              لدا فی کچہ میری خواری ہو جانی              کہ صبح وصل ہو شام جدا ہی              دل جانی ہو وہ بیاض ضم              کروں آخر اوس ہم مذہب اپنا              مبارکباد دین کیا کیا مسلمان              بنی دیندار کافر ماجرا ہی              کرسی کسی کس طرح تائید ایمان              چلی جان اہ اجابت کی خفا سحر              ہوئی وس بت حلی حاصل شہر سار              فروں ترک گئی ناز مجاز سے              غور اوس سنگدل کا بڑ بگیا او              ہوئی اب پرو و ترگان ترکے           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہ بیان آہ حقیقت  
 نسیم زیر چرخ استکبار سے  
 پی آرام ذکر جان بیتاب  
 نہیں در جذبہ طاقت گسل کا  
 نہ کچھ اندیشہ آہ ہیان سوز  
 نہ ترس طعن نقض دلبریا ہی  
 فانی در دیباک  
 ہلو گرفتار  
 غلام

سرور افراغم جاگاہ ہی حقیقت  
 تسلی بخش یاد بی قرار سے  
 حدیث رنج سی شیریں اجواب  
 دل آسودہ ہی وس آرم دل کا  
 نہ پیہم نالہائی آسان سوز  
 نہ کچھ بیویا سیر و نکی رہا ہی  
 نہ عاشق ہی سحر زنی ہوساک  
 نہ ولداری کرسی لیکن وہ دلدار  
 عداوت آشتی ہی خم طہلسم  
 اسمی فی سیرا کردیا کام  
 حسرت میری دلکی

سیرا



چراغ بزم شمع دل افروز  
 اگر اوس شمع رو کی گرد پھرتی  
 متاع صبر و راحت گرفت ہی  
 سکون کیا ہو سکون کی کوئی بات  
 ملاقات اسکو ہی ہی اگر چہ منظور  
 اگر کبھی تو کیونکر پہنچی پیغام  
 غرور حسن کی سان سی و شوار  
 خلاف عہد جب ہو کامیاب  
 طلب عشاق کی ہر کہ  
 تو کس بابت  
 نہایت

میان تیرا نش حرام ہے  
 تو پردہ انون کی نظر و بین کرتی  
 الہی حق میری دل کی طرف  
 نہیں عہد ہو  
 و لیکر

ریس مطلوب نازش تھا طلب کار  
 نہ آیا صبری دیدار مشتاق  
 کی آخر مشورت ایک ہنشین سی  
 جلا یا شوق وصل لفتہ جان لی  
 انہیں فکر و غمیں ہر گراں بن گئی  
 دورا دیکھوں تو کیا ہی ہوگی صورت  
 نہ کیونکر رحم آئی سنگد احوال  
 کوئی تدبیر لی تو ہی تباہ دے  
 کہا اوسنی کہ اسی سرمایہ ناز  
 بلا تیری مری ندوہ غم میں  
 نکال اپنی ہوسہائی بنانے  
 زرا دہر کان حرف نشین پر  
 کہا تھک و رہی ہی کہاں تو  
 وہ گو بدنام ہی پر چپکے آنا  
 عذاب ہجرتی جان سی دو  
 میری کہنی یہ چل مت تہہ سی جا  
 نہ ہر سند سی ہو تو کیوں کہی عیب  
 قرار اس مصلحت لی جبکہ پایا  
 وہی پھر سی جو پھر سی ہی نہیں  
 بلا کر ایک عجز حیلہ پرداز  
 وہ مجنون جو نیا پیدا ہو ہی

بھی سو خود فروشی ہر خردار  
 نہ پھر سی جان طاق نہ ہوگی طاق  
 کہ اونہتا ہی ہوا جان خیرن سی  
 کیا خاک آتش سوز نہاں لی  
 کہ اوس حشی سی کیونکر مولا قات  
 نکر دی خاک تاثیر کدورت  
 کہ ہی ایک سرفراز سطرچ پامال  
 کی صورت سی و صورت کہا دی  
 خدا تیری ستم پر سب کی انداز  
 کہ وہ کیا مین پر کیوں لاؤں مین  
 تیری قربان عیش جاودا نے  
 نکر سیداد جان نازنین پر  
 بلالی شوق سی و سکویاں تو  
 کوئی گر جان لی تو مینی جانا  
 نصیب شمنان اندوہ مجبور  
 نکالی پاؤں کیوں انداز سجا  
 کہ وہ ہشیار سی جو عالم غیب  
 دل بیتاب کو آہ ام آیا  
 زبان پر آئی جو آئی ہی لین  
 کہا اسی جادوی پرفی فسون ساز  
 مجھی پر کہتی مین شیدا ہو ہی

ذرا کلیف کرو سو فوجوان تک  
 کہ منع محشر آرای کروں میں  
 میری کہنی کو شاید جان جاوی  
 غرض پیر نشین قزاقوں ہا  
 سیا و سب درو جا امتحان کا  
 زبیں تہی توانی اوٹکی معلوم  
 کی آرایش پہ ہینہ خانہ  
 دکھایا نقش حیرانی نظر کو  
 وہ ایوان وقت عقل اول دین  
 ہی سہا عجائزین عیسیٰ ہی حیران  
 عجب نقش و نگار حسن تدبیر  
 وہ جدم آکی میٹھا اوس کا عین  
 غضب ہی سہا کا کیا ٹھکانا  
 کیا ولین تہوق بید لی نے  
 ہوا وحشت فراور دہنا نے  
 زبیں صورت خورشید رخسار  
 سراپا حیرت افرا سی نظر تہا  
 صفائی گر نہوتی لغزش یا  
 شبہ ایک و عین تک نقش تہا  
 عجب صورت کہ جس سی ناظر ہا  
 خموشی سی عیان شیریں ہا نے

گئی سب ہی وسی لی ایسا تنگ  
 علاج در در سوای کروں میں  
 عبت ہی بختانی جان جاوی  
 کہ اوس خود در فز کو معان بولایا  
 کہ سر خط ہی ضمیر نکتہ دان کا  
 نہ بہا یا ناز کو آزار منط لوم  
 شبہ سادہ رویان زمانہ  
 مرقع کر دیا دیوار و در کو  
 گرمی سجدہ جسی تجنا نہ چین  
 کہ تصویر و نشی و عین پگنی جان  
 اونہی میں ایک طرف اپنی ہی تصویر  
 نہ تہی تاب سکون بے تو آئین  
 پر سجادہ میں دیوانے کا آنا  
 محل پایا غم آب و گل نے  
 ہیکانی لک گئی بی خان نے  
 گاہ شوق کو نظارہ دشوار  
 جہاں پہنچی نظر گویا کہ گہر تہا  
 تو رہتی پارہ گل چشم تماشا  
 کہ تہا جادو کا تہا وہ نہ تصویر  
 سکون ہی شوخی انداز طہا ہر  
 گل افشان معنی غنچہ دما نے

نشان شک سوا و نقطه خال  
 نظم فرق معنی کی سبب تنها  
 و ه صورت یکیتی بی و گیارنگ  
 هوا شوق نظر ساره محمودیدار  
 گهی خوریز و گاهی شک افشان  
 خط تقدیر تباری نقش هستی  
 هوا غمش مرشد آداب ابرو  
 عیان رخ سی نهوی لکی کدورت  
 جوی نقش عذاب جان گل کی  
 پنجه و ادم ز را جوش فغان  
 زمین پر استقراری بی لایا  
 نه شهر اول در اکتفا سنبالا  
 ادب سی و شکلی ده تصویر اوتار  
 هوا بیوش چپانی سی لگا کر  
 سیه حالت دیکه که سجده چیار  
 میوی بزار الطاف نهانی  
 گران بی و سی گرچه خبرانی  
 ولی پاس طلب سی آخر کار  
 پیمان اوسنی کیا جو ماجر تنها  
 کبابی عاشق شوریده انجام  
 سبار کفر ز بیدمان و تدبیر

که و بی مثل تکی جکی سیمثال  
 لباس کاغذی سوجه کب تنها  
 و کباب جوش و خشت بی نیازنگ  
 بنایا پنجه وی بی نقش دیوار  
 بنی کلک مصور میوی مرگان  
 که متنازع صفت رتبه پوستی  
 سلکها یا سجده محراب ابرو  
 تغییر رنگ بی کردی سیهوت  
 قیامت گئی جانی بی ل کی  
 نکالین جسترین ز دهنان بی  
 تیش بی خاک میل و سکولایا  
 هوا بیاب تر جینا سنبالا  
 که تنها کساح شوق بکنار  
 بنا تصویر جان تازه پا کر  
 که سی سیه میوس بی عاشق زار  
 حجاب یا اداسی امتحان سی  
 که پوچی حال در سخت جانی  
 میوی مستقر طلب فنا چار  
 هوا ظاهر که ده سبب فز تنها  
 سیه شرب تنخی کام  
 که ده بید روی جکی سیه تصویر

خبر لی اپنی کوں سودا موہا ہی  
 وہاں جان نازک دلا رہا ہی  
 دماغ لطف الداری کہاں ہی  
 سبھی دینے فاپر دیتی ہیں جان  
 ہزاروں نیم سہل جستجو میں  
 کہاں ایسی کسی سخت بیدار  
 غرض نام و نشان سارا بتایا  
 پتا ایسی جگہ لگا لگا گیا وہاں  
 کیا معلوم جب اپنا ٹھکانا  
 چلا بیتاب سوئی کوئی دلبر  
 کہ ایسی پیروی بتاؤں کہ  
 سر کو سجدہ پا مال زمین تھا  
 زبان تہنیت کو نالہ ماہوس  
 نگاہ حیرت چشم تماشا  
 صفا و تاب کیا کیا جلوہ گر ہو  
 لگی یکبارہ پاؤں لڑکھڑاتے  
 تنہا ہی خدا ہونی کی جی بیز  
 کہ ناگہ ایک کینہ سرق رفقار  
 نہ چالاکی ہی میں شک قمر وہ  
 نشاٹ افزا بہار گل حسینے  
 عیان طرز نظر سی مہربانے

کہ وہ لیے شہاں بد بلا ہی  
 ترسم کو وہ سبھی جیانی  
 کہ پیدا آرام جانِ جانِ جان ہی  
 ہمیں مر لگا او سپر کوارمان  
 ہزاروں مرغی اسرار زمین  
 کہ موسم خواب خوشید خسار  
 دل گم گشتہ کا یوں کہوج پایا  
 کہ جی تاب تو انکا لگ گیا وہاں  
 ہوا وحشت زرد و مٹسی وانا  
 کہ کینچا جذب ل فی سوئی دلبر  
 کہ سید راہ لی و سکی مکاسکے  
 نشان پاکی جالقش حسین تھا  
 لب خود کام سر گرم زمین بس  
 سوئی دروڑی تھی بی تحاشا  
 نظر صدیقی درو دیوار پر تھی  
 بنایا تھا مگر وہاں گہر صفائی  
 لگا بیتاب پیری اوس کلی میں  
 ہوئی چون شعلہ آتش خود دار  
 کہ تھی خوشید سی ہی گرم تر وہ  
 شگفتن جان شاد گل حسینے  
 گچہ ہارستانی سر گر لائے

دهن چون غنچه لبریز تبسم  
 ادا فہم نگاہ چشم مشتاق  
 شخص یک نظر میں ساری آزار  
 سخن سار پہلین افسون کی سی تاثیر  
 ہوئی جو پہنچ چاروخت جالینو  
 کہا اسی در دم چشم بچار  
 کہ وہ سرکش ہی جھکا تو ہی پال  
 عداوت کرسی عشاق کی ہی  
 کرسی کس طرح کوئی چارہ سازی  
 پیام شوق کا یار کسی ہے  
 مگر ایک میں کہ ہدم فی بان بون  
 اگر چاہوں تولی لون نام عاشق  
 سو وہ بھی فیت پا کر ایک ہے  
 اگر افسانہ غم تو سنا دی  
 تو میں اس ناز پرور کو سنا دوں  
 کہ ہی میری طبیعت رحم مانوس  
 کہا اوسنی کہ اسی غم خوار عاشق  
 میں وہ آوارہ ہرزہ درامون  
 اگر اتنی کرسی تو مہربانے  
 تو میں تیرا غلام نہ زجر بندہ  
 کہ اسی بیرحم و بیدرد و ستمگار

گل افشان بی سخن طرز تکلم  
 زبان ان اشارتہا ہی عشاق  
 طبع و عاشق چشم بچار  
 وہ لب معجز نما و حسہ تقریر  
 تو واقف ہو گئی در دنیا نشو  
 تیرا در مان ہی صیسی ہی ہنوار  
 نہیں سنتی کسی تختہ کا حال  
 تنفر نام سی مشتاق کی ہی  
 کہ سم ہی چارہ گر کی بی نیازی  
 تو ان حیرت چا کسی ہے  
 سدا سی مقدم ہون راز دان بون  
 بیان کردون کوئی پیغام عشق  
 نہ گستاخانہ ادا از ادب ہے  
 مجھی نام نشان پناہ دوی  
 جواب شوخی و انداز لادون  
 جوانی پر پیری تا ہی فسوس  
 دل معشوقہ و دلدار عاشق  
 کہ ناحق خلق میں سوا ہون  
 کہ پہنچا وہی یہ پیغام بابتے  
 غلط ہی بندہ جان فریدہ  
 دل آرا و دل آرام و دل آزار

تغافل جانسی میری نکر تو	خیال امتحان می در گذر تو
نہیں ہم مجھ میں کیا تابِ ظلم	ترجمہ ای ستم پیشہ ترسم
تیری صورت فی دل میرا سی	تیری تصویر فی حیران کی سی
دل از ارتقا سی ملاقات	ہوا میں چنسی بیزار مہیات
پہری سی حسرت یدار دین	نہان سی جلوہ رخسار دین
نہ لای لبِ عذرنازی کی دوش	کہ سی عفا کسل شوق ہم غوش
مہو گستاخ ادب جی می طلب	سی لب پر انکسار لب لب
سنا اوس تندخوی جیت پیغام	کہا کہدی کہ اسی عیا خود کام
عبث ہی مجھ ہی ظہار محبت	کہ ہوں دانای سرار محبت
مجھ ہی خوب تیرا حال معلوم	مکر رس چکی ہوں عشق کی دہوم
سب اس غفلتِ ناجی پر خبر ہی	کہ تو عاشق ہی لیکن دور ہی
بگاڑیگا کہیں باتیں بنا کر	سیدہ مدمتی کئی دان کو جا کر
فنون نالہ بی تاثیر ہی بیان	سراپا معجزہ تقریر ہی بیان
خدا کی واسطی رسوائہ کیجو	کہیں سببات کا چرچا نہ کیجو
رہی دوسکو مبارک خوبی بدنام	تیری ناکامیوں سی محکوم کیا کام
کہی ہی بیخبر ابولی سی زہار	نہ لینا نام میرا پیر خیر دار
ملا جب یہ خواب سامعہ سوز	ہوا سرگرم آہ آتش افروز
کہ سخت تیرہ یہ کیا رنگ لایا	سرسنک سرخ کا دریا بہایا
نظر آتی سی یاس جاو دانی	نہیں یہ بود و لاف لسن ترانی
ہو آتا شیر غم کو کہی	طریقہ کار ہم اوس بیت کو نہ آیا
پہرنا چار ماہ بدست و نام و نام	ہر کونہ ہر کونہ ہر کونہ

کے کیا کیجی علاج بدکمانے	یقین کس طرح ائی جانفشانی
مگر ترک وطن بچھند کیجے	کسی صحرا میں دل خورند کیجے
کر لی نام نشان بامیان ہون	ذرا کچھ دور یہ نہ کام بیان ہون
تو پہر شاید محبت باور آوے	ترجمہ کچھ پیری حالت پر آوی
خیال خام کی یہ بچت کا جسے	کہ دل گرم غریبی بے ساری
عنان کش جو تیرے حشر ہوئی صحرا	تپش شکرم ام ہوئی صحرا
کیا آخر سفر سجا رگے سے	ہوا ویرانہ گہرا اور گے سے
چلا منزل بمنزل خاک اور اتا	ہوا پر خاک کی تو دمی لگاتا
سراسیمہ پریشان حال پیدل	نہ سمجھا وہ نہ سامان نہ منزل
نہ زیر سایہ وقفہ و دیر کو	نہ حدود انتہا غم سفر کو
مگر دو جوش و خروش سی شب روز	سپہر کجروش کو گردش آموز
روان بتا جہنم ایک وانہ	کہ ایک صحرا میں گذرنا کہاں نہ
نہ صحرا خانہ زنبور تھا وہ	کہ تیش خاوری محو رہا وہ
نہ صحرا رشک میدان قیامت	ملا دمی خاک میں نشان قیامت
غضب پر ہول پر آشوب پرورد	نصو رسی رخ صلیح ہو زور
کچھ آیا وہ جنوں افزائی جانگاہ	پسند خاطر مشکل پسند آہ
نہ بس مطبوع تر ویرانہ تر تھا	بس ایسا رہ پڑا گویا کہ گہر تھا
اوس پر ہول شت لقی دق میں	بسر کی ایک مدت پر قلق میں
تبناخو و حیران نصیبی	سیدست می شام غریبی
اگر آتش فشان یاد وطن ہو	تقسیم صبح گرم سخن ہو
لہی باد بہار دلتوا سے	تہاں خشکی کچھ چارہ سازی



سدا کی فتح بدنامی کی باتیں  
 شبیم یا پرینچا ناتوان تک  
 قسم کہا نا کہ وہ طلب غلط ہی  
 اجازت ہو تو پہراؤن ملن میں  
 بیکشی کیتی خوشی وہ ورازی  
 اسی غم میں ملو شاد ہونا  
 اسی آزاری بیمار رہنا  
 اسی اندیشہ سی تشقہ احوال  
 خیال گفتگو سی لہجہ خاموش  
 برہمخش کار مانا رفتہ رفتہ  
 ہوا اس سنجو دیسی جب خبردار  
 خیال یا کہ بیان مرنی حاصل  
 چلو اوس کوچی میں چکر مروغین  
 دم آخر ہو کچھ تیرا شاید  
 ہوا جان پر تو عشق جاوداں ہی  
 غرض زارنی کی ہر نامی  
 جب آیا شہر میں تو مچ گئی ہوم  
 خلق سی بہر استقبال دوسری  
 وہ کہا کیا اولی دشمنوں نے  
 وہ کوئی یار تک غائب نہ پایا  
 رہا او نام کونا گوسی بالوس

کروں کہ تک میں نا کامی کی باتیں  
 کہا شک بیدماغی کہ کہا شک  
 غلط ہی سب غلط ہی سب غلط ہی  
 پہروں آوارہ کیوں شت محن میں  
 دم صبح دگر تک شک باری  
 اسی سود میں سب بنا اور رونا  
 اسی اندوہ میں سن مار رہنا  
 اسی مستی میں فارع البال  
 سروا مانا گئی غارتگر ہوش  
 قریب مرگ پہنچا رفتہ رفتہ  
 کہ دیوانہ بچار خوش بہیار  
 محبت جیکی خدا کرنی سی حاصل  
 علاج حسرت حرمان کر مین  
 کرسی وہ چارہ قدیر شاید  
 ہوا تو بہر اجل پیدا کہاں کر  
 اوس سوئی ملن بہر ہوتا اسی  
 اقارب کو ہوا بہر حال معلوم  
 وہ گوہر حال ہی خوشحال دوسری  
 بجا ہی آگ کہ آتش زنون سی  
 کہ سہرہ تہا حور کوئی آیا  
 کہ تہا مٹھا اوس کا پاس ناموس



۲۲  
۱۲۵

۸۹۱۵۲۳۱

**DUE DATE**

Rana Balu Satsena Collection.

۲۲۱ ۴۸

Year 2000 Collection

22 19150112

25

22142

Date	No.	Date	No.
------	-----	------	-----